

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الشامی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد چہارم

حضرت ثقف الاسلام ملاز فہار مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مفسر قرآن بابیناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسین صاحب فہد مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

معتمد دوسد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) - ناظم آباد نمبر ۱ کراچی

۱۹۹۰ء

ب  
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

مطبع \_\_\_\_\_ قریشی آرٹ پریس

کتابت \_\_\_\_\_ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ \_\_\_\_\_ 165 روپے

تاریخ اشاعت \_\_\_\_\_ اپریل 2003ء بارششم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## پیش لفظ

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وخالقہ البیضین  
والآلہ الطیبین الطاهرین المحمودین

بعد حمد و صلوٰۃ عرض ہے کہ اشافی ترجمہ کافی جلد اول ختم ہونے کے بعد ہی میں نے جلد دوم کا ترجمہ قطعاً قلم فرمایا۔  
تو میں طبع کرنا شروع کر دیا تھا جو بعد اللہ سروری ۱۳۹۷ھ میں مکمل ہو گیا اس وقت سے از سر نو اس کی کتابت کرانی شروع  
کر دی گئی۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جلد اول کی طرح جلد ثانی بھی طبع ہو کر مومنین کی نظر کے سامنے آگئی اس زمانہ میں کسی  
کتاب کا چھپوانا معمولی کام نہیں، بالخصوص مبسوط کتابوں کا کیونکہ کاغذ کی گرانی حد کو پہنچ چکی ہے اس کے ساتھ کتابت اور  
طباعت کی آجڑیوں پہلے سے زیادہ ہو گئی ہیں خدا لا شکر ہے کہ ان مشکلات کے تحت اس نے اپنے فضل و کرم سے میرے لئے یہ منزل آسان کر دی  
میں مولانا قلام حسین صاحب مولوی فاضل مدرس جامعہ امامیہ کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے کتابت ختمہ کا بیوں میں غلطیوں کی  
اصلاح کی اور میرے لئے اس بار کو ہلکا کیا۔ عربی اور اردو دونوں جہاتوں میں صحت کے لئے اپنے بس کی کوشش تو کر لی گئی  
پھر بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ غلطی سے بالکل پاک صاف ہے، جہاں اس دنیا میں اور بہت سی باتیں ناممکنات کی فہرست میں  
شامل ہیں کتاب کا صحیح چھپنا بھی ہے کیونکہ پریس سے نکلنے تک بہت سے مراحل طے کرنا پڑتے ہیں جس میں نظر کا چوک جانا کوئی  
بڑی بات نہیں، ان دونوں جلدوں کے ترجمہ کا کام میں نے عالم پیری میں کیا ہے جبکہ دو کم اسی سال کا ہو چکا ہوں مشہور تو یہ ہے  
کہ آدمی ستر سال کا ہو کر ستر سال سے ستر سال کا ہو رہے میں تو آٹھ سال آگے بڑھ گیا ہوں اس قدر مطلق کہ کہاں تک  
شکر ادا کر دوں جس نے اس گئی گزری عمر میں مجھے یہ توفیق دی کہ میں نے ان مقدس کتابوں کا ترجمہ اپنے قلم سے مکمل کر لیا اگرچہ پیسہ سانا  
کا تقاضا اور طبیعت کا اضمحلال نے اس بار کا وزن بہت زیادہ بڑھا دیا تھا تاہم میں نے ہمت نہیں ہاری میں ان حضرات کا تہد دل  
سے شکر گزار ہوں جنھوں نے میری اس نیک نیت کی قدر کی۔ میں جو نیکو قلم چلانے کا پچاس سال سے آداری بنا ہوا ہوں اس لئے کوئی  
حالت بھی ہو یہ شغل میرے دم کے ساتھ ہے اس پچاس سال کی مدت میں دو سو سات کتابیں اب تک میرے قلم سے نکل چکی ہیں اور  
طبع بھی ہو چکی ہیں دو تین کتابیں غیر مطلوبہ بھی ہیں اعمال کافی جلد دوم کے ترجمہ کو جلد ختم کرنے کے بعد میں چار دہ معصومین علیہم  
السلام کی صحائف نور کو اس سلسلہ ”نور“ میں شروع کر دیا ہے بعد اللہ اس سلسلہ کی پہلی کتاب سیرت الرسول نور میں شائع

ہو چکی ہے نومبر ۱۹۶۷ء میں سیرت علی قسطاً قسطاً چھپ رہی ہے سوانح حیات کے بعد ہر کتاب میں حقائق و معارف اسلام کا بیان بھی شامل ہے اور آخر تک رہے گا سیرت الرسول کے ساتھ اسلام فطری دین ہے حقیقت انسانیہ اور حیات بعد الموت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے "سیرت علی" میں قرآن اور اہل بیت اور اہل بیت کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی اسی طرح آخر تک یہ سلسلہ چلے گا ہر سوانح عمری کا حجم کم از کم چار سو صفحہ ہو گا میں نے یہ ایک لیا پروگرام اپنے سامنے رکھ لیا ہے موت قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے ایسی صورت میں چودہ سو انجمنوں کے مکمل ہونے کی کوئی صورت تو نظر نہیں آ رہی مگر جس خالق برحق اور قادر مطلق نے اتنا کام مجھ سے لیا ہے اس رحمت و اسعد سے کیا بعید ہے کہ وہ یہ کام بھی اس ناچیز کے ہاتھوں سے پورا کرادے۔ اس پروگرام کے تحت انشاء اللہ العزیز ہمارے مذہب کے تمام حقائق ناظرین کے سامنے آجائیں گے۔ میں ارباب عقل و فہم اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ جانتی ہوں کہ اگر اس سلسلہ میں کچھ غلطیاں نظر سے گزریں تو بجائے طعن و تشنیع سے میرا کلبہ زخمی کرنے کے اس خیال کے پیش نظر درگزر فرمائیں کہ غلطیوں سے بشریت کا دامن پاک نہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

سرا قلم اشتم  
سیہ ظفر حسن نقوی الامروہی۔



## بارگاہ باری میں عرض

اے فنا در مطلق، اے معبود برحق تیری بارگاہ عز و جلال میں بعد عیش دنیا یہ التجا کرتا ہوں کہ اگر یہ میسری ناچیز دینی خدمات تیری نگاہ لطف و کرم قابلِ اجر و ثواب پاجیلے تو اس کا ثواب میرے شفیق والدین کی روح کو عطا فرما دینا جن کی آغوش شفقت میں پرورش پاک میں اس قابل ہوا کہ پچاس سال سے تیرے دین برحق کی تحریراً و تقریراً خدمت کرتا چلا آ رہا ہوں یہ سب تیری توفیق اور تیرے ان نیک بندوں کی دعاؤں کا اثر جن کو تو نے میرا ماں باپ بنایا۔ محمد وآل محمد کے صدقے میں ان کی روح کو اپنی برکت و رحمت کے سلسلے میں لے لینا۔

میں ہوں تیسرا گنہگار بندہ

سید ظفر حسن

## خدمات کا تعارف

مجھے اس بات پر جتنا بھی فخر ہو کم ہے کہ خدا نے مجھے اپنے فضل و کرم سے ایک ایسے عالم کی فرزندگی کا شرف بخشا جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ مذہب اور قوم کی خدمت میں گزارا اور میرے تمام بھائیوں کی یہ خواہش بھی کہ اصول کافی بھی اسی معیار سے طبع کرائی جائے جس معیار پر تفسیر القرآن ہے یہ جو نسخی جلد زیر طبع سے آراستہ ہو کر قوم کے سامنے پیش کی جا رہی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ کام کوئی آسان کام نہ تھا مگر میرے چھوٹے بھائی سید شہباز حسن صاحب بی سی آئی نے باوجود عظیم شغولیت کے میری پوری طرح مدد کی۔ اس کے علاوہ میں عالی جناب شیخ اصغر صاحب پرنسپل، جامعہ امامیہ کراچی اور عالی جناب مولانا یعقوب صاحب قبیلہ و عالی جناب مولانا مشتاق حسین صاحب قبیلہ شاہدہی کا تہہ دل سے شکور ہوں کہ ان حضرات نے جہاں کہیں کسی حدیث کا ترجمہ رہ گیا تھا میری مدد فرمائی۔

ماہ اگست

ڈاکٹر سید ندیم الحسن

مئی ۱۹۹۰ء

# فہرست مضامین

| نمبر شمار | عنوان                             | باب نمبر | صفحہ نمبر | نمبر شمار | عنوان                                   | باب نمبر | صفحہ نمبر |
|-----------|-----------------------------------|----------|-----------|-----------|-----------------------------------------|----------|-----------|
| ۲۰        | معانقہ                            | ۲۰۷      | ۹۲        | ۱۸۸       | الحب فی اللہ والیقض فی اللہ             | ۵        |           |
| ۲۱        | تقبیل                             | ۲۰۸      | ۹۴        | ۱۸۹       | خدمت دنیا و دہر فی الدنیا               | ۹        |           |
| ۲۲        | تذکرۃ الاخوان                     | ۲۰۹      | ۹۵        | ۱۹۰       | تتمہ باب سابق                           | ۲۲       |           |
| ۲۳        | مومن کو خوش کرنا                  | ۲۱۰      | ۹۹        | ۱۹۱       | قتاعت                                   | ۲۳       |           |
| ۲۴        | مومن کی حاجت بڑھانا               | ۲۱۱      | ۱۰۵       | ۱۹۲       | کفایت عطا رفق بقدر ضرورت                | ۲۴       |           |
| ۲۵        | مومن کی حاجت براری میں سے کرنا    | ۲۱۲      | ۱۱۱       | ۱۹۳       | امر خیر میں تعمیل                       | ۲۹       |           |
| ۲۶        | مرد مومن کے کرب کو دور کرنا       | ۲۱۳      | ۱۱۵       | ۱۹۴       | انصاف و عدل                             | ۳۲       |           |
| ۲۷        | مومن کو کھانا کھلانا              | ۲۱۴      | ۱۱۷       | ۱۹۵       | لوگوں سے استغنا                         | ۳۸       |           |
| ۲۸        | مومن کو لباس پہنانا               | ۲۱۵      | ۱۲۳       | ۱۹۶       | صلہ رحم                                 | ۴۰       |           |
| ۲۹        | مومن پر مہربانی کرنا اور عزت کرنا | ۲۱۶      | ۱۲۴       | ۱۹۷       | والدین سے نیکی                          | ۵۱       |           |
| ۳۰        | خدمت مومن                         | ۲۱۷      | ۱۲۷       |           | ۱۱ امور مسلمین میں سعی کرنا ان کو نصیحت |          |           |
| ۳۱        | نصیحت مومن                        | ۲۱۸      | ۱۲۸       | ۱۹۸       | اور نفع پہنچانا۔                        | ۶۱       |           |
| ۳۲        | لوگوں کے درمیان اصلاح             | ۲۱۹      | ۱۲۹       | ۱۹۹       | بوزمعوں کی تعلیم                        | ۶۳       |           |
| ۳۳        | احیاء مومن                        | ۲۲۰      | ۱۳۱       | ۲۰۰       | مومنین کا آپس میں بھائی چارہ            | ۶۴       |           |
| ۳۴        | اپنے اہل کو دعوت الی الایمان دینا | ۲۲۱      | ۱۳۲       | ۲۰۱       | کس دعویدار ایمان کا حق واجب ہے          | ۶۸       |           |
| ۳۵        | تقیہ کی صورت میں حق تلفی کو امر   | ۲۲۲      | ۱۳۳       |           | ۱۵ مواخات لمخاطب دین نہیں دین میں تو    |          |           |
|           | حق کی دعوت سے باز رہنا            |          |           | ۲۰۲       | تعارف ہوتا ہے                           | ۶۹       |           |
| ۳۶        | خدا اپنا دین اسے عطا کرتا ہے جسے  |          |           | ۲۰۳       | مومن کا حق مومن پر                      | ۷۰       |           |
|           | دوست رکھتا ہے                     |          |           | ۲۰۴       | نظام و تقاطف                            | ۷۸       |           |
| ۳۷        | سلامتی دین                        | ۲۲۳      | ۱۳۷       | ۲۰۵       | زیارت اخوان                             | ۷۹       |           |
| ۳۸        | تقیہ                              | ۲۲۵      | ۱۴۰       | ۲۰۶       | معاذ                                    | ۸۵       |           |

| اشانی     |                                      | ۳        |           | جلد       |                                     |
|-----------|--------------------------------------|----------|-----------|-----------|-------------------------------------|
| نمبر شمار | عنوان                                | باب نمبر | صفحہ نمبر | نمبر شمار | عنوان                               |
| ۳۹        | راز کو چھپانا                        | ۲۲۶      | ۱۲۷       | ۶۰        | اس کے بارے میں جو حدیث کی تشریح کرے |
| ۴۰        | مومن اور اس کی علامات و صفات         | ۲۲۷      | ۱۵۴       | ۶۱        | اور اس کے خلاف عمل کرے۔             |
| ۴۱        | قلبت حد مومن                         | ۲۲۸      | ۱۷۴       | ۶۲        | لوگوں سے جھگڑا خصومت اور عداوت      |
| ۴۲        | راضی ہونا بخش پر ایمان ہے اور ہر شے  |          |           | ۶۳        | غضب                                 |
| ۴۳        | پرہیز اس کے بعد                      | ۲۲۹      | ۱۷۷       | ۶۴        | حسد                                 |
| ۴۴        | مومن کا مومن کے ساتھ آرام پانا       | ۲۳۰      | ۱۸۰       | ۶۵        | عصبیت                               |
| ۴۵        | مومن کی وجہ سے اللہ کیا دینے کرتا ہے | ۲۳۱      | ۱۸۰       | ۶۶        | کبر                                 |
| ۴۶        | مومن کی دو قسمیں                     | ۲۳۲      | ۱۸۱       | ۶۷        | عجب                                 |
| ۴۷        | مومن کا خدا سے جدا مصائب پر صبر      |          |           | ۶۸        | محبت دنیا اور اس کا عرصہ            |
| ۴۸        | کرنے میں                             | ۲۳۳      | ۱۸۳       | ۶۹        | طبع                                 |
| ۴۹        | شدت ابتلائے مومن                     | ۲۳۴      | ۱۸۶       | ۷۰        | خوف                                 |
| ۵۰        | فقر اور المسلمین                     | ۲۳۵      | ۱۹۶       | ۷۱        | سور خلق                             |
| ۵۱        | تتمہ                                 | ۲۳۶      | ۲۰۳       | ۷۲        | سفر                                 |
| ۵۲        | قلب انسانی کے دو کان بن میں پھونکتا  |          |           | ۷۳        | بذر از زبان درازی                   |
| ۵۳        | چہ فرشتہ اور شیطان                   | ۲۳۷      | ۲۰۴       | ۷۴        | وہ شخص جس کے شہرے بپا جائے          |
| ۵۴        | دو روح جس سے مومن کی تائید کی        |          |           | ۷۵        | بغی زیادہ روی                       |
| ۵۵        | جاتی ہے                              | ۲۳۸      | ۲۰۵       | ۷۶        | کبر                                 |
| ۵۶        | ذنوب                                 | ۲۳۹      | ۲۰۶       | ۷۷        | قنات قلب                            |
| ۵۷        | گناہان کبیرہ                         | ۲۴۰      | ۲۱۵       | ۷۸        | ظلم                                 |
| ۵۸        | گناہوں کو حقیر سمجھنا                | ۲۴۱      | ۲۱۸       | ۷۹        | خواہشات کی پیروی                    |
| ۵۹        | گناہوں پر اصرار                      | ۲۴۲      | ۲۲۹       | ۸۰        | مکر و عذر و فریب                    |
| ۶۰        | کفر کے اصول اور ارکان                | ۲۴۳      | ۲۳۰       | ۸۱        | کذب                                 |
| ۶۱        | ریاء                                 | ۲۴۴      | ۲۳۵       | ۸۲        | دو زبان والا (دو سائین)             |
| ۶۲        | طلب ریاست                            | ۲۴۵      | ۲۴۱       | ۸۳        | کسی سے قدرے بات کرنا                |
| ۶۳        | اعمال آخرت کے سہارے دنیا کی گتات     |          |           | ۸۴        | قطع رحم                             |
| ۶۴        | میں ہونا۔                            | ۲۴۶      | ۲۴۳       | ۸۵        | نافرمانی والدین عقوق                |

| نمبر شمار | عنوان                                                   | بایں صفحہ | نمبر شمار | عنوان                       | بایں صفحہ |
|-----------|---------------------------------------------------------|-----------|-----------|-----------------------------|-----------|
| ۸۵        | دوسروں کے مقابل نسب پر فخر کرنا                         | ۲۴۲ ۳۱۱   | ۹۹        | جو مومن کو ڈر لے            | ۲۸۵ ۳۳۳   |
| ۸۶        | مسلمانوں کو ادیت اور حقیر سمجھنا                        | ۲۴۳ ۳۱۲   | ۱۰۰       | چغل خوری                    | ۲۸۶ ۳۳۵   |
| ۸۷        | دوسروں کے عیب ڈھونڈنے والا                              | ۲۴۴ ۳۱۷   | ۱۰۱       | افشلے راز                   | ۲۸۷ ۳۳۶   |
| ۸۸        | خدمت سرزنش مومن                                         | ۲۴۵ ۳۱۹   | ۱۰۲       | معصیت خدا کے ساتھ           | ۲۸۹ ۳۴۰   |
| ۸۹        | غیبت و بہتان                                            | ۲۴۶ ۳۲۰   | ۱۰۳       | اطاعت مخلوق                 | ۲۹۰ ۳۴۱   |
| ۹۰        | نقل من ہر مومن                                          | ۲۴۷ ۳۲۲   | ۱۰۴       | دنیا میں گناہوں کی سزا      | ۲۹۱ ۳۴۲   |
| ۹۱        | شہادت                                                   | ۲۴۸ ۳۲۳   | ۱۰۵       | گنہگاروں سے ہم نشینی        | ۲۹۲ ۳۴۳   |
| ۹۲        | مساب (گلیار)                                            | ۲۴۹ ۳۲۴   | ۱۰۶       | اصناف مومن                  | ۲۹۳ ۳۴۴   |
| ۹۳        | تہمت و بدگمانی                                          | ۲۵۰ ۳۲۵   | ۱۰۷       | کفر                         | ۲۹۴ ۳۴۵   |
| ۹۴        | اس کے بارے میں جو اپنے بھائی کو نصیحت نہ کرے۔           | ۲۵۱ ۳۲۷   | ۱۰۸       | دجود کفر                    | ۲۹۵ ۳۴۶   |
| ۹۵        | خلف وعد                                                 | ۲۵۲ ۳۲۹   | ۱۰۹       | کفر کے ستون اور اس کی شاخیں | ۲۹۶ ۳۴۷   |
| ۹۶        | اس کے بارے میں جس سے برادر مومن ملے آگئے اور وہ نہ ملے  | ۲۵۳ ۳۲۹   | ۱۱۰       | صفت نفاق و منافق            | ۲۹۷ ۳۴۸   |
| ۹۷        | اس کے بارے میں جس سے اس کا بھائی مدد چاہے اور وہ نہ کرے | ۲۵۴ ۳۳۰   | ۱۱۱       | شکر                         | ۲۹۸ ۳۴۹   |
| ۹۸        | جو کوئی برادر مومن نہ خود کوئی چیز                      | ۲۵۵ ۳۳۱   | ۱۱۲       | شک                          | ۲۹۹ ۳۵۰   |
|           |                                                         |           | ۱۱۳       | ضلل                         | ۳۰۰ ۳۵۱   |
|           |                                                         |           |           | مستضعف                      |           |

# ایک سو اٹھاسی واں باب

## الحب فی اللہ والبغض فی اللہ

۱۸۸ (باب)

الحب فی اللہ والبغض فی اللہ

۱۔ عدۃ من اصحابنا ، عن احمد بن محمد بن عیسیٰ و احمد بن محمد بن خالد و علی بن ابراہیم عن ابیہ ، و سهل بن زیاد جمیعاً عن ابی محبوب ، عن علی بن رثابہ ، عن ابی عبیدۃ الحدادی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : من احب اللہ و ابغض اللہ و اعطی اللہ فهو من کمل ایمانه .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت کرے یا بغض رکھے اور خوشنودی خدا کے لئے کسی کو عطا کرے تو اس کا ایمان کامل ہے۔

۲۔ ابن محبوب ، عن مالک بن عطیۃ ، عن سعید الاخرج ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : من اوتق عری الایمان ان تحب فی اللہ و تبغض فی اللہ و تعطی فی اللہ ، و تمتع فی اللہ (۱)

۲۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو ایمان کی رسی کو مضبوط کرے ہو اس کو چاہیے کہ محبت یا عداوت ، عطا یا منع جو کچھ ہو محض خوشنودی خدا کے لئے ہو۔

۳۔ ابن محبوب ، عن ابی جعفر محمد بن النعمان الاحول صاحب الطای ، عن سلام ابن المستنیر عن ابی جعفر علیہ السلام قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : وہ المؤمن للمؤمن فی اللہ من اعظم شعب الایمان الا ومن احب فی اللہ و ابغض فی اللہ و اعطی فی اللہ و تمتع فی اللہ فهو من اصحاب اللہ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے مومن کا مومن کو خوشنودی خدا کے لئے دوست رکھنا ایمان کی سب سے بڑی شاخ ہے آگاہ ہو جس نے خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت یا بغض رکھا یا عطا کیا یا منع کیا تو وہ شخص اصفیائے خدا میں سے ہے۔

۴۔ الحسن بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علی الوشاء ، عن علی بن ابی حمزہ ،

عَنْ أَبِي بَسْبَرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الْمُتَخَابِثِينَ فِي اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ ، قَدْ أَضَاءَ نُورٌ وَجُوهِهِمْ وَنُورٌ أَجْسَادُهُمْ وَنُورٌ مَنَابِرُهُمْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى يُغْرَفُوا بِهِ ، يَقَالُ : هَؤُلَاءِ الْمُتَخَابِثُونَ فِي اللَّهِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خوشنودی خدا کے لئے ایک دوسرے کو دوست رکھنے والے کو قیامت کے روز نور کے منبروں پر مہنگے اور نور سے ان کے چہرے اور اجسام اور منبر ایسے چمک رہے ہوں گے کہ وہ اسی نور سے پہچانے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ وہی لوگ ہیں جو آپس میں ایک دوسرے سے قریبت الی اللہ دوستی رکھتے تھے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَظَّادٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ فَصِيلِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْحُبِّ وَالْبُغْضِ ، آمِنَ الْإِيمَانِ هُوَ ؟ فَقَالَ : وَهَلِ الْإِيمَانُ إِلَّا الْحُبُّ وَالْبُغْضُ ؟ ثُمَّ تَلَاهُ فِيهِ الْآيَةَ : حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَرَتَّبَتْ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ .

۵۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا حب اور بغض ایمان سے ہے فرمایا کیا ایمان حب و بغض کے علاوہ کچھ چیز ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اس نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب قرار دیا ہے اور تمہارے دلوں میں اس کو زینت دی ہے اور کفر و فسوق و عصیان سے تم کو نفرت دلائی ہے یہی لوگ راشدین ہیں۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُبٍ - فِيمَا أَعْلَمُ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُذَرِّكِ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ : أَيُّ عَمْرَى الْإِيمَانِ أَوْثَقُ ؟ فَقَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الصَّلَاةُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الرِّكَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ : الصِّيَامُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ : الْحَجُّ وَالْمَعْرَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ : الْجِهَادُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِكُلِّ مَا قُلْتُمْ فَضْلٌ وَ لَيْسَ بِهِ وَلَكِنْ أَوْثَقُ عَمْرَى الْإِيمَانِ : الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ وَ تَوَالِي أَوْلِيَاءِ اللَّهِ وَالتَّبَرُّي مِنْ أَعْدَاءِ اللَّهِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا ایمان کی کون سی رستی زیادہ مضبوط ہے انھوں نے کہا۔ رسول اللہ ہی بہتر جانتے ہیں بعض نے کہا نماز، بعض نے کہا رکوع، بعض نے کہا حج اور عمرہ، بعض نے کہا جہاد، رسول اللہ نے فرمایا جو کچھ تم نے کہا یہ تفصیلت ہے لیکن یہ سب سے زیادہ مضبوط رستی نہیں، سب سے زیادہ مضبوط رستی حب فی اللہ و بغض فی اللہ اور اولیاء اللہ اور اولیائے خدا کو دوست رکھنا اور ان کے دشمنوں سے بغض رکھنا ہے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَبَلَةَ الْأَخْمَسِيِّ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْمُتَخَابِتُونَ فِي اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ زَبَرَتْ جَدَّةَ خَضْرَاءَ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ عَنْ يَمِينِهِ - وَكُنَّا يَدِيهِ يَمِينُ - وَجُوهُهُمْ أَشَدُّ بَيَاضًا وَأَضْوًى مِنَ الشَّمْسِ الطَّالِقَةِ ، يَغِيظُهُمْ بِمَنْزِلَتِهِمْ كُلِّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَكُلِّ نَبِيٍّ مَرْسَلٍ ، يَقُولُ النَّاسُ : مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ فَيَقَالُ : هَؤُلَاءِ الْمُتَخَابِتُونَ فِي اللَّهِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خوشنودی خدا کے لئے محبت کرنے والے روز قیامت زیر حدیث کی زمین پر عرش الہی کے سایہ میں ہوں گے اور دونوں ہاتھ ان کے دہنے ہاتھ کی طرح قوی ہوں گے ان کے چہرے سفید ہوں گے اور سورج سے زیادہ چمکدار ان کی منزلت پر ہر ملک مقرب اور ہر نبی مرسل کرے گا۔ لوگ پوچھیں گے یہ کون ہیں کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جو رضائے الہی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا جُمِعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَأَمَّ مُنَادٍ فَنَادَى يُسْمِعُ النَّاسَ فَيَقُولُ : أَيُّنَ الْمُتَخَابِتُونَ فِي اللَّهِ ، قَالَ : فَيَقُومُ عَنْقُ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ : اذْهَبُوا إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، قَالَ : فَتَلْقَاهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُونَ : إِلَى أَيُّنَ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : فَأَيُّ صِرَافٍ أَنْتُمْ مِنَ النَّاسِ ؟ فَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَخَابِتُونَ فِي اللَّهِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ وَآيُ شَيْءٍ كَانَتْ أَعْمَالُكُمْ ؟ قَالُوا : كُنَّا نَحِبُّ فِي اللَّهِ وَنُبَيِّضُ فِي اللَّهِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : نِعَمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ .

۸۔ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا جب روز قیامت اولین و آخرین جمع ہوں گے تو ایک منادی ندا کرے گا جس کو لوگ سنیں گے وہ کہے گا کہاں ہیں قریش الی اللہ محبت کرنے والے۔ پس کچھ لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی، ان سے کہا جائے گا جنت کی طرف بے حساب چلو، ملائکہ پوچھیں گے کہاں جا رہے ہو وہ کہیں گے ہم قریش الی اللہ محبت کرنے والے ہیں وہ کہیں گے تمہارے اعمال کیا تھے انھوں نے کہا۔ ہم خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت یا بغض رکھا کرتے تھے وہ کہیں گے کیا اچھا ہے اجر مل کرنے والوں کا۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَكْرَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : ثَلَاثٌ مِنْ عِلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ : عِلْمُهُ بِاللَّهِ وَمَنْ يُحِبُّ وَمَنْ يُبْغِضُ (۱) .

۹۔ فرمایا ابو محمد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کا تین علامتیں ہیں علم باللہ اور محبت و بغض فی اللہ۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَحْتَرِيِّ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الرُّحْلَ لَيُحِبُّكُمْ وَمَا يَحْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ فَيَدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِحُبِّكُمْ وَ  
إِنَّ الرُّحْلَ لَيُبْغِضُكُمْ وَمَا يَحْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ فَيَدْخِلُهُ اللَّهُ بَغْضَكُمْ النَّارَ .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص تم سے محبت تو کرتا ہے بظاہر شیعو ہونے کی حیثیت سے اور اس  
گناہ کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو تو خدا اس کو داخل جنت کرے گا اور ایک تم سے یہ سبب شیعہ ہونے کے عداوت رکھتا  
ہے اور یہ نہیں جانتا کہ تمہارا گناہ کیا ہے تو خدا اس کو داخل جہنم کرے گا

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ الْعَزْزِ مَعِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ  
الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ فَيْتَكَ خَيْرًا فَانْظُرْ إِلَى قَلْبِكَ ، فَإِنْ كَانَ  
يُحِبُّ أَهْلَ طَاعَةِ اللَّهِ وَيُبْغِضُ أَهْلَ مَعْصِيَةِ فَيْتِكَ خَيْرًا وَاللَّهُ رُحِيمٌ وَإِنْ كَانَ يَبْغِضُ أَهْلَ طَاعَةِ اللَّهِ وَ  
يُحِبُّ أَهْلَ مَعْصِيَةِ فَلَيْسَ فَيْتَكَ خَيْرًا وَاللَّهُ يُبْغِضُكَ ، وَالْعَمْرُؤُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ .

۱۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے جب تم یہ جانتا چاہو کہ تم میں نیکی ہے تو اپنے دل پر غور کرو اگر وہ اللہ کے  
مطيع بندوں سے محبت کرتا ہے اور اہل معصیت سے بغض رکھتا ہے تو تم سمجھ لو کہ تم میں نیکی ہے اور اگر اہل  
طااعت سے بغض رکھتا ہے اور اہل معصیت سے محبت رکھتا ہے تو تم سمجھ لو کہ تم میں نیکی نہیں اور اللہ تم سے دشمنی رکھتا ہے  
آدمی جن سے محبت رکھتا ہے اسی کے ساتھ ہوتا ہے ۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْوَاسِطِيِّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبَانَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام  
قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَحَبَّ رَجُلًا لِلَّهِ لَا تَابَهُ اللَّهُ عَلَى حُبِّ إِسَاءَةٍ وَإِنْ كَانَ الْمَحْبُوبُ فِي عِلْمِ اللَّهِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ  
وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا أَبْغَضَ رَجُلًا لِلَّهِ لَا تَابَهُ اللَّهُ عَلَى بُغْضِهِ إِسَاءَةٍ وَإِنْ كَانَ الْمُبْغِضُ فِي عِلْمِ اللَّهِ مِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ .

۱۲۔ فرمایا امام محمد تقی علیہ السلام نے اگر کوئی شخص کسی سے قربت الی اللہ محبت کرے تو اللہ اس کو اس محبت کا  
ثواب عطا کرے گا اگرچہ اس کا محبوب علم الہی میں دوزخی ہو اور اگر کسی سے قربت الی اللہ بغض رکھے تو اللہ اس کو اس کا ثواب  
دے گا اگرچہ اس کا دشمن اہل جنت ہی سے ہو ۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الثَّمَرِيِّ بْنِ سُوَيْبٍ  
عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ بَشِيرِ الْكِنَاسِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَدْ يَكُونُ حُبٌّ فِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَ  
حُبٌّ فِي الدُّنْيَا فَمَا كَانَ فِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَتَوَابَهُ عَلَى اللَّهِ وَمَا كَانَ فِي الدُّنْيَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ .



۱۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حب فی اللہ اور حب رسول کے ساتھ حب دنیا ہوتی ہے پس جہاں تک حب اللہ اور حب رسول کا تعلق ہے خدا پر اس کا ثواب ہے اور جس کا تعلق حب دنیا سے ہے اس کا صلہ کچھ نہیں۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْمُسْلِمِينَ يَلْتَقِيَانِ ، فَأَفْضَلُهُمَا أَشَدُّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ .

۱۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب دو مسلمان ملیں تو افضل ان میں وہ ہے جو محبت میں زیادہ ہو۔

۱۵۔ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَصْرَةَ وَابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا لِقَىٰ مُؤْمِنَانِ قَطُّ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدَّهُمَا حُبًّا لِأَخِيهِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جب دو مومن ملتے ہیں تو افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی سے محبت میں زیادہ ہو۔

۱۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرَانَ السَّبْعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُلُّ مَنْ لَمْ يُحِبَّ عَلَى الدِّينِ وَلَمْ يُبْقِضْ عَلَى الدِّينِ فَلَا دِينَ لَهُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی دین کی محبت میں کسی سے بغض یا محبت نہیں رکھتا اس کا دین ہی نہیں ہے۔

## ایک سونو اسی وال باب

### مذمت دنیا اور زہد فی الدنیا

(باب) ۱۸۹

﴿ذَمُّ الدُّنْيَا وَالرَّهْدِ فِيهَا﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ

الْجَزَی، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۑ قَالَ : مَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا أَثَبَّتَ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَافْتَقَ بِهَا لِسَانَهُ وَبَصَرَهُ عِيُوبَ الدُّنْيَا دَاءَ هَا وَدَوَاءَ هَا وَآخَرَجَهُ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا إِلَى ذَا السَّلَامِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زہد فی الدنیا قلب انسان میں حکمت برقرار رکھتا ہے اور اس کی زبان کو گویا کرتا ہے اور عیوب دنیا اس کو نظر آجاتے ہیں اس کی بیماری بھی اور اس کا علاج بھی اور اسے دنیا سے لے جاتا ہے صحیح سلامت دار السلام کی طرف ۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسِمِيِّ ؛ جَمِيعًا ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعْتَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِصْرِيِّ ، عَنْ حَفِصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۑ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : جُعِلَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي بَيْتٍ وَجُعِلَ مِفْتَاحُهُ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا ؛ ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَجْدُلُ الزُّجْلُ حَلَاوَةَ الْأَيْمَانِ فِي قَلْبِهِ حَتَّى لَا يَبَالِيَ مِنْ أَكْلِ الدُّنْيَا . ثُمَّ قَالَ : أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حَرَامٌ عَلَى قُلُوبِكُمْ أَنْ تَعْرِفَ حَلَاوَةَ الْأَيْمَانِ حَتَّى تَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خیر سب کی سب ایک گھر میں ہے جس کی کنی زہد فی الدنیا ہے پھر فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایمان کی حلاوت اپنے قلب میں نہ پائے گا جب تک فداے دنیا سے پرہیز نہ ہو اور حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا جب تک دنیا سے بے رغبت نہ ہوں دلوں پر حرام ہے کہ وہ حلاوت ایمان کو پائیں ۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَرَّازِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ۑ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ۑ إِنَّ مِنْ أَعْوَنِ الْأَخْلَاقِ عَلَى الدِّينِ الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا .

۳۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے دین میں سب سے زیادہ مددگار اخلاق میں زہد فی الدنیا ہے ۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعْتَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِصْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ۑ عَنِ الزُّهْدِ فَقَالَ : عَشْرَةُ أَشْيَاءَ ، فَأَعْلَى دَرَجَةِ الزُّهْدِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ أَدْنَى دَرَجَةِ الرِّضَا . أَلَا وَ إِنَّ الزُّهْدَ فِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ : لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ .

۴۔ ایک شخص نے حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے پوچھا زہد کے متعلق، فرمایا اس چیز میں ان میں ایک زہد ہے پس زہد کا اعلیٰ درجہ دروغ کا ادنیٰ درجہ ہے اور دروغ کا اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے اور یقین کا اعلیٰ درجہ رضا کا ادنیٰ درجہ ہے زہد کی تعریف کتابِ خدا میں یہ ہے جو فوت ہو جائے اس پر افسوس نہ کرو جو مل جائے اس پر خوش نہ ہو۔

۵۔ وَبِهَذَا الْإِسْلَامِ ، عَنْ الْمُنْقَرِي ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : كُلُّ قَلْبٍ فِيهِ شَرٌّ أَوْ شِرْكٌ فَهُوَ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَرَادُوا بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا لِنَقَرِ قُلُوبِهِمْ لِلْآخِرَةِ .

۵۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے ہر دل جس میں شک و شرک ہو وہ ساقط الاعتبار ہے انبیاء و اوصیاء نے دنیا سے بے رغبتی اس لئے رکھی تاکہ آخرت کے لئے ان کے دل محبت دنیا سے خالی ہو جائیں

۶۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّ عَلَامَةَ الزَّاهِقِ فِي ثَوَابِ الْآخِرَةِ زُهْدُهُ فِي غَاجِلِ دَهْرِهِ الدُّنْيَا ، أَمَّا إِنْ زُهَدَ الزَّاهِدُ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لِيَتَّقِيَ مَنَاقِمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيهَا وَإِنْ زُهَدَ ؛ وَإِنْ جَرَمَ الْحَرَبِيُّ عَلَى غَاجِلِ دَهْرِهِ [الْحَيَاةِ] الدُّنْيَا لَا يَزِيدُهُ فِيهَا وَإِنْ حَرَسَ ، قَالَتْ مُنُونٌ مَنْ جُرِمَ حَقُّهُ مِنَ الْآخِرَةِ .

۶۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص ثوابِ آخرت کی طرف رغبت رکھتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ وہ دنیا کی چند روزہ لذات کو ترک کرے تاکہ جو شخص دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے تو وہ تقیم الہی کی رو سے نقصان میں نہیں رہتا کیونکہ دنیا کے فائدے سے زیادہ اسے آخرت کا ثواب مل جاتا ہے لذات دنیا کے حریص کو حرم کرنے سے کچھ زیادہ نہیں مل جاتا۔ تو وہ ثوابِ آخرت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخُثَمِيِّ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا أَعْجَبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِيهَا جَانِمًا خَائِفًا .

۷۔ فرمایا حضرت جعفر علیہ السلام نے رسول اللہ کو دنیا سے کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہیں آئی کہ وہ مجھ کے میں اور خدا سے ڈرتے رہیں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ زَائِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مَحْزُونٌ

فَاتَمَّ مَلَكٌ وَمَعَهُ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ يَقُولُ لَكَ رَبُّكَ :  
افْتَحْ وَحُدْ مِنْهَا مَا شِئْتَ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَنْقُصَ شَيْئًا عِنْدِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اللَّهُ تَبَّارُ مَاذَا مِنْ لَذَائِ  
لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ ، فَقَالَ الْمَلَكُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَقَدْ سَمِعْتُ هَذَا الْكَلَامَ مِنْ  
مَلَكٍ يَقُولُهُ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ ، حِينَ أُعْطِيَتِ الْمَفَاتِيحُ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک روز رسول خدا صلعم محزون و غموم برآمد ہوئے ان کے پاس فرشتہ آیا  
اور اپنے ساتھ خزانہ ارض کی کنجیاں لایا کہنے لگا۔ اسے محمد یہ خزانہ ارض کی کنجیاں ہیں خدا فرماتا ہے کہ قفل کھولو اور قینا  
چاہو گے لو کہ تمہارا ثواب آخرت میرے نزدیک کم نہ ہو گا حضرت نے فرمایا۔ دنیا گھر ہے اس کے لئے جس کے لئے دوسرا گھر نہ ہو۔  
یہاں جمع وہ کرے گا جس کی عقل نہ ہو۔ فرشتہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا کہ یہی کلام میں نے آسمان  
چہارم پر اس فرشتہ سے سنا تھا جس نے مجھے یہ کنجیاں دی تھیں۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
ﷺ قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِجَدِّي أَسَّكَ مُلْتَقَى عَلَى مَرْبَلَةٍ مَيْتًا ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ : كَمْ يُسَاوِي  
هَذَا؟ فَقَالُوا : لَعَلَّهُ لَوْ كَانَ حَيًّا لَمْ يُسَاوِذْهُمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : وَالَّذِي تَقْسِي بَيْنَهُ الدُّنْيَا نِهَاهُونَ  
عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا الْجَدْيِ عَلَى أَهْلِهِ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم گزرے ایک ایسے مردہ بکری کے بچہ کی طرف سے  
جس کے کان کٹے ہوئے تھے اور وہ مزلہ پر پڑا ہوا تھا اپنے اصحاب سے فرمایا اس کی کیا قیمت ہوگی انھوں نے کہا اگر یہ زندہ  
ہوتا تو ایک درہم اس کی قیمت نہ ہوتی اور اب تو قیمت کا کوئی سوال ہی نہیں، حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم یہ دنیا خدا  
کے نزدیک اہل دنیا کے لئے اس سے زیادہ ذلیل ہے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا زَهَّدَهُ فِي الدُّنْيَا وَفَقَّهَهُ فِي الدِّينِ وَبَصَّرَهُ عِيُوبَهَا  
وَمَنْ أُوْتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؛ وَقَالَ : أَمْ يَطْلُبُ أَحَدُ الْحَقِّ بَابَ أَفْضَلِ مِنَ الرُّهْدِ  
فِي الدُّنْيَا وَهُوَ يَدُّ لِمَا طَلَبَ أَغْدَاءُ الْحَقِّ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ وَمِثْلُ ذَلِكَ قَالَ : مَنْ الرُّغْبَةُ فِيهَا . وَقَالَ :  
الْأَمِنْ صَبَّارِ كَرِيمٍ ؛ فَإِنَّمَا هِيَ أَثَامٌ قَلِيلٌ ؛ أَلَا إِنَّهُ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ أَنْ تَجِدُوا طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى تَرَهُدُوا  
فِي الدُّنْيَا .

قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا تَخَلَّى الْمُؤْمِنُ مِنَ الدُّنْيَا سَمًا وَوَجَدَ حَلَاوَةَ حُبِّ اللَّهِ وَكَانَ عِنْدَ أَهْلِ الدُّنْيَا كَأَنَّهُ قَدْ خَوَّلَ وَإِنَّمَا خَالَطَ الْقَوْمَ حَلَاوَةَ حُبِّ اللَّهِ فَلَمْ يَشْتَعِلُوا بِغَيْرِهِ .  
قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الْقَلْبَ إِذَا صَافَا صَافَتْ بِهِ الْأَرْضُ حَتَّى يَسْتَوِيَ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب خدا کی بندگی کے ساتھ نیک کار ارادہ کرتا ہے تو اسے دنیا سے بے رغبت کر دیتا ہے اور علم دین کا عالم بناتا ہے اور دنیا کے عیب اس کی نظر میں ظاہر کر دیتا ہے اور جس کو یہ چیزیں مل جاتی ہیں تو اس کو دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی مل گئی اور یہ بھی فرمایا زہر سے بہتر کسی نے حق کو اور کسی دروازہ سے نہیں پایا اور اندھا حق کے لئے ضد ہے اس چیز کی جو آنھوں نے طلب کی۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں فرمایا اس لئے کہ دنیا کی طرف ان کو رغبت ہے پھر فرمایا کہ جو لوگ بڑا صبر کرنے والے اور کریم الطبع ہیں وہ دنیا کی طرف رغبت نہیں کرتے کیوں کہ انہیں تو چنر دروازہ ہے جب تک تم دنیا سے بے رغبت نہ ہو گے تو لذت ایمان تمہارے لئے حرام ہوگی اور حضرت نے یہ بھی فرمایا۔ جب مومن نے اپنے دل کو محبت دنیا سے خالی کر لیا تو وہ بلند مرتبہ ہوا اور محبت خدا کی لذت سے حاصل ہوئی اور اہل دنیا اسے محبوب و محبوب ہو گئے اور لوگ ملاوت حب اللہ کو ضبط جانتے ہوئے اس خیال کو چھوڑتے نہیں اور حضرت نے فرمایا۔ جب کسی دل میں صفات پیدا ہوتی ہے تو دنیا اس پر تنگ ہو جاتی ہے اور اس کا تعلق بہشت سے ہو جاتا ہے جو آسمان میں ہے

۱۱۔ عَلِيُّ ؛ [عَنْ أَبِيهِ] ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسِمِيِّ ؛ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمُنْقَرِيِّ ؛ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ ؛ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ رَاشِدٍ ؛ عَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ شَهَابٍ قَالَ : سَأَلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام أَيْ الْأَشْمَالِ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ : مَا مِنْ عَمَلٍ بَعْدَ مَعْرِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَغْضِ الدُّنْيَا ؛ وَإِنْ لِذَلِكَ لَشُعْبًا كَثِيرَةً وَلِلْمُعَاصِي شُعْبًا قَاطِرًا مَا عَصَى اللَّهَ بِهِ الْكِبْرُ وَهِيَ مَعْتَبَةٌ إِنْ بَلَغَ حِينَ أَبِي وَاسْتَكْبَرُوا كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ، وَالْإِجْرَامُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ آدَمَ وَحَوْأ <sup>(۲)</sup> حِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا : كَلَامَيْنِ حَيْثُ يَشْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ <sup>(۳)</sup> فَآخِذًا مَا لَا حَاجَةَ بِهِمَا إِلَيْهِ فَدَخَلَ ذَلِكَ عَلَى دُرِّ يَتِيهَمَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَذَلِكَ أَنَّ أَكْثَرَ مَا يَطْلُبُ ابْنُ آدَمَ مَا لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَيْهِ ، ثُمَّ الْخَسَدُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ ابْنِ آدَمَ حَيْثُ حَسَدَ أَخَاهُ قَتْلَهُ ، فَتَشَعَّبَ مِنْ ذَلِكَ حُبُّ الْبِغَاءِ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَحُبُّ الزُّنَاسَةِ وَحُبُّ الرِّاحَةِ وَحُبُّ الْكَلَامِ وَحُبُّ الْمَلِكِ وَالشَّرَوَةِ ، فَصُرْنَ سَبْعَ جُطَالٍ ، فَاجْتَمَعَ كُلُّهُمْ فِي حُبِّ الدُّنْيَا ، فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ بَعْدَ مَعْرِفَةِ ذَلِكَ : حُبُّ الدُّنْيَا أَسَى كُلِّ خَطِيئَةٍ ، وَاللَّهُ نَبَا دُنْيَا آتٍ : دُنْيَا بِلَاغٍ <sup>(۴)</sup> وَدُنْيَا مَلْعُونَةٍ .

۱۱۔ حضرت علی بن اسیر سے سوال کیا گیا۔ عند اللہ کون سا عمل زیادہ افضل ہے فرمایا اللہ اور رسول کی معرفت

کے بغیر نقص ذیل سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں اور اس کی بہت سی شاخیں ہیں اور دعائی کی بھی شاخیں ہیں پس سب پہلی چیز خدا کی نافرمانی تکبر ہے یہ معصیت ابلیس ہے اس نے انکار کیا۔ اس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا اور حرص وہ معصیت (ترک اولیٰ) آدم و حوا ہے اللہ نے ان سے کہا تھا کچھ چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ اپنا نقصان کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ پس انھوں نے اس چیز کو لے لیا جس کی انھیں ضرورت نہ تھی لہذا یہ چیز روز قیامت تک ان کی اولاد میں داخل ہوگی اور اولاد آدم اکثر اس چیز کو طلب کرے گی جس کی اسے ضرورت نہ ہو پھر حسد کہ جو آدم کے بیٹے میں پایا گیا اس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا اس کی شاخیں عورتوں کی محبت دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، راحت و کلام و بلندی، ترسیر اور دولت کی محبت ہے یہ سات عادتیں ہیں یہ سب محبت دنیا میں جمع ہوگئی ہیں انبیاء اور علماء نے ان امور کو جانے ہوئے فرمایا ہے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے دنیا بے ثبات ہے اس کی دو قسمیں ہیں خدا تک پہنچانے والی بھی ہے اور مٹانے والی بھی ہے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا إِضْرَارٌ بِالْآخِرَةِ وَفِي طَلَبِ الْآخِرَةِ إِضْرَارٌ بِالْأُولَى ، فَاصْرِفْهُمَا بِالْأُولَى .

۱۲۔ فرمایا رسول خدا نے طلب دنیا میں نقصان آخرت سے اور طلب آخرت میں نقصان دنیا سے اور دنیا کا نقصان آخرت کے نقصان سے بہتر ہے۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَدْنُوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّاءِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حَدِّثْنِي بِمَا أَنْتَفِعُ بِهِ فَقَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ أَكْثَرُ ذِكْرِ الْمَوْتِ ، فَإِنَّهُ لَمْ يُكْثِرْ إِنْسَانٌ ذِكْرَ الْمَوْتِ إِلَّا أَهْدَى الْإِلَهْدَ فِي الدُّنْيَا .

۱۳۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جو میرے لئے نفع بخش ہو۔ فرمایا۔ اے ابو عبیدہ موت کا ذکر زیادہ کیا کرو جو موت کا ذکر زیادہ کرتا ہے وہ دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ دَاوُدَ الْبَزْزَارِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَلَكٌ يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ : ابْنَ آدَمَ لِدِ الْمَوْتِ وَاجْمَعْ لِقِنَاءِ وَابْنِ الْخَرَابِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک فرشتہ ہر روز ندا کرتا ہے اے ابن آدم پیدا ہو موت کے لئے جمع کرو فنانکے لئے گھر بنا بر باد کی کے لئے۔

۱۵۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي هَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : إِنَّ الدُّنْيَا قِدَارٌ تَحُلَّتْ مُدِيرَةٌ ، وَإِنَّ الْآخِرَةَ قِدَارٌ تَحُلَّتْ مُقْبِلَةٌ ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا دُونَ ، فَكُونُوا مِنْ أَتْبَاءِ الْآخِرَةِ ، وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَتْبَاءِ الدُّنْيَا ، [الْأَمْرُ] وَكُونُوا مِنَ الرَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا الرَّاهِبِينَ فِي الْآخِرَةِ .  
 أَلَا إِنَّ الرَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا اتَّخَذُوا الْأَرْضَ بَسَاطًا ، وَالتُّرَابَ فِرَاشًا ، وَالْمَاءَ طَبِيبًا ، وَقَرَصُوا مِنَ الدُّنْيَا تَقَرُّبًا .

أَلَا إِنَّ أَشْنَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَاحِينَ الشَّهَوَاتِ ، وَمَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ رَجَعَ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ وَ مَنْ رَهَدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ .

أَلَا إِنَّ اللَّهَ عِلَادًا كَمَنْ رَأَى أَهْلَ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ مُخَلَّدِينَ ، وَكَمَنْ رَأَى أَهْلَ النَّارِ فِي النَّارِ مُعَذِّبِينَ ، شَرُّهُمْ مَأْمُونَةٌ ، وَقُلُوبُهُمْ مَحْزُونَةٌ ، أَنْفُسُهُمْ عَفِيفَةٌ ، وَخَوَائِجُهُمْ خَنِيفَةٌ ، صَبَرُوا أَيَّامًا قَلِيلَةً ، فَضَارُوا بِعُقُوبِ رَاحَةٍ طَوِيلَةٍ ، أَمَّا اللَّيْلُ فَصَاقُونَ أَقْدَامَهُمْ تَجْرِي دُمُوعُهُمْ عَلَى خُدُودِهِمْ وَهُمْ يَجَارُونَ إِلَى رَبِّهِمْ ، يَسْتَعُونَ فِي فَكَاكِ رِقَابِهِمْ ، وَأَمَّا الشَّهَارُ فَحُلَمَاءُ ، عُلَمَاءُ ، بَرَّةٌ ، أَتْقِيَاءُ كَانَتْهُمْ الْقِدَاحُ قَدَبَرَاهُمْ الْخَوْفُ مِنَ الْعِبَادَةِ ، يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ النَّاطِرُ قَيُّوْلُ : مَرَضَى - وَمَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرَضٍ - أَمْ خَوِلُوا فَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ : مِنْ ذِكْرِ النَّارِ وَمَا فِيهَا .

۵۔ اس فرمایا امام علی بن الحسین علیہ السلام نے دنیا کیسے کی طرف جارہی ہے اور آخرت آگے کی طرف آرہی ہے اور ان دونوں کے لئے بیٹے ہیں پس تم آخرت کے بیٹے بنو اور اس لئے دنیا میں سے رہو اور تم دنیا کے ترک کرنے والے اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والے بن جاؤ جو لوگ ترک دنیا کرتے ہیں وہ زمین کو اپنا بستر اور خاک کو اپنا فرش بناتے ہیں اور پانی کو لذیذ مشروبات جانتے ہیں اور اسباب دنیا سے پورا پورا قطع تعلق کرتے ہیں آگاہ ہو کہ جو جنت کا مشتاق ہوا اس نے خواہشات دنیا کو ترک کیا اور جو آتش جہنم سے ڈرا اس نے محرمات سے روگردانی کی اور زہد اختیار کیا مصائب دنیا اس کی نظر میں پہنچ ہو گئے آگاہ ہو خدا کے بندے ایسے بھی ہیں جو گویا اہل جنت کو جنت میں دائمی زندگی بسر کرتے دیکھ رہے ہیں اور دوزخ میں اہل دوزخ کو معذب ہوتے دیکھ رہے ہیں ان کے شر سے لوگ محفوظ رہتے ہیں ان کے مصلوب محزونوں اور ان کے نفوس پاک اور ان کی حاجتیں مختصر ہوتی ہیں انھوں نے دنیا میں چند دن صبر سے کام لیا۔ عقبی میں انھیں راحت طویل مل گئی وہ نماز کے قیام میں قدم ملا کر کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے رب کے سامنے تضرع و زاری کرتے ہیں قرضداروں کے قرض ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دن میں وہ علیم و عالم اور نیک و متقی نظر آتے ہیں تیروں کی طرح ان کے بدن لاغر ہوتے ہیں عبادات میں خوف خدا ان پر غالب ہوتا ہے لوگ انھیں دیکھ کر گمان کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں۔ حالانکہ وہ بیمار نہیں ہوتے تو کیا وہ فساد عقل رکھتے ہیں۔ اس قوم کو ایک امر عظیم نے مغالطہ میں

میں ڈال ہے وہ یہ ہے کہ ان کا یہ حال ذکرِ جنم اور اس کی تکالیف یاد کر کے ہے یعنی نہ ان کو کوئی دماغی عارضہ ہے جیسے جنون اور نہ کوئی جسمانی آزار ہے جیسا کہ لوگ ان کے متعلق خیال کرتے ہیں۔

۱۶۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُؤْمِنِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ: يَا جَابِرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَمَحْزُونٌ، وَإِنِّي لَمَسْفُوفُ الْقَلْبِ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا شَأْنُكَ وَمَا حَزَنُ قَلْبِكَ؟ فَقَالَ يَا جَابِرُ إِنَّهُ مَنْ دَخَلَ قَلْبُهُ صَافِي خَالِصٍ دِينِ اللَّهِ شَغَلَ قَلْبُهُ عَمَّا سِوَاهُ؛ يَا جَابِرُ مَا الدُّنْيَا وَمَا عَسَى أَنْ تَكُونَ الدُّنْيَا؟ هَلْ هِيَ إِلَّا طَعَامٌ أَكَلْتَهُ أَوْ ثَوْبٌ لَبِسْتَهُ أَوْ امْرَأَةٌ أَصْنَبْتَهَا؟

یاجابر! ان المؤمنین لم یطمئنوا إلى الدنيا ببقائهم فيها ولم یأمنوا قدومهم الآخرة؛ یاجابر الآخرة دار قرار، والدنيا دار فناء، وروای ولكن أهل الدنيا أهل غفلة وكان المؤمنین هم الفقیهات أهل فکرة وعبرة، لم یصممهم عن ذکر الله جل اسمه ما سمعوا بآذانیهم، ولم یعمهم عن ذکر الله ما رأوا من الزينة بأعينهم ففازوا بنواب الآخرة، كما فازوا بذلك العیلم.

وَاعْلَمْ يَا جَابِرُ أَنَّ أَهْلَ التَّقْوَى أَيْسَرُ أَهْلَ الدُّنْيَا مَوْنَةً وَأَكْثَرُهُمْ لَكَ مَعُونَةً، تَذَكَّرْ فَيُعِينُوكَ وَإِنْ نَسِيتَ ذَكَرُوكَ، قَوْلُ الْوَلِيِّ بِأَمْرِ اللَّهِ قَوْلَ أَمُورٍ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ، قَطَعُوا مَحَبَّتَهُمْ بِمَحَبَّةِ رَبِّهِمْ وَوَحَّشُوا الدُّنْيَا لِطَاعَةِ مَلِكِهِمْ وَنَظَرُوا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى مَحَبَّتِهِ يَقْلُوبُهُمْ وَعَلِمُوا أَنَّ ذَلِكَ هُوَ الْمَنْظُورُ إِلَيْهِ، لِعَظِيمِ شَأْنِهِ، فَانْزِلِ الدُّنْيَا كَمَنْزِلِ نَزْلَتِهِ ثُمَّ ارْتَحِلْ عَنْهُ، أَوْ كَمَالٍ وَجَدْتَهُ فِي مَنَامِكَ فَاسْتَبَقْتَ وَلَيْسَ مَعَكَ مِنْهُ شَيْءٌ، إِنْسِي [إِنَّمَا] صَرَبْتُ لَكَ هَذَا مَثَلًا، لِأَنَّهَا عِنْدَ أَهْلِ اللَّيْلِ وَالْعِلْمِ بِاللَّهِ كَمَيْئِ الطَّلَالِ، يَا جَابِرُ فَاحْفَظْ مَا اسْتَرَعَاكَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ مِنْ دِينِهِ وَحِكْمَتِهِ وَلَا تَسْأَلَنَّ عَمَّا لَكَ عِنْدَهُ إِلَّا مَالَهُ عِنْدَ نَفْسِكَ، فَإِنْ تَكُنَّ الدُّنْيَا عَلَى غَيْرِ مَا وَصَفْتُ لَكَ فَتَحَوَّلْ إِلَى دَارِ الْمُسْتَعْتَبِ، فَلَعَمْرِي لَرُبِّ حَرَبٍ عَلَى أَمْرٍ قَدْ شَقِيَ بِهِ حِينَ أَنَاهُ وَلَرُبَّ كَارِهِ لَأَمْرٍ قَدْ سَعِدَ بِهِ حِينَ أَنَاهُ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ»

۱۶۔ جابر سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے جابر میں محزون ہوں اور میرا دل مسکرمند ہے۔ میں نے کہا میں آپ فدا ہوں کس چیز نے آپ کے دل کو محزون کیا۔ فرمایا: اے جابر جس کے دل میں اللہ کے دین کی صاف اور خالص محبت ہو اس کا دل ماسوا کی طرف مشغول نہیں ہوتا۔ اے جابر دنیا سے کیا یہی ناکہ کچھ کھانا کھالیا اور کچھ لباس پہن لیا اور عورت سے محبت کر لی۔ اے جابر بندہ مومن تو دنیا میں بقا رکھے لئے مطمئن نہیں ہوتا اور نہ آخرت میں جملنے سے بے خوف ہوتا ہے۔ اے جابر آخرت دار قرار ہے اور دنیا فنا کا گھر ہے اور زوال کی جگہ، لیکن اہل دنیا غفلت میں



پڑے ہوتے ہیں۔ مومنین فقہاء و اہل فکر و عبرت ہیں۔ ان کو ذکر خدا سے باز نہیں رکھتا۔ وہ امرِ حے وہ اپنے کانوں سے سنتے ہیں (اربابِ خلافت کا بیان اور ہمیں روکتی ہے ذکر خدا سے لوگوں کی وہ زیب و زینت جیسے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں وہ ثوابِ آخرت حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں جس طرح وہ اپنے علم کی بدولت کامیاب ہوتے ہیں۔ اسے جابر جو لوگ اہل تقویٰ ہیں وہ یہ نسبت اپنی دنیا کے بہت کم سامانِ زندگی رکھتے ہیں اور تمہاری مدرسہ سب سے زیادہ کرنے والے ہوتے ہیں تم ان سے اپنی ضرورت بیان کرو تو وہ تمہاری مدد کریں گے اور اگر تم بھول جاؤ تو وہ یاد دلائیں گے وہ امرِ خدا کے سب سے زیادہ بیان کرنے والے ہیں اور امرِ خدا کے سب سے زیادہ قائم کرنے والے ہیں انھوں نے خدا کی محبت کی وجہ سے دنیا کی محبت کو قطع کر دیا اور اپنے مالک کی اطاعت کی بنیاد پر ان کو دنیا کے معاملات سے وحشت ہوتی ہے اور خدا کی عظمتِ شان کے لحاظ سے ان کی دوستی ان کے لئے منظور نظر ہوتی ہے دنیا ان کے نزدیک ایک سرائے کی مانند ہے جس میں کوئی آئے اور چلا جائے یا اس مال کی طرح ہے جسے خواب میں کوئی پائے اور جاگنے پر اس کے پاس کچھ نہ ہو یہ مثال میں نے تم سے اس لئے بیان کی ہے کہ تم سمجھ لو کہ اہلِ عالم و عقل کے نزدیک دنیا سسایہ کی مثل ہے اسے جابر اللہ نے جو رعایت تمہارے ساتھ کی ہے اس کی حفاظت کرو اس کے دین و حکمت کے متعلق یہ سوال مت کر دو کہ خدا کے نزدیک تمہارا مرتبہ کیلئے یہ اتنا ہی پیڑ کا جتنی تمہارے دل میں اس کے احکام کی عزت ہوگی جو میں نے دنیا کے متعلق تم سے بیان کیا اگر اس کے علاوہ کوئی اور تحقیق تمہارے دل میں ہے تو خدا سے عذر خواہی کی طرف لو، قسم اپنی عمر کی۔ اکثر جو میں کسی امر کی طرف ایسے ہیں کہ جب وہ چیز ان کو ملتی ہے تو ان کے لئے باعثِ شقاوت ہوتی ہے اور بہت سے ایسے ہیں کہ جس چیز سے کہتے ہیں جب وہ ان کے پاس آتی ہے تو ان کے لئے باعثِ سعادت بن جاتی ہے اس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ مومنوں کو نکالے گا اور اللہ کہہ دیتا ہے اور کافروں کے لئے ثوابِ آخرت کو برطرف کر دیتا ہے یعنی مشرکوں کے مومنوں پر غالب آئے سے مومنوں کا اجر بڑھ جاتا ہے اور مشرکوں کے لئے آخرت میں کوئی اجر باقی نہیں رہتا۔

۱۷۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَحِمَهُ اللَّهُ حَرَى اللَّهُ الدُّنْيَا عَشِيَّ مَدْمَمَةٍ بَعْدَ رَغِيْفَيْنِ مِنَ الشَّعِيرِ اتَّقُوا بِأَحَدِهِمَا وَأَتَعَشَى بِالْآخَرِ وَبَعْدَ شَمَانِي الصَّوْفِ أَنْتَرُوا بِأَحَدَاهُمَا وَأَتَرَدُّ إِلَى الْآخَرِ .

۱۷۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ابو داؤد نے کہا خدا مجھے جزا دے کہ میں اس دنیا کی خدمت کرتا ہوں و جو کہ روٹیوں کے بعد میں سے ایک صبح کو کھاتا ہوں اور ایک شام کو اور دو اونٹنیوں کے بعد میں سے ایک کو لنگ بناتا ہوں دوسری کر چادر۔

۱۸۔ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنِ الْمُتَنَبِّئِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبُو دَاوُدَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَقُولُ فِي حُلَّتَيْهِ : يَا مُتَنَبِّئُ الْعِلْمِ كَانَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ شَيْئًا إِلَّا مَا يَتَقَعُ

حَبْرُهُ وَيَضْرِبُ شَرُّهُ الْإِمَامَ رَحِمَهُ اللَّهُ؛ يَا مُبْتَغِي الْعِلْمِ لَا يَسْغَلَكَ أَهْلٌ وَلَا مَالٌ عَنْ نَفْسِكَ، أَنْتَ يَوْمَ تُفَارِقُهُمْ كَضَيْبٍ يَتَفَتَّتُ فِيهِمْ ثُمَّ غَدَوْتَ عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ، وَالْدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ كَمَنْزِلٍ تَحَوَّاتِ وَنَهْ إِلَى غَيْرِهِ وَمَا بَيْنَ الْمَوْتِ وَالْبَعْثِ إِلَّا كَذَوْبَةٍ يَمْتَنَاهُمْ اسْتَيْقَظَتْ مِنْهَا؛ يَا مُبْتَغِي الْعِلْمِ قَدْ مَرَّ بِمَعَامِكَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّكَ مُنَاقِبٌ بِمَمْلَكِكَ كَمَا تَدِينُ شُدَانُ يَا مُبْتَغِي الْعِلْمِ

۱۸۔ ابو ذر رادی ہیں کہ عہد اللہ نے ایک خطیب میں فرمایا ایک طالب علم کے لئے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ اس کا غیر نفع نہ دے اور شرف نقصان نہ پہنچائے مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ اے علم کے طلبہ اگر کہیں اہل دین اور مال تجھے اپنے نفس سے قائل نہ کر دے ایک دن تیرا ان سے جدا ہونا لازم ہے تو دنیا میں ان کے درمیان ایک یہاں جیسا ہے جو کہیں صبح کرے کہیں شام، دنیا ایک منزل ہے جس سے دوسری منزل کی طرف جانا ہے موت اور بعثت کے درمیان اتنا ہی وقت ہے جیسے کوئی سو کر جاگ اٹھے اے طلبہ کار علم آگے بڑھو ان مقامات کی طرف جو اللہ کے سامنے ہیں تجھے اپنے عمل کا اچھا بدلہ ملے گا جیسا تو نے کیا ہے اس کا بدلہ ویسا ہی اسے طلبہ کار علم تجھے ملے گا۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَالِدٍ، عَنِ الْفَاسِمِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَبْرِهِ الْحَسَنِ بْنِ زَائِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَالِي وَلِلدُّنْيَا إِنَّمَا مَتْلِي وَتَمْلِكُنَا كَمَتْلِ الزَّاكِبِ رُفِعَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي يَوْمٍ صَافٍ فَقَالَ تَحَنَّنَا ثُمَّ رَاحَ وَتَرَ كَهَا

۱۹۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ مجھے دنیا سے کیا سروکار میری اور اس کی مثال ایک سواری کی سی ہے جسے گرم دن میں ایک وقت مل جائے اور وہ اس کے نیچے قبیلہ کرے۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد اسے چھوڑ دے۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقْبَةَ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَثَلُ الْخَرِيسِ عَلَى الدُّنْيَا كَمَثَلِ دَوْدَةَ الْقَرَى، كُلَّمَا ارْتَادَتْ عَلَى نَفْسِهَا لَعَنَّا كَانَ أَبَدَلَهَا مِنَ الْخَرُوجِ حَتَّى تَمُوتَ غَمًّا، قَالَ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَانَ فِيمَا وَعَظَ بِهِ لِقَامُنَا ابْنَةُ: يَا ابْنَتِي إِنَّ الشَّيْءَ وَدَجَمُوا أَقْبَلَكَ لَا وَلَدِيهِمْ قَلَمَ يَبْقَى مَا جَمَعُوا لَمْ يَبْقَ مِنْ جَمْعِهِمْ أَلَهُ وَإِنَّمَا أَنْتَ عَبْدٌ مُسْتَأْجَرٌ قَدْ مَرَّتْ بِعَمَلٍ وَوُعِدَتْ عَلَيْهِ أَجْرًا فَأَوْفِ عَمَلَكَ وَأَسْرِ فِي أَجْرِكَ وَلَا تَكُنْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ شَاةٍ وَقَعَتْ فِي زَرْعٍ أَخْضَرَ فَأَكَلَتْ حَتَّى سَوِيَ فَكَانَ حَتْمُهَا عِنْدَ سَيْمِهَا وَلَكِنْ أَجْمَلَ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ قَنْطَرَةٍ عَلَى نَبْرٍ جُرَّتْ عَلَيْهَا وَتَرَكَتْهَا وَلَمْ تَرْجِعْ إِلَيْهَا آخِرَ الدَّهْرِ، أَجْرُهَا وَلَا تَعْمُرْهَا، فَإِنَّكَ لَمْ تُؤْمَرْ بِعَمَارَتِهَا

وَأَعْلَمُ أَنَّكَ سَسْأَلُ غَدًا إِذَا وَقَفْتَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ أَزْبِجٍ: شَبَابِكَ فِيمَا أَتَيْتَهُ؟

وَعُمْرِكَ فِيمَا آفَقْتَهُ، وَمَالِكَ وَمِمَّا كَسَبْتَهُ، وَفِيمَا آفَقْتَهُ؛ فَتَاهَبْ لِيْذَلِكَ وَأَعِدْ لَهُ جَوَابًا؛ وَلَا تَأْسَ عَلَى مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا، فَإِنَّ قَلِيلَ الدُّنْيَا لَا يَدُومُ بَقَاؤُهُ وَكَثِيرُهَا لَا يُؤْمَنُ بِلَاؤُهُ، فَخُذْ حِفْظَكَ وَجِدْ فِي أَمْرِكَ، وَاكْثِفِ الْغِظَةَ عَنْ وَحْيِكَ وَتَعَرَّضْ لِمَعْرِوْفِ رَبِّكَ وَاجِدِ الثَّوْبَةَ فِي قَلْبِكَ وَ اكْمَشْ فِي قَرَائِكَ قَبْلَ أَنْ يُقْصِدَ قَصْدَكَ وَيُقْضَى قَضَاؤُكَ وَيُخَالِ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَا تُرِيدُ.

۲۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حرص دنیا کی مثال ریشم کے کیڑے جیسی ہے جس قدر اپنے اوپر زیادہ متنا جاتا ہے اتنا ہی اس میں ہٹتا جاتا ہے اور پھر اس کے لئے ٹھکانا ممکن نہیں ہوتا اور وہ اسی میں مرکب رہ جاتا ہے امام جعفر صادق نے فرمایا کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو ایک نصیحت یہ بھی کی تھی کہ بیٹا تجھ سے پہلے بھی لوگوں نے اپنی اولاد کے لئے جمع کیا۔ لیکن جو جمع کیا تھا وہ باقی نہ رہا۔ تمہاری مثال اس مزدور کی سی ہے جسے کسی کام پر لگایا گیا اور اس سے مزدوری کا وعدہ کیا گیا ہو، پس تم اپنا کام پورا کر دو تب مستحق اجر ہو گے اور اس دنیا میں اس بکری کی مانند نہ بنو جو کسی ہرے بھیرے کھیت میں چرنے سے موٹی ہو جائے اور یہ موٹا پا اس کے لئے موت کا سبب بن جائے دنیا میں ایک پن کے ہے جو ایک نہر پر ہو تم اس سے گزرتے چلے گئے اب کبھی اس کی طرف نہ لوٹو گے اور اس کی بردباری کو آباد نہ کرو گے۔ یہ سمجھ لو کہ روز قیامت جب خدا کے سامنے جاؤ گے تو تم سے پوچھا جائے گا شباب کیسے گزرا، عمر کو کن مشاغل میں ختم کیا۔ مال کس طرح سے کما یا تھا اور کہاں کہاں خرچ کیا تھا اس کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ، جو چیزیں سامانِ دنیا سے گئی اس کا غم نہ کرو۔ اگر وہ کم ہے تو بے بقا نہیں، زیادہ ہے تو اس کی بلاؤں سے امن نہیں اُڑتے رہو اور اپنے معاملے میں کوشش کرتے رہو اور اپنے چہرے سے پردہ ہٹاؤ اور اپنے رب کے احسان کے قابل بنو، دل سے توبہ بار بار کرتے رہو اور دنیا کے کاموں سے اس سے پہلے فارغ ہو جاؤ کہ ملک الموت آدبائے اور زندگی کا خاتمہ کر کے تمہارے ارادوں کے درمیان حائل ہو جائے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْفُوْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مُوسَى لَا تَرَكْنِي إِلَى الدُّنْيَا كَوْنِ الظَّالِمِينَ وَذَكُورٍ مِّنَ النَّحْدِهَا أَبَا وَأُمَّا يَا مُوسَى لَوْ كَلَّمْتُكَ إِلَى نَفْسِكَ لَتَنظُرَ لَهَا إِذَا لَعَلَّ عَلَيْكَ حُبُّ الدُّنْيَا وَذَهَرَتْهَا، يَا مُوسَى نَافِسٌ فِي الْخَيْرِ أَهْلُهُ وَاسْتَبَقَهُمْ إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْخَيْرَ كَانِيهِ وَاتَّكَرَ مِنَ الدُّنْيَا مَا بَكَ الْغَنَى عَنْهُ وَلَا تَنْتَظِرْ عَيْنُكَ إِلَى كُلِّ مَقْتُونٍ بِهَا وَمَوْكِلٍ إِلَى نَفْسِهِ؛ وَاعْلَمْ أَنَّ كُلَّ فِتْنَةٍ بَدَوُهَا حُبُّ الدُّنْيَا وَلَا تَغْبِطْ أَحَدًا بِكَثْرَةِ الْمَالِ فَإِنَّ مَعَ كَثْرَةِ الْمَالِ تَكْثُرُ الدُّنُوبُ لِوَأَجِبِ الْحَقُّوْقَ، وَلَا تَغْبِطْ أَحَدًا بِرِضَى النَّاسِ عَنْهُ، حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ رَاضٍ عَنْهُ. وَلَا تَغْبِطْ مَخْلُوقًا بِطَاعَةِ النَّاسِ لَهُ، فَإِنَّ طَاعَةَ النَّاسِ لَهُ وَاتِّبَاعَهُمْ إِيَّاهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ هَلَاكٌ لَهُ وَلَيْمَنِ اتَّبَعَهُ.

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وقت مناجات خدا نے موسیٰؑ سے کہا اے موسیٰ دنیا پر ایسا بھروسہ کر دجیسا ظالم لوگ کرتے ہیں یا جو دنیا کو اس پاب کچھ کر اعتماد کرتے ہیں۔ اے موسیٰ اگر میں اپنی توفیق کے بغیر تیرا کام تجھ پر بھیڑ دیتا تو جب دنیا ضرور تجھ پر غالب آجاتی اور اس کی تازگی تیرا دل بھاتی، اے موسیٰ اگر میری اس کے اہل کے لئے زاریاں کے طالب ہو اور لوگوں کو اس کی طرف بڑھاؤ، خیر میں اپنے مفہم کے برخلاف۔ دنیا سے اس چیز کو رد کر جس سے بے پروائی حاصل رہے اور اس کے پلنے کی طرف تم مضطر نہ ہو اور لپائی ہوئی نظروں سے۔ دیتا ہے خدا ہونے والے کو جو ہر نیکی و برائی اپنے نفس پر سنا کر کرنے والا ہو اور لوگوں کے مال کی کثرت سے دل غمگین ہو کیوں کہ زیادتی مال کثرت گناہ کا باعث ہوتی ہے حق تعالیٰ واجبہ اور نہ کرنے کے باعث اور اس پر بھی دل غمگین ہو جس سے بہت سے لوگ راضی ہوں ہاں اس سے اللہ راضی ہو تو ضرور غلط کر د اور غلط نہ کر و اس شخص پر جس کی اطاعت لوگ کرتے ہوں کیونکہ غیر حق پر جو اطاعت ہوگی تو طبع اور مصلح دونوں کے لئے باعث ناکت ہوگی۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيِّ مَلَكَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ إِسْمَا مَلِكِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْحَبِطِ هَالِكٍ وَمَثَلِ رَفِي جَوْفِهَا الشَّمُّ النَّاقِعُ ، يَخْتَرُّهَا الرِّجْلُ الْعَاوِلُ ، قَبْلَ هَوَى إِلَيْهَا الْعَيْشِيُّ الْجَاهِلُ .

۲۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب حضرت علی علیہ السلام میں ہے کہ دنیا کی مثال سانپ کی سم ہے چھو نہ میں نرم اور اس کے پیٹ میں سم قاتل، عاقل اس سے بچتا ہے، اور نادان بچہ اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَتَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَيْنِي بَعْضُ أَصْحَابِهِ يَقُولُ : أَوْصِيكَ نَفْسِي بِثَوْبٍ مِنْ لَانِجِلٍ مَعْصِيَتُهُ وَلَا يُرْجَى غَيْرُهُ ، وَلَا الْغِنَى إِلَّا بِهِ ، فَإِنْ مَنِ اسْتَقَى اللَّهَ عَزَّ وَ قَوِيَ وَشَبَّحَ وَرَوَى ، وَرَفَعَ عَقْلَهُ عَنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ، فَبَدَنَهُ مَعَ أَهْلِ الدُّنْيَا وَقَلْبَهُ وَعَقْلَهُ مُعَايِنُ الْآخِرَةِ ، فَأَطْعَمَ نَفْسَهُ قَلْبُهُ مَا أَبْصَرَتْ عَيْنَاهُ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا فَقَدَّرَ حَرَامَهَا وَجَانِبَ مُبْهَاتِهَا وَأَصْرَعَ وَاللَّهُ بِالْجَلَالِ الشَّافِي إِلَّا مَا لَا بُدَّ لَكُمِنْ كَيْسَرَةٍ <sup>(۱)</sup> [مِنْهُ] يَشُدُّ بِهَا صُلْبَهُ وَتَوْبَ يُوَادِّي بِهِ عَوْرَتَهُ ، مِنْ أَغْلَظِ مَا يَجِدُ وَأَخْشَى ، وَأَنْ تَمُوتَ لَهُ فِيمَا لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ يَقَّةً وَلَا رَجَاةً ، فَوَقَعَتْ يَشْتَتُهُ وَرَجَاؤُهُ عَلَى خَالِقِ الْأَشْيَاءِ ، وَجَدَّ وَاجْتَهَدُوا اتَّعَبَ بَدَنَهُ حَتَّى يَبْتَغِيَ الْأَضْرَعُ وَغَارَتِ الْمِثْبَانُ فَأَبْدَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ ذَلِكَ قُوَّةً فِي بَدَنِهِ وَشِدَّةً فِي عَقْلِهِ وَمَادَّجَرَهُ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ ، فَارْفِضِ الدُّنْيَا فَإِنَّ حُبَّ الدُّنْيَا يُغْنِي وَيُصْنَمُ وَيُبْذَلُ الرِّقَابَ ، فَتَدَارِكُ

مَا يَبْقَى مِنْ عُمْرِكَ وَلَا قَلِيلٌ عَدَا [أَوْ بَعْدَ عَدَا] فَإِنَّمَا هَلَكَ مَرَّةً كَانَ قَبْلَكَ بِإِقَامَتِهِمْ عَلَى الْأَمَانَةِ  
وَالسُّوْفِ حَتَّى أَتَاهُمْ أَمْرُ اللَّهِ بَقْتَهُ وَهُمْ غَافِلُونَ ، فَقِيلُوا هَلْ أَعْوَادُهُمْ إِلَى فُجُورِهِمُ الْمُظْلَمَةِ  
الَّتِي سَقَتْهُمْ وَقَدْ أَسْلَمَتْهُمْ الْأَوْلَادُ وَالْأَهْلُونَ ، فَأَنْقَطَعَ إِلَى اللَّهِ يَسْتَلِمْ مِنْ رَحْمَتِ الدُّنْيَا وَغَرَمِ نَفْسِ  
فِيهِ أَنْ يَكْسِرُوا وَلَا تُخْرَاجَ ، أَعَانَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَقَّعْنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ لِمَرْحَاتِهِ .

۲۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے اپنے ایک صحابی کو نصیحت کی کہ میں تجھے اور خود اپنے نفس کو  
دوست کرتا ہوں اس ذات سے ڈرنے کی جس کی معیت جائز نہیں اور نہ اس کے غیر سے امید کی جاتی ہے اور استغنا اس کے  
غیر سے نہیں ملتا، جو اللہ سے ڈرا اس نے عزت پائی، تو کیا ہوا اور سیر و سیراب ہوا اور اس کی عقل کو اہل دنیا سے واللہ  
تبارک و تعالیٰ ہنے اونچا کر دیا اس کا بدن تو اہل دنیا کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی عقل آخرت کو دیکھنے والی ہوتی ہے جب  
دنیا میں اس کی آنکھیں جن چیزوں کو دیکھتی ہیں دل کی روشنی سے وہ دبا دیکھ لے پس وہ برا سمجھتا ہے حرم چیزوں کو اور  
کنارہ کش ہو جاتا ہے شہوات سے اور خدا کی قسم پاک و صاف چیزوں کو بھی اس لئے ترک کر دیا سوائے اس قوتِ لاوت کے  
جس سے عبادت کے لئے اس کی پشت قوی رہے اور اتنا کپڑا لیا جس سے ستر عورتیں بڑھ جائے وہ کھنڈا اور کھرا جس کے بغیر  
چارہ کار نہ ہو اور اس کو اس کے متعلق کسی پر اعتماد اور کمی سے امید نہیں ہوتی۔ اس کا اعتماد خدا پر ہوتا ہے اس لئے یہ قوت  
میں اپنے بدن کو بہت تعب میں ڈال دیا یہاں تک کہ اس کی ہڈیاں ٹکی آئیں اور آنکھیں دھنس گئیں۔ خدا نے اس کے بارے  
میں ایک دوسری قوت اس کے بدن میں پیدا کر دی اور اس کی عقل کو اور زیادہ قوی کر دیا اور اس کے ذخیرہ کھزات کو اور  
بڑھا دیا اس نے دنیا کو ترک کر دیا کیونکہ حبیب و نیا آدمی کو اندھا، گونگا اور بہرہ بنا دیتی ہے اور لوگوں کی گردنوں کو  
جھکا دیتی ہے لہذا جتنی عمر باقی ہے اس میں اپنی کی کو پورا کر لو اور کل اور پرسوں پر اسٹھانہ رکھو تم سے پہلے وہ لوگ ہلاک ہو گئے  
جو غلط امید باندھتے رہے اور سستی سے کام لیتے بس یہاں تک کہ اچانک خدا کا حکم آگیا اور وہ غفلت ہی میں پڑے رہے۔ لوگ  
ان کو تابوت میں رکھ کر ان کی قبروں تک لے گئے وہ قبریں جو تنگ و تاریک تھیں اولاد اور خاندان والوں نے انھیں قبروں میں  
دبا دیا اور تمام امیدیں قطع ہو گئیں۔ جاتے ہیں ایسے تذبذب کے ساتھ جس میں ترک دنیا کا ارادہ ہی رہا استغنا۔ خدا ہمدانی اور تمہارا  
مدد کرے اپنی اطاعت میں اور تو مومن و مسلم کو اور تم کو اپنی مرضی کی۔

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَغْبُورَةِ وَغَيْرِهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ رَبِيعٍ ، عَنْ  
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ مَاءِ الْبَحْرِ كُنَّا شَرِبْنَا مِنْهُ الْعَطْشَاءُ إِذَا دَا عَطْشًا حَتَّى يَمُوتُوا .

۲۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دنیا کی مثال سمندر کے پانی کی کہ کسی نے پیسا پیسا پینا پیسے پیاس بڑھتی  
ہی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے۔

۲۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُقَيْدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُقْبٍ، عَنِ الْوَشَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ لِلْحَوَارِيِّينَ: يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا لَا يَأْسَى أَهْلُ الدُّنْيَا عَلَى مَا فَاتَهُمْ مِنْ دِينِهِمْ إِذَا أَصَابُوا دُنْيَاهُمْ.

۲۵۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا۔ دنیا سے جو چیز چلی گئی اس پر افسوس نہ کرو جیسے اہل دنیا افسوس نہیں کرتے اس چیز پر جو دین کے تعلق ان سے فوت ہو گئی۔

## ایک سولہ وے واں باب

### تتمہ باب سابق

(باب) ۱۹۰

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُقْبٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُقْبٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ، عَنْ عَنَابِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظَمَتِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعُ مَكَانِي، لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ هَوَايَ عَلَى هَوَى نَفْسِهِ إِلَّا كَفَعْتُ عَلَيْهِ صَبِغَتَهُ وَضَمَنْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَرِزْقَهُ وَكُنْتُ لَهُ مِنْ دَرَاهِ تِجَارَةٍ كُلِّ تَاجِرٍ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا۔ تم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی اپنی عظمت و رفعت کی اگر کوئی بندہ میری مرضی کو اپنی خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو میں راہِ معاش کو اس کے لئے مبارک قرار دیتا ہوں اور آسمان و زمین کو اس کے رزق کا ضامن بنا دیتا ہوں اور میں اس کے لئے ہر تاجر کی تجارت کی طرح اس کے نفع کا سودا کرتا ہوں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُقَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْقَلَاءِ بْنِ رَزِيقٍ، عَنِ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظَمَتِي وَبَهَائِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِي لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ هَوَايَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلَّا جَعَلْتُ غِنَاهُ فِي نَفْسِهِ وَهَمَّتْهُ فِي آخِرَتِهِ وَضَمَنْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَرِزْقَهُ وَكُنْتُ لَهُ مِنْ دَرَاهِ تِجَارَةٍ كُلِّ تَاجِرٍ.

۲۔ مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

# ایک سو اکیانوے والی باب

## قناعت

(باب القناعة) ۱۹۱

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَّانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَّامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هِلَالٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِشَّاكَ أَنْ تَطْمَحَ بِمَسْرَكٍ إِلَى مَنْ هُوَ قَوْفَكَ ، فَكَفَى بِمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ عليه السلام : «وَلَا تُحِبُّكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ» وَقَالَ : «وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَاهُمْ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا» فَإِنْ دَخَلَكَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَأَذْكُرْ عَيْشَ رَسُولِ اللَّهِ عليه السلام ، فَإِنَّمَا كَانَ قُوَّةَ الشَّعِيرِ وَحُلُوَّةَ التَّمَرِ وَوَقُودَ الشَّعْفِ إِذَا وَجَدَهُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو تم سے اونچے درجے کا ہے دولت و ثروت میں اس پر نظر نہ کرو، تمہارے لئے کافی ہے خدا کا یہ فرمانا جو اس نے اپنے نبی سے کہہ دیا ہے لوگوں کا مال ادا و لاد ادا تم کو تعجب میں نہ ڈالے اور یہ بھی فرمایا۔ اپنی آنکھیں مت اٹھاؤ ان لوگوں کی طرف جن کو ہم نے لطف اندوز بنایا ہے اور چند روزہ زندگی میں ان کو دنیا کا عیش دیا ہے ۔  
امام نے فرمایا اگر تمہارے دل میں عیش دنیا کا کوئی خیال آئے تو رسول اللہ کی طرز زندگی کو یاد کرو۔ ان کی غذا اتنا جو تھی ان کا ملوہ کھجور اور ان کا چراغ درختِ خرما کی سوکھی شاخ اگر مل جاتی۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَفَّادٍ ، جَمِيعًا ، عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ أَبِي خَدِجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ سَأَلَكَ أَعْطَيْتَاهُ وَمَنْ اسْتَقْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہم سے کچھ مانگا ہم نے اسے دیا اور جس نے بے نیازانہ ترک طلب کیا خدا نے اسے بے نیاز بنا دیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : «مَنْ رَضِيَ مِنَ اللَّهِ بِالسَّيْرِ مِنَ الْمَعَالِشِ رَضِيَ اللَّهُ مِنْهُ بِالسَّيْرِ مِنَ الْعَمَلِ» .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو تھوڑے سے رزق پر اللہ سے راضی ہو خدا اس کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہوگا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمُقْتَدِمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ: ابْنُ آدَمَ كُنْ كَيْفَ شِئْتَ كَمَا تَدِينُ شِدَانُ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللَّهِ وَالْقَلِيلُ مِنَ الزَّيْرِ قَبْلَ اللَّهِ مِنْهُ الْيَسِيرُ مِنَ الْعَمَلِ دَمَنْ رَضِيَ بِالْيَسِيرِ مِنَ الْحَلَالِ خَفَّتْ مَوْدِنَتُهُ وَرَكَتْ مَكْسَبَتُهُ وَخَرَجَ مِنْ حَرِّ الْفُجُورِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ اے ابن آدم جیسا چاہے بن جا تو جیسا کرے گا ویسا ہی بدلہ پائے گا جو قلیل رزق پر اللہ سے راضی ہو خدا نے اس کے عمل میں تسہیل کو قبول کیا اور جو تھوڑی سی حلال روزی پر راضی ہو گیا اس کا خرچ ہلکا ہو گیا اور کمائی پاک ہو گئی اور فسق و فجور سے دور ہو گیا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَرَفَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الزَّيْنِيِّ عليه السلام قَالَ: مَنْ لَمْ يَشْعُرْ مِنَ الزَّيْرِ إِلَّا الْكَثِيرُ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا الْكَثِيرُ وَمَنْ كَفَاهُ مِنَ الزَّيْرِ الْقَلِيلُ فَإِنَّهُ يَكُنْ مِنَ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ.

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو رزق قلیل پر قناعت نہیں کرتا اور زیادہ چاہتا ہے تو پھر کافی ہوتا اس کو کثر عمل شہر او حسن نے قناعت کی رزق قلیل پر تو اس نے کم کئے کافی ہو گا عمل قلیل۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عمير، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: ابْنُ آدَمَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ مِنَ الدُّنْيَا مَا يَكْفِيكَ فَإِنْ أَسْرَمَ مَا فِيهَا يَكْفِيكَ وَإِنْ كُنْتَ إِتِمَامًا رِيدَ مَا لَا يَكْفِيكَ فَإِنْ كُنَّ مَا فِيهَا لَا يَكْفِيكَ.

۶۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اے ابن آدم اگر تو سامان دنیا سے یہ ارادہ رکھتا ہے کہ وہ میرے لئے کفایت کرے تو تھوڑا سامان بھی کافی ہو جائے گا اگر اگر کفایت کا ارادہ نہیں تو زیادہ سے زیادہ سامان بھی کفایت نہ کرے گا۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السَّيِّدِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ مَكْرَمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: اسْتَفْتَيْتُ حَالًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: لَوِ اسْتَفْتَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَسَأَلَتْهُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَلَمَّا رَأَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ سَأَلْنَا أُعْطِينَاهُ وَمَنْ اسْتَفْتَى أُعْذَاهُ اللَّهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا يَسْتَفِي غَيْرِي فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَعْلَمَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله بَشَرٌ فَأَعْلَمْتُهُ فَأَتَاهُ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ سَأَلْنَا أُعْطِينَاهُ وَمَنْ اسْتَفْتَى أُعْذَاهُ اللَّهُ.



حَتَّى قَعَلَ الرَّجُلُ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَهَبَ الرَّجُلُ قَاسِمًا دَمِقُولًا ثُمَّ أَتَى الْجَبَلَ ، فَصَعِدَهُ فَقَطَعَ حَطْبًا  
ثُمَّ جَاءَهُ قَبَاعُهُ يَنْصِفُ مَتْنًا مِنْ دَقِيقٍ مَرَجَعَ بِهِ فَأَكَلَهُ . ثُمَّ ذَهَبَ مِنَ الْقَدَا : فَجَاءَ بِأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ  
قَبَاعُهُ ، فَلَمْ يَزَلْ يَعْمَلُ وَيَجْمَعُ حَتَّى اشْتَرَى مِقُولًا ثُمَّ جَمَعَ حَتَّى اشْتَرَى بَكْرَيْنِ وَاعْلَمًا ثُمَّ  
أَثَرَى حَتَّى أَسْرَفَجَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْلَمَهُ كَيْفَ جَاءَ يَسْأَلُهُ وَكَيْفَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ : قُلْتَ لَكَ : مَنْ سَأَلْنَا أُعْطِينَاهُ وَمَنْ اسْتَعْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اصحاب رسول میں سے ایک شخص تنگ دستی میں مبتلا تھا۔ اس کی بڑائی نے کہا کیا اچھا  
ہوتا کہ تم رسول اللہ کے پاس جا کر سوال کرتے۔ وہ آنحضرت کے پاس آیا حضرت نے اسے دیکھتے ہی فرمایا۔ جس نے ہم سے سوال کیا  
ہم نے اس کو عطا کر دیا اور جس نے طلب میں بے نیازی چاہی خدا نے اسے بے نیاز کر دیا۔ اس نے دل میں کہا۔ یہ حضرت نے  
میرے ہی لئے کہا ہے پس اپنی بی بی کے پاس آیا اور حال بیان کیا۔ اس نے کہا رسول اللہ بشر ہیں رغیب دان نہیں ہمارے  
عسرت کا حال کیا معلوم پھر جاؤ اپنا حال بیان کرو۔ وہ پھر آیا حضرت نے اسے دیکھ کر پھر وہی فرمایا۔ یہاں تک کہ تین بار بار  
ہی ہوا۔ اس کے بعد اس شخص نے ایک کھانسی غاریتہ لی اور ایک پہاڑی پر چڑھ کر سوکھی لکڑیاں کاٹیں اور بازار میں لاکر ایک مد  
آنے کے عوض ان کو بیچا اور کھانا کھایا۔ دوسرے روز پھر گیا اور پہلے سے زیادہ لکڑیاں جمع کر کے لایا۔ چند روز یوں ہی کرتا رہا۔ آخر  
اس نے کھانسی خرید لی اور پھر پیسہ جمع کر کے دو اونٹ خریدے اور ایک عمامہ پہنا تک کہ وہ مالدار ہو گیا اور رسول اللہ کے پاس  
آیا اور اپنے سوال کے لئے آنے اور حضرت سے سننے کا ذکر کیا آپ نے پھر وہی فرمایا۔ جس نے ہم سے مانگا ہم نے اس کو دیا اور جس  
نے خدا سے بے نیازی اور ترک طلب کو چاہا خدا نے اسے بے پروا بنا دیا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ  
النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَرَادَ أَنْ  
يَكُونَ أَعْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ بِمَا فِي يَدِ اللَّهِ أَوْ تَقِ مِنْهُ بِمَا فِي يَدِ غَيْرِهِ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو غنی بنے گا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ جو اللہ کے ید قدرت  
میں ہے اس پر اعتماد کرے نہ کہ جو بندوں کے ہاتھ میں ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَنَعَ بِمَارَاقَةِ اللَّهِ قَهْوَمِنْ أَعْنَى النَّاسِ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے اپنے رزق پر قناعت کی وہ سب سے زیادہ غنی ہے۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ قُضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ : شَكَارُ جُلٍّ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يَطْلُبُ قَيْصَبٌ وَلَا يَقْنَعُ ، وَتَنَازَعُهُ نَفْسُهُ إِلَى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ وَقَالَ : عَلِمْنِي شَيْئًا أَنْتَفَعَ بِهِ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : إِنْ كَانَ مَا يَكْفِيكَ يُغْنِيكَ ، فَأَدْنِي مَا فِيهَا يُغْنِيكَ ، وَإِنْ كَانَ مَا يَكْفِيكَ لَا يُغْنِيكَ فَكُلْ مَا فِيهَا لَا يُغْنِيكَ .

۱۱۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا جو طلب کرتا ہوں پالیتا ہوں لیکن میرا دل تانغ نہیں ہوتا اور میرا نفس زیادہ پانے پر تلاء ہوتا ہے لہذا مجھے کوئی مفید نصیحت کیجئے حضرت نے فرمایا اگر جو چیز تیرے لئے کافی ہے تجھے بے نیاز بنادے تو دنیا کی ادنیٰ چیز بے نیاز بنادے گی اور اگر جو چیز تیرے لئے کفایت کرتی ہے وہ تجھے بے نیاز نہیں بنا سکتی تو دنیا کی کوئی چیز بھی تجھے بے نیاز نہیں بنا سکتی۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ مَنْ رَضِيَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا يُجْزِيهِ كَانَ أَيْسَرُ مَا فِيهَا يَكْفِيهِ ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا يُجْزِيهِ لَمْ يَكُنْ فِيهَا شَيْئًا يَكْفِيهِ .

۱۱۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو سامان دنیا سے اتنے پر راضی ہو گیا جو اس کے لئے کافی ہو تو وہ آسانی سے اس کے لئے کافی ہو گا ورنہ اس کے لئے دنیا کی کوئی شے کافی نہ ہو گی۔

## ایک سو بانوے والی باب

### کفاف (عطائے رزق بقدر ضرورت)

۱۹۲ (بَابُ الْكَفَافِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ غَالِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنْ مِنْ أَعْطَطٍ أَوْلِيَائِي عِنْدِي رَجُلًا خَفِيفَ الْحَالِ ، دَاحِظٌ مِنْ صَلَاةٍ ، أَحْسَنَ عِبَادَةٍ رَبِّي بِالْقَلْبِ ، وَكَانَ غَامِصًا فِي الشَّائِسِ جَمَلَ رِزْقِهِ كِفَافًا ، فَصَبَّرَ عَلَيْهِ ، حُجِّلَتْ مِنْهُ قَلَّلٌ تَرَاهُ وَقَلَّتْ بَوَاكِبُهُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے کہ اپنے اولیاء میں مجھے سب زیادہ وہ شخص پسند ہے جو تنگ دست ہو مگر خلوص سے نماز ادا کرے تاکہ ثواب سے حصہ پائے اور اپنے رب کی اچھی عبادت کرے اس حکم کے مطابق جو داخل غیب ہے اور لوگوں کے درمیان گنہگار ہو اور اگر اس کی روزی بقدر حاجت ہو تو وہ اس پر صبر کرے۔ جب جلد اس کی موت آئے تو اس کی میراث تھوڑی سی ہو اور غربت کی وجہ سے اس پر رونے والے کم ہوں

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : طُوبَى لِمَنْ أَسْلَمَ وَكَانَ عَيْشُهُ كُفَافًا .

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا خوشخبری اس کے لئے جو اسلام لایا اور اس کی معاش بقدرت رہی۔

۳۔ النَّوْفَلِيُّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ اِزْنِيْ عُجْدَاؤَآلِ مُحَمَّدٍ وَمَنْ أَحَبَّ عُجْدَاؤَآلِ مُحَمَّدٍ اَلْعَفَافَ وَالْكَفَافَ وَاِزْنِيْ مَنْ اَبْغَضَ عُجْدَاؤَآلِ مُحَمَّدٍ اَلْمَالِ وَالْوَلَدَ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے یا اللہ محمد و آل محمد کو رزق دے۔ پاک دامنی اور بقدرت ضرورت روزی کا اور ان کے دشمنوں کو مال اور اولاد کا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَمْعُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ ، رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَاعِيِ إِبِلٍ فَبَعَثَ يَسْتَسْقِيهِ ، فَقَالَ : أَمَا مَا فِي ضُرُوعِهَا فَصُبُّوحُ الْحَيِّ وَأَمَّا مَا فِي آيِنَتِنَا فَفَبُوقُومُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ ، ثُمَّ مَرَّ بِرَاعِيِ غَنَمٍ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَسْتَسْقِيهِ فَحَلَبَ لَهُ مَا فِي ضُرُوعِهَا وَأَكْفَأَ مَا فِي إِيْنَانِهِ فِي إِيْنَانِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِشَاةٍ وَقَالَ : هَذَا مَا عِنْدَنَا وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ نَرْبِدَكَ زِدْنَاكَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ اِزْنِيْ اَلْكَفَافَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ : يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعَوْتَ لِلَّذِي رَدَّكَ بِدُعَاءٍ غَامِظْنَا نَجِثُهُ وَدَعَوْتَ لِلَّذِي أَسْعَفَكَ بِحَاجَتِكَ بِدُعَاءٍ كُنَّا نَكْرَهُهُ ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ مَا قَلَّ وَكَفَى حَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَالْهَى : اَللّٰهُمَّ اِزْنِيْ عُجْدَاؤَآلِ مُحَمَّدٍ اَلْكَفَافَ .

۴۔ حضرت علی بن الحسین سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا گزر ایک اونٹوں کے چرواہے کے گرن سے ہوا۔ آپ نے اسے بھیجا کہ پینے کے لئے کچھ دودھ لائے اس نے کہا جو دودھ اونٹنی کے تھنوں میں ہے وہ اونٹوں کے چرواہوں کا صبح کا کھانا ہے اور جو ہمارے بزنوں میں ہے وہ شام کی غذا ہے رسول اللہ نے دعا کی۔ خداوند اے کثرت سے مال اور اولاد سے بھر

آپ کاگزربکریوں کے چرواہے کی طرف ہوا آپ نے اس سے دودھ مانگا اس نے جتنا دودھ بکری کے تھنوں میں تھا وہ سب لیا اور جتنا بکریوں میں تھا وہ رسول اللہ کے بکریوں میں انڈیل دیا اور ایک بکری حضرت کے پاس بھیجی اور کہا ہمارے پاس یہ ہے اگر اور زیادہ کی ضرورت ہو تو لایا جائے۔ آپ نے اس کے لئے دعا۔ خداوند اس کو بقدر کفایت رزق دے ایک صحابی نے کہا آپ نے اس شخص کے لئے جس نے آپ کی خواہش رد کی۔ وہ دعا دی جسے ہمارے عام لوگ پسند کرتے ہیں اور جس نے آپ کی محنت پوری کی اس کے لئے وہ دعا کی جسے ہم پسند نہیں کرتے۔ حضرت نے فرمایا جو کم ہوا اور کفایت کرے۔ وہ بہتر ہے اس زیادہ سے جو یاد خدا سے غافل کرے۔ خداوند اذق محمد وآل محمد کو بقدر ضرورت دے۔

۵۔ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : يَحْزَنُ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ إِنْ قَسَرْتُ عَلَيْهِ وَذَلِكَ أَقْرَبُ لَهُ مِنِّي . وَيَفْرَحُ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ إِنْ دَسَعْتُ عَلَيْهِ وَذَلِكَ أَبْعَدُ لَهُ مِنِّي .

۵۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ خدا نے حدیث قدسی میں فرمایا میرا بندہ محزون ہوتا ہے اگر میں اس کے رزق میں کمی کر دوں حالانکہ وہ اس کو مجھ سے قریب کرنے والا ہوتا ہے اور وہ خوش ہوتا ہے اگر میں اس کے رزق میں توسیع کر دوں حالانکہ وہ اس کو مجھ سے دور کرتا ہے۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : [ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ] قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنَّ مِنْ أَغْطِي أَوْلِيَائِي عَبْدًا مُؤْمِنًا ذَا حِفْظٍ مِنْ صَلَاحٍ ، أَحْسَنَ عِبَادَةِ رَبِّهِ ، وَعَبَدَ اللَّهَ فِي الشَّرِيعَةِ ، وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ فَلَمْ يُبَشِّرْ إِلَيْهِ بِأَلَا صَلَاحٍ وَكَانَ رِزْقُهُ كِفَافًا ، فَصَبَرَ عَلَيْهِ فَعَجَّلْتُ بِهِ الْمَنِيَّةَ ، فَقُلْتُ تَرَانُهُ وَقُلْتُ بَوَا كَيْدٍ

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے کہ مومن بندوں میں میرے نزدیک قابل غبط وہ ہے جو صاحب نصیب ہو اور صلاحیت میں اچھا ہو اپنے رب کی عبادت میں یعنی دل سے اللہ کی عبادت کرے۔ لوگوں میں ایسا گناہ ہو کہ اس کی طرف کوئی انگلی نہ اٹھائے۔ اس کا رزق بقدر کفایت ہو وہ اس پر صبر کرے اور بہت جلد اس کو موت آجائے تو اس کا ترک تھوڑا سا ہو اور اس پر رونے والے کم ہوں۔

# ایک سو ترانوے واں باب

## امر خیر میں تعمیل

(باب) ۱۹۳

﴿تَعَجَّلْ فِعْلَ الْخَيْرِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ : حَدَّثَنِي حُمْرَةُ ابْنُ حُمْرَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ فَلَا يُؤَخِّرْهُ فَإِنَّ الْعَبْدَ رُبَّمَا صَلَّى الصَّلَاةَ أَوْ صَامَ الْيَوْمَ فَيَقَالُ لَهُ : اْعْمَلْ مَا شِئْتَ بَعْدَ مَا فَقَدْتَ غَفَرَ [اللَّهُ] لَكَ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نیکی کا ارادہ کرے تو اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے اکثر جو بندہ نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے تو خدا اس سے کہتا ہے اس کے بعد جو چاہے عمل کر خدا تجھے بخش دے گا۔  
اس حدیث کے معلوم ہوا کہ نماز اور روزہ کے بعد بندہ جو عمل قبیح کرے گا بخش دیا جائے گا  
**توضیح**۔ لیکن اس حدیث کا منشا یہ نہیں، اول تو بندہ کو یہ پتہ کیسے چل سکتا ہے کہ اس کا کون سا عمل ایسا مقبول ہوگا کہ خدا یا ملائکہ نے ایسا کہا۔ دوسرے نماز کی تعریف یہ ہے کہ وہ فحشا اور منکر سے روکتی ہے تو اعمال قبیح کے نزدیک ہی نہ جلتے گا لیکن اگر کوئی گناہ صغیرہ سرزد ہو جائے اتفاقاً، تو اللہ اپنی رحمت سے اسے معاف کر دے گا۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : افْتَحُوا نَهَارَكُمْ بِخَيْرٍ وَأَمْلُوا عَلَى حَفَظَتِكُمْ فِي أَوَّلِهِ خَيْرٌ أَوْ فِي آخِرِهِ خَيْرٌ ، يُغْفَرُ لَكُمْ مَا بَيْنَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا۔ جب تم نیکی کا ارادہ کرو تو جلدی سے کر گزرو نہیں کیا معلوم کہ کیا امر مانع غیر حادث ہو جائے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُرَّازِمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي يَقُولُ : إِذَا هَمَمْتَ بِخَيْرٍ فَتَأَوَّذْ ، فَإِنَّكَ لَا تَنْدِي مَا يُخْذُ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اپنے دن کا افتتاح نیکی سے کرو اور اپنے حافظہ فرشتوں۔  
(کرنا) کا تبیین کے دفتر میں اول روز اور آخر روز نیکی درج کرو۔ اگر درمیان روز میں کوئی بدی تم سے سرزد ہوگی تو  
انشاء اللہ بخش دی جائے گی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي  
جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ اللَّهَ يُحِبُّ مِنَ الْخَيْرِ مَا يُعْجَلُ.

۴۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ خدا اس نیکی کو پسند کرتا ہے جو جلد کی جائے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ  
عُمَيْرٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ فَلَا تُؤَخِّرْهُ، فَإِنَّ  
الْعَبْدَ يَصُومُ الْيَوْمَ الْخَارَّ يُرِيدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَيَعْتَقَهُ اللَّهُ بِهِ مِنَ النَّارِ؛ وَلَا تَسْتَقِيلَ مَا يَنْقَرُبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ وَلَوْ شِقَ تَعْرَةِ.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم کسی امر میں نیکی کا ارادہ کرو تو تاخیر مت کرو بندہ جب گرم دن میں روزہ  
رکھتا ہے تو خدا سے آتش جہنم سے نجات دیتا ہے جو چیز تم کو خدا سے قریب کر دے اسے کم نہ سمجھو اگرچہ وہ چھو ہمارے کا ایک ریشہ  
ہی کیوں نہ ہو۔

۶۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ هَمَّ  
بِخَيْرٍ فَلْيُعْجَلْهُ وَلَا يُؤَخِّرْهُ؛ فَإِنَّ الْعَبْدَ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَمَلَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قَدْ غَفَرْتُ لَكَ  
وَلَا أَكْتُبُ عَلَيْكَ شَيْئًا أَبَدًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا يَعْصَاهَا، فَإِنَّهُ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَبْدُ السَّيِّئَةَ فَيَرَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ  
فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَ هَذَا أَبَدًا.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو نیکی کا ارادہ کرے چاہیے کہ وہ اس میں جلدی کرے تاخیر روا نہ رکھے کیونکہ  
بندہ بعض اوقات ایسے کام بھی کر گزرتا ہے کہ خدا اس سے کہتا ہے کہ میں نے تیرے گناہ بخش دیئے اور اب تیرے گناہ نہ لکھوں  
گا اور جو بدی کا ارادہ کرے چاہیے وہ اسے عمل میں نہ لائے کیونکہ بسا اوقات ایسے گناہ بھی کر بیٹھتا ہے کہ خدا کہتا ہے تم سے  
اپنے عزت و جلال کی اس کے بعد تجھے نہ بخشوں گا

۷۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا

هَمَمْتُ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَلَا تُؤَخِّرُهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رُبَّمَا اطَّلَعَ عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الطَّاعَةِ  
فَيَقُولُ: وَعِزِّي وَجَلَالِي لَا أُعَذِّبُكَ بَعْدَهَا أَبَدًا؛ وَإِذَا هَمَمْتُ بِشَيْءٍ فَلَا تَعْمَلْهَا، فَإِنَّهُ رُبَّمَا اطَّلَعَ اللَّهُ  
عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْمَعْصِيَةِ فَيَقُولُ: وَعِزِّي وَجَلَالِي لَا أُغْفِرُ لَكَ بَعْدَهَا أَبَدًا.

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم کسی نیکی کا ارادہ کرو تو تاخیر نہ کرو۔ بندہ کی اطاعت سے علم الہی میں کوئی  
نیکی آتی ہے تو وہ کہتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں کبھی تجھے بتلائے عذاب نہ کروں گا اور جب تم بدی کا ارادہ کرو تو اسے  
عمل میں نہ لاؤ، بسا اوقات بندہ کی کوئی ایسی معصیت علم الہی میں آتی ہے کہ خدا اس سے فرماتا ہے اپنے عزت و جلال کی قسم میں  
تجھے نہ بخشوں گا۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
حُمَرَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ أَوْصَلَهُ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ شَيْطَانَيْنِ  
فَلْيُبَادِرْ لَابْتِكُمَا عَنْ ذَلِكَ.

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم نیکی یا صلہ رحم کا ارادہ کرتے ہو تو داپنے بائیں دو شیطان آمو جو ہوتے  
ہیں پس جلدی کرو تاکہ وہ دونوں تمہیں اس نیکی سے روک نہ دیں۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْخَارُودِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا  
جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ هَمَّ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَلْيُعِجِّلْهُ، فَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ فِيهِ تَأَخُّرٌ فَإِنَّ لِلشَّيْطَانِ  
فِيهِ نَظْرَةً.

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو نیکی کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ جلدی کرے کیوں کہ در صورت تاخیر شیطان  
کی نظر اس پر رہتی ہے

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ  
قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى الْخَيْرَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَيْفَ لِي فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَفَّفَ الْأَثَرَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَيْفَ تَنِيهِ فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۰۔ میں نے سنا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ خدا نے عمل خیر کو دنیا کے نیک لوگوں پر اسی طرح بھاری بنا دیا ہے  
جس طرح وہ روز قیامت میزان میں ان کے عمل کو وزنی بنائے گا اور اہل شر پر بشر کو دنیا میں اسی طرح ہلکا بنا دیا ہے

جس طرح وہ روز قیامت میزان میں ان کے عمل کو ہلکا بنائے گا۔

# ایک سو چورانوے وال باب

## انصاف و عدل

((باب ۱۹۴))

۞ (الْإِنصَافُ وَالْعَدْلُ) ۞

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَمَزَةَ عَنْ جَدِّهِ [عَنْ] أَبِي حَمَزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ : طُوبَى لِمَنْ ظَلَّابَ خُلُقَهُ وَطَهَّرَتْ سَجِيَّتَهُ وَصَلَحَتْ سِرِّهُهُ وَحَسُنَتْ عِلَاقَتُهُ وَأَتَّقَى الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ .

۱۔ فرمایا علی بن الحسین نے کہ رسول اللہ نے اپنے خطبہ کے آخر میں فرمایا۔ خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جس کے اخلاق پاکیزہ ہوں جس کی طبیعت صاف ستھری ہو۔ باطنی کیفیات میں صلاحیت ہو اور ظاہری حالات میں حسن، اپنی ضرورت سے زیادہ مال راو خدا میں خرچ کرے اور ضرورت سے زیادہ بات کرنے سے طبیعت کو روکے اور اپنے نفس کو چھوڑ کر دوسروں کے حقوق ادا کرے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ يَضْمَنْ لِي أَرْبَعَةَ بَارِئَةٍ أَيْلَابٍ فِي الْجَنَّةِ ؛ أَنْفَقَ وَلَا تَخَفْ فَقْرًا ، وَأَفْنَى السَّلَامَ فِي الْعَالَمِ ، وَاتْرَكَ الْمِرَاءَ وَ إِنْ كُنْتَ مُحِقًّا ، وَأَنْصِفِ النَّاسَ مِنْ نَفْسِكَ .

۲۔ فرمایا کون ہے جو ضمان ہو میرے لئے چار باتوں سے جنت کے چار گھروں کا، خرچ کر دو راو خدا میں اور افلاس سے نہ ڈرو اور سلام کو دنیا میں عام کرو یعنی ہر مسلمان مرد کو سلام کرو اور جھگڑے کو چھوڑ دو چاہے تم حق پر ہو اور اپنی خودی کے ساتھ لوگوں کے درمیان انصاف کرو۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ جَارُودِ أَبِي الْمُنْذِرِ قَالَ :



سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: سَبَدَا لَأَعْمَالٍ ثَلَاثَةٌ: إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ حَتَّى لَا تَرْضَى بِشَيْءٍ الْأَرْضَ بِتِلْكَ مِثْلَهُ وَمَوَاسِئُكَ الْأَخْ فِي الْمَالِ وَذِكْرُ اللَّهِ عَلَى كُلِّ خَالٍ لَيْسَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَطْعًا وَلَكِنْ إِذَا وَرَدَ عَلَيْكَ شَيْءٌ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَخَذْتَ بِهِ أَوْ إِذَا وَرَدَ عَلَيْكَ شَيْءٌ نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ تَرَكْتَهُ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے سردار اعمال میں چیزیں ہیں اپنے نفس کے مقابل دوسروں کے درمیان انصاف کرنا یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اس بات پر کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسروں کے لئے پسند کرے اور مال سے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی کرنا اور ہر حال میں اللہ کا ذکر مکرر متجھات اللہ والحمد لله واللا اله الا الله پر اکتفا نہ کرے بلکہ خدا نے جو حکم دیا ہے اسے بجالائے اور جس سے منع کیا ہے اسے ترک کرے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقَعِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الْمُنِمْ ، عَنْ رُوَيْحِ بْنِ ذَرَادَةَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي كَلَامِهِ لَهُ : أَلَا إِنَّهُ مَنْ يُنْصِفُ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا عِزًّا .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو اپنے نفس سے دوسروں کے درمیان انصاف کرنا ہے خدا اس کی عزت کو زیادہ کرتا ہے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثَةٌ هُمْ أَقْرَبُ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَفْرَغَ مِنَ الْحِسَابِ : رَجُلٌ لَمْ تَدْعُهُ قُدْرَةٌ فِي خَالٍ غَضِيهِ إِلَى أَنْ يَحْبِفَ عَلَى مَنْ تَحْتَ يَدِهِ ، وَرَجُلٌ مَشَى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَلَمْ يَمِيلْ مَعَ أَحَدِهِمَا عَلَى الْآخِرِ بِشَعْبَةٍ ، وَرَجُلٌ قَالَ بِالْحَقِّ فِيمَالَهُ وَعَلَيْهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین قسم کے آدمی روز قیامت خدا کے لئے اقرب الخلق ہوں گے یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہوں اول وہ شخص کہ جب اسے غم نہ آئے تو باوجود کمزور و پر قدرت رکھنے کے اس پر ظلم نہ کرے دوسرے وہ جو دو آدمیوں کے درمیان رابطہ ہو تو ان دونوں میں سے کسی پر بھی بقدر ایک جو کے ظلم نہ کرے تیسرے وہ کہ حق بات کہے چاہے اس میں اس کا نفع ہو یا ضرر۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ ذَرَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْبَرَاءِ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ فِي حَدِيثٍ لَهُ: أَلَا خَيْرٌ كُمْ بِأَشَقِّ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ، فَذَكَرَ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ أَوَّلُهَا: إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ خدا کا سب سے بڑا فرض اس کی مخلوق پر کیا ہے پھر تین چیزوں کا ذکر کیا جن میں سب سے پہلی بات یہ تھی کہ وہ اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے درمیان انصاف کرے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبْتُ الْأَعْمَالِ إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ وَمُؤَاسَاةُ الْأَنْجِ فِي اللَّهِ وَذِكْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سرور اعمال اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے درمیان انصاف کر لے اور قربت الی اللہ اپنے بھائی سے ہمدردی کو اسے اور ہر حال میں ذکر خدا کرنا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ ذَرَّازَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَلَا خَيْرٌ كَ بِأَشَقِّ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ، [ثَلَاثَ] قُلْتُ: بَلَى قَالَ: إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ وَمُؤَاسَاةُ أَخَاكَ وَذِكْرُ اللَّهِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ، أَمَّا إِنِّي لَأَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَإِنْ كَانَ هَذَا مِنْ ذَاكَ وَلَكِنْ ذَكَرْتُ اللَّهَ جَلَّ وَعَزَّ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ إِذَا هَجَمْتَ عَلَى طَاعَةٍ أَوْ عَلَى مَعْصِيَةٍ.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ نے اپنی مخلوق پر جو فرض کیا ہے وہ کیا ہے، سوادی نے کہا وہ کیا ہے فرمایا وہ تین باتیں ہیں اول اپنے نفس کے مقابل دوسرے کے درمیان انصاف، دوسرے اپنے بھائی سے ہمدردی تیسرے اللہ کا ذکر ہر مقام پر لیکن صرف سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ دینا ہی کافی نہیں اگرچہ یہ سبھی ذکر ہے بلکہ ہر موقع پر ذکر خدا سے یہ مراد ہے کہ امر الہی کو اذروئے اطاعت بجالایا جائے اور جس امر کی نہیں کہ ہے اس کے خلاف کرنے سے معصیت سمجھ کر گریز کیا جائے۔

۹۔ ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَا بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَبَيْنِهِ أَشَدُّ عَلَيْهِ مِنْ خِصَالِ ثَلَاثٍ يُحَرِّمُهَا، قَبْلُ: وَمَا مِنْهُ: قَالَ: الْمُؤَاسَاةُ فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِهِ وَذِكْرُ اللَّهِ كَثِيرًا، أَمَّا إِنِّي لَأَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، [وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] وَلَكِنْ ذَكَرْتُ اللَّهَ عِنْدَ مَا أُجِلُّ لَهُ وَذَكَرْتُ اللَّهَ عِنْدَ مَا حُرِّمَ عَلَيَّ.

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مومن تین حصلتوں سے زیادہ سخت کسی خصلت میں مبتلا نہیں کیا گیا پوچھا گیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا ہمدردی باوجود قدرت و طاقت کے اور انصاف اپنے نفس سے اور اللہ کی بہت زیادہ یاد دیکھن میری یہ مراد نہیں کہ صرف سبحان اللہ والحمد للہ کہنے پر کسفا کرے بلکہ یہ مراد ہے کہ جب حلال روزی ملے تو اسے یاد کرے اور جب حرام سے بچے اسے یاد کرے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْإِلَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي الْإِلَادِ رَفَعَهُ قَالَ : جَاءَ أَغْرَابِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُرِيدُ بَعْضَ غَزَايِهِ ، فَأَخَذَ يَفْرَزُ رَاحِلَتِهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْنِي عَمَلًا أَذْخِلَ بِهِ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ : مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يَأْتِيَهُ النَّاسُ إِلَيْكَ فَاتِيَهُ إِلَيْهِمْ وَمَا كَرِهْتَ أَنْ يَأْتِيَهُ النَّاسُ إِلَيْكَ فَلَأْتِيَهُ إِلَيْهِمْ ، حَلَّ سَبِيلَ الرَّاحِلَةِ .

۱۰۔ جب حضرت رسول خدا صلعم کسی جہاد کے لئے جا رہے تھے ایک ہمدرد نے آپ کے گھوڑے کی رکاب تھام کر کہا مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جس سے میں جنت میں داخل ہوں۔ فرمایا اگر اس عمل کو دوست رکھتا ہے جس سے لوگ تیرے پاس آئیں تو اسی جذبے کے ساتھ تو ان کے پاس جا اور اگر اس کو پسند نہ کرے کہ لوگ تیرے پاس آئیں تو تو ویسا برتاؤ ان کے ساتھ نہ کریں رکاب چھوڑ کر میں جائوں۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الْمَاءِ يُصْبِهُهُ الظَّمْآنُ ، مَا أَوْسَعَ الْعَدْلُ إِذَا عُدِلَ فِيهِ وَإِنْ قَلَّ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عدل اس پانی سے زیادہ میٹھا ہے جو ایک پیاسے کو لے اور کیسا اچھا عدل ہے جب ہمیشگی کے ساتھ ہو اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ أَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ رَضِيَ بِهِ حُكْمًا لِقَبْرِهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص دوسروں کے ساتھ انصاف کرتا ہے تو دوسرے اس کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عِمْرَانَ ابْنِ

مِنْهُمْ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى آدَمَ عليه السلام أَنْتَ سَاجِدٌ لَكَ الْكَلَامُ فِي أَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ، قَالَ : يَارَبِّ وَمَاهُنَّ ؟ قَالَ : وَاحِدَةٌ لِي وَوَاحِدَةٌ لَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ قَالَ : يَارَبِّ بَيِّنْ لِي حَتَّى أَعْلَمَهُنَّ ، قَالَ : أَمَّا الَّتِي لِي فَتَعْبُدُنِي لِأَشْرُكَ بِهِ شَيْئًا ، وَأَمَّا الَّتِي لَكَ فَأَجْزَلَكَ بِعَمَلِكَ أَخْرُجْ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَعَلَيْكَ التَّمَنُّاءُ وَعَلَيَّ الْإِجَابَةُ ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ فَتَرْضَى لِلنَّاسِ مَا تَرْضَى لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَنَفْسِكَ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ .

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے آدم کو وحی کی یہ تیرے لئے چار باتیں جمع کروں گا آدم نے کہا ہے میرے رب وہ کیا ہیں فرمایا ایک میرے لئے ہے ایک تیرے لئے اور ایک تیرے اور میرے درمیان اور ایک تیرے اور لوگوں کے درمیان۔ آدم نے کہا۔ خدا اے بیان کرنا کہ میں جانوں۔ فرمایا جو میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ میری عبادت کر اور کسی کو شریک نہ بنا اور جو تیرے لئے ہے وہ یہ کہ میں تیرے عمل کی جزا دوں گا جس کی طرف تیری احتیاج ہو گی اور جو چیز میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تو دعا کریں قبول کروں اور جو چیز تیرے اور لوگوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تو جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے پسند کر اور جو اپنے لئے ناپسند کرے وہی دوسروں کے لئے ناپسند کر۔

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ دُوحِ ابْنِ أَحْمَدَ الْمُعَلِّي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْبُدُوا ، فَإِنَّكُمْ تَتَّبِعُونَ عَلَى قَوْمٍ لَا يَعْبُدُونَ .  
۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ سے ڈرو اور عدل کرو اپنے گھر والوں کے درمیان کیونکہ تم ناپسند کرنے والوں کی حکومت کو جو عدل نہیں کرتے۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْعَدْلُ أَهْلِي مِنَ الشُّهُدَاءِ ، وَالْأَمْنُ مِنَ الرِّبَا ، وَالْأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ .  
۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ عدل شہدے زیادہ شیریں ہے مسکے سے زیادہ نرم اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

۱۶۔ رَعْدَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ وَهْرَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ أَوْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ

كَانَ فِي ظِلِّ عَرْشِ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: رَجُلٌ أَعْطَى النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ مَا هُوَ سَائِلُهُمْ، وَرَجُلٌ لَمْ يَقُومْ  
رَجُلًا وَلَمْ يُؤَخِّرْ رَجُلًا حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ ذَلِكَ لِلَّهِ رِضَى، وَرَجُلٌ لَمْ يَتَّبِعْ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِغَيْبِ حَتَّى يَنْتَهِ  
ذَلِكَ الْعَيْبَ عَنْ نَفْسِهِ، فَإِنَّهُ لَا يَنْتَهِ مِنْهَا غَيْبًا إِلَّا بَدَأَهُ عَيْبٌ؛ وَكَفَى بِالْمَرْءِ شُغْلًا يَتَّقِيهِ عَنِ النَّاسِ.

۱۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہوں یا ان میں سے ایک بھی ہو تو وہ روز  
قیامت عرش الہی کے نیچے ہو گا جب کہ کوئی اور سایہ نہ ہو گا پہلے وہ شخص جو اپنی طرف سے لوگوں کو وہ دے جو وہ دوسروں سے  
مانگتا چاہتا ہے دوسرے وہ جو کسی کو نہ آگے بڑھاتا ہے نہ پیچھے ہٹاتا ہے جب تک اس میں خدا کی مرضی کو نہ جانے، تیسرے کہ  
بندہ مسلم کو عیب نہیں لگا تا جب تک کہ اس عیب کو اپنے سے دور نہیں کر لیتا اور یہ عیب دور نہیں ہو سکتا جب تک یہ اپنا  
عیب اس پر ظاہر نہ ہو اور ان کے لئے یہ شغل کافی ہے کہ وہ لوگوں سے توجہ ہٹا کر صرف اپنے نفس کی طرف توجہ کرے۔

۱۷۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْفَغَارِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ  
ابْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ دَاسَى الْعَقَبَةَ مِنْ مَالِهِ  
وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ فَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ حَقًّا.

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنے مال میں سے فقیر کی مدد کرے اور وہ لوگوں اور  
اپنے نفس کے درمیان انصاف کرے تو وہ سچا مومن ہے۔

۱۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ نَافِعٍ الشَّامِيِّ  
عَنْ يُونُسَ بْنِ أَرْقَاةٍ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَا تَدَارَأُ اثْنَانِ فِي أَمْرٍ قَطُّ، فَأَعْطَى أَحَدُهُمَا  
النَّفْصَ صَاحِبُهُ فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ إِلَّا أَدْبَلَ مِنْهُ.

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب دو شخص کسی امر میں نزاع کریں تو چاہے کہ ہر ایک ان میں سے اپنے ساتھی کے معاملہ میں  
انصاف کرے اور یہ انصاف مقبول نہ ہو گا جب تک وہ مال نہ دیا جائے جو باعث نزاع ہو۔

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَيْسٍ  
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ جَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ثَلَاثَةٌ أَحَدُهُمْ مَنْ حَكَمَ فِي نَفْسِهِ بِالْحَقِّ.

۱۹۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اللہ کی ایک جنت ہے جس میں نہ داخل ہوں گے مگر تین قسم کے لوگ، ایک ان میں سے وہ ہے  
جو اپنے نفس کو حق پر قائم رہنے کا حکم دے۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الْمَاءِ يُصْبِئُهُ الظَّمْآنُ ، مَا أَوْسَعَ الْعَدْلُ إِذَا عُدِلَ فِيهِ وَإِنْ قَلَّ .

۲۰ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عمل اس پانی سے زیادہ میٹھا ہے جس کو پیاسا پی لے اور عدل چاہے کتنا ہی کم ہو وہ بڑی وسعت والا ہوتا ہے۔

## ایک سو پچانوے والی باب لوگوں سے استغنا

۱۹۵ (باب)

۱۹۵ (بَابُ) (الِاسْتِغْنَاءِ عَنِ النَّاسِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَابٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کا شرف قائم الیل ہونا اور اس کی عزت لوگوں سے بے پرواہی میں ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَبِيِّ جَمِيعًا ، عَنِ الْفَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمَنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ لَا يَسْأَلَ رَبَّهُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ فَلْيَبْتَئِسْ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ وَلَا يَكُونُ لَهُ رَجَاءٌ إِلَّا عِنْدَ اللَّهِ ، فَإِذَا عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ مِنْ قَلْبِهِ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی یہ چاہے کہ خدا سے جو مانگے وہ اس کو دے دے تو اسے چاہیے کہ لوگوں سے بالکل بے یار ہو کر اپنی امید کا پورا پورا تعلق خدا ہی سے رکھے جب اللہ اس کے دل کی بات معلوم کرے گا تو پھر اس سے بندہ جو سوال کرے گا وہ اسے پورا کرے گا۔

۳۔ وَبِهِذَا الْأَسْنَادُ : عَنِ الْمَنْقَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُعَمَّرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : رَأَيْتُ الْخَيْرَ كُلَّهُ قَدْ اجْتَمَعَ فِي قَطْعِ الطَّمَعِ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ

وَمَنْ لَمْ يَرْجُ النَّاسَ فِي شَيْءٍ وَرَدَّ أَمْرَهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي خَمِيعِ أُمُورِهِ اسْتَجَابَ اللَّهُ عَنْ وَجَلَّ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے میں نے بھرپور نیک کو اس امر میں دیکھا کہ جو لوگوں کے پاس ہے انسان اس سے اپنی طبع کو قطع کرے اور جو کوئی بندوں سے امید نہ رکھے گا اور تمام امور میں خدا ہی سے لو لگائے گا تو خدا ہر امر میں اس کی دعا قبول کریگا

۴۔ عَنْ أَخْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : طَلَبُ الْحَوَائِجِ إِلَى النَّاسِ اسْتِلَاحٌ لِلْعِيْزِ وَ مَدْمَنَةٌ لِلْحَيَاءِ وَالْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ عِزٌّ لِلْمُؤْمِنِ فِي دِينِهِ وَالطَّمَعُ مُوَالَفَةُ الْخَافِئِ .

۴۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہتے سنا لوگوں سے اپنی حاجتوں کو طلب کرنا اپنی عزت کا کھونا ہے اور حیا کا رخصت کرنا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے پروا ہونا ، مومن کے لئے دین میں عزت ہے اور طمع وہ نوظاہر بہ ظاہر فقر و غریب ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَخْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ أَخْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي نَصْرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَكْتُبُ لِي إِلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَاوُدَ الْكَاتِبِ لَعَلِّي أُصِيبُ مِنْهُ قَالَ : أَنَا أَمْسُ بِكَ أَنْ تَطْلُبَ مِثْلَ هَذَا وَشِبْهَةٍ وَلَكِنْ عَوَّلْ عَلَى مَالِي .

۵۔ راوی کہتے ہیں میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ اسماعیل بن داؤد مومن کا خزانچی کو ایک خط لکھ دیجئے تاکہ مجھے اس سے کچھ مل جائے۔ فرمایا میں مخالف مذہب جیسے لوگوں سے حیرا مانگنا اچھا نہیں سمجھتا۔ بہتر یہ ہے کہ تو میرے مال سے لے کر خویش کر۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْسٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ نَجْمِ بْنِ حَبِيبٍ الْقَنْوِي عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ عِزٌّ لِلْمُؤْمِنِ فِي دِينِهِ أَوْ مَا سَمِعْتُ قَوْلَ خَاتِمِ : إِذَا مَاعَزَمْتَ الْيَأْسَ الْفَقِيئَةَ الْغِنَى إِذَا عَزَمْتَ النَّفْسَ ، وَالطَّمَعُ الْفَقْرُ

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ مایوس ہونا ان چیزوں سے جو لوگوں کے قبضے میں ہیں مومن کے لئے دین میں باعث عزت ہے کیا تو نے حاتم کا یہ قول نہیں سنا۔

جب میں نے لوگوں سے امید قطع کی تو استفنا کو حاصل کر لیا بشرطیکہ نفس اس کو پہچانتا ہو یعنی اوپر سے دل سے نہ ہو۔

اور اللہ کو فقیر ہے۔

۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْبَانَ ، عَنْ عَمَّارِ الشَّابَّاطِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : لِيَجْتَمِعَ فِي قَلْبِكَ الْإِنْفِثَارُ إِلَى النَّاسِ وَالْإِسْتِغْنَاءُ عَنْهُمْ ، وَيَكُونَ أَفْئِدَاكَ إِلَيْهِمْ فِي لَبِنِ كَلَامِكَ وَحُسْنِ بَشْرِكَ ، وَيَكُونَ اسْتِغْنَاؤُكَ عَنْهُمْ فِي تَوَاضُعِ عِرْسِكَ وَبَقَاءِ عِرْسِكَ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ چاہیے کہ تیرے دل میں لوگوں کی طرف انقیاد اور ان سے بے پرواہی اس طرح جمع ہو کہ تیری احتیاج ان کی طرف کلام کی نرمی اور شگفتہ روئی سے ہو اور تیری بے پرواہی ان سے اکبر کی حفاظت اور بقائے عزت کے لئے ہو۔

۸۔ عَنِ ابْنِ إِسْرَافِيلَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُودٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا اس کے بعد آپ نے اوپر والی حدیث بیان کی۔

## ایک سو چھیانوے والی باب

### صلہ رحم

#### (بَابُ صَلَهِ الرَّحِمِ) ۱۹۶

۱۔ عَنِ ابْنِ إِسْرَافِيلَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَكْرُهُ : «وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا» ، فَقَالَ : هِيَ أَرْحَامُ النَّاسِ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ بِصِلَتِهَا وَعَظَّمَهَا ، أَلَا تَرَى أَنَّ جَعْلَهَا مِنْهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب ، اس اللہ سے ڈرو جس کے وسیلہ سے تم باہم سوال کرتے ہو اور صلہ رحم کرو ، اللہ تم پر نگران ہے۔ حضرت نے فرمایا ارحام سے مراد لوگوں سے رحم کرنا اور اسے عظیم سمجھنا



یہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا نے اپنے ذکر کے قریب اس کا ذکر کیلئے

۲۔ عُمَدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلُ بَيْتِي أَبَوًا إِلَّا تَوَثَّبًا عَلَيَّ وَ قَطِيعَةً لِي وَ شَتْمَةً ، فَأَرَفُسُهُمْ ؟ قَالَ : إِذَا يَرُفُسُكُمْ اللَّهُ جَمَعَهُمَا ، قَالَ : فَكَيْفَ أَسْنَعُ ؟ قَالَ : تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَ تَعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَ تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ كَانَ لَكَ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ظَهْرٌ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میرے خاندان والوں نے مجھ پر حملہ کیا، مجھ سے قطع رحم کیا مجھے گالیاں دیں، میں نے ان سے میں جوں ترک کر دیا۔ فرمایا اس صورت میں خدا تم سب کو چھوڑ دے گا۔ اس نے کہا پھر میں کیا کروں۔ فرمایا جس نے قطع رحم کیا ہے اس سے صلہ رحم کر، جس نے تجھ سے محروم کیا ہے اس پر بخشش کر اور جس نے تجھ پر ظلم کیا ہے اس کو معاف کر اگر تو نے ایسا کیا تو خدا کی طرف سے تیرے لئے ان پر غلبہ حاصل ہو گا۔

۳۔ وَ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ علیہ السلام : يَكُونُ الرَّجُلُ يَصِلُ رَجْمَهُ فَيَكُونُ قَدْ بَقِيَ مِنْ عُمُرِهِ ثَلَاثَ سِنِينَ فَيَصْبِرُ هَالِكًا ثَلَاثِينَ سَنَةً وَ يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ .

۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص صلہ رحم کرتا ہے اور اس کی عمر قبل صلہ رحم کرنے کے صرف تین سال باقی رہتی ہے خدا اس کو تیس سال کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۴۔ وَ عَنْهُ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَطَّابِ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ علیہ السلام : صَلَّةُ الْأَرْحَامِ تَرْكِبِي الْأَعْمَالِ وَ تَنْمِي الْأَمْوَالَ وَ تَدْفَعُ الْبَلَوَى وَ تَبْسِطُ الْحِسَابَ وَ تَنْسِي عَنِّي الْأَجَلَ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صلہ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے اور مال کو زیادہ کرتا ہے اور بلاؤں کو دور کرتا ہے اور اس کا حساب پیش خدا آسان کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

۵۔ وَ عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي الْعُقَدَامِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : أَوْصِي الشَّاهِدَ مِنْ أُمَّتِي وَالْغَائِبَ مِنْهُمْ وَ مَنْ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ وَ أَرْحَامِ النِّسَاءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَنْ يَصِلَ الرَّجِيمَ وَ إِنْ كَانَتْ مَسِيرَةً عَلَى مَسِيرَةٍ سَنَةً ، فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ النَّاسِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میں وصیت کرتا ہوں اپنی امت کے موجودہ لوگوں کو اور جو ان میں سے غائب ہیں ان کو اور جو اپنے باپ کی پشتوں میں ہیں ان کو اور جو اپنی ماؤں کے رحم میں ہیں ان کو قیامت تک کے لئے کہ وہ اپنے عزیز سے صلہ رحم کریں اگرچہ وہ ایک سال کی مسافت پر ہو کیونکہ وہ امر دین میں سے ہے

۶۔ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : صَلَّةُ الْأَرْحَامِ تَحْسِنُ الْخُلُقَ وَتَسْتَبِيحُ الْكَفَّ وَتَطْيِبُ النَّفْسَ وَتَرْبِدُ فِي الرِّزْقِ وَتَنْسِي فِي الْأَجَلِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صلہ رحم خلق کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحبِ کرم بناتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بصير ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنْ الرَّحِمُ مُعْلَقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ : اللَّهُمَّ صَلِّ مَنْ وَصَلَنِي وَأَفْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي وَهِيَ رَحِمُ آلِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ» وَرَحِمُ كُلِّ ذِي رَحِمٍ .

۷۔ ابو بصیر راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ یقیناً رحم (صلہ رحمی) عرش کے ساتھ معلق و متصل ہے اور صلہ رحمی (صلہ رحمی) کے لئے اللہ جس نے مجھ سے تعلق قائم کیا تو اس سے ساتھ (احسان کا) تعلق قائم کر اور جس نے مجھ سے قطع تعلق کیا تو اس سے تعلق (رحم احسان) کو قطع کر اور یہ رحم، رحم کل محمدی ہے اور یہی خدا کا فرمان ہے۔ "وہ لوگ جن کو (قطعاً) کے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں قائم رکھتے ہیں" الخ (۲۱) اور ہر صاحبِ رحم کا رحم ہے

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَوَّلُ نَاطِقٍ مِنَ الْجَوَارِحِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّحِمُ تَقُولُ : يَا رَبِّ مَنْ وَصَلَنِي فِي الدُّنْيَا فَمِلَ الْيَوْمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ وَمَنْ قَطَعَنِي فِي الدُّنْيَا فَاقْطَعْ الْيَوْمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اعضاء میں سب سے پہلے قیامت میں گواہی دینے والا عورتوں کا رحم ہوگا وہ کہے گا یا رب جس نے دنیا میں صلہ رحم کیلئے تو آج دور کر اس فاصلہ کو جو تیرے اور اس کے درمیان ہے اور جس نے دنیا میں قطع رحم کیا ہے آج تو بھی اس سے قطع تعلق کر۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : صَلِّ رَحِمَكَ وَلَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ ، وَأَفْضَلُ مَا تَوْصَلُ بِهِ الرَّحِمُ كَفُّ الْأَذَى عَنْهَا ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ مَنْسَأَةٌ

فِي الْأَجَلِ ، مَعْتَبَةً فِي الْأَجَلِ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلہ رحم کر دیا اگرچہ پانی پلا کر پی ہو اور صلہ رحم کی نیز صورت یہ ہے کہ اپنے عزیز کی اذیت سے ہاتھ روکو، صلہ رحم سے موت میں تاخیر ہوتی ہے اور خاندان والے محبت کرتے ہیں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ فَضِيلِ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْعَرْشِ تَقُولُ : اللَّهُمَّ حُلْ مِنْ وَصَلَنِي وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روز قیامت رحم معلق ہوگا عرش کے نیچے اور کہے گا خداوند اچس نے مجھے ملا یا ہے تو بھی اسے ملا اور جس نے مجھے قطع کیا تو بھی اسے قطع کر۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ حَنَانِ ابْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو دَرْدَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : خَافَتَا الصِّرَاطَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّحِمُ وَالْأَمَانَةُ ، فَأَمَرَ الْوَصُولُ لِلرَّحِمِ ، أَلَهُ وَدَرَجَتِي لِلْأَمَانَةِ فَقَدْ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا مَرَّ الْخَائِنُ لِلْأَمَانَةِ الْقَطُوعُ لِلرَّحِمِ لَمْ يَنْفَعَهُ مَعَهُمَا عَمَلٌ وَتَكَفَّ بِدِ الصِّرَاطِ فِي النَّارِ .

۱۱۔ فرمایا ابو ذر نے میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا کہ روز قیامت صراط کے دو کنارے ہوں گے ایک رحم دوسرے امانت جب صلہ رحم کرنے والا اور امانت کو ادا کرے والا اس پر سے گزرے گا تو جنت کی طرف راستہ پائے گا اور جب امانت میں خیانت کرنے والا و قاطع رحم گزرے گا تو اس کو ان دونوں اعمال تبیہ کی وجہ سے کوئی عمل فائدہ نہ دے گا اور صراط نیچے ہو کر اسے جہنم میں گرا دے گی۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ ابْنِ قُرْطُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : صَلَاةُ الْأَرْحَامِ تَحْسِنُ الْخُلُقَ ، وَتَسْمَحُ الْكَفَّ وَتَطْلُبُ النَّفْسَ ، وَتَرْبِدُ فِي الرِّزْقِ ، وَتُسَيِّئُ فِي الْأَجَلِ .

۱۲۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ صلہ رحم غلٹ کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحب کرم بناتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے اور رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں سبب تاخیر ہوتا ہے۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيسَى ، عَنْ حَطَّابِ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ

۱۳۱ : صَلَّةُ الْأَرْحَامِ تَزَكِّي الْأَعْمَالُ ؛ وَتَدْفَعُ الْبَلَوَى ، وَتُنْمِي الْأَمْوَالَ ، وَتُنَسِّي لَهُ فِي عُمْرِهِ ، وَتُوسِّعُ فِي رِزْقِهِ ؛ وَتُحَبِّبُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ ؛ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ صلہ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے معیشت کو دور کرتا ہے دولت کو بڑھاتا ہے عمر کو زیادہ کرتا ہے رزق میں وسعت دیتا ہے اور فائدہ مان والوں میں محبت پیدا کرتا ہے پس لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور صلہ رحم کرنا چاہیے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ وَنَحْوُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنِ الْقَضِيلِ بْنِ شاذَانَ ؛ جَمْعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ؛ عَنِ الْحَكَمِ الْحَنَاطِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : صَلَّةُ الرَّحِمِ وَحَسَنُ الْجَوَارِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَالِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلہ رحم اور اچھی ہمسائیگی شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمر کو زیادہ کرتے ہیں

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ ؛ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّاءِ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ أَعْبَلَ الْخَيْرِ ثَوَابًا صَلَّةُ الرَّحِمِ .

۱۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے نیکیوں میں سب سے زیادہ از روئے ثواب صلہ رحم ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْقَلِيِّ ؛ عَنِ السَّكُونِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ سَرَّهُ النَّسَاءُ فِي الْأَجَلِ وَالزِّيَادَةُ فِي الرِّزْقِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خوش ہونا چاہے تاخیر موت پر زیادتی رزق پر اس کو چاہیے کہ صلہ رحم کرے۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مَا نَعْلَمُ شَيْئًا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا صَلَّةُ الرَّحِمِ ، حَتَّى أَنْ الرَّجُلُ يَكُونُ أَجَلُهُ ثَلَاثَ سِنِينَ فَيَكُونُ وَصُولًا لِلرَّحِمِ فَيَزِيدَ اللَّهُ فِي عُمُرِهِ ثَلَاثِينَ سَنَةً فَيَجْمَعُهَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً ؛ وَيَكُونُ

أَجَلُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً ؛ فَيَكُونُ قَاطِعًا لِلرَّجِيمِ فَيَنْقُصُهُ اللَّهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَيَجْعَلُ أَجَلَهُ إِلَى ثَلَاثِ سِنِينَ .  
الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ ؛ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الزُّمَّارِ ط  
عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ وَنَحْوُهُ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلہ رحم سے بڑھ کر کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی اگر کسی کی عمر میں مرنے میں سال باقی ہوں اور وہ صلہ رحم بجالائے تو اللہ تعالیٰ تیس سال بڑھا دیتا ہے اور اس کو ۳۳ سال کر دیتا ہے اور قاطع رحم کی عمر اگر ۳ سال ہو تو اس کے ۳۳ سال کم کر کے اس کی عمر تین سال کر دیتا ہے۔  
یہی حدیث امام رضا علیہ السلام سے بھی منقول ہے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ؛ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ؛ عَنْ جَابِرٍ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ : لَمَّا خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع يُرِيدُ الْبَصْرَةَ ؛ نَزَلَ بِالرَّيَّةِ فَاتَاهُ رَجُلٌ مِنْ مُحَارِبٍ ؛ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي تَحَمَّلْتُ فِي قَوْمِي حِمْلًا وَإِنِّي سَأَلْتُ فِي طَوَائِفِ مِنْهُمْ الْمُوَاسَاةَ وَالْمَعُونَةَ فَسَبَقَتْ إِلَيَّ أَلْسِنُهُمْ بِالنَّكَدِ فَمَرُّهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَعْوَتِي وَحَنِينِهِمْ عَلَيَّ مُوَاسَاتِي ؛ فَقَالَ : أَيْنَ هُمْ ؟ فَقَالَ : هَؤُلَاءِ فَرِيقٌ مِنْهُمْ حَيْثُ تَرَى ، قَالَ : فَتَمَّزَّ رَاجِلُهُ فَادْلَقَتْ كَأَنَّهُمَا عَلَيْهِمَا فَادْلَقَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَلَا يَأْتِي مَا لِحِقَتِ ، فَانْتَهَى إِلَى الْقَوْمِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَتْ مَا يَمْتَنِعُهُمْ مِنْ مُوَاسَاةٍ صَاحِبِهِمْ ؛ فَشَكَوْهُ وَشَكَاهُمْ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع : وَصَلْتُ أَمْرَ عَشِيرَتِهِ ، فَلَا تَنْهَمُ أَوَّلِي بَيْتٍ وَوَدَّاتِ يَدِي وَوَصَلْتُ الْعَشِيرَةَ أَخَاهَا إِنْ عَثَرِي بِهِ دَهْرٌ وَأَدْبَرْتُ عَنْهُ دُنْيَا ، فَإِنَّ الْمُتَوَاصِلِينَ الْمُبْتَادِلِينَ مَا جُورُونَ ، وَإِنَّ الْمُتَقَاطِعِينَ الْمُتَدَايِرِينَ مَوْدُورُونَ ، [قَالَ] ثُمَّ بَعَثَ رَاجِلَهُ وَقَالَ : خَلِّ .

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب امیر المؤمنین علیہ السلام بصرہ کو جا رہے تھے تو ریزہ کی طرف سے گزرے قبیلہ مملاب کا ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین میں نے اپنی قوم کا قرضہ ادا کیا اس کے بعد میں نے اپنی قوم سے مدد اور ہمدردی چاہی تو انھوں نے سخت سست کہنا شروع کیا۔ پس آپ ان کو میری مدد کا حکم دیجئے اور ان کو میری ہمدردی پر ابھاریئے۔ فرمایا وہ کہاں ہیں اس نے کہا ایک گروہ تو یہی ہے جسے آپ دیکھ رہے ہیں یہیں کہ آپ نے اپنی سواری کو تیز چلایا وہ شتر میں کی طرح تیزی سے چلی، آپ کے اصحاب آپ کی طلب میں پیچھے چلے۔ حضرت نے آہستہ چلایا یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت سے مل گئے آپ ان لوگوں کے پاس آئے اور سلام کے بعد ان سے پوچھا کہ انھوں نے اپنے ساتھی کو ہمدردی سے کیوں گریز کیا انھوں نے اسکی شکایت اور اس نے ان کی امیر المؤمنین نے فرمایا۔ آدمی کو اپنے خاندان والوں سے صلہ رحم کرنا چاہیئے کیوں کہ وہ اس کی نیکی کے زیادہ مستحق ہیں اگر ان کے بھائی پر کوئی مصیبت آجائے تو خاندان والوں کو چاہیئے کہ اس کی مدد

کریں۔ کیونکہ مسلہ رحم کرنے والے ایسے حشر چ کرنے والے ہیں جن کا اجر ملے گا اور قطع رحم کرنے والے قطع تعلق کرنے والے ہیں اور گنہ گار ہیں راوی کہتے ہیں اس کے بعد امیر المومنین نے اپنی سواری کو آگے بڑھایا اور حضرت کی بات نے ان کے دل پر اثر کیا

۱۹۔ عُمَدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِیْسٰی ، عَنْ یَحْیٰی ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام : لَنْ يَرْغَبَ الْمَرْءُ عَنْ عَشِيرَتِهِ وَإِنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَوَلَدٍ وَعَنْ مَوَدَّتِهِمْ وَكَرَامَتِهِمْ وَدِفَاعِهِمْ بِأَيْدِيهِمْ وَاللَّيْنِ مِنْهُمْ ، هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ حَيَظَةً مِنْ ذُرِّيَّتِهِ وَأَعْظَمُهُمْ عَلَيْهِ وَالتَّسَمُّ لِعَشِيرَتِهِ إِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ أَوْ نَزَلَ بِهِ بَعْضُ مَكَارِهِ الْأُمُورِ ، وَ مَنْ يَقْبِضْ يَدَهُ عَنْ عَشِيرَتِهِ فَإِنَّمَا يَقْبِضُ عَنْهُمْ يَدًا وَاحِدَةً وَتَقْبِضُ عَنْهُ مِنْهُمْ أَيْدِي كَثِيرَةٍ وَمَنْ يُلِينْ حَاشِيَتَهُ يَعْرِفُ صَدَقَتَهُ مِنْهُ الْمَوَدَّةُ ، وَمَنْ بَسَطَ يَدَهُ بِالْمَعْرُوفِ إِذَا وَجَدَهُ يُخْلِفُ اللَّهُ لَهُ مَا أَنْتَقَى فِي دُنْيَاهُ وَيُضَاعَفَ لَهُ فِي آخِرَتِهِ وَلَيْسَ الصِّدْقُ لِلْمَنْ يَجْعَلُهُ اللَّهُ فِي النَّاسِ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ يَأْكُلُهُ وَيُورِثُهُ ، لَا يَزِدَادَنَّ أَحَدُكُمْ كِبَرًا وَعِظَمًا فِي نَفْسِهِ وَنَأْيًا عَنْ عَشِيرَتِهِ ، إِنْ كَانَ مُؤِيرَافِي الْمَالِ ، وَلَا يَزِدَادَنَّ أَحَدُكُمْ فِي أَخِيهِ زُهْدًا وَلَا مَنَةً بَعْدًا إِذَا لَمْ يَرَمْنَهُ مَرْوَةٌ وَكَانَ مُعْوِزًا فِي الْمَالِ ، وَلَا يَقْبَلُ أَحَدُكُمْ عَنِ الْفَرَاغَةِ بِهَا الْخَصَاصَةَ أَنْ يَسُدَّ هَامِلًا لَا يَنْتَفِعُهُ إِنْ أَمْسَكَهُ وَلَا يَضُرَّهُ إِنْ اسْتَهْلَكَهُ .

۲۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کوئی شخص چاہے کتنا ہی صاحب مال و اولاد ہو اپنے قبیلہ سے دوری اختیار نہ کرے اور لازم ہے کہ ان سے محبت کرے کیونکہ وہ محتاج ہے ان کی محبت ان کی بزرگی اور ان کے رفیعہ کا ان کے ہاتھوں سے وہ زیادہ سخت ثابت ہوں گے اس کی حفاظت اور پشت پناہی کے لئے اور زیادہ ہریان ہوں گے بہ نسبت غیروں کے اس کی پریشان خاطر کی کو دور کرنے میں اگر اس پر کوئی مصیبت آ پڑے گی یا کوئی امر سخت نازل ہوگا جو شخص اپنے خاندان سے اپنی مدد کو روک لے وہ صرف اپنی ایک مدد روک کر اپنے سے بہت سے لوگوں کی مدد روکوانے کا باعث ہو جاتا ہے اور جو اپنے پاس رہنے والے سے نرمی کا سلوک کر لے گا وہ اس سے محبت کر لے گا اور جو کسی کے ساتھ نیکی کر لے گا وہ اس نے دنیا میں خرچ کیا ہے خدا اس کا بدلہ دیتا ہے اور آخرت میں دو گنا بدلہ دیتا ہے اور کسی آدمی کی پسمنظر زبان اگر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان اس کے اس بال میں بہتری پیدا کرتا ہے جس کو وہ کھاتا ہے اور ترکہ میں چھوڑتا ہے ایسا شخص اپنی بزرگی اور عزت کو نہیں بڑھا سکتا جو اپنے خاندان سے دور رہے چاہے کتنا ہی مالدار ہو اور چاہیے کہ اپنے بھائی سے دوری اختیار نہ کرے اگرچہ اس سے جوانمردی کو نہ دیکھے یہ سبب اس کے افلاس کے اور چاہیے کہ غریب رشتہ داروں سے مالی امداد دینے میں غفلت نہ کرے اگر مدد روکے گا تو آخرت میں اس مال سے فائدہ نہ ہوگا اگر دے گا تو نقصان نہ ہوگا۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هِلَالٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ آَلَ فَلَانٍ يَبْرُؤُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَيَتَوَاصِلُونَ ، فَقَالَ : إِذَا تَشَبَّهَ أَمْوَالُهُمْ وَيَتَمَوَّنَ فَلَا يَزَالُ الْوَنَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يَتَفَاعَلُوا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ انْقَشَعَ عَنْهُمْ .

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ فلاں خاندان والے ایک دوسرے سے نیکی سے پیش کرتے ہیں اور صلہ رحم کرتے ہیں۔ فرمایا تو ان کے مالوں میں ترقی ہوگی اور وہ ہمیشہ خوش رہیں گے جب تک قطع رحم نہ کریں اور جب ایسا کریں گے تو یہ ترقی رک جائے گی۔

۲۱۔ عَنْهُ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ زِيَادِ الْقَنْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ الْقَوْمَ لِيَكُونُوا فَجْرَةً وَلَا يَكُونُوا بَرَّةً ، فَيَصِلُونَ أَرْحَامَهُمْ فَتَنْفِي أَمْوَالُهُمْ وَتَقُولُ أَعْمَارُهُمْ ، فَكَيْفَ إِذَا كَانُوا أَبْرَارًا بَرَّةً .

۲۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک قوم فاسق و فاجر ہوتی ہے اور صلہ رحم نہیں کرتی اس کے بعد جب وہ صلہ رحم کرنے لگتے ہیں تو ان کے اموال میں ترقی ہوتی ہے اور عمر طولانی ہو جاتی ہے پس کیا ٹھکانہ ہے ان لوگوں کے ثواب کا جو نیک ہوں اور صلہ رحم بجالائیں۔

۲۲۔ وَعَنْهُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : صَلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالتَّسْلِيمِ ، يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا .

۲۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ صلہ رحم بجالاؤ۔ اگرچہ سلام ہی سے کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور اپنے ذوی الارحام سے صلہ رحم کرو بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

۲۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : وَقَعَ بَيْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ كَلَامٌ حَتَّى وَقَعَتِ الصُّوْضَةُ بَيْنَهُمْ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَافْتَرَقَا عَمِيصَتَهُمَا بِذَلِكَ وَعَدَوْتُ فِي حَاجَةٍ ، فَإِذَا أَنَا بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى بَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ يَقُولُ : يَا حَارِيَّةُ قَوْلِي لِأَبِي مُحَمَّدٍ [يُخْرِجُ] قَالَ : فَخَرَجَ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا بَكَرِيكَ ؟ فَقَالَ :

إِنِّي تَلَوْتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَارِحَةَ فَأَقْلَقْتَنِي ، قَالَ : وَمَا هِيَ ؟ قَالَ : قَوْلُ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ ذِكْرُهُ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ» فَقَالَ : سَدَقْتَ لَكَأَنِّي لَمْ أَقْرَأْهُنَّ إِلَّا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ قَطُّ فَأَعْتَنَّا وَبَكَّيَا .

۲۳۔ راوی کہتا ہے کہ ایک روز ابو عبد اللہ علیہ السلام اور عبد اللہ بن الحسن کے درمیان سخت گفت گو ہوئی یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں لوگ جمع ہو گئے شام کے وقت دونوں جدا ہو گئے صبح کے وقت میں ایک فرد رست سے نکلا میں نے دیکھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام عبد اللہ بن الحسن کے دروازہ پر کھڑے ہیں اور لونڈی سے کہہ رہے ہیں کہ ابو محمد سے کہو باہر نکلیں۔ وہ باہر آئے تو آپ سے پوچھا۔ آپ صبح ہی صبح کیسے آئے۔ فرمایا رات میں نے کتاب اللہ میں ایک آیت پڑھی جس نے مجھے بے چین کر دیا انھوں نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے فرمایا خدا فرماتا ہے جو لوگ ملاتے ہیں اس چیز کو جس کے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اللہ سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کرتے ہیں عبد اللہ بن حسن نے کہا۔ آپ نے صبح فرمایا۔ میں نے گویا اس آیت کو کتاب خدا میں پڑھا ہی نہیں تھا اس کے بعد دونوں نے معاف کر لیا اور روئے۔

۲۴۔ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ لِيَ ابْنٌ عَمٍّ أَصْلُهُ فَيَقْطَعُنِي وَأَصْلُهُ فَيَقْطَعُنِي حَتَّى لَقَدْ هَمَمْتُ لِقَطْعَتِهِ إِيَّائِي أَنْ أَقْطَعَهُ أَتَأْذَنُ لِي قِطْعُهُ ؟ قَالَ : إِنْكَ إِذَا وَصَلْتَهُ وَقَطَعْتَكَ وَصَلَكُمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيعًا وَإِنْ قَطَعْتَهُ وَقَطَعْتَكَ قَطَعَكُمَا اللَّهُ .

۲۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ میرا ایک چچا زاد بھائی ہے میں نے اس سے صلہ رحم کیا اس نے مجھ سے قطع رحم کیا۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ جب اس نے مجھ سے قطع رحم کیا ہے تو میں بھی اس سے قطع رحم کر دوں گا فرمایا جب تم نے اس سے صلہ رحم کیا اور اس نے قطع رحم کیا تو خدا تم دونوں کو ملا دے گا لیکن اگر تم دونوں قطع رحم کر دے تو اللہ تم دونوں کو جدا کر کے گا۔

۲۵۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ؛ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ بِي أَجْبُ أَنْ يَعْلَمَ اللَّهُ أَنَّي قَدْ أَذَلْتُ رَقَبَتِي فِي رَحِمِي وَأَنْتِي لَأَبَادُ زَاهِلَ بَيْتِي أَصْلُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَسْتَعْنُوا عَنِّي .

۲۵۔ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ اللہ اس بات کو جان لے کہ میں نے صلہ رحم کے لئے اپنی گردن جھکا دی ہے اور میں سبقت کرتا ہوں اس امر میں کہ لوگوں سے صلہ رحم کر دوں قبل اس کے کہ وہ فراموشی معیشت کی بنا پر مجھ سے مستغنی ہو جائیں۔

۲۶۔ عَنْهُ ؛ عَنِ الْوَشَاءِ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَضِيلٍ الصَّبْرِيِّ ؛ عَنِ الزُّوْطِيِّ قَالَ : إِنْ رَجِمَ آلُ عُثْمَانَ



الْأَيْمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ - لَمُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ : اللَّهُمَّ صَلِّ مَنْ وَصَلَنِي وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي ثُمَّ هِيَ جَارِيَةٌ بَعْدَهَا فِي أَرْحَامِ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ تَلَاهِيَهُ الْآيَةُ : «وَأَتَقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ» .

۲۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ صلہ رحم آل محمد کے آئمہ علیہم السلام کا معلق ہے عرش پر وہ کہتا ہے خداوند اپنی

رحمت سے قریب کر اس کو جس نے مجھ سے صلہ رحم کیا اور دور رکھ اس کو جس نے قطع تعلق کیا مجھ سے۔ یہ صلہ رحم جاری ہے اس کے بعد ارحام مؤمنین میں یہ آیت پڑھی۔ اس اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور صلہ رحم بجالاؤ۔

۲۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ» فَقَالَ : قَرَابَتِكَ .

۲۸۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا وہ صلہ رحم کرنے میں جس کا حکم اللہ نے دیا ہے، فرمایا اس سے مراد میرے قریب دار ہیں۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ وَهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ وَدُرُسْتِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ» قَالَ : تَرَلَّتْ فِي رَجَمِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَقَدْ تَكُونُ فِي قَرَابَتِكَ ثُمَّ قَالَ : فَلَا تَكُونَنَّ يَمِينٌ يَقُولُ لِلشَّيْءِ : إِنَّهُ فِي شَيْءٍ وَاحِدٍ .

۲۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا یصلون ما امر الله الخ فرمایا یہ نازل ہوئی ہے آل محمد کی امامت کی تصدیق اور ان کی محبت کے بارے میں اور کہی اس سے مراد تمہارے قریب داروں سے صلہ رحم مراد ہوتی ہے پھر فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہ بنو جو کسی شے کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو ایک ہی بات ہے یعنی ہر جگہ ایک ہی مراد لیتے ہیں۔

۲۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ الْوَصَّافِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمُدَّ اللَّهُ فِي عُمْرِهِ وَأَنْ يَسْطُلَ لَهُ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَجْمَهُ ؛ فَإِنَّ الرَّجْمَ لَهَا لِسَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَلِيقٌ تَقْسُونَ ؛ يَارَبِّ صَلِّ مَنْ وَصَلَنِي وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي ؛ قَالَ زُجْلُ لَيْرِي يَسْبِلُ خَيْرٌ إِذَا أَتَتْهُ الرَّجْمُ النَّهْيُ قَطْمَهَا فَتَهْوِي بِهِ إِلَى اسْفَلِ قَعْرِ فِي السَّارِ .

۲۹۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اس کا رزق زیادہ ہو تو اس کو چاہیے کہ صلاہ رحم کرے رحم اپنی زبان سے روز قیامت کہے گا۔ خداوند ارادت نازل کر اس پر جس نے صلاہ رحم کیا اور رحمت سے دور رکھ اس کو جس نے قطع رحم کیا۔ وہ شخص جو اپنی نیکی کی بنا پر یہ سمجھے گا کہ اس کو بہشت ملے گا تو اس کے پاس آئے گا وہ رحم جو اس نے قطع کیا ہو گا اور وہ اس کی وجہ سے قعر جہنم میں ڈالا جائے گا۔

۳۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْجَهْمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : تَكُونُ لِي الْغَرَابَةَ عَلَى غَيْرِ أَمْرٍ ، أَلَهُمْ عَلَيَّ حَقٌّ ، قَالَ : نَعَمْ حَقُّ الرَّحِمِ لَا يَقْطَعُهُ شَيْءٌ ، وَإِذَا كَانُوا عَلَى أَمْرٍ كَانَ لَهُمْ حَقَّانِ حَقُّ الرَّحِمِ وَحَقُّ الْإِسْلَامِ .

۳۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے کچھ قرابت دار ہیں جو مذہب امامیہ نہیں رکھتے کیا ان کا کوئی حق میرے اوپر ہے۔ فرمایا ہاں حق رحم کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی اور اگر وہ تمہارے ہم مذہب ہوں تو پھر ان کے دوستی ہیں ایک رشتہ داری دوسرے اسلام۔

۳۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ صَلَاةَ الرَّحِمِ وَالْيَتَامَى لِيَهْوِيَنَّ إِلَيْهِمَا الْجَنَابُ وَيَقْبَضَ لَهُمَا مِنَ الدُّنْيَا ، فَيَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَيَرْوُوا بِأَخْوَانِكُمْ وَلَوْ بِحُسْنِ السَّلَامِ وَرَبِّ الْجَوَابِ .

۳۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ صلاہ رحم اور نیکی حساب کو ہلکا کر دیتے ہیں اور لگتا ہوں سے بچانے ہیں پس تم صلاہ رحم کرو اور اپنے بھائیوں سے نیکی کرو اگرچہ وہ سلام کرنے یا جواب سلام دینے سے ہو۔

۳۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : صَلَاةُ الرَّحِمِ تَهْوِيَنَّ الْجَنَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ مَسَاءَةٌ فِي الْعُمْرِ وَتَقِي مَصَارِعَ الشَّوْءِ وَ سَدَقَةُ اللَّيْلِ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ .

۳۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلاہ رحم آسان کرتا ہے حساب کو روز قیامت اور عمر کو زیادہ کرتا ہے اور برائیوں سے بچاتا ہے اور رات کو صدقہ دینا غضب خدا سے محفوظ رکھتا ہے۔

۳۳۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ صَلَاةَ الرَّحِمِ تَرْكِبِي الْأَعْمَالِ وَتُنْمِي الْأَمْوَالَ تَنْبِيئُ الْحِسَابِ وَتُدْفَعُ الْبَلَوَى وَتَرْبِدُ فِي الرِّزْقِ .

۳۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ملہ رحم اعمال کو پاک کر تلپے مال کو بڑھا تا ہے اور حساب کو ہلکا کرتا اور ہلکا کو دور کرتا ہے۔

## ایک سو ستانوے والی باب والدین سے نیکی

((بَابُ الْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ)) ۱۹۷

۱۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي وَثَّابٍ الْحَضَّاطِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا، مَا هَذَا الْإِحْسَانُ؟ فَقَالَ: الْإِحْسَانُ أَنْ تُحْسِنَ صُحْبَتَهُمَا وَأَنْ لَا تُكَلِّفَهُمَا أَنْ يَسْأَلَكَ شَيْئًا مِمَّا يَحْتَاجَانِ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَا مُسْتَغْنَيْنِ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ» قَالَ: ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَمَّا قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِذَا يَتْلُو عِنْدَكَ الْكَبِيرُ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا» قَالَ: إِنْ أَضْجَرَكَ فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا إِنْ مَرَّ بِكَ، قَالَ: «وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا» قَالَ: إِنْ مَرَّ بِكَ فَقُلْ لَهُمَا: غُفَّرَ اللَّهُ لَكُمَا. فَذَلِكَ مِنْكَ قَوْلٌ مُكْرِمٌ؛ قَالَ: «وَاحْفَظْ لَهُمَا جَنَاحَ الدَّلِيِّ مِنَ الرَّخْمَةِ» قَالَ: لِأَتَمَّ عَيْشِكَ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِمَا إِلَّا بِرَحْمَةٍ وَرَفْعَةٍ وَلَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ فَوْقَ أَصْوَاتِهِمَا وَلَا يَدَّكَ فَوْقَ أَيْدِيهِمَا وَلَا تَقْدَمْ قُدَّامَهُمَا.

۱۔ راوی کہتے ہیں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق والدین سے احسان کرو۔ اس احسان سے کیا مراد ہے فرمایا احسان سے مراد یہ ہے کہ ان سے اچھی طرح ملو اور انہیں کسی ایسی شے کے مانگنے کی تکلیف نہ دو جس کی انہیں ضرورت ہو چاہے وہ مالدار ہی کیوں نہ ہوں کیا خدا نے نہیں فرمایا تم ہرگز نیکی نہ پاؤ گے جب تک اپنی محبوب چیز صرف نہ کرو پھر حضرت نے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بڑھا ہو جائے یا دونوں بڑھے ہو جائیں تو ان سے اُف نہ کہو اور ان کو جھڑکومت اور فرمایا کہ اگر وہ تم کو سرزنش کریں تب بھی اُف نہ کرو۔ اور اگر وہ تمہیں ماریں بھی تو بھی انہیں نہ جھڑکو اور ان سے بہت ادب سے بات کرو اور یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ تم کو ماریں تو ان سے کہو خدا آپ دونوں کی مغفرت کرے سب سے اچھا کلام یہی ہے اور خدا نے فرمایا ہے ناجوری کے ساتھ ان کے سامنے جھک جاؤ۔

اور حضرت نے فرمایا ان کلمن رحم اور نرم دلی سے دیکھو اور ان کی آواز پر اپنی آواز اور اپنی نہ کرو اور نہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں سے بلند کرو اور اپنا قدم ان کے قدم سے آگے نہ بڑھاؤ۔

۲۔ ابنُ محبوب، عَنْ خَالِدِ بْنِ نَافِعٍ الْجَلَمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنْ رَجُلًا اتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي فَقَالَ: لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ حَضَرَ قَتَ بِالنَّارِ وَعِدَّتْ بِالْأَوْقَالِكِ مُطْمَئِنُّ بِالْإِيمَانِ، وَوَالِدَيْكَ فَأَطِعْهُمَا وَبِرَّ هِمَّا حَتَّى تَكُنْ أَوْفَى مِثْلَيْنِ وَإِنْ أَمَرَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَافْعَلْ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ.

۲۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کچھ نصیحت فرمائیے ارشاد فرمایا اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کر چاہے تو آگ میں جلیا جائے یا سخت سزا دی جائے مگر جب کہ تیرا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اور والدین کی اطاعت کر ان سے نیکی کر چاہے مدد دے تو وہ ہوں یا مردہ اگر حکم دیں کہ اپنی بیوی کو طلاق دے اور اس کے مال سے دست کش ہو تو ایسا کر کر یہ علامت ایمان ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أَبِي شَمِيرٍ، عَنْ سَيْفٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَيْءٌ مِثْلُ الْكُتُبِ فَيُذَقُّ فِيهِ طَعْمُ الْمُؤْمِنِينَ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ، فَيَقَالُ: هَذَا الْبِرُّ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت ایک چیز مثل شتر بزرگ آئے گی اور تیری سے دھکا دے گی پست موس کو اور اسے جنت میں داخل کر دے گی۔ ملا کہ کہیں گے یہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کا بدلہ ہے۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَوَّ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَارِثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۔ فرمایا راوی نے کون سا عمل افضل ہے۔ فرمایا حضرت نے وقت پر نماز اور والدین سے نیکی اور جہاد فی سبیل اللہ

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ دُرِّسْتَ ابْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مَا حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ؟ قَالَ: لَا يَسْتَعِيدُ بِأَنفِهِ؛ وَلَا يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ؛ وَلَا يَجْلِسُ قَبْلَهُ وَلَا يَسْتَسَبِّحُ لَهُ.

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَعْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَمَّنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ - وَأَنَا عِنْدَهُ - لِعَبْدِ الْوَاحِدِ الْأَنْصَارِيِّ فِي بَيْتِ الْوَالِدَيْنِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَيَا لَوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا» - فَظَنَنَّا أَنَّهَا آيَةٌ الَّتِي فِي بَيْتِ إِسْرَائِيلَ «وَقَضَى رَبُّكَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ [وَيَا لَوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا]» ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ سَأَلْتُهُ فَقَالَ : هِيَ الَّتِي فِي لُقْمَانَ «وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ (حَسَنًا) وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا» فَقَالَ : إِنَّ ذَلِكَ أَعْظَمُ [مِنْ] أَنْ يَأْمُرَ بِصَلَاتِهِمَا وَحَقِّهِمَا عَلَيَّ كُلِّ خَالٍ «وَأِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ» ؟ فَقَالَ : لَا بَلْ يَأْمُرُ بِصَلَاتِهِمَا وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى التَّشْرِكِ مَا رَأَى حَقَّهُمَا إِلَّا عِظْمًا .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے عبد الوہاب الانصاری سے والدین سے نیکی کے بارے میں یہ آیت بیان فرمائی۔ اور والدین سے نیکی کرو، ہم نے گمان کیا کہ یہ سورۃ بنی اسرائیل کی ہے اور خدا نے یہ نازل کر دیا ہے کہ اللہ کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کرنا چاہو، میں نے سوال کیا تو فرمایا کہ یہ سورۃ لقمان میں ہے۔ ہم نے انسان کو والدین سے نیکی کرنے کی وصیت کی اور اگر وہ ضروریں اور مجبور کریں اس امر پر کہ تو میرا مشرک قرار دے اس چیز کو جس کا تجھے علم ہی نہیں ہے تو اس صورت میں ان کی اطاعت نہ کرے یہ امر عظیم تر ہے اس سے کہ ان سے مسئلہ رحم کیا جائے اور ان کے حق چھڑا دیں۔ محاذ رکھا جائے اور ان صورت کہ وہ مشرک بنانا چاہیں، فرمایا انہیں حکم ہے ان سے مسئلہ رحم کا اور اگر وہ مشرک پر زور دیں تو انہیں ہے ان کا حق مگر تعظیم۔

یہ حدیث مشکل ترین احادیث میں سے ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں

توضیح: کہ اس حدیث میں لفظی اور معنوی دونوں طرح کے اشکال ہیں۔ لفظی صورت یہ ہے کہ والدین کی کنیت میں قرآن کے اندر بہت سی آیتیں ہیں مگر ان میں سے تین اس مقام پر مناسب ہیں۔ (۱) بنی اسرائیل و قنزی

ربک ان لا تعبد والا ایاءہ ویاوالدین احسانا دوسرے سورۃ عنکبوت ودرمیا الانسان

بوالدیہ حسنا ان جاہد الکی ما یس لک بہ علم ولا تطعہا تیسرے سورۃ لقمان

وورعنا الانسان بوالدیہ حملاً اصرہا علی وھلین وفضالہ فی عامین ان

اشکر بوالدیہ والکی المعصیر وان جاہد الکی علی ان تشوک بی ما یس لک بہ

علم فلا تطلعها وصاحبهما فی الدنیا معروفاً ان تینوں آیتوں میں پہلی آیت بنی اسرائیل سے تمام قرآنوں میں پائی جاتی ہے لیکن اس حدیث میں جو اس آیت کو سورۃ لقمان کا ظاہر کیا ہے وہ ان الفاظ سے سورۃ لقمان میں نہیں اور راوی اس کی تصریح بنی اسرائیل کے ساتھ کی ہے پھر امام نے کیوں فرمایا کہ یہ آیت سورۃ لقمان میں ہے۔

رہا معنوی اشکال تو اس کی صورت یہ ہے کہ راوی ابوالدین احسانا کے متعلق ظاہر کیا کہ یہ آیت بنی اسرائیل میں ہے حضرت نے سورۃ لقمان کا ذکر کیوں کیا اور اس کی صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت کی مراد یہ تھی کہ ابوالدین احسانا کے الفاظ سورۃ لقمان میں ہیں بلکہ آپ نے لفظ احسان پر نظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ والدین سے احسان کی تاکید اور جبکہ بھی تسنن میں ہے راوی نے حضرت کا مفہوم سمجھنے میں دھوکا کھایا ہے اس لئے سمجھا کہ حضرت کی مراد یہ ہے کہ یہ آیت سورۃ لقمان میں ہے اگرچہ لفظوں میں ان الفاظ کا ذکر نہیں کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ جب حضرت نے والدین کے ساتھ احسان کرنے کو تاکید فرمایا تو راوی نے سمجھا ہو کہ مفسرین بھی سورۃ بنی اسرائیل میں ہے اس پر حضرت نے فرمایا ہو کہ ایسا نہیں میری مراد سورۃ لقمان کی آیت سے ہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ سورۃ لقمان میں ووصینا الانسان بوالدیه کے بعد لفظ احسان قرأت آئمہ میں ثابت ہے حضرت نے دونوں صورتوں کا مفسر ہونے کی ایک ساتھ ذکر کیا ہے لہذا راوی کو غم آیا ہو اختیار کیا اور تفصیل سے بیان نہ کیا تیسرے یہ کہ ان لوگوں کا لگان یہ تھا کہ احسان کا ذکر صرف سورۃ بنی اسرائیل ہی میں ہے حضرت نے صرف احسان کو پیش نظر رکھ کر فرمایا کہ سورۃ لقمان میں بھی ہے۔ علامہ مجلسی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس کا راوی مجہول ہے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا يَمْنَعُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ أَنْ يَبْرَّ وَالِدَيْهِ حَيًّا وَمَيِّتًا : يُصَلِّيَ عَنْهُمَا ، وَيَتَصَدَّقُ عَنْهُمَا ، وَ يَحُجَّ عَنْهُمَا ، وَيَصُومَ عَنْهُمَا ، فَيَكُونُ الَّذِي صَنَعَ لَهُمَا ، وَلَهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ فَيَرِيَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَبْرَهُ وَصَلَّى خَيْرًا كَثِيرًا .

۸۔ نہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کس چیز سے تم میں سے کسی کو ماں باپ سے نیکی کرنے کو منع کیا ۔ خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ اور وہ نیکی یہ ہے کہ ان کی طرف سے نماز پڑھے صدقہ دے ، حج کرے روزہ رکھے جو کوئی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسی نیکی کرے گا تو اللہ اس کو اس نیکی اور صلہ رحم کے بدلے میں غیر کثیر عطا کرے گا۔

۸۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَدْعُو لِوَالِدَيْكَ إِذَا كَانَا لَا يَعْرِفَانِ الْحَقَّ ؟ قَالَ : ادْعُ لَهُمَا وَتَصَدَّقْ عَنْهُمَا ؛ وَإِنْ كَانَا حَيِّينَ لَا يَعْرِفَانِ الْحَقَّ فَادْعُهُمَا ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي بِالرَّحْمَةِ لِأَيِّ الْقُفُوفِ .

۸۔ راوی کہتے ہیں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کیا میں دعا کروں اپنے والدین کے لئے ایسی حالت میں کہ وہ مذہب حق نہ رکھتے ہوں فرمایا دعا کرو ان کی طرف سے سدا دے اور اگر وہ زندہ ہوں تو یاد وجود حق پر نہ ہونے کے ان کی مددات کرو رسول اللہ صلیم نے فرمایا میں رحمت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں نہ کہ نافرمانی کی تعلیم کے لئے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبْرُ ؟ قَالَ : أُمُّكَ ، قَالَ : مَنْ ؟ قَالَ : أُمُّكَ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : أُمُّكَ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا میں کس کی فرما ہر داری کروں فرمایا اپنی ماں کی اس نے کہا پھر فرمایا اپنی ماں کی اس نے کہا پھر فرمایا اپنی ماں کی، اس نے کہا پھر فرمایا اپنے باپ کی۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَنِّي رَجُلٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَائِعٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَشْطِطُ قَالَ : فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : فَجَاهِدْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّكَ إِنْ تُقْتَلَ تَكُنْ حَيًّا عِنْدَ اللَّهِ تَرْزُقُ وَإِنْ تَمُتَ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُكَ عَلَى اللَّهِ وَإِنْ رَجَعْتَ رَجَعْتَ مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا وَ لِدْتَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لِي وَالِدَيْنِ كَبِيرَيْنِ بَيْنَ عُمَانَ أَتَهُمَا يَا نِسَانَ بِي وَيَكْرَهُانِ خُرُوجِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فَقَرِّمَتْهُمَا وَالِدَيْكَ قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي يَبْدُو لَأَنْسَهُمَا بِكَ يَوْمًا وَلَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ جِهَادٍ سَنَةً .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے رسول اللہ صلیم سے آکر کہا میں جہاد کی طرف راغب ہوں فرمایا راہِ خدا میں جہاد کر اگر قتل ہو جائے گا تو زندہ رہے گا تو خدا کی طرف سے رزق پائے گا اور اگر اپنی موت مرے گا تو میرا اجر اللہ پر ہوگا اور اگر جہاد سے زندہ لوٹ آیا تو ترے سارے گناہ یوم ولادت سے اب تک معاف ہو جائیں گے اس نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ بڑھے ہیں اور مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں وہ میرا جانا پسند کرتے ہیں حضرت نے فرمایا تو رک جا اپنے ماں باپ کے پاس رہ۔ ختم اس فات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ان کا تجھ سے ایک دن یا ایک رات کا آفس ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنْتُ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمْتُ وَحَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَإِنِّي أَسْلَمْتُ، فَقَالَ: وَأَيُّ شَيْءٍ رَأَيْتَ فِي الْإِسْلَامِ؟ قُلْتُ: قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «مَا كُنْتُ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَكِنْ جَعَلَنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ» فَقَالَ: لَقَدْ هَذَاكَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اهْدِهِ - ثَلَاثًا - سَلِّ عَشَائِدَ يَابُنِّي، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي وَأُمِّي عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَأَهْلُ بَيْتِي؛ وَأُمِّي مَكْفُوفَةٌ الْبَصَرِ فَأَكُونُ مَعَهُمْ وَالْكَفْلُ فِي آيَتِهِمْ؟ فَقَالَ يَا كُنُوزُ لَحْمِ الْخِزْبِيرِ؟ فَقُلْتُ: لَا وَلَا يَمْسُوكُهُ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ فَاظْطَرُّ مَكَ قَبْرَهَا، فَإِذَا مَاتَتْ فَلَا تَكَلِّمُهَا إِلَى غَيْرِكَ، كُنْ أَنْتَ الَّذِي تَقُومُ بِشَأْنِهَا وَلَا تُخَيِّرَنَّ أَحَدًا أَنْتَ أَتَيْتَنِي حَتَّى تَأْتِيَنِي بِمَعْنَى إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِمَعْنَى وَالنَّاسُ حَوْلَهُ كَأَنَّهُ مُعَلِّمُ صِبْيَانٍ، هَذَا يَسْأَلُهُ وَهَذَا يَسْأَلُهُ، فَلَمَّا قِيمَتُ الْكُفُوفَةُ أَلْطَمْتُ لِأُمِّي وَكُنْتُ أُطْعِمُهَا وَأَقْلِبُ ثَوْبَهَا وَرَأْسَهَا وَأَخْدِمُهَا فَقَالَتْ لِي: يَا بُنِّي مَا كُنْتَ تَصْنَعُ بِي هَذَا وَأَنْتَ عَلَيَّ دِينِي فَمَا الَّذِي أَرَى مِنْكَ مُنْذُ مَا جَرَتْ قَدْ خَلْتُ فِي الْحَنَفِيَّةِ؟ فَقُلْتُ: رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ نَيْسَابُورٍ أَمَرَ بِي بِهَذَا، فَقَالَتْ: هَذَا الرَّجُلُ هُوَ نَيْبِي؟ فَقُلْتُ: لَا وَلَكِنَّهُ ابْنُ نَيْبِي، فَقَالَتْ: يَا بُنِّي إِنْ هَذَا نَيْبِي إِنْ هَذِهِ وَصَابَا الْأَنْبِيَاءَ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّةَ إِسْمَاعِيلَ لَيْسَ يَكُونُ بَعْدَ نَيْبِي نَيْبٌ وَلَكِنَّهُ أُمَّةٌ صَلَاتُ: يَا بُنِّي دِينُكَ خَيْرٌ دِينٍ، اعْرِضْهُ عَلَيَّ فَعَرَضْتُهُ عَلَيْهَا فَدَخَلَتْ فِي الْإِسْلَامِ وَعَلَّمْتُهَا، فَصَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعِشَاءَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ عَرَضَ لَهَا عَارِضٌ فِي اللَّيْلِ، فَقَالَتْ: يَا بُنِّي أَعِزُّ عَلَيَّ مَا عَلَّمْتَنِي فَأَعِزُّهُ عَلَيْهَا، فَأَقْرَأَتْ بِوَرَمَاتٍ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ الَّذِينَ غَسَلُوهَا وَكُنْتُ أَنَا الَّذِي دَسَلْتُ عَلَيْهَا وَتَرَكْتُ فِي قَبْرِهَا.

۱۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نصرانی تھا پھر میں اسلام لے آیا اور میں نے حج کیا اسی زمانہ میں میں حضرت ابو عبد اللہ کے پاس آیا اور کہا میں پہلے نصرانی تھا۔ اب مسلمان ہوں فرمایا تو نے اسلام میں کیا بات دیکھی۔ میں نے کہا اللہ کا یہ قول باعش ہدایت ہوا۔ اسے رسول تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیلئے لیکن ہم نے تو اس نبوت کو ایک تہ قرار دیا اور اس سے جس کو ہم چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں حضرت نے فرمایا خدا نے تجھے ہدایت کی پھر تین بار فرمایا۔ خدا اسے ثابت قدم رکھ پھر فرمایا دریافت کر جو چاہتا ہے میں نے کہا میرے باپ اور ماں نصرانی ہیں اور میرے خاندان والے بھی اور ماں اندلی ہے کیا میں اس کے ساتھ رہوں اور ان کے برتنوں میں کھائیں۔ فرمایا کیا وہ سور کا گوشت کھاتے ہیں میں نے کہا نہیں۔ فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں تو اپنے ماں کی نگرانی (خدمت) کر اور بنی پیشیا اور اگر وہ رعلے تو اس کو کسی دوسرے کے سپرد نہ کرنا۔ تو خود تمام امور بجالانا اور کسی کو خبر نہ کرنا کہ تو میرے



پاس آیا تھا یہاں تک کہ تو مئی میں انشاء اللہ میرے پاس پہنچ جائے۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں حضرت کے پاس مئی میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت کے گرد لوگ جمع ہیں گویا حضرت معلم صبیان ہیں کوئی کچھ پوچھتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے، جب میں کوفہ واپس آیا تو میں نے اپنی ماں سے ہیرانی کا برتاؤ کیا۔ میں اسے کھانا کھلاتا تھا اور اس کے کپڑوں اور سر سے جوئیں چنتا تھا اس کی خدمت کرتا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ جب تو میرے دین پر تھا اس وقت تو تو نے کبھی ایسا نہ کیا تھا جب سے تو نے ہمارا دین چھوڑا اور اسلام میرا داخل ہوا میں نے ایسا عمل تجھ سے کبھی نہ دیکھا۔ میں نے کہا۔ ہمارے نبی کی اولاد میں ایک شخص ہیں انھوں نے ایسا حکم دیا ہے اس نے کہا کیا یہ شخص نبی ہے میں نے کہا نہیں وہ نبی کے فرزند ہیں اس نے کہا یہ تو نبی ہی ہے ایسی نصائح تو انبیاء ہی کرتے ہیں۔ میں نے کہا۔ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ یہ ان کے فرزند ہیں اس نے کہا۔ بیٹا تیرا دین بہترین دین ہے مجھے اس کے متعلق بتا۔ میں نے سمجھایا تو وہ مسلمان ہو گئی۔ میں نے اس کو احکام دین کی تعلیم دی اس نے ظہر وعصر و مغرب کی اور عشا کی نماز پڑھی، پھر وہ بیمار پڑی اس نے مجھ سے کہا جو تو نے مجھے تعلیم دی تھی اس کا اعادہ کر، میں نے اعادہ کیا۔ اس نے اقرار کیا اور مر گئی جب صبح ہوئی تو مسلمان جمع ہوئے اس کو غسل دیا، بیس نماز جنازہ پڑھی اور اسے قبر میں اتارا۔

**توضیح:** اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے برتنوں میں کھانا جائز ہے لیکن امام کا مقصد ان برتنوں سے چہ جن میں کھانے کا کوئی جز لگا ہوا نہ ہو صاف ستھرے ہوں اور انھیں آسانی سے پاک کر سکتے ہوں۔ البتہ اگر سوز کا گوشت کھایا ہو تو جب تک سات بار ٹکڑے سے خوب مانجھنا نہ جائے ان میں کھانا جائز نہ ہوگا اسی طرح اگر شراب پیئے کا ظرف ہو تو اسے بھی مٹی سے مانجھنا ضروری ہے مگر چونکہ شراب اڑ جاتی ہے لہذا تین بار مٹی سے مانجھنا کافی ہوگا رہے سالن یا دودھ وغیرہ کے برتن تو ان کو اگر وہ صاف ستھرے ہوں تو پانی میں ڈال کر طہر کیا جاسکتا ہے۔

اس حدیث سے امام کے ایک معجزے کا بھی اظہار ہوا اور وہ اس طرح کہ آپ نے ایک نو مسلم سے فرمایا کہ جب تیری ماں مر جائے تو اس کی چھبیز و تکفین خود کرنا غیروں (نعمانیوں) کے سپرد نہ کرنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت بعلم امامت جانتے تھے کہ اس کی ماں مسلمان ہو کر مرے گی۔

۱۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، وَعِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، جَمْعًا عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ حَبِيبٍ <sup>(۱)</sup> قَالَ : خَبَرْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام بِبَرِّ إِسْمَاعِيلَ ابْنِي بِي ، فَقَالَ : لَقَدْ كُنْتُ أُجِبُّهُ وَقَدْ أَرَدْتُ لَهُ حَبًّا ، إِنْ رَسُلَ اللَّهُ ﷺ أَنَّهُ أُخْتُ لَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّ بِهَا وَبَسَطَ مِلْحَمَتَهُ لَهَا فَأَجْلَسَهَا عَلَيْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ يُحَدِّثُهَا وَيَضْحَكُ فِي وَجْهِهَا ، ثُمَّ قَامَتْ وَذَهَبَتْ

وَجَاءَ أَخُو هَافَلَمَ يَسْتَعِ بِمَا صَنَعَ بِهَا، فَقَبِلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ بِأَخِيهِ مَا لَمْ تَصْنَعْ بِهِ وَهُوَ جُلُّ؟  
قَالَ: لِأَنَّهَا كَانَتْ أَبَرَّ بَوَالِدَيْهَا مِنْهُ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خبر دی اپنے بیٹے اسمعیل کی، اس کی نیکی کی جو اس نے میرے ساتھ کی۔ حضرت نے فرمایا میں اس کو پہلے بھی دوست رکھتا تھا اب اور زیادہ دوست رکھتا ہوں رسول اللہ کے پاس حضرت کی وضاحت یہن آئی حضرت اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اپنا بالاپوش (چادر) اس کے لئے بچھایا اور اس پر اسے بٹھایا اور اس سے باتیں کیں اور اس کے چہرے کو دیکھ کر خوش ہوئے اس کے بعد وہ چلی گئی۔ اس کا بھائی آیا۔ حضرت نے اس کے ساتھ مل کر کیا جو اس کی بہن کے ساتھ کیا تھا کسی نے اس کا سبب پوچھا فرمایا وہ اپنے بھائی سے زیادہ اپنے والدین سے نیکی کرنے والی ہے۔

۱۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَبِي قَدْ كَبُرَ جِدًّا وَصَغُفَ فَتَحْنُ نَحْمِلُهُ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ، فَقَالَ: إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَلِيَّ ذَلِكَ مِنْهُ فَأَفْعَلْ وَلَوْ مَعَهُ يَبْدُوكَ فَإِنَّهُ جُتَّةٌ لَكَ غَدًا.

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہو گیا ہے اور کمزور ہے جب فضلے حاجت کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم اسے اٹھاتے ہیں فرمایا اگر ممکن ہو تو یہ کام خود کر، نوکر وں پر نہ چھوڑ اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا کر اس کے منہ میں دے کر یہ امر روز قیامت تیرے لئے سپر ہوگا۔

۱۴۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِي أَبَوَيْنِ مُخَالَفَيْنِ؟ فَقَالَ بَرِّهِمَا كَمَا تَبَرُّ الْمُسْلِمِينَ وَمَنْ يَقُولَانَا.

۱۴۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے ماں باپ دونوں ہمارے مذہب کے مخالف ہیں حضرت نے فرمایا ان کے ساتھ ایسی نیکی کر جیسی ان مسلمانوں سے کی جاتی ہے جو ہم کو درست سمجھتے ہیں۔

۱۵۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَثُمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عَبَسَةَ بْنِ مُصَافٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَحَدٍ فِيهِنَّ رُحْمَةً: أَدَاءُ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ وَبَرُّ الْوَالِدَيْنِ بَرِّينَ كَانَا أَوْ فَاجِرَيْنِ.

۱۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ تین چیزیں ہیں جن کے ترک کی فداۃ اجازت نہیں دی آئی امانت خواہ امانت رکھنے والا نیک ہو یا بد۔ دوسرے عہد خواہ نیک سے ہو یا بد سے تیسرے والدین سے نیک خواہ نیک ہوں یا بد۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :  
مِنَ الشُّعْرِ وَالْبَرِّ أَنْ يُكْتَسَى الرَّجُلُ بِإِسْمِ أَبِيهِ .

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے سنت اور نیکی یہ ہے کہ ایک شخص اپنے کینیت اپنے باپ کے نام سے رکھے یعنی ابن فلان۔

۱۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نُجَيْمٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ نُجَيْمٍ ، عَنْ ضَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، جَمْعًا عَنْ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ غَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ وَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ بَرِّ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ : ابِرْ أُمَّكَ ابِرْ أُمَّكَ ابِرْ أُمَّكَ ابِرْ أَبَاكَ ابِرْ أَبَاكَ ابِرْ أَبَاكَ وَبَدَأَ بِالْأُمِّ قَبْلَ الْأَبِ .

۱۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور والدین سے نیکی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ماں سے نیکی کر، ماں سے نیکی کر، باپ سے نیکی کر، باپ سے نیکی کر، باپ سے نیکی کر، ماں کا ذکر باپ سے پہلے کیا۔

۱۸۔ الْوَشَاءُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ غَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنِّي قَدْ وَلَدْتُ بِنْتًا وَرَبَّيْتُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ قَالِبْتُهَا وَحَلَيْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ بِهَا إِلَى قَلْبٍ فَدَفَعْتُهَا فِي جَوْفِهِ وَكَانَ آخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْهَا وَهِيَ تَقُولُ : يَا أَبَتَاهُ قَمَا كَفَرَاؤُكَ ذَلِكَ ؟ قَالَ أَلَا أُمُّ حَبِئَةٍ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَلَا خَالََةَ حَبِئَةٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَأَبِرْ زَاهَا فَإِنَّهَا بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ يَكْفُرُ عَنْكَ مَا صَنَعْتَ ، قَالَ أَبُو خَدِجَةَ : فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَتَى كَانَ هَذَا ؟ فَقَالَ : كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانُوا يَقْتُلُونَ الْبَنَاتِ مَخَافَةَ أَنْ يُسَبِّحَنَّ فَيُكَلِّدَنَّ فِي قَوْمٍ آخِرِينَ .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک لڑکی تھی میں نے اسے پالا پوسا۔ جب جوان ہوئی تو اسے لباس اور زیور سے آراستہ کر کے ایک کنویں پر لایا اور اس میں اس کو دھکیل دیا۔ قمر چاہ میں سے میں نے اس کی آواز سنی، اسے میرے باپ میری مدد کر۔ پس اس کا کفارہ کیلئے حضرت نے فرمایا تیری ماں زندہ ہے اس نے کہا نہیں فرمایا خالہ ہے اس نے کہا ہے فرمایا اس کے ساتھ نیکی کر دو بمنزلہ تیری ماں کے ہے جو کچھ تو نے کیلئے ہے اس کا کفارہ ہے۔

ابو عبد اللہ نے پوچھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسا کب اس شخص نے کیا تھا فرمایا عہد جاہلیت میں قبل آنحضرت کی بعثت کے۔ مشرکین عرب اپنی لڑکیوں کو اس خوف سے قتل کر دیا کرتے تھے کہ اگر وہ قید ہو گئیں تو دوسری قوم میں جا کر بچہ جنیں گی۔

چونکہ یہ عمل اس شخص نے اسلام لانے سے پہلے زمانہ جاہلیت میں کیا تھا لہذا شرع محمدی کی رو سے  
توضیح :- اس کو سزا نہیں دی جاسکتی اس لئے حضرت نے یہ کفارہ تجویز فرمایا۔

۱۹۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : هَلْ يَجْزِي الْوَلَدُ وَالِدَهُ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا فِي خَصْلَتَيْنِ  
يَكُونُ الْوَالِدُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيهِ ابْنُهُ فَيَعْتِقَهُ أَوْ يَكُونُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَقْضِيَهُ عَنْهُ .

۱۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا بیٹا اپنے باپ کی خدمات کا بدل دے سکتا ہے فرمایا دو چیزوں  
سے اگر باپ غلام ہے تو اسے آزاد کرادے اور اگر قرض ہو تو اس کے قرض کو ادا کرادے ۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ  
عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ شَابَتْ نَشِيطٌ وَأُجِبْتُ الْجِهَادَ وَلِي وَالِدَةٌ  
تَكْرَهُ ذَلِكَ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : ارْجِعْ فَكُنْ مَعَ وَالِدَتِكَ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ [نَبِيًّا] لَأُنْصِفَنَّ  
بِكَ لَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ جِهَادِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَنَةً .

۲۰۔ فرمایا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے کہا میں مرد جوان اور صاحب قوت ہوں جہاد کرنا پسند کرتا  
ہوں لیکن میری ماں اس کو پسند نہیں کرتی، حضرت نے فرمایا تو واپس جا۔ خدا کی قسم اس کی محبت صرف ایک رات کی راہ خدا میں تیرے  
ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے ۔

۲۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ  
عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْعَبْدَ لَيَكُونُ بَارًّا بِوَالِدَيْهِ فِي حَيَاتِهِمَا ثُمَّ يَمُوتَانِ  
فَلَا يَقْضِي عَنْهُمَا دِيُونُهُمَا وَلَا يَسْتَغْفِرُ لَهُمَا فَيَكْتُبُهُ اللَّهُ عَاقًا ، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ عَاقًا لَهُمَا فِي حَيَاتِهِمَا  
غَيْرَ بَارًّا بِهِمَا فَإِذَا مَاتَا قَضَى دَيْنَهُمَا وَاسْتَغْفَرَ لَهُمَا فَيَكْتُبُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَارًّا .

۲۱۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کی حیات میں نیکی کرنے والا ہو لیکن مرنے  
کے بعد ان کا قرض ادا نہ کرے اور ان کے لئے استغفار نہ کرے تو خدا اس کو عاق لکھتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک  
شخص ماں باپ کی زندگی میں عاق ہوتا ہے کیوں کہ اس سے ان کے لئے نیکی نہیں ہوتی لیکن ان کے مرنے پر ان کا قرض ادا کرتا ہے اور  
ان کے لئے استغفار کرتا ہے تو خدا اس کو نیکیوں میں لکھتا ہے ۔

# ایک سو اٹھانوے وال باب

## امور میں سعی کرنا ان کو نصیحت کرنا اور نفع پہنچانا

((باب)) ۱۹۸

﴿الْإِنْفِصَامُ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ وَالنَّصِيحَةُ لَهُمْ وَنَفْعُهُمْ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُوفِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس حال میں صبح کرے کہ مسلمانوں کے امور میں اظہار غم خواری نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں۔

۲۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَشْكُ النَّاسِ نُسْكَاً أَنْصَحَهُمْ حَيًّا وَ أَسْلَمَهُمْ قَلْبًا لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ .

۲۔ اور انہی اسناد کے ساتھ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار وہ ہے جو تمام مسلمانوں کے ساتھ صاف سینہ اور فرخ دل رکھتا ہو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمَنْقَرِيِّ، عَنْ شُعْبَانَ بْنِ عُثَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : عَلَيْكَ بِالنَّصِيحَةِ فِي خَلْقِهِ، فَلَنْ تَلْقَاهُ بِمَعْمَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے اوپر لازم قرار دے، لوگوں کو قربت الی اللہ نصیحت کرنا کہ پیش خدا اس سے بہتر عمل نہ ہو گا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِّي، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ لَمْ يَهْتَمَّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو امور مسلمین میں فحشاء اور ہمدردی نہیں کرتا وہ مسلمان نہیں۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ ؛ عَنْ عَمِّهِ غَاثِمِ الْكُوزِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ سَمِعَ رَجُلًا يُنَادِي يَا لِمُسْلِمِينَ فَلَمْ يَجِبْهُ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں صبح کی کہ وہ امور مسلمین میں ان سے ہمدردی نہیں کرتا تو وہ ان میں سے نہیں اور جو کسی کو فریاد کرتے مسلمانوں سے سنے اور اس کو جواب نہ دے تو وہ مسلمان نہیں۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنْ التَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ مَنْ نَفَعَ عِيَالَ اللَّهِ وَأَدْخَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ سُرُورًا .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مخلوق اللہ کا کنبہ ہے پس خدا کے نزدیک محبوب وہ ہے جو عیال اللہ کو نفع پہنچائے اور عائدان دلوں کو خوش رکھے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : سَيَلَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَى اللَّهِ ؟ قَالَ : أَنْفَعُ النَّاسِ لِلنَّاسِ .

۷۔ راوی کہتا ہے مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جس نے سنا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ کسی نے رسول اللہ سے پوچھا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُنْشَى بْنِ الْوَلِيدِ الْحَنَاطِ ، عَنْ فُطَيْرِ بْنِ حَلِيقَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَدَّ عَنْ قَوْمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَادِيَةً [عَابًا] أَوْ نَارًا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ .

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کو پانی کے طوفان سے یا آگ میں جلنے سے بچائے تو جنت اس پر واجب ہوتی ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَشَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا» قَالَ: قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَلَا تَقُولُوا إِلَّا حَبْرًا أَحْسَنَ تَقْلَمُوا مَا هُوَ ۙ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آیہ ”لوگوں سے اچھی بات کہو“ اور جو کہو وہ اچھی بات کہو یہاں تک کہ تم جان لو کہ وہ کیسا ہے۔ یعنی فائدہ کی بات کہو، بعد میں اس کا نفع تم کو معلوم ہوگا۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا» قَالَ: قُولُوا لِلنَّاسِ أَحْسَنَ مَا تَحْسِبُونَ أَنْ يُقَالَ فِيكُمْ .

۱۰۔ آیہ قولوا للناس حسنا کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگوں سے ایسی بہتر سے بہتر بات کہو جسے تم چاہتے ہو کہ تمہارے لئے کہی جائے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَمَا كُنْتُ» قَالَ: تَقَاعَا .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ”اس نے مجھے مبارک بنایا جہاں کہیں بھی ہوں۔“ کہ مبارک سے مراد بہت زیادہ نفع پہنچانے والا ہے۔

## ایک سو ننانوے واں باب بوڑھوں کی تعظیم

(بَابُ إِجْلَالِ الْكَبِيرِ) ۱۹۹

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِجْلَالُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ» .

۱۔ حضرت رسول خدا صل اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا ایسا ہے گویا خدا کی تعظیم کرنا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَيْسَ مِنْ أَمَانٍ لَمْ يُوقِرْ كَبِيرًا وَبَرَّحَمَ صَغِيرًا .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے بڑوں کی تعظیم کرو اور ان سے صلہ رحم کر اور سب سے بڑا افضل صلہ رحم یہ ہے کہ تکلیف ان کی دہ کر دو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبَانَ ، عَنِ الْوَصَافِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَظِّمُوا كِبَارَكُمْ وَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ ، وَ لَيْسَ تَصِلُونَهُمْ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ كَفِّ الْأَذَى عَنْهُمْ .

۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بڑوں کی عزت نہیں کرتا چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

## دوسواں باب مومنین کا آپس میں بھائی چارہ

(باب) ۲۰۰

﴿إِخْوَةُ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ بَنَوَابٍ وَأُمٍّ وَإِذَا ضَرَبَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ عِرْقٌ سَهَرَهُ الْآخَرُونَ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے مومنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں جیسے ایکساں باپ سے اگر ان میں سے کسی ایک کی رگ پر تکلیف ہو تو دوسروں کو چاہیے کہ اس کی وجہ سے بیدار رہیں۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ قَالَ : تَقَبَّضْتُ بَيْنَ يَدَيَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ رَبِّمَا حَرَنْتُ مِنْ غَيْرِ مُصِيبَةٍ تُصِيبُنِي أَوْ أَمْرٍ يَنْزِلُ بِي حَتَّى يَعْرِفَ ذَلِكَ أَهْلِي فِي وَجْهِ ، وَصَدَّقَنِي ، فَقَالَ : نَعَمْ يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ



مِنْ طَبَقَةِ الْجَنَانِ وَأَخْرَجَ فِيهِمْ مِنْ دُبُحِ رُوحِهِ ، فَلِذَلِكَ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لَا بَيْنَ وَامْتِهِ ، فَإِذَا أَصَابَ رُوحًا مِنْ تِلْكَ الْأَرْوَاحِ فِي بَلَدٍ مِنَ الْبُلْدَانِ حُزْنَ حَزِنَتْ هَذِهِ لَا تَهَاوُنَهَا .

۱۔ جابر جعفی کہتے ہیں ایک روز امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے دل گرفتہ تھا۔ میں نے حضرت سے کہا میں آپ پر فدا ہوں بعض اوقات ایسی کیفیت یا عادت کہ میں خود بخود ایسا رنجیدہ ہو جاتا ہوں کہ میرے گھر والے اور میرے دوست پہچان جاتے ہیں حضرت نے فرمایا اے جابر اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان میں اپنی قدرت سے ایک ہوا کو چلا لیا ہے چونکہ مومن مومن کا بھائی بلحاظ ایک ان باپ کے ہے لہذا جب یہ ہوا چلتی ہے کسی شہر میں غم کے ساتھ تو لوگ محزون ہوتے ہیں اس سے۔

توضیح :- علامہ مجلسی مرقاة العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے ”من روح روح“ سے مراد ہے اس روح کی موج جس کو خدا نے نفخ کیا ہے انبیا اور اوصیا میں جیسا کہ فرمایا ہے نفخت فیہن روحی

اور یہ اس کی ایک رحمت ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے ہمارے شہید اللہ کے نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے جائیں گے روح مشابہ ہے ریح سے کیونکہ وہ بدن میں جاری و جاری ہے خدا نے اپنے نفس کی طرف اس روح کو نسبت دی ہے جیسے گدوں میں سے ایک گد کو، رسولوں میں سے ابراہیمؑ کو اپنی خلعت کے ساتھ اور یہ سب جن طرح مخلوق الہی ہیں، یہ بھی مخلوق ہے اور اب آپ سے مراد یہ ہے کہ طہیت بمنزلہ ان ہے اور روح بمنزلہ باپ کے ہے چونکہ ارواح مومنین ایک دوسرے سے اختلاط و ارتباط رکھتی ہیں لہذا ایک کے حزن و ملال کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے اسی طرح خوشی کا چنانچہ صدوق علیہ الرحمہ نے معانی الاذیاء میں لکھا ہے کہ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا بن رسول اللہ بعض اوقات میں خود بخود محزون ہو جاتا ہوں کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا۔ فرمایا رنج یا خوشی ہمارے رنج یا خوشی کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہماری تمہاری طہیت اور نور ایک ہے کہونکہ اگر تمہاری طہیت بدستور رہتی تو تم اور ہم برابر ہو جاتے لیکن تمہاری طہیت تمہارے اعدا کی طہیت سے محزون ہو گئی اگر ایسا نہ ہوتا تو تم سے کبھی کوئی گناہ سرزد ہی نہ ہوتا۔ انتہی بقدر الحاح ہے۔

۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَقْتُلُهُ وَلَا يَقْبِضُهُ وَلَا يَمْنَعُهُ وَلَا يَخْلِفُهُ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن، مومنین کا بھائی ہے اس کا محافظ اور اس کا رہنما ہے اس سے خیانت نہیں کرتا، اس کو دھوکہ نہیں دیتا اس پر ظلم نہیں کرتا اور وہ غلطی نہیں کرتا۔

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ

جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ :  
الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ كَالْجَسَدِ الْوَاحِدِ ، إِنْ اشْتَكَى شَيْئًا مِنْهُ وَجَدْنَا ذَلِكَ فِي سَائِرِ جَسَدِهِ ، وَارْوَاحُهُمَا  
مِنْ رُوحٍ وَاحِدَةٍ ، وَإِنْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ لَأَشَدُّ اتِّصَالًا بِرُوحِ اللَّهِ مِنْ اتِّصَالِ شُعَاعِ الشَّمْسِ بِهَا .

۴۔ ابو بصیر کہتے ہیں کہ فرمایا صادق آلِ محمد نے کہ مومن ، مومن کا بھائی ہے اور وہ دونوں ایک بدن کی مانند ہیں اگر ایک عضو  
کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن اس سے متاثر ہو جاتا ہے دو مومنوں کی روح ایک ہی روح ہوتی ہے اور روح مومن روح خدا  
(قلیۃ اللہ) ہے اس سے زیادہ لمبی ہوئی رہتی ہے جتنی سورج کی کرن سے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُنْثَرِ  
الْحَنَاطِ ، عَنْ الْخَارِثِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ هُوَ عَيْنُهُ وَمِزَانُهُ وَ  
ذَلِيلُهُ ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَخْدَعُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَقْتَابُهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان ، مسلمان کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کی دلیل (رہنما) اس سے  
خیریت نہیں کرتا ، اسے دھوکا نہیں دیتا اس پر ظلم نہیں کرتا ، اس کی تکذیب نہیں کرتا اس کی فیبت نہیں کرتا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَالَ : كُنْتُ  
عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لِي : تَبِيعَهُ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ فَقَالَ لِي وَلِمَ لَا تَبِيعُهُ وَهُوَ أَخُوكَ  
وَشَرِيكَكَ فِي دِينِكَ وَعَوْنُكَ عَلَى عَدُوِّكَ وَوَدْقُهُ عَلَى غَيْرِكَ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا حضرت نے فرمایا کیا تم اس کو دوست  
رکھتے ہو میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے مجھ سے کہا۔ کھلا تم کیوں نہ دوست رکھو گے ایسے شخص کو جو تمہارا بھائی ہے۔ دین میں تمہارا شریک  
ہے دشمن کے مقابلہ میں تمہارا مددگار ہے اور اس کا رزق تمہارے غیر پر ہے۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أُورْمَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ  
عُثْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْمُسْلِمُ  
أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ طِينَةِ الْجَنَانِ وَأَجْرَى فِي صُورِهِمْ  
مِنْ رِبْحِ الْجَنَّةِ ، فَلِذَلِكَ هُمْ إِخْوَةٌ لِأَبٍ وَأُمٍّ .

۷۔ راوی کہتے ہیں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا مومن ، مومن کا بھائی ہے بہ لحاظ اپنے باپ اور ماں کے کیونکہ

اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان کی صورتوں میں نسیم جنت کو لہرا دیا ہے لہذا باپ اور ماں کے وہ آپس میں بھائی ہیں۔

۸۔ عُمَدُ بْنُ یَحْیٰی، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَقَبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَنْشُئُهُ وَلَا يَعُدُّهُ عِدَّةً فَيُخْلِفُهُ. ۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کا رہنما ہے اس سے خیانت نہیں کرتا، اس پر ظلم نہیں کرتا اس کی غیبت نہیں کرتا اور نہ وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۹۔ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ دَجَلِ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُونَ خَدَمٌ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، قُلْتُ: وَكَيْفَ يَكُونُونَ خَدَمًا بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ؟ قَالَ: يُفِيدُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ... الْحَدِيثُ

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن دوسرے مومن کا خادم ہوتا ہے پوچھا یہ کیسے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَعُمَدُ بْنُ يَحْيٰی، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَرَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ قُسَيْبِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ علیہ السلام يَقُولُ: إِنَّ نَفَرًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَرَجُوا إِلَى سَفَرٍ لَّهُمْ فَضَلُّوا الطَّرِيقَ فَأَصَابَهُمْ عَطَشٌ شَدِيدٌ فَتَكَفَّنُوا وَلَزِمُوا أَصُولَ الشَّجَرِ فَبَجَّاهُمْ شَيْخٌ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيْضٌ فَقَالَ: قَوْمُوا فَلَا بَأْسَ عَلَيْكُمْ هَذَا الْمَاءُ، فَقَامُوا وَاشْرَبُوا وَارْتَوَوْا، فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ: أَنَا مِنَ الْحَيِّ الدِّينِ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، فَلَمْ تَكُونُوا تَصْبِعُوا بِحَضْرَتِي.

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ مسلمان سفر کر رہے تھے کہ راستہ بھول گئے اور پیاس کا ان پر غلبہ ہوا۔ انھوں نے ایک درخت کے نیچے پناہ لی ان کے پاس ایک بوڑھا سفید لباس پہنے آیا اور کہنے لگا میں ان جنوں میں سے ہوں جنھوں نے رسول اللہ سے بیعت کی ہے میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کا رہنما ہے پس یہ کیسے ممکن ہے کہ میری موجودگی میں آپ لوگ مر جائیں۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَعُمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ

حَسَّادِ بْنِ عِبْسَى ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ [ وَلَا يَغْتَابُهُ وَلَا يَخُونُهُ وَلَا يَتَحَرَّمُهُ ] قَالَ رَبِيعٌ : فَسَأَلَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يَا أَمَدِيْنُ فَقَالَ : سَمِعْتُ فَضِيلَ بْنَ يَزِيدٍ قَالَ : قَالَ فَقُلْتُ لَهُ : نَعَمْ ، فَقَالَ [ وَأَنَا سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَغْتَابُهُ وَلَا يَخُونُهُ وَلَا يَتَحَرَّمُهُ ]

اگر ارادہ فصل بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اسے ذلیل نہیں کرتا ، اس کی غیبت نہیں کرتا ، اس سے خیانت نہیں کرتا ، اسے محروم نہیں کرتا ، زبانی کہتا ہے کہ میرے ایک دوست نے مجھ سے پوچھا کہ تیرے فیصل کو ایسے کہتے سنا ہے میں نے کہا ہاں اس نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ ظلم کرتا ہے نہ دھوکا دیتا ہے نہ اس کو ذلیل کرتا ہے نہ اس کی غیبت کرتا ہے نہ اسے محروم کرتا ہے۔

## دو سو ایک وال باب

### کس دعوے دار ایمان کا حق واجب ہے

#### (باب) ۲۰۱

﴿فَمَا يُؤِيبُ الْحَقَّ لِمَنِ اتَّخَلَ الْإِيمَانُ وَيَنْقُضُهُ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعُودَةَ بِنْتِ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ وَسُئِلَ عَنْ إِيْمَانٍ مَنِ بَلَّغْنَا حَقَّهُ وَأَخُوهُ كَيْفَ هُوَ بِمَا يَنْبَغُ وَبِمَا يَنْبَغُ : فَقَالَ : إِنَّ الْإِيْمَانَ قَدْ يَتَّخِذُ عَلَى وَجْهَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَبِوَالَّذِي يَظْهَرُ لَكَ مِنْ مَسَاجِدِكَ فَإِذَا ظَهَرَ لَكَ مِنْهُ وَمِثْلُ الَّذِي يَقُولُ بِدَائِئِكَ ، حَقَّتْ وَلَا يَتُّهُ وَأَخُوهُ إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْهُ نَفْسٌ لِلَّذِي وَصَفَ مِنْ نَفْسِهِ وَأَظْهَرُ لَكَ ، فَإِنْ جَاءَ مِنْهُ مَا تَسْتَدِلُّ بِهِ عَلَى نَقْضِ الَّذِي أَظْهَرَ لَكَ ، خَرَجَ عِنْدَكَ مِنْهَا وَصَفَ أَكَ وَأَظْهَرُ ، وَكَانَ لِمَا أَظْهَرَ لَكَ نَاقِضًا إِلَّا أَنْ يَدَّعِي أَنَّهُ إِذَا مَا عَمِلَ ذَلِكَ تَقِيَّةً وَمَعَ ذَلِكَ يُنْتَظَرُ فَبِوَالَّذِي كَانَ لَيْسَ مَعًا يُمكنُ أَنْ تَكُونَ التَّقِيَّةُ فِي مِثْلِهِ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ ذَلِكَ ، لِأَنَّ لِلتَّقِيَّةِ مَوَاضِعَ ، مَنْ أَرَاهَا عَنْ مَوَاضِعِهَا لَمْ تَسْتَمِرْ لَهُ وَتَقْسِرُ مَا يَشْفِي مِثْلَ [ أَنْ يَكُونَ ] قَوْمٌ قَوْمٌ ، ظَاهِرٌ حُكْمِهِمْ وَفِعْلُهُمْ عَلَى غَيْرِ حُكْمِ الْحَقِّ وَفِعْلِهِ فَكُلُّ شَيْءٍ يَعْمَلُ الْمُؤْمِنُ بَيْنَهُمْ لِمَكَانِ التَّقِيَّةِ وَمَا لَا يُؤَدِّي إِلَى الْفَسَادِ فِي الدِّينِ فَإِنَّهُ جَائِزٌ .

اس راوی کہتا ہے میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ وہ ایمان جس پر حق ادا کرنا اور اخوت کرنا واجب ہوتا ہے وہ کیسے ہے کس صورت میں اس کا اثبات ہوتا ہے اور کس صورت میں ابطال، فرمایا ایمان کی دو صورتیں ہیں ایک یہ ہے کہ جیسا ایمان کوئی ظاہر کر لے اگر اس کے عمل سے بھی تم پر ویسا ہی ثابت ہو تو اس کی محبت و اخوت تمہارے لئے ضروری ہے جب تک کہ جیسا اس نے بیان کیا ہے اس کے خلاف تم پر ظاہر نہ ہو پس اگر اس کے اظہار کے خلاف ثابت ہو تو نہیں، لیکن اگر وہ ظاہر کرے کہ ایسا عمل اس سے از روئے قید ظاہر ہوا ہے تو اگر تم دیکھو کہ قید اس محل پر درست نہیں، تو اس کا کہنا قبول نہ کیا جائے کیونکہ قید کا محل و موقع ہوتا ہے جو اس موقع سے ہٹ گیا اس کے لئے درست نہیں جو اس قوم بد کی مانند ہوگا کہ جن کا ظاہری حکم و فعل خلاف حق ہو اگر کوئی مومن ایسے امور میں قید کرے جس سے فساد دین لازم نہ ہو تو وہ جائز ہے۔

## دوسروں والی باب

### مواخات بالمخاطب نہیں دین میں تو تعارف ہوتا ہے

(باب) ۲۰۲

۵ (فِي أَنَّ التَّوَّاجِعَ لَمْ يَقَعْ عَلَى الدِّينِ وَإِنَّهُ هُوَ التَّعَارُفُ) ۵

۱۔ محمد بن یحییٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّيَّارِ، عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي حَقْمَرٍ قَالَ: لَمْ تَتَوَاحَّوَ عَلَيَّ هَذَا الْأَمْرُ إِلَّا مَا تَعَارَفْتُمْ عَلَيْهِ.

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ وَ سَمَاعَةَ، جَمِيعًا، عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمْ تَتَوَاحَّوَ عَلَيَّ هَذَا الْأَمْرُ إِلَّا مَا تَعَارَفْتُمْ عَلَيْهِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ (مردین میں مواخات نہ کرو، یہ تو صرف ایک دوسرے سے پہلے

تعارف کی صورت ہے۔

مطلب یہ ہے کہ مومنین کے درمیان تو مواخات فی الدین قبل پیدائشی ہی ہوتی ہے دنیا کی

مواخات تو ایک قسم کا تعارف ہوتا ہے چونکہ مومنین کی طبیعت ایک ہی ہے لہذا روحانی مواخات

شروع ہی سے ہے۔

# دوستوں وال باب

## مومن کا حق مومن پر اور اس کی ادائیگی

۲۰۳ (باب)۰

۰ (حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى أَخِيهِ وَأَدَاؤُ حَقِّهِ)

۱۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يُشْبِعَ جُوعَهُ وَيُوَارِيَ عَوْرَتَهُ وَيُعْرِجَ عَنْهُ كُرْبَتَهُ وَيَقْضِيَ دَيْنَهُ، فَأَدَامَاتُ خَلْفَهُ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومن کا حق مومن بھائی پر یہ ہے کہ اگر بھوکا ہو تو سیر کرے برہنہ ہو تو لباس پہنائے۔ اس کی مصیبت دھڑ کرے اگر مرے تو اس کے گھر والوں کی، اس کا جائزین بن کر خیر خرچے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ الْهَجَرِيِّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ؟ قَالَ: لَهُ سَبْعُ حُقُوفٍ وَاجِبَاتٍ مَامِنْهُنَّ حَقٌّ إِلَّا وَهُوَ عَلَيْهِ وَاجِبٌ، إِنْ مَتَّعَ مِنْهَا شَيْئًا حَرَجَ مِنْ وِلَايَةِ اللَّهِ وَطَاعَتِهِ وَلَمْ يَكُنْ اللَّهُ فِيهِ مِنْ نَصِيبٍ قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا هِيَ؟ قَالَ: يَا مُعَلَّى إِنِّي عَلَيْكَ شَفِيقٌ أَخَافُ أَنْ تُتَّسِعَ وَلَا تَحْفَظَ وَتَعْلَمَ وَلَا تَعْمَلَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: لَأَقُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، قَالَ: أَيْسَرُ حَقٍّ مِنْهَا أَنْ تُجِبَ لَهُ مَا تُجِبُ لِنَفْسِكَ وَتُكْرَهُ لَهُ مَا تُكْرَهُ لِنَفْسِكَ، وَالْحَقُّ الثَّانِي أَنْ تَجْتَنِبَ سَخَطَهُ وَتَتَّبِعَ مَرْضَاتَهُ وَتُطِيعَ أَمْرَهُ، وَالْحَقُّ الثَّالثُ أَنْ تُعْبَهُ نَفْسُكَ وَمَالُكَ وَلِسَانُكَ وَيَدُكَ وَرِجْلُكَ، وَالْحَقُّ الرَّابِعُ أَنْ تَكُونَ عَيْتَهُ وَدَلِيلَهُ وَمِرْآةَهُ، وَالْحَقُّ الْخَامِسُ [أَنْ] لَا تَشْبَعَ وَيَجُوعَ وَلَا تَرَوْى وَيَظْمَأُ وَلَا تَلَيْسَ وَيَسْرَى، وَالْحَقُّ السَّادِسُ أَنْ يَكُونَ لَكَ خَادِمٌ وَلَيْسَ لَأَخِيكَ خَادِمٌ فَوَاجِبٌ أَنْ تَبْعَثَ خَادِمَكَ فَيُسَيِّدَ ثِيَابَهُ وَيَضَعُ طَعَامَهُ وَيَمَهِّدَ فِرَاشَهُ، وَالْحَقُّ السَّابِعُ أَنْ تُبْرِقَ قَسَمَهُ وَتُجِيبَ دَعْوَتَهُ، وَتَعُوذَ مَرِيضَتَهُ، وَتَشْهَدَ جَنَازَتَهُ، وَإِذَا عَلِمْتَ أَنَّ لَهُ حَاجَةً تُبَادِرُهُ إِلَى قَضَائِهَا وَلَا تُلَحِّضُهُ أَنْ يَسْأَلَكَهَا وَلَكِنْ تُبَادِرُهُ مُبَادَرَةً، فَأَدَا فَعَلْتَ ذَلِكَ وَصَلَتْ وَلَا يَتَكَ بِوَلَايَتِهِ وَوَلَا يَتَهُ بِوَلَايَتِكَ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا کہ مسلمان کا حق مسلمان پر کیا ہے فرمایا اس حق واجب ہیں اگر ان میں سے ایک حق بھی اور نہ ہو تو ولایت و اطاعتِ خدا سے باہر ہو جائے گا اور خدا کی اطاعت کا اس میں کوئی حصہ نہ رہے گا۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں فرمایا اے معطلی میں ازراہ شفقت دیتا ہوں کہ تو ان حقوق کو ضائع کرے اور حفاظت نہ کرے اور جان بوجھ کر عمل نہ کرے۔ میں نے کہا خدا ہی مجھے عمل کی قوت دینے والا ہے فرمایا سب سے آسان حق مردِ مسلم کا یہ ہے کہ تو اس کے لئے دستِ بروس چیز کو جس کو اپنے لئے دوست رکھا اور بڑا سمجھے اس چیز کو جس کو اپنے لئے بڑا سمجھے اور دوسرا حق یہ ہے کہ اس کے حصہ سے بچے اور اس کی مرضی کا خواستگار ہو اور اس کے امر کی اطاعت کرے۔ تیسرا امر یہ ہے کہ اپنے نفس اپنے مال اپنی زبان اپنے ہاتھ اور اپنے پیسے اس کی مدد کرے جو تھا حق یہ ہے کہ اس کا محافظ ہو اس کا رہنما ہو اس کے حالات کا آئینہ ہو پانچواں حق یہ ہے کہ سیر نہ ہو جبکہ وہ بھوکا ہو اور سیراب نہ ہو جبکہ وہ پیاسا ہو اور لباس نہ پہنے اگر وہ ننگا ہو چھٹا حق یہ ہے کہ اگر گھارا ہو تو گھرا اور اس کے پاس کوئی نوکر نہ ہو تو لازم ہے کہ اپنے اس بھائی کے پاس اس نوکر کو بھیج دو کہ وہ اس کے کپڑے دھوئے اور اس کا کھانا پکاگئے اور اس کا فرض پکائے اور ساتواں حق یہ ہے کہ اس کی قسم قبول کرے اس کی دعوت قبول کرے رخصت ہو تو اس کی عیادت کرے مرحلے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور اگر اس کی کوئی ضرورت معلوم ہو تو اس کو پورا کرنے میں جلدی کرے اور اس کو سوال کرنے پر مجبور نہ کرے اور جلد سے جلد پورا کرے اگر تو نے ایسا کیا تو میری محبت اس سے اور اس کی محبت تجھ سے مل جائے گی۔

۳۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَفْسٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي سَيْفٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ : كَتَبَ [بِهِ] أَصْحَابُنَا يَسْأَلُونَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَشْيَاءَ وَأَمْرُونِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ ، فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُجِبْنِي ، فَلَمَّا جِئْتُ لِوُدَّعَهُ قُلْتُ : سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُجِبْنِي ، فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَكْفُرُوا وَإِنْ مِنْ أَشَدِّ مَا أَفْتَرَسَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ ثَلَاثًا : إِنْصَافَ الْمَرْءِ مِنْ نَفْسِهِ حَتَّى لَا يَرْضَى لِأَخِيهِ مِنْ نَفْسِهِ إِلَّا بِمَا يَرْضَى لِنَفْسِهِ مِنْهُ ، وَمَوَاسَاةَ الْآخِ فِي الْمَالِ ، وَذِكْرَ اللَّهِ عَلَى كُلِّ خَالٍ لَيْسَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَكِنْ عِنْدَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَبْدَعَهُ .

۳۔ راوی کہتا ہے میرے بعض دوستوں نے جو کہ کوڈ میں تھے مجھے لکھا کہ میں چند مسئلے حضرت عبد اللہ سے دریافت کر کے لکھوں اور انھوں نے یہ بھی لکھا کہ میں دریافت کر دل کہ مسلمان بھائی کا حق کیا ہے میں نے حضرت سے دریافت کیا آپ نے کوئی جواب نہ دیا جب کوڈ جانے لگا اور حضرت سے رخصت ہونے آیا تو میں نے کہا۔ میں نے آپ سے مسلمان بھائی کے حق کے متعلق پوچھا تھا۔ مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ فرمایا مجھے خوف ہے کہ تم جاننے کے بعد عمل نہ کرنے سے کافر ہو جاؤ۔ اچھا سو خدا نے سب سے بڑا فرض اپنی مخلوق پر میں چیزوں کو قرار دیا ہے ایک یہ کہ آدمی اپنے نفس سے انصاف کرے باقی معنی کہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے دوسرے اپنے بھائی سے ہمدردی کرے عدل کے ساتھ تیسرے ذکر کرے اللہ کا ہر حال میں اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ سبحان اللہ و الحمد للہ

کہتا ہے بلکہ جو چیزیں اللہ نے حرام کر دی ہیں ان کو ترک کر دے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْدَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ مُرَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا عُبِدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَاءِ حَقِّ الْمُؤْمِنِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی اس سے بہتر عبادت نہیں کہ مومن کا حق ادا کیا جائے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ لَا يَشْتَعَ وَيَجُوعُ أَخُوهُ وَلَا يَرُدِّي وَيَقْطَعَ أَخُوهُ وَلَا يَنْكَسِي وَيَتَرَى أَخُوهُ ، فَمَا أَكْثَرُ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ ، وَ قَالَ : أَحَبُّ لِأَخِيكَ الْمُسْلِمِ مَا تَحِبُّ لِنَفْسِكَ وَإِذَا احْتَجَّتْ فَسَلِّهُ وَإِنْ سَأَلَكَ فَأَعْطِهِ لَا تَمْلِكُ خَيْرَ أَوْلِيَّةٍ لَكَ ، كُنْ لَهُ ظَهْرَ أَقَابَتِهِ لَكَ ظَهْرٌ ، إِذَا غَابَ فَأَحْفَظْهُ فِي غَيْبَتِهِ وَإِذَا شَرِدَ فَزُرْهُ وَأَجَلُهُ وَأَكْرَمُهُ فَإِنَّهُ مِنْكَ وَأَنْتَ مِنْهُ فَإِنْ كَانَ عَلَيْكَ غَائِبًا فَلَا تَعَارِفْهُ حَتَّى تَسْأَلَ سَمْعَتَهُ وَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ فَاحْمَدِ اللَّهَ وَإِنْ ابْتَلَى فَأَعِضْهُ وَإِنْ مَحَلَّ لَهُ فَأَعِضْهُ ، وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ : أَفِي ، انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ الْوَلَايَةِ وَإِذَا قَالَ : أَنْتَ عَدُوِّي كَفَسَ أَحَدُهُمَا ، فَإِذَا انْتَهَمَ انْمَاتَ الْإِبْرَانِ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَنْمَاتُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ ، وَ قَالَ : بَلَّغْنِي أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَزُحُّ نُورُهُ لَا يَهْلُ السَّمَاءُ كَمَا تَزُحُّ نُجُومُ السَّمَاءِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ وَلِيُّ اللَّهِ وَبُيِّنَهُ وَيَصْنَعُ لَهُ وَلَا يَقُولُ عَلَيْهِ إِلَّا الْحَقَّ وَلَا يَخَافُ غَيْرَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان کا حق مسلمان پر یہ ہے کہ سیر نہ ہو جبکہ اس کا بھائی بھوکا ہو اور سیرا بن نہ ہو جب کہ اس کا بھائی پیاسا ہو اور لباس نہ پہنے اگر اس کا بھائی ننگا ہو پس کس قدر عظیم ہے مسلمان کا حق پھر فرمایا اپنے مسلمان بھائی کے لئے دوست رکھ اس پر کر جس کو اپنے لئے دوست رکھے اور جب تو محتاج ہو تو اس سے سوال کرے اور اگر وہ تجھ سے سوال کرے تو اس کو دے اس پر احسان کر کے طول نہ کر وہ تجھے طول نہ کرے گا اس کا مددگار بن : وہ تیرا مددگار بنے گا اور جب وہ گھر سے باہر چلا جائے تو اس کے مال کی حفاظت کر اس کی دم موجودگی میں اور جب آجائے تو اس سے ملاقات کر اور بعزت و اکرام پیش آ۔ کیونکہ وہ تیرا ساتھی ہے اور تو اس کا۔ اگر وہ تجھ پر غصہ کرے تو اس سے جدا نہ ہو، یہاں تک کہ تو اس سے طلب احسان کرے۔ اگر اس سے اچھا سلوک ظاہر ہو تو وہ اکا شکر ادا کرے، اگر وہ کسی بلا میں مبتلا ہو تو اس کی مدد کر اور اگر وہ کسی قریب کا شکر دار ہو تو اس کی مدد کر اگر کوئی اپنے بھائی سے آت کہے تو ان کے درمیان محبت قطع ہو جائے گی اور اگر ایک دوسرے سے کہے کہ تو میرا دشمن ہے



تو دونوں میں سے ایک کافر ہو جائے گا اگر یہ کہنے والا سچا ہے تو وہ سارا کافر اور اگر یہ جھوٹا ہے تو یہ کافر اور اگر برادر مسلم کو تہمت لگائے گا تو ایمان اس کے دل میں اس طرح گھل کر رہ جائے گا جیسے نمک پاانی میں اور فرمایا مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ مومن کا نور آسمان والوں کے لئے اسی طرح مکتبہ جیسے زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ مومن اللہ کا دوست ہے اللہ کے دین کی مدد کرتا ہے اور اس کے لئے کام کرتا ہے اور خدا پر اقرار نہیں کرتا اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَ يَمُودَهُ إِذَا مَرَّصَ، وَيَنْسَحَ لَهُ إِذَا غَابَ، وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَا، وَيَسْتَبِيعُهُ إِذَا هَامَاتَ. عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ وَنَحْوِهِ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان پر مسلمان بھائی کا یہ حق ہے کہ جب اس سے ملے تو سلام کرے اور جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب وہ گھر سے دور ہو تو اس کے لئے طالب خیر ہو اور جب وہ چھینکے تو اس کے لئے الحمد للہ کہے اور جب بلائے تو اس کے پاس آئے مر جائے تو مشابعت جائزہ کرے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْعَامُودِ الْخَارِثِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَا حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ؟ قَالَ: إِنَّ مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ الْمَوَدَّةَ لَهُ فِي صَدْرِهِ، وَالْمُؤَاوَاةَ لَهُ فِي مَالِهِ، وَالْخَلْفَ لَهُ فِي أَهْلِيهِ، وَالنُّصْرَةَ لَهُ فِي قُلُوبِهِ، وَإِنْ كَانَ نَافِلَةً فِي الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ غَائِبًا أَخَذَ لَهُ بِنَصْبِهِ، وَإِذَا هَامَاتِ الزَّيَارَةُ إِلَى قَبْرِهِ وَأَنْ لَا يَظْلِمَهُ وَأَنْ لَا يَغْشَاهُ وَأَنْ لَا يَخُونَهُ وَأَنْ لَا يَخْلُدَهُ وَأَنْ لَا يَكْذِبَ بِهِ وَأَنْ لَا يَقُولَ لَهُ أَفٍّ، وَإِذَا قَالَ لَهُ: أَفٍّ فَلَيْسَ بَيْنَهُمَا وَلَايَةٌ، وَإِذَا قَالَ لَهُ: أَنْتَ عَدُوِّي فَقَدْ كَفَرَا أَحَدُهُمَا، وَإِذَا اتَّهَمَهُ اثْنَانِ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَتَمَثَّلُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کا مومن پر حق یہ ہے کہ اس کے سینے میں اس کی محبت ہو اور اس کے مال میں ہمدردی کرے اور اس کے مالہ بچوں میں اس کا جانشین بنے اور اگر اس پر کوئی ظلم کرے تو اس کی مدد کرے اور اگر وہ غائب ہو اور مسلمانوں میں مال غنیمت تقسیم ہو تو اس کا حصہ لے لے اور اگر وہ مر جائے تو اس کی قبر کی زیارت کرے اور اس پر ظلم نہ کرے دھوکا نہ دے خیانت نہ کرے سوا اس کے جھٹلائے نہیں، اُف نہ کہے۔ ورنہ ان کے درمیان محبت نہ رہے گی اور دونوں میں سے جو کوئی یہ کہے گا کہ تو میرا دشمن ہے تو وہ کفر کرے گا اور اگر اسے تہمت لگائے گا تو اس کے دل میں ایمان اس طرح گھل جائے گا جیسے نمک پاانی میں۔

۸۔ مُعْتَدِنٌ يَحْنِي ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ الْكَلْبِ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : كُنْتُ أَلُوفُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَعَرَسَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا كَانَ سَأَلَنِي الذَّهَابَ مَعَهُ فِي خَاجَةٍ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَكِرِهْتُ أَنْ أَدْعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ وَ أَذْهَبَ إِلَيْهِ قَبِيلًا أَنَا أَلُوفُ إِذْ أَشَارَ إِلَيَّ أَيْضًا قَرَأَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا أَبَانُ إِيَّاكَ يُرِيدُ هَذَا ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَنْ هُوَ ؟ قُلْتُ : رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، قَالَ : هُوَ عَلَى مِثْلِ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَادْهَبْ إِلَيْهِ قُلْتُ : فَاقْطَعْ الطَّوْفَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : وَإِنْ كَانَ طَوَافُ الْقَرِصَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَتَحَبَّبْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ : أَخْبِرْنِي عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ فَقَالَ : يَا أَبَانُ دَعَا لَاتِرْدُهُ ، قُلْتُ : بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ فَلَمْ أَزَلْ أُرَدِّدْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا أَبَانُ تُفَارِمُهُ شَطْرَ مَالِكَ ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ قَرَأَنِي مَا دَخَلَنِي فَقَالَ : يَا أَبَانُ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ ذَكَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ ؟ قُلْتُ : بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ : أَمَا إِذَا أَنْتَ قَاسَمْتَهُ فَلَمْ تُؤَيِّرْهُ بَعْدُ ، إِنَّمَا أَنْتَ وَ هُوَ سَوَاءٌ ، إِنَّمَا تُؤَيِّرُهُ إِذَا أَنْتَ أَعْطَيْتَهُ مِنْ النِّصْفِ الْآخِرِ .

۸۔ ابان بن تخلف سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ طواف کر رہا تھا کہ میرا ایک ساتھی آیا اور مجھے ساتھ ایک ضرورت سے لے جانا چاہا اس اشارہ سے مجھے بلایا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو چھوڑ کر جانا برا سمجھا میں طواف میں مشغول تھا کہ اس نے پھر اشارہ کیا حضرت نے دیکھ لیا اور فرمایا : اے ابان کیا یہ تجھے بلا رہا ہے میں نے کہا جی ہاں فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا میرا ساتھی ہے فرمایا کیا یہ بھی اسی عقیدہ کا ہے جس کا تجھے جس کا تو ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا اس کے پاس جا۔ میں نے کہا کیا طواف قطع کر دوں فرمایا ہاں ، میں نے کہا اگر طواف واجب ہو فرمایا ہاں۔ پس میں چلا گیا۔ بعد میں جب میں پھر حاضر خدمت ہوا تو میں نے حق موسیٰ کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اے ابان ترک کر اس کا علم ، میں نے کہا بہتر اس کے بعد میں برابر پوچھتا رہا۔ فرمایا اے ابان اس کا نصف مال اس کو دے دے پھر حضرت نے میری طرف دیکھا اور اس حق کو سن کر میرے چہرے پر تغیر محسوس کیا۔ فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ خدا نے اپنے نفسوں پر ایسا کرنے والوں کا ذکر کیا ہے میں نے کہا معلوم ہے۔ فرمایا جب تو اپنا آدھا مال دے دے تو اپنے کسی پر ترجیح نہ دے تو اور وہ برابر ہیں۔ ہاں جب تو باقی آدھا بھی اسے دے دے تب اپنے کو اس پر ترجیح نہ دے

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ ابْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عَيْسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَابْنُ أَبِي يَغْفُورٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَلْحَةَ فَقَالَ ابْتِدَاءً مِنْهُ : يَا ابْنَ أَبِي يَغْفُورٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سِتُّ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ يَمِينِ اللَّهِ ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَغْفُورٍ : وَمَا هُنَّ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : يُحِبُّ الْمَرْءُ

الْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِأَعَزِّ أَهْلِهِ ، وَيَكْرَهُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ مَا يَكْرَهُ لِأَعَزِّ أَهْلِهِ ، وَيُنَاصِحُهُ  
 الْوَلَايَةَ ، فَبَكَى ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ وَقَالَ : كَيْفَ يُنَاصِحُهُ الْوَلَايَةَ ؟ قَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْقُوبَ إِذَا كَانَ مِنْهُ  
 بِئْسَ الْبَيْتُ لَكَ بِشَأْنِهِ فَفَرِّحْ لِفَرَحِهِ إِنْ هُوَ فَرِحَ وَحَزِنَ لِحُزْنِهِ إِنْ هُوَ حَزِنَ وَإِنْ كَانَ عَنْدَهُ مَا  
 يُفَرِّحُ عَنْهُ فَرِّحْ عَنْهُ وَالْأَدْعَاءُ لَهُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : ثَلَاثُ لَكُمْ ، وَثَلَاثُ لَنَا أَنْ تَعْرِفُوا  
 قُلُوبَنَا وَأَنْ تَطْلُقُوا عَقِبَنَا وَأَنْ تَنْتَظِرُوا عَاقِبَتَنَا ، فَمَنْ كَانَ هَكَذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْتَنْصِيهِ  
 بِتُورِهِمْ مَنْ هُوَ أَسْمَلُ مِنْهُمْ وَأَمَّا الَّذِينَ عَنْ يَمِينِ اللَّهِ فَلَوْ أَنَّهُمْ يَرَاهُمْ مَنْ دُونَهُمْ لَمْ يَنْهَنُتْهُمْ الْعَيْنُ وَمَا  
 يَرَوْنَ مِنْ فَضْلِهِمْ ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ : وَمَالَهُمْ لَا يَرَوْنَ وَهُمْ عَنْ يَمِينِ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْقُوبَ  
 إِنَّهُمْ مَحْجُوبُونَ بِتُورِ اللَّهِ ، أَمَا بَلَغَكَ الْحَدِيثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ عَنْ  
 يَمِينِ الْعَرْشِ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَعَنْ يَمِينِ اللَّهِ وَجُوهَهُمْ أَبْيَضُ مِنَ الثَّلَاجِ وَأَضْوَاهُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُنَاجِبَةِ ، يَسْأَلُ  
 الشَّائِلُ مَا هُوَ لَاءُ ؟ فَيَقَالُ : هَؤُلَاءِ الَّذِينَ تَحَابَبُوا فِي جَلَالِ اللَّهِ .

۹۔ عیسیٰ بن منصور سے روایت ہے کہ میں اور ابن ابی یعفور اور عبد اللہ بن طلحہ حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر  
 تھے اور حضرت نے خود ہی فرمایا اے ابن ابی یعفور رسول اللہ نے چھ خصلتیں بیان کی ہیں جس میں وہ پائی جائیں گی وہ خدا کے  
 سامنے کمال تقرب میں ہوگا ابن ابی یعفور نے کہا۔ وہ کیا ہیں۔ فرمایا مومن اپنے مومن بھائی کے لئے وہی دوست رکھے جو اپنے  
 عزیز ترین خاندان والوں کے لئے دوست رکھتا ہے اور بندہ مومن کے لئے ناپسند کرے اس امر کو جسے وہ اپنے عزیز ترین خاندان  
 والوں کے لئے ناپسند کرتا ہے اور فاسق محبت کا اظہار کرے۔ یہ سن کر ابن ابی یعفور رو دیئے اور کہنے لگے یہ کیسے فرمایا اگر  
 تمہارے اندر یہ تین خصلتیں ہوں گی تو وہ اپنے راز کو ظاہر کرے گا اور خوش ہوگا اس کی خوشی سے جب کہ وہ خوش ہو۔ اور غمگین  
 ہوگا اس کے غم سے جب کہ وہ رنجیدہ ہوگا اور اگر اس کے پاس کوئی چیز اس کے خوش کرنے کے لئے نہ ہوگی تو وہ خدا سے اس کے  
 لئے دعا کرے گا پھر حضرت نے فرمایا یہ تین تمہارے لئے ہیں اور دوسری تین ہمارے لئے ہیں پہلی یہ کہ تم ہماری فیصلت کو سچا نوادہ  
 یہ کہ تم ہمارے پیچھے چلو، تیسرے یہ کہ انتظار کرو ہماری سلطنت کا جو دنیا کے اختتام پر ہوگی جس میں یہ باتیں پائی جائیں گی وہ تقریباً  
 بارگاہ ایزدی ہوگا اس کے نور سے اس سے نیچے کے درجہ والے نور حاصل کریں گے جو لوگ مقام قربت ایزدی میں ہوں گے جب ان کو نیچے دیا  
 دیکھیں گے تو ان کو اپنا موجودہ عیش اچھا معلوم نہ ہوگا اور پر والوں کی فیصلت کے مقابل ابن ابی یعفور نے کہا جو جماعت قربت ایزدی  
 رکھتی ہوگی اسے دیکھا کیوں نہ جاسکے گا فرمایا وہ نور خدا سے ڈھکے ہوئے ہوں گے کیا تم نے رسول اللہ کی وہ حدیث نہیں  
 سنی کہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے عرش کے داہنی جانب جن کے چہرے برنس سے زیادہ سفید ہوں گے اور سورج سے زیادہ چمکدار  
 ایک پوچھنے والا پوچھے گا یہ کون ہیں جواب دیا جائے گا یہ جلال ایزدی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت  
 کرنے والے تھے۔

۱۰۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْسٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَجَلَانَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَدَخَلَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ كَيْفَ مَنْ خَلَفْتَ مِنْ إِخْوَانِكَ؟ قَالَ: فَأَحْسَنَ الشَّاءِ وَرَكَشِي وَأَطْرَئِي، فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ عِبَادَةُ أَغْنِيَاءِهِمْ عَلَى فَقْرَائِهِمْ؟ فَقَالَ: قَلِيلَةٌ، قَالَ: وَكَيْفَ مُشَاهَدَةُ أَغْنِيَاءِهِمْ لِفَقْرَائِهِمْ؟ قَالَ: قَلِيلَةٌ، قَالَ: فَكَيْفَ صِلَةُ أَغْنِيَاءِهِمْ لِفَقْرَائِهِمْ فِي ذَاتِ أَيْدِيهِمْ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لَتَذْكُرُ أَخْلَاقًا قَلَّ مَا هِيَ فِيهِمْ عِنْدَنَا، قَالَ: فَقَالَ: فَكَيْفَ تَرْعُهُمْ هَؤُلَاءِ أَنْهُمْ شِبَعَةٌ.

۱۰۔ محمد بن عثمان سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور سلام کیا آپ نے فرمایا کیا حال ہے وہاں تمہارے سون بھائیوں کا۔ اس نے بڑی تعریف کی بیعت پر قائم رہنے کا ذکر کیا اور ان کے اوصاف میں بیان کیا کہ حضرت نے پوچھا اغنیاء کا فقر کے پاس پرشش احوال کے لئے آنا کیسا ہے اس نے کہا بہت کم، فرمایا مال داروں کا فقر اسے ملنا جتنا کیسا ہے کہا بہت کم، فرمایا اغنیاء کا فقر اسے ملنا کیسا ہے اس نے کہا آپ ایسے اخلاق کا ذکر فرما رہے ہیں جن کی ہمارے یہاں کمی ہے فرمایا پھر تم ان کو شیعہ کیوں گمان کرتے ہو۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ الشَّبْعَةَ عِنْدَنَا كَثِيرٌ فَقَالَ: [وَأَهْلُ يَعْطِفُ الْغَنِيُّ عَلَى الْفَقِيرِ؟ وَهَلْ يَتَجَاوَزُ الْمُحْسِنُ عَنِ الْمُسْبِي؟] وَيَتَوَاسَوْنَ؟ قُلْتُ: لَا، فَقَالَ: لَيْسَ هَؤُلَاءِ شَبْعَةُ الشَّيْعَةِ مِمَّنْ يَفْعَلُ هَذَا.

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے یہاں شیعہ بہت ہیں۔ فرمایا مال دار فقیروں سے ہر بات کا رتاؤ کرتے ہیں احسان کرنے والے گدگادوں سے درگزر کرتے ہیں اور ان میں باہمی ہمدردی ہے۔ میں نے کہا نہیں فرمایا تو وہ شیعہ نہیں، شیعہ وہ ہے جو ایسا ہو۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسٍ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ فَضِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: عَظِّمُوا أَصْحَابَكُمْ وَوَقِّرُوهُمْ وَلَا يَتَجَبَّرْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا تَنَازَرُوا وَلَا تَحَايِدُوا وَإِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ، كُونُوا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلِصِينَ.

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی عظمت کروان کا وقت تم رکھو اور ایک دوسرے سے بدگمان نہ بنو اور نقصان نہ پہنچائے جس نہ کرے اپنے کو بخل سے بچاؤ اور خدا کے سپے بند سے بنو۔

۱۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَصَّالٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: أَيُّجِبُّ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَدْخُلُ يَدُهُ فِي كِبْسِهِ فَيَأْخُذُ

حَاجَتُهُ فَلَا يَدْفَعُهُ؛ فَقُلْتُ: مَا أَعْرِفُ ذَلِكَ فَيَا، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: فَلَا شَيْءَ إِذَا، قُلْتُ: قَالَ لَهْلَاكَ إِذَا، فَقَالَ: إِنَّ الْقَوْمَ لَمْ يُعْطُوا أَحْلَامَهُمْ بَعْدَ.

۱۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیا تمہارے درمیان ایسا ہے کہ ایک برادر مومن دوسرے مومن کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی حاجت پوری کر لے لے اور وہ اس کو منع نہیں کرتا۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا ایسا تو ہم میں کوئی نہیں۔ مندرجہ بالا تو کچھ بھی نہیں۔ میں نے کہا تو ہم سب جہنمی ہوئے۔ فرمایا میری یہ مراد نہیں بلکہ یہ ہے کہ ابھی ان شیعوں میں اتنی عقل نہیں کہ آداب ایمان سمجھیں۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، رَفَعَهُ؛ عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ، فَقَالَ: سَبْعُونَ حَقًّا لَا أُخِيرُكَ إِلَّا بِسَبْعَةٍ فَإِنِّي عَلَىكَ مُشْفِقٌ إِلَّا تَحْتَمِلَ، فَقُلْتُ: بَلَى إِنِ شَاءَ اللَّهُ، فَقَالَ: لَا تَشْعَبْ وَيَجُوعُ وَلَا تَكْتَسِبْ وَيَعْرِى؛ وَتَكُونُ ذَلِيلًا وَقَمِيصُهُ الَّذِي يَلْبَسُهُ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْكَلُمُ بِهِ وَتُحِبُّ لَهُ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَإِنْ كَانَتْ لَكَ جَارِيَةٌ بَعَثْتَهَا لِنَمِيْهِدٍ فِرَاشَهُ وَتَسْعَى فِي حَوَائِجِهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ وَصَلَتْ وَلَا يَبْنُكَ يَوْلَايُنَا وَيَوْلَايُنَا يَوْلَايَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حق مومن کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا برادر مومن کے ستر حق ہیں میں ان میں سے صرت سات بتاؤں گا۔ میں تم پر مہربان ہوں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم تحمل نہ کر سکو، میں نے کہا ہاں اگر اللہ نے چاہا۔ فرمایا تم کھاؤ اگر برادر مومن بھوکا ہو۔ مت پہنؤ اگر وہ تنگاہ ہو، اس کے رہنما بنو، اس کے رازدار بنو اور جو چیز اپنے لئے پسند کرو اس کے لئے بھی پسند کرو اور اس کی زبان گویا بنو، اگر تمہاری کنیز ہو تو اس کو بھی جو تاکو وہ اس کے لئے بستر بچھائے۔ اور اس کی ضرورتیں پوری کرنے کی رات دن کوشش کرو اگر ایسا کر گئے تو اپنی محبت ہماری محبت سے محبت خدا کے ساتھ ملا دو گے۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحُونُهُ، وَيَحِقُّ عَلَى الْمُسْلِمِ الْإِحْسَانُ فِي التَّوَاصِلِ، وَالتَّعَاوُنُ عَلَى التَّقَاطُفِ، وَالْمُوَاسَاةُ لِأَهْلِ الْحَاجَةِ، وَتَعَاطُفٌ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى تَكُونُوا كَمَا أَمَرَ كُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ» مُتَرَاجِمِينَ مُفْتَقِينَ لِنَاغَابٍ عَنْكُمْ مِنْ أَمْرِهُمْ عَلَى مَا مَقَضَى عَلَيْهِ مَعَشَرُ الْأَنْصَارِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے چاہیے کہ اس پر ظلم نہ کرے، اس کو سوا نہ کرے اس کے مال میں خیانت نہ کرے اور مسلمانوں کو سزا دے کہ آپس میں اتحاد رکھیں اور لطف و مہربانی میں تعاون کریں اور اہل حاجت

کے ساتھ ہمدردی کریں اور ایک دوسرے پر بہرہ بان رہیں تاکہ تم ویسے ہی بن جاؤ۔ جیسا خدا نے حکم دیا ہے آپس میں رحم کرنے والے اور مومن کے سفر میں ہونے کی حالت میں ہمدردی اور غمگساری اس طرح کرنا جیسی عہد رسول اللہ میں تھی۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، حَقٌّ عَلَى الْمُسْلِمِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَنْ يُعْلِمَ إِخْوَانَهُ ، وَحَقٌّ عَلَى إِخْوَانِهِ إِذَا قَدِمَ أَنْ يَأْتُوهُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے مسلمان کا فرض ہے کہ جب سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو آگاہ کرے اور بھائیوں کا فرض ہے کہ جب وہ آئے تو اس سے ملنے آئیں۔

## دو سو چارواں باب تراحم وتعاطف

((بَابُ التَّرَاحُمِ وَالتَّعَاطُفِ)) ۲۰۴

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْقَرِّ قُوفِي قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ : اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا إِخْوَةً بَرَّةً ، مُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ ، مُتَوَاصِلِينَ ، مُتَرَاحِمِينَ ، تَزَادُوا وَتَلَاقُوا وَتَدَاكَّرُوا أَمْرًا وَأَخِيَّةً .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ انھوں نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور آپس میں نیک بھائی بنو اور قریب رہو اللہ دوسرے سے محبت کرو و صلہ رحم کرو اگر دوسرے سے ملاقات کرو اور ہمارے حالات کو ایک دوسرے سے بیان کرو اور ہمارے ذکر کو درست رکھو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ كَلْبِ بْنِ الصَّدَاقِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : تَوَاصَلُوا وَتَبَارَّزُوا وَتَرَاحَمُوا وَكُونُوا إِخْوَةً بَرَّةً كَمَا أَمَرَ كُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے باہم صلہ رحم کرو، دینیکی کرو، ایک دوسرے پر رحم کرو اور نیکی پسند بھائی بنو جیسا

کرفدانے تم کو حکم دیا ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: تَوَاصَلُوا وَتَبَارَكُوا وَتَرَاخَمُوا وَتَعَاطَفُوا .

۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا صلہ رحم کرو، نیکی کرو ایک دوسرے پر رحم کرو اور آپس میں ہمدردی کا برتاؤ کرو۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: يَجُوزُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْإِحْتِمَادُ فِي التَّوَاصُلِ، وَالتَّعَاوُنُ عَلَى التَّعَاطُفِ، وَالْمُؤَاوَاةُ لِأَهْلِ الْحَاجَةِ، وَتَعَاطُفٌ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى تَكُونُوا كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «فَرَحْمَاءُ بَيْنَهُمْ» مُتَرَاجِمِينَ ، مُغْتَمِّينَ لِمَا غَابَ عَنْكُمْ مِنْ أَمْرِهِمْ عَلَى مَا مَضَى عَلَيْهِ مَعَشَرُ الْأَنْصَارِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم .

سہ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان پر فرض ہے صلہ رحم کرنا، مہربانی اور ہمدردی میں تعاون صاحبان حاجت سے اور آپس میں ایک دوسرے سے ہمدردی تاکہ تم ایسے ہی ہو جاؤ جیسا اللہ نے حکم دیا ہے آپس میں ایک دوسرے سے رحم کا برتاؤ کرنے والے ہیں ہمدردی کرنے والے اور بحالت سفر اس کے عیال سے غمخواری کرنے والے ہیں عہد رسول میں جس طرح انصار کا برتاؤ آپس میں تھا ویسا ہی برتاؤ رکھو۔

## دوسو پانچواں باب

### زیارت اخوان

(بَابُ زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ) ۲۰۵

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ [عَلِيِّ بْنِ قُصَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ اللَّهُ لَا لِعَمَلِهِ الْيَمَاسَ مَوْعِدًا لِلَّهِ وَتَجَرَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَهُ لَا طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص خوشنودی خدا کے لئے اور وعدہ گاہے خدا کی تلاش کے لئے ارشاد فرمایا جو اس کے ہانے کے لئے زیارت مومنین کرے تو خدا اس پر ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے جو خدا دیتے ہیں آگاہ ہو۔ تم

خوش رہا اور جنت تم سے خوش رہے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ حَيْثِمَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَوْدِعَهُ فَقَالَ : يَا حَيْثِمَةُ أُبَلِّغُكَ مِنْ تَرَى مِنْ مَوَالِينَا السَّلَامَ وَأَوْصِيَهُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ الْعَظِيمِ وَأَنْ يَعُودَ غَنِيَتَهُمْ عَلَى فَقِيرِهِمْ وَقَوِيَّتَهُمْ عَلَى ضَعِيفِهِمْ وَأَنْ يَشْهَدَ حَبِيْبَهُمْ جَنَازَةَ مَيِّتِهِمْ وَأَنْ يَتَلَقَّوْا فِي بُيُوتِهِمْ فَإِنْ لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَيًّا لَا مِرْنَا ، رَجِمَ اللَّهُ عَبْدًا أَحْيَا أَمَرْنَا ، يَا حَيْثِمَةُ أُبَلِّغُكَ مَوَالِيَنَا أَنَّا لَا نَغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِلَّا بِعَمَلٍ وَأَنْهُمْ لَنْ يَنَالُوا وَلَا يَنَالُنَا إِلَّا بِالْوَرَعِ وَإِنْ أَشَدَّ النَّاسُ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَذَابًا ثُمَّ خَالَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ .

۲۔ حثیمہ سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں رغبت ہونے کے لئے آیا آپ نے فرمایا اے حثیمہ ہمارے دوستوں کو ہمارا سلام پہنچا دینا اور اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرنا اور کہنا کہ مالدار فقیروں کی عیادت کیا کریں اور قوی ضعیفوں کی اور ان کے جنازہ میں موجود رہا کریں اور اپنے گھروں میں ایک دوسرے سے ملنے رہا کریں۔ یہ ملنا جلتا سمار امر امت کے لئے زندگی ہے اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمارے ام کو زندہ رکھے۔ اے حثیمہ! ہمارے دوستوں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ ہم ان سے دفع نہیں کرتے کسی عذاب کو جو اللہ کی طرف سے ہو مگر عمل سے یعنی صرت اقرار امت کافی نہیں جب تک عمل صالح نہ ہو اور وہ ہماری ولایت و محبت کو پرہیزگاری کے بغیر نہیں پاسکتے۔ روز قیامت سب سے زیادہ حیرت میں وہ ہوگا جو صلہ کی تعریف کرے اور پھر عملاً دوسرے وقت اس کی مخالفت کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو الْيَمَانِيِّ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : حَدَّثَنِي جَبْرِئِيلُ عليه السلام : أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَهْبَطَ إِلَى الْأَرْضِ مَلَكًا ، فَأَقْبَلَ ذَلِكَ الْمَلَكُ يَمْشِي حَتَّى وَقَعَ إِلَى بَابٍ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّ الدَّارِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ : مَا حَاجَتُكَ إِلَى رَبِّ هَذِهِ الدَّارِ؟ قَالَ : أَخِي مُسْلِمٌ زُرْتُهُ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ لَهُ الْمَلَكُ : مَا جَاءَ بِكَ إِذَا ذَاكَ؟ فَقَالَ : مَا جَاءَنِي إِلَّا ذَاكَ، فَقَالَ : إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ وَهُوَ يَقْرُئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ : وَجِبَتْ لَكَ الْجَنَّةُ وَقَالَ الْمَلَكُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : أَيُّمَا مُسْلِمٍ زَارَ مُسْلِمًا فَلَيْسَ بِإِيَّاهُ زَارًا، إِنِّي زَارٌ، زَادَ وَثَابَهُ عَلَى الْجَنَّةِ .

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو زمین پر اتارا وہ چلتا پھرتا ایک در پر پہنچا۔ جہاں ایک شخص کھڑا ہوا گھر والے سے داخلہ کی اجازت چاہتا ہے فرشتہ نے کہا اس گھر والے



سے تمہاری کیا حاجت ہے۔ اس نے کہا یہ میرا مسلمان بھائی ہے۔ میں خوشنودی کے لئے اس کی زیارت کو آیا ہوں۔ فرشتے نے کہا بس یہی چیز تجھے لائی ہے اس نے کہا ہاں۔ فرشتہ نے کہا۔ میں اللہ کا پیغام تیرے پاس لایا ہوں۔ وہ تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے میں نے جنت کو تجھ پر واجب کیا ہے اور یہ بھی فرماتا ہے جو مسلمان، مسلمان کی زیارت کرے گا اس نے گویا میری زیارت کی۔ اور اس کا ثواب میرے اوپر جنت کا دینا ہے۔

۴۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّهْدِيِّ، عَنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِيَّايَ زِدْتُ وَثَوَابَكَ عَلَيَّ؛ وَلَسْتُ أَرْضَى لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کی، خدا کہتا ہے تو نے میری زیارت کی تیرا ثواب میرے اوپر ہے اور میں تیرے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہ ہوں گا

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي جَانِبِ الْمِصْرَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ فَهُوَ زَوْرَةٌ؛ وَحَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكْرِمَ زَوْرَةً

۵۔ راوی کہتا ہے۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے بعد مسافت کے بعد داخل شہر یا خارج شہر میں محض خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کی تو وہ خدا کے زائرین میں سے ہے اور خدا کے لئے سزاوار یہ ہے کہ وہ اپنے زائرین کا اکرام کرے۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: أَنْتَ ضَيْفِي وَزَائِرِي، عَلَيَّ وَرَاكَ وَقَدْ أَوْجَبْتُ لَكَ الْجَنَّةَ بِحُبِّكَ إِيَّاهُ.

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کی زیارت کی اس کے گھر جاکر تو خدا فرماتا ہے تو میرا ہمان اور زائر ہے تیری ہمانی میرے اوپر ہے اور میں نے جنت کو تیرے لئے واجب کیا اس لئے کہ تو اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي غُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

يَقُولُ : مَنْ رَأَى أَخَاهُ فِي اللَّهِ فِي مَرَضٍ أَوْ صِحَّةٍ ، لَا يَأْتِيهِ خِذَاعٌ وَلَا اسْتِذْأَالٌ ، وَكَرَّ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَ فِي قَفَاهُ أَنْ : طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ فَأَنْتُمْ زُرُّوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ وَفَدَّالٌ حَمِينَ حَتَّى يَأْتِيَ مَنَزِلَهُ ، فَقَالَ لَهُ يُسَيِّرُ : جُعِلَتْ وِدَاكَ وَإِنْ كَانَ الْمَكَانُ بَعِيدًا قَالَ : نَعَمْ يَا سَيِّرُ وَإِنْ كَانَ الْمَكَانُ مَسِيرَةً سَعَةً ، فَإِنَّ اللَّهَ جَوَادٌ وَالْعَمَلُ يَكُونُ كَثِيرَةً ، يُشْتَبِعُونَهُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنَزِلِهِ .

۷۔ ابو عروہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر بوسن کی زیارت کی مرض میں یا صحت میں اور مکر و فریب نہ کیا اور بدلہ نہ چاہا تو خدا ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مقرر کرے گا کہ اس کے پس پشت کچھ ہیں تو خوش رہو اور جنت تھم سے خوش رہو تم اللہ کے نائبر ہو اور تم خدا کے جہان ہو یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں واپس آئے۔ یسیر نے کہا چاہے اس کا گھر کتنی ہی دور ہو فرمایا ہاں اگرچہ اس کا گھر ایک سال کی مسافت پر ہو۔ اللہ جو ادب ہے اور اس کے ملائکہ کثرت سے ہیں وہ اس کے پیچھے چلتے ہیں جب تک وہ گھر میں داخل ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ رَأَى أَخَاهُ فِي اللَّهِ وَجَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَخْطُرُ بَيْنَ قُبَاطِيٍّ مِنْ نُورٍ ، وَلَا يَمُرُّ بِشَيْءٍ إِلَّا أَضَاءَ لَهُ حَتَّى يَقِفَ بَيْنَ يَدَيْهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَيَقُولَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ : مَرْحَبًا ! وَإِذَا قَالَ : مَرْحَبًا أَجَزَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ الْعُطْبَةَ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر بوسن کی زیارت کی۔ وہ روز قیامت نور کے پردوں میں چلتا ہوا آئے گا اور جب سر اترے جلال الہی کے سامنے آئے گا تو اللہ اس سے کہے گا: مرحبا! اور جب مرحبا کہے گا تو اللہ عزوجل اپنی بخشش عظیم کو اس کے لئے جاری کرے گا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَالحسين بن سعيد ، عَنْ الثَّوْرِيِّ سُوْدِي ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ ذَا بَرٍّ أَخَاهُ لِلْغَيْبَةِ ، الْيَمَاسُ وَجَدَ اللَّهَ : رَغْبَةً فِيمَا عِنْدَهُ ، وَكَرَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَهُ مِنْ حَلْفِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنَزِلِهِ : الْأُطْبَةُ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بندہ مسلم جب اپنے بھائی کی زیارت کو صرف خوشنودی خدا کے لئے نکلتا

ہے اور کوئی ذاتی غرض نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے کہ جب تک وہ اپنے گھر واپس ہو اس سے کہتے رہیں کہ تو خوش اور جنت تجھ سے خوش۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ [عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ] عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا زَا مَسْلَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي اللَّهِ وَوَلَّهِ إِلَّا نَادَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَيُّهَا الرَّائِظُ طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مسلمان اپنے بھائی کی زیارت کو محض خوشنودی خدا کے لئے نکلتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو نوازیلے تو خوش اور تجھ سے جنت خوش رہے۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعاً، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَنَّةً لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ حَكَمَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْحَقِّ، وَرَجُلٌ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللَّهِ، وَرَجُلٌ آثَرَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللَّهِ.

۱۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک جنت ایسی ہے کہ اس میں تین ہی قسم کے لوگ داخل ہوں گے ایک وہ جس نے اپنے نفس پر حق کے ساتھ حکم کیا ہو گا دوسرے وہ جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی ہو تیسرے وہ جس نے اپنے مومن بھائی کو محض خوشنودی خدا کے لئے اپنے اوپر ترجیح دی ہو گی۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُخْرِجُ إِلَى أَخِيهِ يَزُورُهُ فَيُؤَكِّدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكًا فَيَصْعَقُ جَنَاحًا فِي الْأَرْضِ وَجَنَاحًا فِي السَّمَاءِ يُظِلُّهُ، فَإِذَا دَخَلَ إِلَى مَنْزِلِهِ نَادَى الْعَبَّارُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُعْظِمُ لِحَقِّي الْمُنِيعُ لِأَثَارِ نَيْبِي، حَقٌّ عَلَيَّ إِعْظَامُكَ، سَلَنِي آعِظُكَ، أَدْعُنِي أَجِيبُكَ، أَسْكُتُ أَتَدِينُكَ، فَإِذَا انْصَرَفَ شَبَعَهُ الْمَلَكُ يُظِلُّهُ بِجَنَاحِهِ حَتَّى يَدْخُلَ إِلَى مَنْزِلِهِ، ثُمَّ يُنَادِيهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُعْظِمُ لِحَقِّي حَقٌّ عَلَيَّ إِكْرَامُكَ قَدْ أَوْجَبْتُ لَكَ جَنَّتِي وَشَفَعْتُكَ فِي عِبَادِي.

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب بندہ مومن ہوا وہ کہتا ہے کہ اپنے بھائی کی زیارت کرے تو خدا اس

پر ایک فرشتے کو مقرر کرتا ہے وہ اپنا ایک بازو زمین پر رکھتا ہے اور دوسرا آسمان پر اور جب تک وہ اپنے گھر کی طرف لوٹے اس پر سایہ کئے رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ندا کرتا ہے اے میرے بندے! میرے حق کی عظمت کرنے والے میرے نبی کے آثار کا اتباع کرنے والے تیری بزرگی قائم رکھنا میرا حق ہے تو مجھ سے سوال کریں تجھے دوں گا، تو مجھ سے دعا کریں میں قبول کروں گا اگر تو چپ رہے گا تو میں ابتداء کر دوں گا۔ جب وہ اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہے تو فرشتہ سایہ اپنے پروں سے کرتا ہوا پیچھے چلتا ہے خدا تعالیٰ اس سے کہتا ہے کہ اے میرے حق کی عظمت کرنے والے تیرا اکرم مجھ پر لازم ہے میرے اپنی جنت کو تجھ پر واجب کیا اور اپنے بندوں کے لئے تیری شفاعت کو قبول کیا۔

۱۳۔ صالح بن عقیبہ، عن عقیبہ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لزيارة المؤمنين في الله خير من عقيق عشرين قلاب مؤمنين، ومن اعتق رقبة مؤمنة وقضى كل عضو عن مؤمن النار حتى أن الفرج يقي الفرج.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خوشنودی خدا کے لئے کسی مومن کی زیارت کرنا بہتر ہے دس غلام آزاد کرنے سے جو ایک مومن غلام آزاد کرے گا تو اس کا ایک ایک عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو آتش جہنم سے نجات دے گا یہاں تک کہ شرمگاہ تک کو بچائے گا۔

۱۴۔ صالح بن عقیبہ، عن صفوان الجمال، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: آيما ثلاثة مؤمنين اجتمعوا عندنا لهم، ياتسون بوائقه ولا يخافون عقابك ودين جوارعنا، إن دعوا الله أجابهم وإن سألوا أعطاهم وإن استزادوا زادهم وإن سكتوا ابتدأهم.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر تین ایسے مومن اپنے بھائی کے پاس جمع ہوں جو اس کے ہلاک کرنے والے جاہلانہ فتوؤں سے بے خوف ہوں اور اس کی فریب کاری سے بے خوف ہوں اور جو اس کے پاس ہو اس کے لئے کی امید رکھتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور جو وہ مانگتے ہیں ان کو عطا کرتا ہے اگر زیادتی چاہیں تو زیادہ کرتا اور اگر مانگنے سے چپ رہیں تو اپنی طرف سے دیتا ہے۔

۱۵۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن أبي أيوب قال: سمعت أبا حمزة يقول: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: من زار أخاه المؤمن لله لا يغريه، يطلب به ثواب الله وتنجز ما وعده الله عز وجل وكل الله عز وجل به سبعين ألف ملك، من حين يخرج من منزله حتى يعود إليه، ينادونه: ألا طيبت وطابت لك الجنة، تبوءات من الجنة منزلاً.

۱۵۔ ابوالیوب نے بیان کیا کہ میں نے ابو حمزہ کو کہتے سنا۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہے کہ جس نے برادر موسیٰ کی زیارت بغیر کسی غرض کے محض خوشنودی خدا کے لئے کی تو خدا اس پر ستر فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جب سے وہ گھر سے نکلے اور جب تک وہ گھر واپس جلتے یہ کہتے رہیں خوش رہو اور جنت تجھ سے خوش رہے اس کے لئے جنت میں رہنے کے لئے ایک گھر مخصوص کیا جاتا ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لِقَاءُ الْإِخْوَانِ مَقْتَمٌ جَسَمٌ وَإِنْ قَلُوا .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے اپنے بھائیوں کی ملاقات اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ہو بہت بڑا اجر رکھتی ہے۔

## دوسو چھ واں باب مصافی

### (بَابُ الْمُصَافَحَةِ) ۲۰۶

۱۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ زَكْرِيَّا ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : كُنْتُ زَمِيلَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ كُنْتُ أَبْدَأُ بِالزُّكُوفِ ، ثُمَّ يَرْكَبُ مُوْ ، فَإِذَا اسْتَوَيْنَا سَلَّمَ وَسَلَّ مُسَاءَلَةً رَجُلٌ لِأَعَدَّةٍ لَهُ بِصَاحِبِهِ وَصَافِحٍ ، قَالَ : وَكَانَ إِذَا نَزَلَ نَزَلَ قَبْلِي فَإِذَا اسْتَوَيْتُ أَنَا وَهُوَ عَلَى الْأَرْضِ سَلَّمَ وَسَلَّ مُسَاءَلَةً مِنْ لَعَدَّةٍ لَهُ بِصَاحِبِهِ ، فَقُلْتُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَفْعَلُ شَيْئًا مَا يَفْعَلُهُ أَحَدٌ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ قَلِمَرَةً فَكُنْزٌ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ مَافِي الْمُصَافَحَةِ؟ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَلْتَقِيَانِ ، فَيُصَافِحُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، فَلَا تَزَالُ الذُّنُوبُ تَنْتَحَاتُ عَنْهُمَا كَمَا يَنْتَحَاتُ الْوَقْتُ عَنِ الشَّجَرِ ، وَاللَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا حَتَّى يَغْفِرَ قَا .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کا ہم کجاوہ تھا اور ہر جگہ میں پہلے سوار ہوتا تھا اور حضرت بعد میں جب ہم ٹھیک ہو بیٹھتے تو حضرت سلام کرتے اور اس طرح احوال پرسی کرتے جیسے اس شخص سے جو عرصہ سے نہ ملا ہو اور پھر مصافحہ

کرتے اور پھر مصافحہ کرتے جب منزل پر اترنے کا وقت آتا تو مجھ پہلے اترتے اور جب ہم زمین پر بیٹھ جاتے تو سلام کرتے اور اسی طرح احوال پرسی کرتے جیسے مدت کے بعد ملنے والے سے کی جاتی ہے۔ میں کہایا بن رسول اللہ آپ وہ عمل کر رہے ہیں جو ہمارا شہر والے نہیں کرتے، ایک بار ہو تو خیر یہ تو بار بار ہے۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ مصافحہ کا کیا فائدہ ہے۔ جب مومنین ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح جھڑکتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت کے پتے۔ اللہ ان دونوں کی بنظر رحمت دیکھتا ہے۔ جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں۔

۲۔ عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَاطِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقِيَا وَتَصَافَحَا أَدْخَلَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا بَيْنَ أَيْدِيهِمَا ، فَصَافَحَا أَشَدَّ هُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب دو مومنین ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کا دست رحمت ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ ان کے درمیان محبت کو بڑھاتا ہے۔

۳۔ ابْنُ فَضَالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ السَّمِيدِجِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقِيَا فَتَصَافَحَا أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا وَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى أَشَدِّ هُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ ، فَإِذَا أَقْبَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا مَحَاطَّتْ عَنْهُمَا الدُّنُوبُ كَمَا يَنْحَاثُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ .

۳۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جب دو مومنین ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ سے ان کے درمیان بہت زیادہ محبت پیدا ہوتی ہے اور جب اللہ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت سے پتے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقِيَا فَتَصَافَحَا أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَتَسَاقَطَتْ عَنْهُمَا الدُّنُوبُ كَمَا يَتَسَاقَطُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ .

۴۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب دو مومنین مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّاءِ قَالَ : زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ؑ فِي شِقِّ مَخِيلٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَتَنَزَّلَ

فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ ، فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ وَعَادَ قَالَ : هَاتِ يَدَكَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ فَأَوَلَتْهُ يَدِي فَقَمَرَهَا حَتَّى وَجَدْتُ الْأَذَى فِي أَصَابِعِي ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ قَصَافَةً وَ شَبَكَ أَصَابِعَهُ فِي أَصَابِعِهِ إِلَّا تَنَارَتْ عَنْهُمَا ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَنَارُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي .

۵۔ ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ایک محل میں مدینہ سے مکہ تک سفر کیا حضرت ایک منزل پر اتارے جب ضروریات سے فارغ ہوئے تو میرے پاس آکر فرمایا۔ اپنا ہاتھ لاؤ۔ میں نے ہاتھ اٹھایا۔ حضرت نے اسے اتنا دبا یا کہ میری انگلیوں میں درد ہونے لگا پھر فرمایا۔ اے ابو عبیدہ! جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے مصافحہ کرتا ہے اور اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں داخل کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے فصل خزاں میں درخت کے پتے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ مَالِكِ الْجَهَنِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا مَالِكُ أَنْتُمْ شَيْعَتُنَا [الْأَتْرَى أَنْتُمْ تَقْرُطُ فِي أَمْرِنَا] ، إِنَّهُ لَا يَقْدُرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ وَكَفَّ لَا يَقْدُرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ كَذَلِكَ لَا يَقْدُرُ عَلَى صِفَتِنَا كَذَلِكَ لَا يَقْدُرُ عَلَى صِفَةِ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَيَتَلَقَى الْمُؤْمِنِينَ قِصَافَةً ، فَلَا يَزَالُ اللَّهُ يُنْظَرُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَنْتَحَاتُ عَنْ وَجُوهِهِمَا كَمَا يَتَنَحَّاتُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ ، حَتَّى يَقْتَرِفَا ، فَكَيْفَ يَقْدُرُ عَلَى صِفَةٍ مِنْ هُوَ كَذَلِكَ .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے مالک تم ہمارے شیعہ ہو کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا تم نے کو تاہی کی ہے ہمارے امرامانت میں جس طرح کوئی خدا کی صفت بیان کرنے پر قادر نہیں اسی طرح ہماری صفت بیان کرنے پر بھی قدرت نہیں رکھتا اور اسی طرح مومن کی صفت کے بیان کرنے پر بھی قادر نہیں۔ مومن جب مومن سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا اور ان دونوں کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے جب تک وہ جدا نہیں ہوتے۔ پس جو ایسا ہو۔ اس کی صفت بیان کرنے پر کسے قدرت ہوگی۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَحَطَطْنَا الرَّحْلَ ، ثُمَّ مَشَى قَلِيلًا ، ثُمَّ جَاءَ فَأَخَذَ يَدِي فَقَمَرَهَا عُمَرَةُ شَدِيدَةً ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَوْ مَا كُنْتُ مَعَكَ فِي الْمَحِيلِ ؟ فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا جَالَ حَوْلَهُ ثُمَّ أَخَذَ يَبْدَأُخْبِهِ نَظَرَ اللَّهِ إِلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ فَلَمْ يَزَلْ مُقِيلًا عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَيَقُولُ لِلذُّنُوبِ : تَنَحَّاتُ عَنْهُمَا ، فَتَنْحَاتُ . يَا أَبَا حَمْزَةَ - كَمَا يَتَنَحَّاتُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فَيَقْتَرِفَانِ وَمَا عَلَيْهِمَا مِنْ ذَنْبٍ .

۷۔ ابو حمزہ نے کہا کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ سفر کر رہا تھا جب ہم سواری سے اترے تو حضرت کچھ دور چلے پھر میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر زور سے دبا یا۔ میں نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ محل میں نہ تھا فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ جب مومن تھوڑی سی حرکت کر کے اپنے بھائی سے مصافحہ کر لے تو خدا ان دونوں کو بہ نظر رحمت دیکھتا ہے اور کہتا ہے ان دونوں کے گناہ معاف ہوئے۔ اے ابو حمزہ ان کے گناہ اس طرح گرجاتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔ جب تک وہ جدا ہوں۔ ان کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ حَدِّ الْمُصَافَحَةِ ، فَقَالَ : دَوْرُ نَخْلَةٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ استصحاب مصافحہ کتنی دوری کے بعد ہے فرمایا بقدر ایک درخت خرما کی مثال کے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمْرِي ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَفَرِقِيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِينَ إِذَا تَوَارَى أَحَدُهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ انْتَبَهَا أَنْ يَتَصَافَحَا .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومنین کو چاہیے کہ جب ایک سرے سے بقدر ایک درخت کے الگ ہوں تو پھر دونوں مصافحہ کریں۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَلْيُصَافِحْهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمَ بِذَلِكَ الْمَلَائِكَةَ فَاصْنَعُوا صُنْعَ الْمَلَائِكَةِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو چاہیے سلام کرے اور مصافحہ کرے خدا نے اس مصافحہ کو مکرم بنا یا ہے پس تم بھی وہ کرو جو ملائکہ کرتے ہیں۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاجٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا التَّقَيْتُمْ فَيَلَاقُوا بِالتَّسْلِيمِ وَالتَّصَافُحِ



وَإِذَا تَعَرَّ قَتْمٌ فَتَعَرَّ قَوًّا بِالِاسْتِغْفَارِ

۱۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جب تم ایک دوسرے سے طو تو سلام اور مصافحہ کرو اور جدا ہونے وقت استغفار۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ رَازِبِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا عَزَّوَامَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَرُّوا بِسَكَاةٍ كَثِيرِ الشَّجَرِ ثُمَّ خَرَجُوا إِلَى الْقَتَا ، نَظَرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَتَصَافَحُوا .

۱۲۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مسلمان غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ جلتے اور ایسے جگہ سے گزر ہوتا جہاں گھنے درخت ہوتے پھر صحرا میں نکلتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے تو مصافحہ کرتے۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْجَنِّهِمِ الْهَلَالِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا صَافَحَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فَالَّذِي يَلْزِمُ التَّصَافُحَ أَكْبَرُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يَدْعُ ، أَلَا وَإِنَّ الذُّنُوبَ لَتَنَحَّاتٌ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى لَا يَبْقَى ذَنْبٌ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مصافحہ کرتا ہے اپنے ساتھی سے۔ پس جو ہاتھ میں ہاتھ ڈالے رہے اس کا مرتبہ اس سے زیادہ ہے جو مصافحہ ختم کرے۔ ان دونوں کے گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں کہ پھر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَتَنَظَّرَ إِلَيَّ بِوَجْهِ قَاطِبٍ فَقُلْتُ : مَا الَّذِي غَيَّرَكَ لِي ؟ قَالَ : الَّذِي غَيَّرَكَ لِإِخْوَانِكَ ، بَلَّغَنِي يَا إِسْحَاقُ أَنَّكَ أَقْسَدْتَ بِنَابِكَ بَوَّابًا ، يَرُدُّ عَنْكَ قُرَّاءَ الشَّيْخَةِ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي خِفْتُ الشُّهْرَةَ ، فَقَالَ : أَفَلَا خِفْتَ اللَّيْلَةَ ، أَوْ مَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقَى فَتَصَافَحَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الرَّحْمَةَ عَلَيْهِمَا فَكَانَتْ تِسْعَةً وَ تِسْعُونَ لِشِدَّةِ هُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ ، فَإِذَا تَوَافَقَا عَمَرَتْهُمَا الرَّحْمَةُ فَإِذَا قَعَدَا يَتَحَدَّثَانِ قَالَ الْحَفْظَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ : اعْتَزِلُوا إِنَّا قَلَمَلٌ لِهَمَائِرٍ أَوْ قَدْ سَرَّاهُ عَلَيْهِمَا ، فَقُلْتُ : أَلَيْسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ؟ فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ إِنْ كَانَتْ الْحَفْظَةُ لَأَسْمَعُ فَإِنَّ عَالِمَ السِّرِّ يَسْمَعُ وَيَرَى .

۱۴۔ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے میری طرف غصہ سے دیکھا۔ میں نے کہا کس امر نے آپ کو مجھ سے ناراض کیا جس چیز نے تجھ کو تیرے بھائیوں سے ناخوش کیا۔ اے اسحاق مجھے خبر ملی ہے کہ تو نے دمدانہ پر دربان بٹھایا ہے تاکہ وہ نقرہ شیعہ کو تجھ تک پہنچنے سے روکے۔ میں نے کہا کہ میں نے ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ ان کی آمد و رفت سے میری شیعیت کی شہرت نہ ہو۔ فرمایا تو نے فلاحات کی مصیبت کا خیال نہ کیا۔ کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ جب دوسروں کی مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت ان دونوں پر نازل ہوتی ہے اور سو میں سے ننانوے حصے محبت کے ان دونوں کو مل جاتے ہیں جب وہ دونوں خلوص برتتے ہیں تو خدا کی رحمت ان کو گھیر لیتی ہے اور جب وہ بائیں کرتے ہیں تو ان کے محافظ فرشتے آپس میں کہتے ہیں ان سے الگ ہو جاؤ، شاید کوئی راز کی بات ہو اور اللہ نے ان کے لئے چھپانا چاہا ہو۔ میں نے کہا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا۔ کوئی لفظ نہیں بولتے مگر یہ کہ ان کے پاس ایک سو تھ نکبان ہوتے ہیں فرمایا۔ اے اسحاق اسے فرشتے نہ سین تو بھی راز کا جاننے والا تو سننا اور دیکھتا ہے مراد یہ ہے کہ رقیب عقیدہ (گنہگار) ہے وہی ہر بات کو سننا اور دیکھتا ہے۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَيُّمَنْ بْنِ مُحَرَّرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا صَافَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا قَطُّ فَنَزَعَ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْهُ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ جب مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ کبھی نہ ہٹاتے جب تک دوسرا شخص اپنا ہاتھ نہ ہٹاتا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ ، عَنْ ذُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ وَقَالَ فِي كِتَابِهِ : وَمَا قَدَّرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ، فَلَا يُوصَفُ بِقَدْرٍ إِلَّا كَانَ أَعْظَمَ مِنْ ذَلِكَ ، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَا يُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ عَبْدٌ احْتَجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعٍ وَحَمَلَ طَاعَتَهُ فِي الْأَرْضِ كَطَاعَتِهِ [فِي السَّمَاءِ] فَقَالَ : وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ، وَمَنْ أَطَاعَ هَذَا فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِي ، وَقَوَّصَ إِلَيْهِ ، وَ إِنَّا لَأَنُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ قَوْمٌ رَفَعَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَهُوَ الشُّكُّ وَالْمُؤْمِنُونَ لَا يُوصَفُونَ وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَبَشَرٌ أَخَاهُ فَيَصَاحِبُهُ فَلَا يَرَى إِلَهَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَنْتَحِثُ عَنْ وُجُوهِهِمَا كَمَا يَنْتَحِثُ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ .

۱۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خداوند عالم کا وصف کا حق، بیان نہیں کیا جاسکتا اور کیوں کر بیان کیا جاسکتا درآئیکہ وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے یہودیوں نے نہیں تعظیم کی اللہ کی، جو حق تعظیم کرنے کا ہے پس جو کچھ وصف اس کا

بیان کیا جائے گا وہ اس سے عظیم تر ہوگا اسی طرح نبی کا وصف بھی بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اور کیسے بیان کیا جاسکتا ہے اس بندے کا وصف جس کے لئے خدا نے سات آسمانوں کے پردے اٹھا دیئے ہوں اور زمین پر جس کی اطاعت مثل اپنی اطاعت کے قرار دی ہو اور فرمایا ہو۔ رسول جو تمہیں دے دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ اور جس نے اس کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور اپنے معاملات ان کے سپرد کر دیئے اور ہمارا وصف بھی بیان میں نہیں آسکتا اور کیسے آئے۔ خدا نے ہم کو جس سے دور رکھا ہے اور جس سے شک ہے اور مومن کا وصف بھی بیان نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ جب مومن، مومن سے معاشرہ کرتا ہے تو خدا نظر رحمت سے ان کو دیکھتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گرجاتے ہیں جیسے درختوں کے پتے۔

۱۷ - مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثَّعْمَانِ ، عَنْ قُسَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عُمَيْدَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا تَلَقَّى الْمُؤْمِنَانِ فَتَصَافَحَا أَقْبَلَ اللَّهُ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا وَتَنَحَّاتِ الدُّنُوبُ عَنْ وَجْهِهِمَا حَتَّى يَفْقَرَا .

۱۷۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی طرف توجہ کرتا ہے اور ان دونوں کے گناہ محو ہو جاتے ہیں جب تک وہ جدا نہیں ہوں۔

۱۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ تَصَافَحُوا فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِالسَّخِيمَةِ .

۱۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مصافحہ کر دو کہ وہ دل سے حسد اور کینہ کو دور کر دیتا ہے۔

۱۹ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَقِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم حُدَيْفَةَ ، فَمَدَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَدَهُ فَكَفَّتْ حُدَيْفَةُ يَدَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم : يَا حُدَيْفَةُ بَسَطْتُ يَدِي إِلَيْكَ فَكَفَفْتَ يَدَكَ عَنِّي ؟ فَقَالَ حُدَيْفَةُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ بِيَدِكَ الرَّغْبَةُ وَلَكِنِّي كُنْتُ جُبًّا فَلَمْ أُجِبْ أَنْ تَمَسَّ يَدِي يَدَكَ وَأَنَا جُنُبٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم : أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ إِذَا تَلَقَّيَا فَتَصَافَحَا تَنَحَّاتِ دُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَخَّاتِ وَرَقُ الشَّجَرِ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حذیفہ نے رسول اللہ سے ملاقات کی تو آپ نے اپنا ہاتھ حذیفہ کی طرف بڑھایا انھوں نے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا۔ حضرت نے فرمایا۔ اسے حذیفہ میں نے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ تم نے اپنے ہاتھ کو

مجھ کو روکے رکھا۔ حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ سے مصافحہ کرنے کی رغبت تمام دنیا کو ہے۔ لیکن میں مجتنب ہوں میں نے پسند نہ کیا کہ بحالت جنابت میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ کو مس کرے۔ حضرت نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ جب دو مسلمان ملے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

۲۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْدُرُ أَحَدٌ قَدْرَهُ وَكَذَلِكَ لَا يَقْدُرُ قَدْرَ نَبِيِّهِ وَكَذَلِكَ لَا يَقْدُرُ قَدْرَ الْمُؤْمِنِ ، إِنَّهُ لَيَلْقَى أَخَاهُ فَيُصَافِحُهُ فَيَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَنْتَحِثُ عَنْ وُجُوهِهِمَا حَتَّى يَفْتَرِفَا ، كَمَا تَنْتَحِثُ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ الْوَرَقَ عَنِ الشَّجَرِ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی قدرت و مرتبہ کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح نبی کے مرتبہ کا، اسی طرح مومن کے مرتبہ کا کیوں کہ جب وہ اپنے بھائی سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو اللہ بہ نظر رحمت ان کی طرف دیکھتا ہے اور جب تک وہ جدا ہوں گناہ ان سے اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ يَقُولُ : مُصَافَحَةُ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ مِنْ مُصَافَحَةِ الْمَلَائِكَةِ .

۲۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن سے مصافحہ کرنا بہتر ہے یہ نسبت ملائکہ سے مصافحہ کرنے سے۔

## دوسوسات وال باب

### معاقبہ

#### ۲۰۷ (بَابُ الْمُعَانَقَةِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرِيجٍ ، عَنْ سَالِحِ بْنِ عَقَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَا : أَيْمَانُ مُؤْمِنٍ حَرَجَ إِلَى أَخِيهِ يَزُورُهُ غَارِفًا يَحْقِيقُهُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ حَسَنَةٍ وَمُحِبَّتٍ عَنْهُ سَيِّئَةٌ وَرُفِعَتْ لَهُ دَرَجَةٌ وَإِذَا طَرَقَ الْبَابُ

فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَإِذَا التَّقِيَاءُ تَصَافَحُوا وَتَعَانَقُوا أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ، ثُمَّ بَايَهُمَا الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي تَرَاوَدَّا وَتَحَابَّافِي، حَقٌّ عَلَيَّ أَلَّا أُعَذِّبَهُمَا بِالشَّارِبِ بَعْدَ هَذَا الْمَوْقِفِ فَإِذَا انْصَرَفَ شَيْعَةُ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ نَفْسِهِ وَحُطَّاهُ وَكَلَامِهِ، يَحْفَظُونَهُ مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَبَوَائِقِ الْآخِرَةِ إِلَى مِثْلِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ قَابِلٍ فَإِنْ مَاتَ فِيهَا بَيْنَهُمَا أُغْنِي مِنَ الْحِسَابِ وَإِنْ كَانَ الْمَرْزُورُ يَعْرِفُ مِنْ حَقِّ الزَّائِرِ مَا عَرَفَهُ الزَّائِرُ مِنْ حَقِّ الْمَرْزُورِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ

اسنوایا حضرت امام مہربا قرور و جعفر صادق علیہما السلام نے کہ جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کی زیارت کو نکلتا ہے اس کا حق پہچان کر تو اللہ اس کے ہر قدم پر ایک حسہ لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جب وہ دنیٰ کی الباب کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جب دونوں ملتے اور معافہ کرتے ہیں تو خدا ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے پھر مہربا بات کرتا ہوا ملائکہ سے کہتا ہے: دیکھو میسران دونوں بندوں کو یہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور آپس میں محبت کرتے ہیں میری خوشنودی کے لئے میرے لئے سزاوار ہے کہ آتش دوزخ سے عذاب زدوں، جب وہ مومن ملاقات کر کے ملتے ہیں تو ملائکہ بعد اس کے نفس کے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور اس کے کلام کو دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے بچاتے ہیں اس رات یا اگلی رات تک، اگر وہ ان دوراتوں کے درمیان مر جائے تو اسے حساب سے معاف کر دیا جاتا ہے اگر زیارت کیا ہو یا پہچانتا ہے۔ حق زائر کو اتنا ہی بقضا زیارت کرنے والا اس کے حق کو پہچانتا ہے تو اس کے لئے بھی زائر کا سا حق

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا اعْتَقَبُوا غَمْرَهُمَا الرَّحْمَةُ، فَإِذَا التَّرَمَّا لِأَيُّرُ بِذَانِ بِذَلِكَ الْوَجْهَ اللَّهِ وَلَا يُرِيدَانِ غَرَضًا مِنْ أَعْرَاضِ الدُّنْيَا قَابِلَ لَهَا: مَغْفُورًا لَكُمَا فَاسْتَأْنِفَا، فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْمُسَاءَلَةِ قَالَتْ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ: تَحْتَوَاعَهُمَا فَإِنَّ لَهَا مِرًّا أَوْ قَدَسَتْ اللَّهُ عَلَيْهِمَا. قَالَ إِسْحَاقُ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَلَا يَكْتَبُ عَلَيْهِمَا لَفْظُهُمَا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: دَعَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَاهِدُهُ قَالَ: فَتَنَفَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الشُّعْدَاءُ ثُمَّ بَكَى حَتَّى اخْضَلَّتْ دُمُوعُهُ لِحْيَتَهُ وَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّمَا أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ تَعْمَلَ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقِيَاءُ إِجْلَالًا لَهَا وَإِنَّهُ وَإِنْ كَانَتْ الْمَلَائِكَةُ لَا يَكْتَبُ لَفْظُهُمَا وَلَا تَعْرِفُ كَلَامَهُمَا فَإِنَّهُ يَعْرِفُهُ وَيَحْفَظُهُ عَلَيْهِمَا عَالِمُ السِّرِّ وَأَخْفَى.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومنین جب معافہ کرتے ہیں تو رحمت خدا ان کو ڈھانپ لیتی ہے جب وہ اس کو لازم قرار دیتے ہیں اور خوشنودی خدا کا ارادہ کرتے ہیں اور اغراض دنیا سے کوئی غرض نہیں ہوتی تو ان سے کہا جاتا ہے تمہارے

بکھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب عمل کو پھر سے شروع کر دو جب وہ بات چیت کرنے لگتے ہیں تو ملائکہ آپس میں کہتے ہیں کہ ان کے پاس سے ہٹ جاؤ ممکن ہے کوئی راز کی بات ہو اور خدا ملائکہ سے چھپانا چاہتا ہو اسحاق کہتا ہے کہ میں نے کہا۔ کیا ملائکہ ان کے الفاظ نہیں لکھتے۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے جو بات بھی کوئی کہتا ہے۔ تو اس کے پاس ایک سخت نگہبان رہتا ہے حضرت نے یہ سن کر گہری سانس لی۔ پھر اتنا روئے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور فرمایا۔ اے اسحاق اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ مومنین جب آپس میں ملیں تو بطحاطان کی جلالت شان ان سے الگ رہیں اور اگر ملائکہ الفاظ نہ لکھیں اور ان کا کلام نہ سمجھیں تو سرورِ خلقی کا جاننے والا خدا تو جانتا ہے۔

## دوسواٹھواں باب

### تقییل

۲۰۸ (باب التقییل)

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْيَمْقَرِيِّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لَكُمْ لَنْوَرًا تَعْرِفُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا ، حَتَّىٰ أَنْ أَحَدَكُمْ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ قَبْلَهُ فِي مَوْضِعِ النُّورِ مِنْ جَنَّتِهِ ،

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تمہارے لئے ایک نور ہے جس سے تم دنیا میں پہچانے جاتے ہو جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اس کی پیشانی کو جو مقام نور ہے بوسہ دے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَقْبَلُ رَأْسُ أَحَدٍ وَلَا يَدُهُ إِلَّا بِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ مِنْ أُرْبَدٍ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نہ بوسہ دیا جائے کسی کے سر کو نہ ہاتھ کو سوائے دستِ رسول یا جس کو رسول اللہ نے چامہ ہو (یعنی وہی رسول)

۳۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ زَيْدِ النَّرْسِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَرْزُوقٍ صَاحِبِ الشَّابَرِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَتَنَاوَلْتُ يَدَهُ فَقَبَّلْتُهَا ، فَقَالَ : أَلَمَّا إِنَّمَا لَا تَصْلَحُ إِلَّا لِنَبِيِّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيِّ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ کے پاس آیا میں نے ان کا ہاتھ اٹھایا اور بوسہ دیا۔ فرمایا سوائے نبی یا رسول نبی اور کسی کے لئے درست نہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ؛ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَاوِلْنِي يَدَكَ أَقْبِلْنَهَا فَأَعْطَانِيهَا، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ رَأَيْتُكَ فَقَعَلَ فَقَبَّلْتُهُ فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجَلِيكَ، فَقَالَ: أَقْسَمْتُ، أَقْسَمْتُ، أَقْسَمْتُ - ثَلَاثًا - وَبَقِيَ شَيْءٌ، وَبَقِيَ شَيْءٌ، وَبَقِيَ شَيْءٌ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ اپنے ہاتھ دیکھیے تاکہ میں بوسہ دوں، پس حضرت نے ہاتھ بڑھایا میں نے کہا سر بھی، میں نے اس پر بھی بوسہ دیا میں نے کہا اور پیر بھی۔ فرمایا۔ تو نے قسم کھائی قسم کھائی ہے تین بار باقی رہی ایک چیز باقی رہی ایک چیز باقی رہی، ایک چیز (پس) اے بھی بوسہ دینا چاہیے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْعَمْرِؤِ كِنِيِّ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَبَّلَ لِرَجُلٍ ذَا قَرَابَةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَقَبْلَةُ الْأَخِ عَلَى الْخَدِّ وَقَبْلَةُ الْإِمَامِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

۵۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اگر کوئی اپنے کسی رشتہ دار کے چہرہ یا ہاتھ پر بوسہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں اور بھائی کے رخسار پر اور رشتہ دار امام کے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا چاہیے۔

۶۔ وَعَنْهُ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ؛ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ مَوْلَى آلِ سَامٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَيْسَ الْقَبْلَةُ عَلَى الْقِمِّ إِلَّا لِلرَّجُلِ وَجْهَ [أَوْ] وَلَدٍ الصَّغِيرِ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زویہ اور طفل صغیر کے دہن پر بوسہ دینا چاہیے۔

## دوسو نوواں باب

تذکرۃ الاخوان (یعنی ذکر فضائل آل محمد رحمت کا باعث ہے)

۲۰۹ (بَابُ تَذَاكُرِ الْإِخْوَانِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنْتِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيٍّ

ابن اُبی حمزہ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : شِعْنُ الرَّحْمَةِ بَيْنَهُمْ ؛ الَّذِينَ إِذَا خَلَوْا ذَكَرُوا اللَّهَ [إِنْ ذَكَرْنَا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ] إِنَّا إِذَا ذَكَرْنَا ذَكَرَ اللَّهُ وَإِذَا ذَكَرَ اللَّهُ نَاذِرُ الشَّيْطَانِ .

۱۔ علی بن حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ ہمارے شیعوں آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں جب وہ غلوٹ میں ہوتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے جب ہمارا ذکر کیا جائے گا تو تو اللہ کا ذکر ہوگا اور جب ہمارے دشمن کا ذکر ہوگا تو شیطان کا ذکر ہوگا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرْبَعٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : تَزَادُوا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِكُمْ إِخْيَاءَ لِقُلُوبِكُمْ وَذِكْرًا لِأَحَادِيثِنَا ، وَأَحَادِيثِنَا تُعْطِي بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فَإِنْ أَخَذْتُمْ بِهَا شَدْتُمْ وَنَجَوْتُمْ وَإِنْ تَرَكْتُمْ هَاضَلْتُمْ وَمَلَكْتُمْ ، فَخُذُوا بِهَا وَأَنْبِجَايَكُمْ زَعِيمٌ .

۲۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک دوسرے کی زیارت کرو، تمہاری زیارت سے تمہارے قلوب زندہ ہوں گے اور ہماری احادیث کا ذکر ہوگا اور ہماری احادیث ایک کو دوسرے پر مہربان بنائیں گی اگر تم ان سے فیض حاصل کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور نجات حاصل کرو گے اور اگر ان کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور ہلاک ہو جاؤ گے ان احادیث کو لئے رہو میں تمہاری نجات کا ضامن ہوں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنِ الْوَشَاءِ ؛ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ عَثَابِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنِّي مَرَرْتُ بِقَابِيسَ يَقْعُ وَهُوَ يَقُولُ : هَذَا الْمَجْلِسُ [الَّذِي لَا يَشْفَى بِهِ جَلِيسٌ] قَالَ : فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : هَبْنَاهُ هَبْنَاهُ ؛ أَخْطَأَتْ أَسْأَلُهُمُ الْحَقْرَةَ ؛ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ يَوَى الْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ ؛ فَإِذَا مَرُّوا يَقُومُ يَذْكُرُونَ عَمَّا وَآلَ مُحَمَّدٍ فَالَوْا ؛ فَيَقُولُونَ أَصَبْتُمْ حَاجَتَكُمْ فَيَجْلِسُونَ ، فَيَتَفَقَّهُونَ مَعَهُمْ فَإِذَا قَامُوا عَادُوا مَرَّضَاهُمْ وَشَهِدُوا جَنَائِزَهُمْ وَتَعَاهَدُوا غَائِبَهُمْ فَذَلِكَ الْمَجْلِسُ الَّذِي لَا يَشْفَى بِهِ جَلِيسٌ .

۳۔ عبادہ نے کہا۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ میں گزرا ایک داستان گزرا (اہل ضلالت کی مدح کرنے والا) کی طرف سے۔ وہ کہہ رہا تھا یہ وہ مجلس ہے جس میں شرکت کرنے والا شفی نہیں ہوتا۔ فرمایا حضرت نے یہ بات حق سے دور ہے ان کی کول گڑھے میں ہے یعنی پاخانہ کر رہے ہیں (نجاست پھیلا رہے ہیں) اللہ کے کچھ فرشتے ہیں۔ علاوہ کراما کا تبین کے جو گھومتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کی طرف سے گزرتے ہیں جو ذکر آل محمد کرتے ہیں تو کہتے ہیں مٹھرجاؤ۔ تم نے اپنی



ضرورت کو پایا۔ پس وہ بیٹھے ہیں اور علم دین میں ان کی موافقت کرتے ہیں اور جب کھڑے ہیں تو ان کے پیادوں کی عیادت کرتے ہیں اور ان کے جنازوں میں شریک ہوتے ہیں اور محافلت کرتے ہیں اور ان کے مسافروں کی یہ سہجہ کہ وہ مجلس جس میں بیٹھے والے اشقی نہیں ہوتا۔

۴۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْمُشْتَوِيْدِ النَّخَعِيِّ، عَنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ فِي السَّمَاءِ لَيُطْلَعُونَ إِلَى الْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَالثَلَاثَةِ وَهُمْ يَذْكُرُونَ فَضْلَ آلِ عَمْرٍو قَالَ: فَتَقُولُ: أَمَّا تَرَوْنَ إِلَى هَؤُلَاءِ فِي قُلُوبِهِمْ وَكَثْرَةِ عُلُوِّهِمْ يَصْنَعُونَ فَضْلَ آلِ عَمْرٍو؟ قَالَ: فَتَقُولُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ: ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بعض ملائکہ جو آسمان میں ہیں آگاہ ہوتے ہیں ایسے ایک دو یا تین سے جو ذکر کرتے ہیں فضیلت آل محمد کا۔ حضرت نے فرمایا۔ وہ فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ باوجود اپنی قلت اور دشمنوں کی کثرت کے یہ فضیلت آل محمد کو بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا ملائکہ کا مدد سراگروں کہتے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ مَيْسِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي: أَتَخْلُونَ وَتَتَحَدَّثُونَ وَتَقُولُونَ مَا يَنْفُتُمْ؟ فَقُلْتُ: إِي وَآلِهِ إِنَّ السَّخْلُ وَتَتَحَدَّثُ وَتَقُولُ مَا يَنْفُتُمْ، فَقَالَ: أَمَّا وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنْتَ مَعَكُمْ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَوَاطِنِ، أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَا حُبَّ رِبْحِكُمْ وَأَرَادُوا حَكْمَكُمْ، وَإِنَّكُمْ عَلَى دِينِ اللَّهِ وَدِينِ مَلَائِكَتِهِ فَأَعِينُوا بِوَرَعٍ وَاجْتِهَادٍ.

۵۔ راوی کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تم خلوت کرتے ہو اور بات چیت کرتے ہو اور جو چاہتے ہو کہتے ہو میں نے کہا بے شک ہم خلوت میں بات چیت کرتے ہیں اور فضائل آل محمد کے متعلق جو چاہتے ہیں بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ ایسے مواقع پر میں بھی تمہارے ساتھ ہوتا۔ خدا کی قسم میں دوست رکھتا ہوں تمہاری توت کو اور تمہارا جانوں کو بے شک تم دین خدا پر اور اس کے ملائکہ کے دین پر ہو پس تم اس کی مدد کرو پرہیزگاری اور کوشش سے۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَغَمْدُ بْنُ يَحْيَى، جَمْعًا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَصَاعِدًا إِلَّا احْتَمَرَّتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْهُمْ، فَإِنْ دَعَا

وہ لوگ محمد کو اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔

يَحْزَبُ أَمَّنُوا وَإِنْ اسْتَعَاذُوا مِنْ شَرِّ دَعْوَى اللَّهِ لِيَصْرِفَهُ عَنْهُمْ وَإِنْ سَأَلُوا حَاجَةً تَشْفَعُوا إِلَى اللَّهِ وَسَأَلُوهُ قَضَاهَا وَمَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْجَائِدِينَ إِلَّا حَضَرَهُمْ عَشْرَةٌ أَصْغَارُهُمْ مِنَ الشَّيَاطِينِ ، فَإِنْ تَكَلَّمُوا تَكَلَّمَ الشَّيَاطِينُ بِنَحْوِ كَلَامِهِمْ وَإِذَا ضَحِكُوا ضَحِكُوا مَعَهُمْ وَإِذَا نَالُوا مِنْ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ نَالُوا مَعَهُمْ فَمَنْ ابْتُلِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِهِمْ فَأَذَاخُوا فِي ذَلِكَ فَلْيَعْمُ وَلَا يَكُنْ شَرَكًا شَيْطَانٍ وَلَا جَلِيسَهُ ، فَإِنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقُومُ لَهُ شَيْءٌ وَلَعْنَتُهُ لَا يَرُدُّ حَاشِيَةً ، ثُمَّ قَالَ صَلُّوا اللَّهَ عَلَيْهِ : فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِيعْ فَلْيَسْتَكْرِ بِقَلْبِهِ وَلْيَقُمْ وَلْيَحْلُبْ شَاةً أَوْ فَوَاقٍ نَاقَةً .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب تین یا اس سے زیادہ مومنین کسی جگہ جمع ہوتے ہیں تو ان کی تعداد میں ملائکہ وہاں آتے ہیں اگر مومنین نیک دعائیں کرتے ہیں تو ملائکہ آمین کہتے ہیں اگر وہ شر سے پناہ مانگتے ہیں تو وہ خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس شر کو اس سے دور رکھے اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو وہ ملائکہ خدا سے اس کو پورا کرنے کی سفارش کرتے ہیں اور جہاں کہیں تین مسکین امامت جمع ہوتے ہیں تو وہاں دس شیاطین جمع ہو جاتے ہیں اگر وہ آمین کہیں جو میں کلام کرتے ہیں تو وہ شیاطین بھی ویسا ہی کہنے لگتے ہیں اگر وہ سنتے ہیں تو وہ بھی سنتے ہیں اور اگر اولیاء خدا کو گالیاں دیتے ہیں تو یہ بھی دیتے ہیں پس اگر کوئی مومن ان کے درمیان جا پھنسے تو جب وہ ایسی بات چیت کریں تو کھڑا ہو جائے اور شیطان کا شریک و جلس نہ بنے۔ کیوں کہ غضب خدا کی تاب کوئی چیز نہیں لاتی اور نہ خدا کی محبت کو کوئی چیز ہٹاتی ہے پھر حضرت نے فرمایا اگر وہاں سے ہٹ جانا ممکن نہ ہو تو دل سے ان باتوں سے نفرت ظاہر کرے اور کھڑے ہونے کا کوئی بہانہ کرے جیسے بکری کو دوہنا یا اونٹ کو اٹھانا یعنی کوئی اس قسم کا بہانہ کرے۔

۷۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَحْفُوظٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَيْسَ شَيْءٌ أَنْكَسَى لِإِبْلِيسَ وَجُودَهُ مِنْ زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ فِي اللَّهِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَالَ : وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَلْتَقِيَانِ فَيَذْكُرَانِ اللَّهَ ثُمَّ يَذْكُرَانِ فَضْلَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ إِبْلِيسَ مَضْغَةٌ لَحْمٍ إِلَّا اتَّخَذَ حَتَّى أَنْ رُوحَهُ لَسْتُغْفِيَتْ مِنْ شِدَّةِ مَا يَجِدُ مِنَ الْأَلَمِ فَتُحْسِنُ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَغُرُ انْ الْجِنَانِ فَيَلْعَنُونَهُ حَتَّى لَا يَبْقَى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ إِلَّا لَعَنَهُ ، فَيَقْعُ خَاسِئًا حَسِيرًا مَذْخُورًا .

۷۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان اور اس کی لڑکی کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز براہِ دین ایمان کا کافی سبیل اللہ ایک دوسرے سے ملنا ہے۔ فرمایا جب دو مومن ایک جا ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور ہم اہلبیت کے فضائل بیان کرتے ہیں تو ابلیس اپنے چہرہ کو بُری طرح نوح و التہیہ اور پھر درد کی شدت سے اس کی روح پیچھے چھلاتی اور فریاد کرتی ہے ملائکہ آسمان اور جنت کے خازن فرشتے یہ معلوم کر کے اس پر لعنت کرتے ہیں پھر کوئی فرشتہ بے لعنت نہیں رہتا اور وہ ذلیل و ناتمام اور راندہ بن کر رہ جاتا ہے۔

# دوسو دسواں باب

## مومن کو خوش کرنا

(باب) ۲۱۰

﴿إِذْخَالِ الشُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَتَحْمِيذِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسَى جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَرَّ مُؤْمِناً فَقَدْ سَرَّ نَبِيَّ وَمَنْ سَرَّ نَبِيَّ فَقَدْ سَرَّ اللَّهَ .

۱۔ ابو حمزہ نے بیان کیا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جس نے بندہ مومن کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُكْنَى أَبَا تَجْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : تَبَسُّمُ الرَّجُلِ فِي وَجْهِ أَخِيهِ حَسَنَةٌ وَصَرَفُ الْقَدَى عَنْهُ حَسَنَةٌ وَمَا عَيْدُ اللَّهِ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهِ مِنْ إِذْخَالِ الشُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے مومن بھائی کو دیکھ کر تبسم کرنا نیک ہے اور اس کی آرزوگی کو دور کرنا نیک ہے اور خدا کی محبوب ترین عبادت یہ ہے کہ مومن کو خوش کیا جائے۔

۳۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسَى ، عَنْ تَحْمِيذِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَافِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ فِيمَا نَاحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَبْدُهُ مُوسَى عليه السلام قَالَ : إِنْ لِي عِبَاداً أُبِيحُهُمْ جَنَّتِي وَأُحْكِمُهُمْ فِيهَا قَالَ : يَأْتِي وَمَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُبِيحُهُمْ جَنَّتِكَ وَتُحْكِمُهُمْ فِيهَا ؟ قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ شُرُوراً ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ مُؤْمِناً كَانَ فِي مَمْلَكَةٍ حِينَئِذٍ قَوْلَعٌ بِهِ قَهْرٌ مِنْهُ إِلَى دَارِ الشَّرِّ ، فَتَرَلَّ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّرِّ فَظَلَمَهُ وَأَرْفَقَهُ وَأَصَافَهُ فَلَمَّا حَصَرَهُ الْمَوْتُ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ وَجَلَّ عِزِّي وَجَلَالِي لَوْ كَانَ [ لَكَ ] فِي جَنَّتِي

مَسْكُونَةٍ لَا تَنكُثُ فِئَاهُ وَلَكِنَّهَا مُعْتَرِضَةٌ عَلَىٰ مَنْ مَاتَ بِهَا مُشِيرٌ كَمَا وَلَكُنْ يَانَاؤُهُ هَبِيدٌ وَلَا تُؤْذِيهِ وَيُؤْتِيهِ رِزْقُهُ طَرَفِي الشَّارِ ، قُلْتُ : مِنَ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ : مِنْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے موسیٰ سے عذابا لٹایا جانتا تھا کہ میرے کچھ بندے ہیں جو میرے لئے ہیں اپنی جنت میں جا کر رہیں گے اور میں اس میں ان کو حاکم بناؤں گا۔ موسیٰ نے کہا یا اللہ وہ کون ہیں جن کے لئے تو اپنی جنت کو مباح قرار دے گا اور اس میں ان کو حاکم بنائے گا۔ فرمایا یہ وہ ہے جو لوگوں کے دل کو خوش کرتا ہے۔ پھر فرمایا ایک سو من ایک قمام کی حکومت میں رہنا تھا جب اس کو رسوا کیا گیا تو وہ یہاں تک کہ شرک کی حکومت میں چلا گیا اور ایک مشرک کے گھر میں قیام کیا۔ اس نے اسے پیادہ دی۔ مہربانی کی اور ہانپاری کی۔ خدا نے کہا وحی کی قسم ہے اپنے عورت و جلال کی۔ اگر میری جنت میں میرے لئے کوئی مقام ہوتا تو میں ضرور تجھے اس میں جگہ دیتا لیکن میری جنت اس پر حرام ہے جو مشرک کے گھر میں حکم دیتا ہے کہ اسے مار چیم اسے خود غم دینے مانا لیکن اسے ازیت نہ دے اور دن کے دنوں حصوں میں اس کے لئے رزق لایا جاتا تھا میں نے کہا کیا یہ رزق جنت کا ہوتا تھا فرمایا اس نے جس جہنم سے چاہا دیا۔

**توضیح :-** علامہ مجلسی نے راء العقول میں اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے مشرک پر جو وحی کا ذکر ہے وہ بمعنی اتصاف ہے بدعت۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي نَجِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ خَالَ السُّرُورُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ .

۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل مومن کے دل میں سرور کا داخل کرنا ہے۔

۵۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : قَالَ : قَالَ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ الْعَبْدُ مِنْ عِبَادِي أَيْتَانِي بِالْحَسَنَةِ فَأُبْحَثُ جَنَّتِي ، فَقَالَ دَاوُدُ : يَارَبِّ وَمَا تِلْكَ الْحَسَنَةُ ؟ قَالَ : يُدْخِلُ عَلَيَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ سُرُورًا وَلَوْ بِمَقَرَّةٍ . قَالَ دَاوُدُ : يَارَبِّ حَقٌّ لِمَنْ عَزَّكَ أَنْ لَا يَقْطَعَ رَجَاءُكَ مِنْكَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ نے داؤد علیہ السلام کو کہ میرا ایک بندہ ایک نیکی کو کرے کرے گا تو میں اپنی جنت کو اس کے لئے مباح کر دوں گا۔ داؤد علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میرے رب وہ نیکی کیا ہے فرمایا

مومن کے دل میں خوشی کا داخل کرنا۔ داؤد نے فرمایا۔ اسے میرے رب جو شخص تیری معرفت رکھتا ہے اس کے لئے سزاوار ہے کہ تجھ سے اپنی امید کو قطع نہ کرے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلْفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ مُصَلِّ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَرَى أَحَدُكُمْ إِذَا ادْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُورًا أَنَّهُ عَلَيْهِ ادْخَلَهُ فَقَطْ ، بَلْ وَاللَّهِ عَلَيْهِ ، بَلْ وَاللَّهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی قلب مومن میں سرور داخل کرتا ہے وہ نہ صرف اس کے دل میں داخل کرتا ہے بلکہ ہمارے دل میں بلکہ رسول اللہ کے دل میں۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَثَقَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَمْعٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنْ أَحْبَبَ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ادْخَالَ السُّرُورَ عَلَى الْمُؤْمِنِ ، شَبْعَةً مُسْلِمًا أَوْ قَضَاءً دِينِهِ .

۷۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل قلب مومن میں سرور کا داخل کرنا ہے اور وہ مسلمان کو سیر کرنا یا اس کے قرضہ کا چکنا ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَدِيرِ الْعَمِيرِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ : إِذَا بَشَّاهُ الْمُؤْمِنُ مِنْ قَبْرِهِ خَرَجَ مَعَهُ مِثَالُ يَتِيمَةٍ أُمَامَةٍ ، كُلُّهَا رَأَى الْمُؤْمِنُ قَوْلًا مِنْ أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ : لَا تَفْرَغْ وَلَا تَحْزَنْ وَأَنْشِرْ بِالسُّرُورِ وَالْكَرَامَةِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، حَتَّى يَفْقَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْحَانِيَةَ جَسَابًا يَسِيرًا وَيَأْمُرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمِثَالُ أُمَامَةٌ ، يَقُولُ لَهَا الْمُؤْمِنُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ نِعَمَ الْخَارِجِ خَرَجْتَ مَعِيَ مِنْ قَبْرِي وَمَا زِلْتَ تُبَشِّرُنِي بِالسُّرُورِ وَالْكَرَامَةِ مِنَ اللَّهِ حَتَّى رَأَيْتُ ذَلِكَ ، يَقُولُ مَنْ أَنْتَ ، يَقُولُ : أَنَا السُّرُورُ الَّذِي كُنْتَ ادْخَلْتَ عَلَى أَحَبِّكَ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا خَلَقَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ لَا يَشْرَكَ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک حدیث طویل میں کہ جب مومن اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کی مثل یا اس کا ہم صورت بھی اس کے ساتھ نکلے گا جو اس کے آگے آگے چلے گا جب قیامت کے ہوں گا مناظر سامنے آئیں گے تو اس کا ہم صورت اس سے کہے گا خوف نہ کر جمیدہ نہ ہو میں تجھے خوشخبری دیتا ہوں خوشی اور عزت و بزرگی جو اللہ کی طرف سے ہوگی جب وہ موقف

حساب میں آئے گا تو خدا اس سے تھوڑا سا حساب لے گا اور جنت میں داخلہ کا حکم دے گا اور اس کا ہم صورت آگے ہوگا مومن اس سے کہے گا۔ اللہ تجھ پر رحم کرے کیسا اچھا نکلنے والا ہے تو میری قبر سے۔ تو ہمیشہ مجھے سرور و کرامتِ خدا کی خوش خبری دیتا رہا ہے۔ یہ تو بتاؤ کون ہے وہ کہے گا۔ میں وہ خوشی ہوں جس کو تو نے اپنے مومن بھائی کے دل میں ڈالا تھا خدا نے اسی سے مجھے خلق کیا ہے مگر میں تجھے بشارت دوں۔

۹۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ السَّيَّارِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جُمُحُوْرٍ قَالَ: كَانَ النَّجَّاشِيُّ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الدَّهَاقِبِينَ عَامِلًا عَلَى الْأَهْوَازِ وَفَارِسَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ عَمَلِهِ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ فِي دِيَوَانِ النَّجَّاشِيِّ عَلَيَّ جُرَاجًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ يَدِينُ بِطَاعَتِكَ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَكْتُبَ لِي إِلَيْهِ كِتَابًا، قَالَ: فَكُتِبَ إِلَيْهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سُرَّ أَخَاكَ يُسَّرُ لَكَ اللَّهُ، قَالَ: فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَيْهِ دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ فَلَمَّا خَلَا نَاقَلَهُ الْكِتَابَ وَقَالَ: هَذَا كِتَابُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَقَالَ لَهُ: مَا حَاجَتُكَ؟ قَالَ: جُرَاجٌ عَلَيَّ فِي دِيَوَانِكَ، فَقَالَ لَهُ: وَكَمْ هُوَ؟ قَالَ: عَشْرَةُ آلَافٍ وَرَهْمٍ، فَقَدَا كَاتِبُهُ وَأَمَرَهُ بِإِدَائِهِا عَنْهُ ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنْهَا وَأَمَرَ أَنْ يُبَشِّرَ لَهُ لِقَابِلٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ: سَرَرْتُكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِمَرْكَبٍ وَجَارِيَةٍ وَغُلَامٍ وَأَمَرَهُ بِتَحِيَّتِ ثِيَابٍ فِي كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ: هَلْ سَرَرْتُكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَكُلَّمَا قَالَ: نَعَمْ، زَادَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ قَالَ لَهُ: احْمِلْ فَرَسَ هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي كُنْتَ جَالِسًا فِيهِ حِينَ دَفَعْتُ إِلَيْكَ كِتَابَ مَوْلَايَ الَّذِي نَاقَلْتَنِي فِيهِ وَارْزُقْ إِلَيَّ حَوَائِجَكَ قَالَ: فَفَعَلَ وَخَرَجَ الرَّجُلُ فَصَارَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَدَنَ ذَلِكَ فَحَدَّثَهُ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ عَلَى جَهَنَّمَ فَجَعَلَ يُسَرُّ بِمَا فَعَلَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ كَأَنَّهُ قَدْ سَرَّكَ مَا فَعَلْتُ بِ؟ فَقَالَ: إِيَّيْ وَاللَّهِ لَقَدْ سَرَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

۹۔ محمد بن جمہور نے بیان کیا کہ نجاشی جو حاکم اہواز و فارس تھا اس کے عمل کے ایک ماتحت نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ نجاشی کے دفتر نے میرے اوپر خراج مانگ کر لیا ہے وہ آپ کے اوپر ایمان رکھتا ہے اور آپ کا مطیع و فرمانبردار ہے اگر مناسب ہو تو آپ اسے ایک خط لکھ دیں۔ حضرت نے اسے لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اپنے بھائی کو خوش کر، اللہ تجھے خوش کرے گا جب یہ خط لے کر وہاں گیا تو اس کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے جب وہ چلے گئے اور نہائی ہو گئی تو وہ خط اس کو دے کر کہا کہ یہ خط حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کا ہے۔ اس نے بوسہ دیا۔ آنکھوں سے لگا لگا۔ پھر اس سے پوچھا تیری حاجت کیا ہے اس نے کہا مجھ پر دس ہزار درہم کا خراج ہے۔ اس نے فتنی کو بلا کر حکم دیا کہ اس کو وصولی لکھ دے اور حکم دیا کہ اس کا نام رجسٹر سے خارج کر دے تاکہ سالِ آئندہ اس سے نہ مانگا جائے۔ پھر اس سے کہا۔ میں نے تجھے خوش کیا۔ اس نے کہا۔ ہاں میں آپ پر خدا کا

پھر اس نے حکم دیا سواری دینے کا اور ایک کنیز اور غلام کا اور کہا کہ یہ عند وقت کپڑوں کا بھی لے جائیں گے مجھے خوش کیا؟ اس نے کہا یہ شک بخاشی برابر علیات میں زیادتی کرتا رہا۔ جب دے چکا تو اس سے کہا یہ فرش بھی لے جا۔ جس پر میں اس وقت بیٹھا تھا۔ جب تو نے میرے مولا کا خط مجھے دیا تھا اور تیری ضرورتوں کو پورا کرنے کو لکھا تھا۔ وہ شخص سب چیزیں لے کر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور کل حال بیان کیا۔ حضرت بہت خوش ہوئے اس نے کہا یا بن رسول اللہ آپ ایسے خوش ہیں۔ گویا اس نے جو میرے ساتھ کیا ہے وہ آپ کے ساتھ کیا ہے فرمایا خدا کی قسم موت میں ہی خوش نہیں اللہ اور اس کے رسول خوش ہیں۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي الْيَقْظَانِ ؛ عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ، قَالَ : فَقَالَ : حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْعَمُ مِنْ ذَلِكَ ، لَوْ حَدَّثْتُكُمْ لَكَفَرْتُمْ إِنْ الْمُؤْمِنِ إِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ ، خَرَجَ مَعَهُ مِثَالُ مِنْ قَبْرِهِ ، يَقُولُ لَهُ : أَبَشِّرْ بِالْكَرَامَةِ مِنَ اللَّهِ وَالشُّرُورِ ، فَيَقُولُ لَهُ : بِشْرِكَ اللَّهُ بِخَيْرٍ ، قَالَ : ثُمَّ يَمْضِي مَعَهُ يُبَشِّرُهُ بِعَيْنٍ مَا قَالَ ، وَإِذَا مَرَّ بِهِ يَهْوِلُ قَالَ : لَبَسَ هَذَا لَكَ وَإِذَا مَرَّ بِخَيْرٍ قَالَ : هَذَا لَكَ ، فَلَا يَزَالُ مَعَهُ يُؤْمِنُهُ مِمَّا يَخَافُ وَيُبَشِّرُهُ بِمَا يُحِبُّ حَتَّى يَبْقَى مَعَهُ يَبْنِي بِيَدِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا أَمَرَهُ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ : أَبَشِّرْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِكَ إِلَى الْجَنَّةِ ، قَالَ : فَيَقُولُ : مَنْ أَنْتَ رَجَعْتَ اللَّهُ يُبَشِّرُنِي مِنْ حَيْثُ خَرَجْتُ مِنْ قَبْرِي وَآتَسْتَنِي فِي طَرِيقِي وَخَبَّرْتَنِي عَنْ رَبِّي ؟ قَالَ : فَيَقُولُ : أَنَا الشُّرُورُ الَّذِي كُنْتَ تَدْخُلُهُ عَلَى إِخْوَانِكَ فِي الدُّنْيَا خَلَقْتَ مِنْهُ لَا بِشْرَكَ وَأَوْنِسَ وَخَشَنَكَ .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ مِثْلَهُ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا مومن کا مومن پر کیا حق ہے فرمایا اتنا عظیم تر ہے کہ اگر میں بیان کر دوں تو تم انکا ذکر ہی نہ کر سکتے ہو مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے ساتھ اس کا ایک ہم صورت بھی نکلے گا اور کہے گا تجھے اللہ کی بخشش اور سرور کی بشارت ہو۔ خدا نے تجھے نیکی کی بشارت دی ہے پھر وہ بشارت دیتا ہے اس کے ساتھ چلے گا جب وہ ہولناک مقام سے گزرے گا تو وہ کہے گا یہ تیرے لئے نہیں ہے اور جب وہ اچھے مقامات سے گزرے گا تو کہے گا یہ تیرے لئے ہے وہ اسی طرح خوف سے امان دیتا ہوا اور محبوب امر کی خوش خبری دیتا جائے گا جب موقوف حساب میں پیش خدا آئے گا تو اس کے لئے جنت کا حکم ہوگا تو ہم صورت کہے گا۔ تجھے جنت کی بشارت ہو مومن پوچھے گا تو کون ہے کہ قبر سے نکلے کے وقت سے اب تک بشارت دیتا اور راہ میں مجھ سے اظہار محبت کرتا چلا آ رہا ہے وہ کہے گا میں وہ سرور ہوں جسے تو نے

داخل کیا تھا دنیا میں اپنے بھائیوں کے دل میں تاکہ میں تجھے بشارت دوں اور دشت میں تیرا غما رہوں۔

۱۱۔ عَدَّ بْنَ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ سُرُورُ [الَّذِي] تَدْخُلُهُ عَلَى الْمُؤْمِنِ تَطَرُّدُ عَنْهُ جُوعَتُهُ ، أَوْ تَكَيْفُ عَنْهُ كُرْبَتُهُ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی عمل اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ مومن کو کھانا بھوک میں دے کر اور اس کی تکلیف دور کرے۔ اس کے دل کو خوش کیا جائے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ الْحَكِيمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُورًا خَلَقَ اللَّهُ عَنْ وَجَلٍّ مِنْ ذَلِكَ السُّرُورِ خَلْقًا قَبْلَافًا عِنْدَ مَوْتِهِ فَيَقُولُ لَهُ : أَيُّضًا يَا وَلِيَّ اللَّهِ بِكَرَامَةٍ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ ، ثُمَّ لَا يَزَالُ مَعَهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ قَبْرُهُ [يَلْفَأُ] فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَإِذَا بَعَثَ يَلْفَأُ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ لَا يَزَالُ مَعَهُ عِنْدَ كُلِّ هَوَلٍ يُبَشِّرُهُ وَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَيَقُولُ لَهُ : مَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ؟ فَيَقُولُ : أَنَا السُّرُورُ الَّذِي أَدْخَلْتَهُ عَلَى فُلَانٍ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو اپنے مومن بھائی کو خوش کرتا ہے تو اللہ اس سرور سے ایک مخلوق کو پیدا کرتا ہے وہ عند الموت اس سے مل کر کہتا ہے اے ولی خدا تجھے خدا کی کرامت و رضوان کی بشارت ہو۔ قبر میں داخل ہونے تک یہی کہتا رہتا ہے جب قبر سے اٹھے گا تو ایسا ہمارے گاہے ہر پر ہوں مقام پر بشارت دے گا اور یہی کہے گا وہ مومن کہے گا اللہ تجھ پر رحم کرے۔ تو کون ہے۔ وہ کہتا ہے میں وہ سرور ہوں جو تو نے فلاں مومن کے دل میں داخل کیا تھا۔

۱۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَرَأَ هَذِهِ آيَةَ : «وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِنَّمَا مُبِينًا» قَالَ : فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَمَا ثَوَابُ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ السُّرُورَ؟ فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ فَقَالَ : إِنِّي وَاللَّهِ أَلْفُ أَلْفٍ حَسَنَةً .

۱۳۔ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور یہ آیت پڑھی جو مومنین و مومنات کو بے وجہ اذیت دیتے ہیں انھوں نے بہتان اور بہت بڑے گناہ کو اپنے اوپر لے لیا۔ حضرت نے فرمایا جو کسی کو خوش کرے اس کا ثواب کیسے میں نے کہا دس نیکیاں۔ فرمایا بلکہ خدا کی قسم ایک لاکھ نیکیاں۔



۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ السُّرُورَ عَلَى مُؤْمِنٍ فَقَدْ أَدْخَلَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ أَدْخَلَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ وَصَلَ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ وَكَذَلِكَ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ كَرْبًا .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو قلبِ مومن میں سرور داخل کرے۔ اس نے رسول کو خوش کیا اور جس نے رسول کو خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور یہی صورت ہے اس کے لئے جس نے کسی کو رنج پہنچایا۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَمَّا مُسْلِمٌ لَقِيَ مُسْلِمًا فَسَرَّ دُسْرًا لَهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے کسی بندہ مومن کو خوش کیا اس نے خدا کو خوش کیا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ خَالَ السُّرُورَ عَلَى الْمُؤْمِنِ : إِشْبَاعُ جُوعِهِ أَوْ تَنْفِيسُ كَرْبَتِهِ أَوْ قَضَاءُ دَيْنِهِ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک بہترین عمل مومن کو خوش کرنا ہے خواہ وہ بھوکے کو سیر کرے ہو یا تکلیف دور کرے یا قرضہ ادا کرے۔

## دوسو گیارہواں باب

### مومن کی حاجت برلانا

(باب ۲۱۱)

﴿ قَضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ ﴾

۱۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمْرٍو ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ كَرْدَمٍ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِي : يَا مُفَضَّلُ اسْمَعْ مَا أَقُولُ لَكَ وَاعْلَمْ أَنَّهُ الْحَقُّ وَ

افْعَلْهُ وَأَخْزِيهِ عَلَيْهِ إِخْوَانِكَ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا عَلَيْهِ إِخْوَانِي؟ قَالَ: الرَّاعِبُونَ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِ إِخْوَانِهِمْ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: وَمَنْ قَضَى لَأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ حَاجَةً قَسَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِائَةَ أَلْفِ حَاجَةٍ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لَهَا الْجَنَّةُ وَمِنْ ذَلِكَ أَنْ يَدْخُلَ قَرَابَتَهُ وَمَعَارِفَهُ وَإِخْوَانُهُ الْجَنَّةَ بَعْدَ أَنْ لَا يَكُونُوا أَنْصَابًا، وَكَانَ الْمُفَضَّلُ إِذَا سَأَلَ الْحَاجَةَ أَخَا مِنْ إِخْوَانِهِ قَالَ لَهُ: أَمَّا تَشْتَهِي أَنْ تَكُونَ مِنْ عَلَيْهِ إِخْوَانٍ.

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے، اے مفضل جو میں کہتا ہوں اسے سنو اور جان لو کہ یہ حق ہے اسے کرو اور خبر دو اس کی اپنے شریف طبیعت بھائیوں کو جو میں نے کہا۔ یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جو اپنے برادرانِ ایمانی کی حاجتوں کو پورا کرنے کی طرف راغب ہیں۔ پھر فرمایا۔ جو شخص اپنے برادر مومن کی ایک حاجت بر لاتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی دسی ہزار حاجتیں پوری کرتا ہے ان میں اول جنت ہے اور ایک ان میں سے یہ ہے کہ اس کے قراتداروں، شناساؤں اور بھائیوں کو داخل جنت کرتا ہے بشرطیکہ وہ دشمنانِ امام نہ ہوں۔ مفضل کا معمول تھا کہ جب اس کے اخوان میں سے کوئی اس سے کسی ضرورت کے پورا کرنے کا سوال کرتا تو وہ اس سے کہتا کہ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ شریف بھائیوں میں سے ہو۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقًا مِنْ خَلْقِهِ انْتَجَبَهُمْ لِقَضَاءِ حَوَائِجِ فَقَرَاءِ شَيْعَتِنَا لِيُشْبِعَهُمْ عَلَى ذَلِكَ الْجَنَّةِ، فَإِنْ انْتَبَهَتْ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَكُنْ، ثُمَّ قَالَ: لَنَا وَاللَّهِ رَبِّ نَعْبُدُهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق ایسی پیدا کی ہے جس کو ہمارے شیعہ نے فقراری حاجت براری کے لئے منتخب کیا ہے تاکہ وہ اس کے ثواب میں اسے جنت عطا کرے پس اگر تم میں طاعت ہے تو ان میں سے ہو جاؤ پھر ہم سے کہا۔ اللہ ہمارا رب ہے ہم اس کی عبادت کرتے ہیں اور ہم کسی کو اس کا شریک قرار نہیں دیتے۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ صَدَقَةَ الْأَخْطَبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عِقِيقِ أَلْفِ رَقَبَةٍ وَخَيْرٌ مِنْ حُمَلَانِ أَلْفِ قَرِيسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زِيَادٍ، مِثْلَ الْحَدِيثَيْنِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کی حاجت بر لانا بہتر ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار گھوڑوں پر فی سبیل اللہ خیرات کا سامان بار کرنے سے۔

۴۔ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَنَدٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لَقَضَاهُ حَاجَةَ امْرِئٍ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَيَّ الله مِنْ عَشْرِينَ حَجَّةً كُلُّ حَجَّةٍ يُنْفِقُ فِيهَا صَاحِبُهَا مِائَةَ أَلْفٍ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مردِ مومن کی حاجت کا پورا کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے میں ایسے حج سے کہ جن میں سے ہر حج میں ایک لاکھ روپیہ راہِ خدا میں خرچ کئے ہوں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَنِّهِمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارِ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ الْمُؤْمِنُ رَحْمَةً عَلَى الْمُؤْمِنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَيْتُمَا مُؤْمِنٍ أَتَى أَحَدُهُمَا فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا ذَلِكَ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ سَاقَهَا إِلَيْهِ وَسَبَّحَهَا لَهُ، فَإِنْ قَضَى حَاجَتَهُ، كَانَ قَدْ قَبِلَ الرَّحْمَةَ يَقْبُولُهَا، وَإِنْ رَدَّ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَإِنَّمَا رَدَّ عَنْ نَفْسِهِ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ سَاقَهَا إِلَيْهِ وَسَبَّحَهَا لَهُ، وَذَخَّرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِتِلْكَ الرَّحْمَةِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَكُونَ الْمَسْرُودُ عَنْ حَاجَتِهِ هُوَ الْخَاكِمُ فِيهَا، إِنْ شَاءَ صَرَفَهَا إِلَى نَفْسِهِ وَإِنْ شَاءَ صَرَفَهَا إِلَى غَيْرِهِ يَا إِسْمَاعِيلُ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ الْخَاكِمُ فِي رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ قَدْ شُرِعَتْ لَهُ فَإِلَى مَنْ تَرَى يَصْرِفُهَا؟ قُلْتُ: لَا أَظُنُّ يَصْرِفُهَا عَنْ نَفْسِهِ، قَالَ: لَا تَنْظُرْ وَلَكِنْ اسْتَيْقِنْ فَإِنَّهُ لَنْ يَرُدَّهَا عَنْ نَفْسِهِ، يَا إِسْمَاعِيلُ مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ فِي حَاجَةٍ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَلَمْ يَقْضِهَا لَهُ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ شُجَاعًا يَنْهَشُ إِبْنَاهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ مومن، مومن کے لئے رحمت ہے۔ فرمایا ہاں میں نے پوچھا کیسے۔ فرمایا جب کوئی مومن اپنے برادرِ مومن کے پاس اپنی حاجت لاتا ہے پس یہ اللہ کی رحمت ہوتی ہے جو اس ضرورت کو اس کی طرف کھینچ لاتی ہے اور اس کے لئے سببِ خیر بنتی ہے پس اگر اس نے برادرِ مومن کی حاجت کو پورا کر دیا تو اس کی یہ نیکی قبول کی جاتی ہے اور جو حق قبول کرنے کا ہے اور اگر باوجود اس کی ضرورت پورا کرنے کی قدرت رکھنے کے رد کر دیتا ہے تو وہ اپنے سے خدا کی اس رحمت کو رد کرتا ہے جو اس کی طرف کھینچ کر لاتی تھی اور سببِ خیر بنتی تھی اور اللہ ذخیرہ کرتا ہے اس رحمت کا روزِ قیامت تک کہ اس کی رحمت کو رد کیا گیا تھا۔ وہ قیامت میں حاکم بنا اور اس کو اختیار ہو کہ وہ رحمت کو چاہے اپنے لئے رکھے چاہے اپنے غیر کو دے دے۔

اے اسماعیل روزِ قیامت وہ حاکم ہوگا اس رحمت اللہ کا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ کس پر صرف کرے گا میں نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ اپنے اوپر صرف کرے گا اے اسماعیل گمان نہیں یہ یقین ہے کہ وہ ہرگز اپنے سے رد نہ کرے

گا اگر کسی کے پاس کوئی بندہ مومن اپنی حاجت لائے اور بار وجود قدرت وہ اسے پورا نہ کرے تو خدا اس پر ایک سانپ کو مسلط کرتا ہے جو اس کے ہاتھ کی انگلی میں کاٹتا ہے گا قیامت تک، خواہ مغفور ہوئے والا ہو یا معذب۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِيانَ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أَسْبُوعًا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَسَنَةٍ وَمَخَاعِنَ سِتَّةِ آلَافِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ دَرَجَةٍ . قَالَ : وَزَادَ فِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ . وَقَضَى لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَاجَةٍ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : وَقَضَى حَاجَةَ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلَ مِنْ طَوَافٍ وَطَوَافٍ حَتَّى عَشْرًا .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ کا طواف سات روز کرے تو اللہ اس کے نافرمانیوں میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے۔

اسحاق بن عمار نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا مومن کی حاجت کا پورا کرنا افضل ہے طواف سے طواف سے دس بار فرمایا۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ [بْنِ عَجَبٍ] بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ تَكْرِ بْنِ نُجَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا قَضَى مُسْلِمٌ حَاجَةً إِلَّا نَادَاهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : عَلَيَّ تَوَاتُكَ وَلَا أَرْضَى لَكَ بِدُونِ الْجَسَدِ . ۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مسلمان مسلمان کی حاجت برآ کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے کہتا ہے تیرا تو اب میرے اوپر ہے میں بغیر تجھے جنت دے رہا ہوں نہ ہوں گا۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ مُعْذَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ طَوَافًا وَاحِدًا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَسَنَةٍ وَمَخَاعِنَ سِتَّةِ آلَافِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ اللَّهُ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ دَرَجَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الْمُكْتَرَمِ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ سِتَّةَ أَبْوَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ هَذَا الْفَضْلُ كُلُّهُ فِي الطَّوَافِ قَالَ : نَعَمْ وَخَيْرُكَ بِأَفْضَلٍ مِنْ ذَلِكَ ، قَضَاءُ حَاجَةٍ أَوْ سِتَّةِ أَفْضَلٍ مِنْ طَوَافٍ وَطَوَافٍ حَتَّى بَلَغَ عَشْرًا .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ کا ایک طواف کرے اللہ اس کے نام پر چھ ہزار حسنہ لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے اور چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ جب وہ مکرم (جسے لانا کہتے ہیں شکم کا اس سے ملانا مستحب ہے) کے پاس جاتا ہے تو اللہ اس کے لئے سات دروازے جنت کے دروازوں میں سے کھولتا ہے۔ میں نے کہا طواف کی اتنی بڑی

فصیلت ہے۔ فرمایا میں تجھے اس سے بڑی فصیلت کا عمل بتاؤں مسلمان کی حاجت برلانا افضل ہے طواف سے طواف سے طواف سے، طواف سے دس بار فرمایا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْخَارِجِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ يَطْلُبُ بِذَلِكَ مَا عِنْدَ اللَّهِ حَتَّى تُقْضَى لَهُ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِذَلِكَ مِثْلَ أُخْرَى حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَبْرُورَتَيْنِ وَصَوْمِ شَهْرَيْنِ مِنْ أَشْهُرِ الْحَرَمِ وَاعْتِكَافِهِمَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَ مَنْ مَشَى فِيهَا بِنِيَّةٍ وَلَمْ تُقْضَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِذَلِكَ مِثْلَ حَجَّةٍ مَبْرُورَةٍ، فَارْغَبُوا فِي الْخَيْرِ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لئے خدا سے طلب امر ہو کر چلے اور اسے پورا کرے تو اللہ اس کے لئے لکھتا ہے ثواب حج و عمرہ کا جو مقبول ہوں اور ثواب ایسے دو مہینوں کے روزہ کا جو حرمت والے چار ماہ سے ہوں اور اس اعتکاف کا ثواب ہو ایسے دو مہینوں میں مسجد حرام میں کیا جائے اور جو حاجت براری کے لئے نیکے مگر پورا نہ کر سکے تو اس کے لئے ثواب ایک حج مقبول کا لکھتا ہے پس تم اس امر خیر کی طرف رغبت کرو۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَنَاقَسُوا فِي الْمَعْرُوفِ لِأَخْوَانِكُمْ وَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ، فَإِنَّ لِلْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ: الْمَعْرُوفُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا مَنْ اصْطَنَعَ الْمَعْرُوفَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَمْشِي فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فَيُؤْكِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكََيْنِ: وَاحِدًا عَنْ يَمِينِهِ وَآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، يَسْتَفْقِرَانِ لَهُ رَبَّهُ وَيَدْعُوَانِ بِقَضَاءِ حَاجَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْرُ بِقَضَاءِ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ إِذَا وَصَلَتْ إِلَيْهِ مِنْ صَاحِبِ الْحَاجَةِ.

۱۰۔ ابو بصیر نے روایت کی ہے کہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے نیکی کی طرف راغب ہو اور اس کے اہل سے بن جاؤ بلے شک حرمت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام معروف ہے اس میں داخل نہ ہو مگر وہ جو زندگانی دنیا میں نیکی کرے جو شخص اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لئے نکلتا ہے خدا اس پر دو فرشتوں کو معین کرتا ہے ایک کو دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اس کی حاجت کے پورا ہونے کے لئے پھر حضرت نے فرمایا۔ رسول خدا خوش ہوتے ہیں مومن کی حاجت برلانے سے جبکہ صاحب حاجت کی وہ حاجت پوری ہو جائے۔

۱۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلْفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَاللَّهِ لَا أَنْ أَحْتَجَّ حَاجَةً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُغْنِيَ رَقَبَةً وَ رَقَبَةً [وَرَقَبَةً] وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ عَشْرًا وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ السَّبْعِينَ ، وَلَأنْ أُغَوَّلَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَسَدُ جُوعَتِهِمْ وَأَكْسُو عَوْدَتِهِمْ فَأَكْفَتْ وَجُوهَهُمْ عَنِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْتَجَّ حَاجَةً وَحَاجَةً [وَحَاجَةً] وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ عَشْرًا وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ السَّبْعِينَ .

۱۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک حج میرے نزدیک محبوب تر ہے اس سے کہ آزاد کروں ایک غلام ایک غلام اور ایک غلام یہاں تک کہ یہ تعداد رس گنی ہو جائے یعنی تیس اور اس کی مثل یہاں تک کہ تیس کی تعداد ستر گنی ہو یعنی دو ہزار ایک سو تو اس سے زیادہ میرے لئے محبوب بات یہ ہوگی کہ میں مسلمانوں کے کسی خاندان کی اس طرح مدد کروں کہ ان کی بھوک کو روکوں ، یہ پسندیدہ ہے میرے نزدیک ایک حج سے ایک حج سے ایک حج سے یہاں تک کہ یہ تعداد رس گنی ہو یعنی تیس اور پھر یہ بڑھ کر ستر گنی ہو یعنی دو ہزار ایک سو۔

۱۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ الشَّعِيرِ ، عَنْ نَجِّ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام أَنْ مِنْ عِبَادِي مَنْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالْحَسَنَةِ فَأَحْكُمُهُ فِي الْجَنَّةِ : فَقَالَ مُوسَى : يَا رَبِّ وَمَا تِلْكَ الْحَسَنَةُ ؟ قَالَ يَمْسِي مَعَ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي قَصَا حَاجَتِهِ ، قُضِيَتْ أَوْ لَمْ تَقْضَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ نے موسیٰ کو وحی کی کہ میرا ایک بندہ مقرب بنے گا میرے ایک حسد کی وجہ سے میں اسے جنت میں حاکم بناؤں گا۔ حضرت موسیٰ نے پوچھا اے میرے پروردگار وہ کون سی نیکی ہے فرمایا اس بندے کی نیکی جو بندہ مومن کی حاجت بر لانے کے لئے نکلتا ہے چاہے وہ حاجت اس سے پوری ہو یا نہ ہو۔

۱۳ - الْحُسَيْنُ بْنُ نَجَّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجَّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَنَاهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَاقَهَا إِلَيْهِ ، فَإِنْ قِيلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَصَلَهُ بَوْلَانِيْنَا وَهُوَ مَوْصُولٌ بِوَلَايَةِ اللَّهِ وَ إِنْ رَدَّ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِ شُجَاعًا مِنْ نَابِئِهِ شُفَى فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُتَدَبِّرًا فَإِنْ مَدَّرَهُ الطَّالِبُ كَانَ أَسْوَأَ خَالًا .

۱۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ جس کے پاس برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اللہ کی اس پر رحمت

ہے جو اسے کھینچ کر اس کے پاس لائی ہے۔ اگر اس نے حاجت پوری کر دی تو وہ ہماری ولایت کو پہنچ گیا اور اس سے ولایت خدا حاصل ہو گئی اور اگر باوجود قدرت رکھنے کے اس کی حاجت پوری نہ کی تو خدا اس پر آگ کا ایک سانپ مسلط کر دے گا جو قبر میں روز قیامت تک اس کو کاٹتا رہے گا چاہے وہ قیامت میں مغفور ہو یا معذّب۔ پس اگر طالب حاجت معذور رکھے تب بھی روکنے والا خراب حال میں رہے گا۔

۱۴۔ عُمَدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَتَرُدُّ عَلَيْهِ الْحَاجَةُ لِأَخِيهِ فَلَا تَكُونُ عِنْدَهُ قَبِيحَةً بِهَا قَلْبُهُ ، فَيَدْخُلُهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهَيِّهِ الْجَنَّةَ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کسی مومن کے سامنے اس کا مومن بھائی اپنی حاجت پیش کرے اور اس کو پورا کرنے پر قاصر نہ ہو اور اس کا دل اس پر رحمیدہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے رنج کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

## دوسو بار ہواں باب

### مومن کی حاجت برآری میں سعی کرنا

۲۱۲ (باب)

«السَّعْيُ فِي حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ»

۱۔ عُمَدُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ عِبْسِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ شِئِيَ الرَّجُلُ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ يُكْتَبُ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ يُعْطَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، وَيَرْفَعُ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ ، قَالَ : وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ : وَ يَعْتَدِلُ عَشْرَ رِقَابٍ وَ أَفْضَلُ مِنْ اغْتِكَافٍ شَهْرٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے مومن بھائی کی حاجت برآری کے لئے جانا یہ اجر رکھتا ہے کہ خدا اس نیکیاں لکھتا ہے اور دس گناہ محو کرتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے اور میرا گمان ہے کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ یہ اجر برابر ہے دس غلام آزاد کرنے کے اور افضل ہے مسجد الحرام میں ایک ماہ اعتکاف کرنے سے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عِبَادًا فِي الْأَرْضِ يَسْتَعُونَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ ، هُمْ الْآمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُورًا فَرَّحَ اللَّهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ روئے زمین پر اللہ کے کچھ بندے ہیں جو لوگوں کی حاجت برآری میں سستی کرتے ہیں وہ روز قیامت بے خوف ہوں گے اور جو بندہ مومن کو خوش کرے گا اللہ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّاءِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَطْلَعَهُ اللَّهُ بِخَمْسَةِ وَسَبْعِينَ أَلْفِ مَلَكٍ وَلَمْ يَرْفَعْ قَدَمًا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً وَحَظَّ عَنْهُ بِهَا سِتَّةٌ وَ يَرْفَعُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا أَجْرَ خَاجٍ وَمُفْتِيرٍ .

۳۔ فرمایا حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے جو شخص اپنے مومن بھائی کی حاجت برآری کے لئے نکلے گا تو اللہ کے حکم سے پچھتر ہزار ملائکہ اس پر سایہ لگن ہوتے ہیں اور جو قدم اٹھاتا ہے ایک حسد اس کے نام لکھا جاتا ہے اور ایک گناہ اس کا محو ہوتا ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور جب وہ اس کی حاجت بر لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ حُلْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لِأَنَّ أَمِيشِي فِي حَاجَةِ أَخِي لِي مُسْلِمٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَلْفَ نَسَمَةٍ وَأَحْمِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَى أَلْفِ قَرَسٍ مُسَرَّجَةً مُلْجَمَةً .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے برادر مسلم کی حاجت روانی کے لئے میرا جانا میرے لئے زیادہ محبوب ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور سیل اللہ لوگوں کیلئے ہزار زین کسا اور لگام والے گھوڑوں پر سوار کرنے سے۔

۵۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ اليماني ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَمْشِي لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي حَاجَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً ، وَحَظَّ عَنْهُ بِهَا سِتَّةٌ ، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً ، وَزَيْدٌ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ شَفِيعٌ فِي عَشْرِ حَاجَاتٍ .



۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو میں اپنے برادر موسیٰ کی حاجت برآری کے لئے نکلتا ہے خدا ہر قدم پر اس کے نام ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ اس کا محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کے بعد فرمایا دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس حاجتیں پوری کرتا ہے۔

۶۔ رِذَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ ، طَلَبَ وَجْهَ اللَّهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ ، يَغْفِرُ فِيهَا لِأَقَارِبِهِ وَجِبَرَانِهِ وَإِخْوَانِهِ وَمَعَارِفِهِ ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفًا فِي الدُّنْيَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قِيلَ لَهُ : ادْخُلِ النَّارَ فَمَنْ وَجَدْتَهُ فِيهَا صَنَعَ إِلَيْكَ مَعْرُوفًا فِي الدُّنْيَا فَأَخْرِجْهُ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاصِبًا .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کسی کرے اپنے برادر موسیٰ کی حاجت برآری میں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور بخشتا ہے اس کے رشتہ داروں، پڑوسیوں، بھائیوں اور جان پہچان والوں اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ نیکی کریں اور ناصبی کے سوا اس نیکی کو اجازت ہوگی کہ وہ اس کو جہنم سے نکالے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَأَجْتَهَدَ فِيهَا فَأَجْرَى اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ قَضَاءَ مَا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً وَاعْتِكَافَ شَهْرَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَصِيَامَ مَهْمَا وَإِنْ اجْتَهَدَ فِيهَا وَلَمْ يُجِرِ اللَّهُ قَضَاءَ مَا عَلَى يَدَيْهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی کسی برادر مسلم کی حاجت برآری کے لئے کوشش کرے اور خدا اس کے ہاتھ سے وہ ضرورت پوری کر دے تو خدا اس کے نامہ اعمال میں حج و عمرہ اور دو مہینے کے اعتکاف کا جو مسجد الحرام میں کیا گیا ہو اور وہ دو ماہ روزے رکھے ہوں۔ ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر باوجود کوشش کے وہ حاجت برآری نہ کر سکے تب بھی حج و عمرہ کا ثواب اس کو مل جائے گا۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ! عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَفَى بِالْعَمْرِ اعْتِمَادًا عَلَى أَخِيهِ أَنْ يُنْزَلَ بِهِ حَاجَتُهُ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کافی ہے آدمی کو اپنے بھائی پر یہ اہتمام کہ وہ اپنی حاجت اس سے

بیان کرے۔

۹۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُقَالُ لَهُ : مَيْمُونٌ فَشَكَا إِلَيْهِ مَعْدُ الرَّكْرَاءِ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي : قُمْ فَأَعِنِ أَخَاكَ ، فَقُمْتُ مَعَهُ فَبَسَّسَ اللَّهُ كِرَامَهُ ، فَرَجَعْتُ إِلَى مَجْلِسِي ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا صَنَعْتَ فِي حَاجَةِ أَخِيكَ ؟ قُلْتُ : قَضَاهَا اللَّهُ - يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي - فَقَالَ : أَمَا إِنَّكَ أَنْ تُعِينَ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ طَوَافِ أَسْبُوحِ الْبَيْتِ مُتَمَتِّكًا ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَجُلًا أَتَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ : يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَعْيَسِي عَلَى قَضَاءِ حَاجَةٍ ، فَأَتَمَعَلْ وَقَامَ مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَقَالَ لَهُ : أَيْنَ كُنْتَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ تَسْتَعِينُهُ عَلَى حَاجَتِكَ ؟ قَالَ : قَدْ فَعَلْتُ - يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي - فَذَكَرَ أَنَّهُ مَعَكَ ، فَقَالَ لَهُ : أَمَا إِنَّهُ لَوْ أَعَانَكَ كَانَ خَيْرَ آلِهِ مِنْ غَيْرِكَ فِيهِ شَهْرًا .

۹۔ صفوان جمال کہتا ہے کہ میں صادق آل محمد کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص جو اہل مکہ سے آکر کہنے لگا کہ کہہ کر یہ شتر ادا کرنے کی دشواری پیش آرہی ہے حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اُسٹھ اور اپنے بھائی کی مدد کر، میں اس کے ساتھ گیا اور کرایہ کی مشکل آسان کر کے پھر بیٹھا آیا، حضرت نے فرمایا تم نے کیا کیا میں نے کہا میں آپ پرندہ اہوں میں نے اس کی ضرورت کو پورا کر دیا۔ فرمایا تیرا اپنے بھائی کی یہ مدد کرنا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے سات طوافوں سے خان کعبہ کے، پھر فرمایا۔ ایک شخص امام حسن سے کہنے لگا کہ ایک ضرورت میں میری مدد کیجئے حضرت نے جوتا پہنا اور اس کے ساتھ چلے حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف سے گزرے آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اس شخص سے کہا۔ تو نے اپنی حاجت امام حسین سے کیوں نہ بیان کی، اس نے کہا میں نے چاہا تو تھا لیکن دربان نے کہا کہ حضرت اعتکاف میں ہیں فرمایا اگر تو کہتا اور حضرت اعانت کرتے تو یہ ان کے ایک ماہ کے اعتکاف سے بہتر ہوتا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ : عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : الْخَلْقُ عِيَالِي ، فَأَحْبَبُّهُمْ إِلَيَّ الْطُّفُّهُمْ بِهِمْ وَأَسْأَلُهُمْ فِي خَوَائِجِهِمْ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مخلوق میری عیال ہے پس میرے لئے ان میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو ان پر سب سے زیادہ مہربان ہے اور ان کی حاجت پوری کرنے میں سب سے زیادہ کوشش کرنے والا ہے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عِمْلَاءَةَ قَالَ : كَانَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا لَقِيَ قَال : كَرِهَ زَعْلَتِي حَدِيثَكَ ، فَأَحَدْتُهُ ، قُلْتُ : دُرَيْثًا أَنَّ عَائِدَ بْنَ إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا بَلَغَ الْغَايَةَ فِي الْعِبَادَةِ صَارَ مَشَاءً فِي حَوَائِجِ النَّاسِ عَائِدًا بِمَا يَصْلِحُهُمْ .

۱۱۔ ابوعمارہ نے بیان کیا کہ حماد بن ابوحنیفہ نے مجھ سے کہا کہ بیان کرو وہ بات جو آئمہ سے سنی ہے میں نے کہا ہم سے یہ روایت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک عابد جب عبادت کے آخری درجہ کو پہنچا تو لوگوں کی قضائے حاجت میں سعی کرنے اور ان کے معاملات کی اصلاح میں مشغول رہنے لگا۔

## دوسو تیرہواں باب مردمومن کے کرب کو دور کرنا

((باب)) ۲۱۳

﴿تَفْرِيجُ كَرْبِ الْمُؤْمِنِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنِي ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ زَيْنِ الشَّحَامِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ أَعَانَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ اللَّيْثَانَ اللَّيْثَانِ عِنْدَ جَهَنَّمَ فَقَسَّ كَرْبَهُ وَأَعَانَهُ عَلَى نَجَاحِ حَاجَتِهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِذَلِكَ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ ، يُعْجِلُ لَهُ مِنْهَا وَاحِدَةً يَصْلُحُ بِهَا أَمْرَهُ بِشَيْءٍ وَيدَّخِرُ لَهُ إِحْدَى وَسَبْعِينَ رَحْمَةً لِأَفْرَاجِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَهْوَالِهِ

۱۔ راوی نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو شخص فریاد رسی کرتا ہے اپنے برادر مومن کی - اس کے اضطراب و درماندگی میں اور دور کرتا ہے اس کی تکلیف کو اور مدد کرتا ہے اس کی حاجت کے بر لانے میں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہتر رحمتیں لکھتا ہے ان میں سے ایک اس دنیا میں دیتا ہے تاکہ امر معاش میں سہولت ہو اور بہتر ذخیرہ کرتا ہے روز قیامت میں خوف دور کرنے کے لئے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنْ أَبِي سَدَاقٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَعَانَ مُؤْمِنًا نَفْسَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ كَرْبَةً وَاحِدَةً فِي الدُّنْيَا

وَسَبْعِينَ كُرْبَةً عِنْدَ كُرْبَتِهِ الْعُظْمَى ، قَالَ : حَيْثُ يَتَشَاغَلُ الشَّاسُ بِأَنْفُسِهِمْ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی برادر مومن کی اعانت کرے گا اللہ اس کی ۷۳ مصیبتوں کو دور کرے گا ان میں سے ایک اس دنیا میں اور ۷۲ قیامت کی مصیبت عظمیٰ میں جب کہ لوگ اپنی اپنی مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ ، عَنْ مِسْمَعِ أَبِي سَلَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كَرْبَ الْآخِرَةِ وَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ وَهُوَ تَلِيحُ الْفُؤَادِ وَمَنْ أَطْعَمَهُ مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَقَاهُ شَرْبَةً سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُومِ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا جو کوئی بندہ مومن کی ایک تکلیف کو دور کرے گا اللہ اس کے اضطراب کو روز قیامت دور کرے گا اور وہ اپنی قبر سے مطمئن اور رحمت خدا کا امیدوار ہو کر نکلے گا اور جو بھوک میں کھانا دے گا خدا اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو پیاس میں پانی پلائے گا۔ اللہ عز و جل اس کو بہشت کی شرابِ خالص سے سیراب کرے گا۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُقْبٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَّاءِ ، عَنْ الرَّزَّازِ ﷺ قَالَ : مَنْ فَرَاحَ عَنْ مُؤْمِنٍ فَرَاحَ اللَّهُ عَنْ قَلْبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۴۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کسی مومن کی تکلیف دور کرے گا اس کا دل خوش کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُقْبٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ دَرَجِ الْمَحَارِبِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً وَهُوَ مُعْسِرٌ يَسِّرَ اللَّهُ لَهُ حَوَائِجَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : وَمَنْ سَرَّ عَلَى مُؤْمِنٍ عَوْرَةً يَخَافُهَا سَرَّ اللَّهُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ عَوْرَةً مِنَ عَوَارِثِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : وَاللَّهِ فِي عَوْنِ الْمُؤْمِنِ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ فَانْتَفِعُوا بِالْعِظَةِ وَارْتَعَبُوا فِي الْخَيْرِ

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا جو بندہ مومن کسی بندہ مومن کی تکلیف دور کرے گا۔ درآنحالیکہ وہ تندرست ہو تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی حاجتوں کو پورا کر دے گا۔ اور فرمایا

اللہ عزوجل اس مومن کا مدد کا رہ جو دوسرے مومن کی مدد کرے تم نصیحت سے فائدہ حاصل کرو اور نیکی کی طرف راغب ہو۔

## دوسو چودہواں باب

### مومن کو کھانا کھلانا

۲۱۴ (بَابُ إِطْعَامِ الْمُؤْمِنِ)

۱۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَشْبَعَ مُؤْمِنًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ مَنْ أَشْبَعَ كَافِرًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَمْلَأَ جَوْفَهُ مِنَ الرَّقُومِ ، مُؤْمِنًا كَانَ أَوْ كَافِرًا

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کسی مومن کو سیر کرے گا اس پر جنت واجب ہے اور جو کافر کو سیر کرے تو سزاوار ہے خدا کے لئے کہ اس کا پیٹ رقوم سے پُر کرے۔ چلے کھانا کھلانے والا مومن ہو یا کافر۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لِأَنَّهُ أُطْعِمَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُطْعِمَ أَقْقَامًا مِنَ النَّاسِ ، قُلْتُ : وَمَا أَقْقَامٌ ؟ قَالَ : مِائَةُ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں کھانا دوں ایک شخص کو مسلمانوں میں سے جو صاحب ایمان ہو تو میرے لئے وہ بہتر ہے اہل تاجیہ یعنی اطراف جواب کے ان ایک لاکھ یا زیادہ مسلمانوں کے کھانا کھلانے سے جو بنظائر مسلمان ہوں

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَطْعَمَ ثَلَاثَةَ تَقَرَّرَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَلَاثِ جَنَّاتٍ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ : الْفِرْدَوْسِ وَجَنَّةِ عَدْنٍ وَطُوبَى [وَأَشَجَرَةٍ تَخْرُجُ مِنْ جَنَّةِ عَدْنٍ ، غَرَسَهَا رَبُّنَا بَيْدَهُ .

۳۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو تین مسلمانوں کو کھانا کھلائے تو خدا اس کو تین جنتوں سے کھانا دے گا اول فردوس دوسرے جنت عدن تیسرے طوبی سے جو جنت عدن کا درخت ہے اور جس کو ہمارے رب نے

اپنے دستِ قدرت سے بویا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُدْخِلُ بَيْتَهُ مُؤْمِنِينَ قَطُّ فَيَطْعِمُهُمَا شَيْعَهُمَا إِلَّا كَانَ ذَلِكَ أَفْضَلَ مِنْ عِثْقِ نَسَمَةٍ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے گھر میں دو مومن داخل ہوں اور وہ انھیں کھانا کھلا کر سیر کرے تو یہ ایک بندہ آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليہ السلام قَالَ: مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَقَى مُؤْمِنًا مِنْ ظَمَأٍ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتَوِي.

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کوئی بھوک میں ایک بندہ مومن کو کھانا دے خدا اس کو جنت کے پھولوں سے کھانا دے گا اور جو پیاسے مومن کو پانی پلائے گا اللہ اس کو جنت کی سرسبز شراب سے سیراب کرے گا۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَ مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا حَتَّى يُشْبِعَهُ لَمْ يَنْدِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ مَا لَهُ مِنَ الْآخِرَةِ فِي الْآخِرَةِ، لَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ، ثُمَّ قَالَ: مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَقْرَةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغِيانِ ثُمَّ تَلَا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَوْطِئْتُمْ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْتَبَقٍ» بِشَمَا دَامَقَرَةٍ أَوْ مَسْكَبَا دَامَقَرَةٍ.

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ جو مومن کو شکم سیر کھانا کھلائے تو اس کے ثواب آخرت کو مخلوق میں کوئی نہیں جان سکتا۔ رب العالمین اللہ کے سوا نہ اس کا علم ملک مقرب کو یہ نہ نبی مرسل کو پھر نہ مایا اسباب مغفرت سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھانا ہے پھر یہ آیت پڑھی یا کھانا کھانا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم کو یا خاکسار محتاج کو۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنْ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ سَقَى مُؤْمِنًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ مِنْ حَيْثُ يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ أَنْعَاهُ اللَّهُ يَكِلَ شَرْبَةً سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَإِنْ سَقَاهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَكَأَنَّمَا أَغْتَقَ عَشْرَ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ.

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو بانی پلانے کی قدرت رکھتے ہوئے کسی بندہ مومن کو پانی پلائے تو گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے دس غلام آزاد کئے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْسٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّخَّافِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَتُحِبُّ إِخْوَانَكَ يَا حُسَيْنُ ؟ قُلْتُ ، نَعَمْ ، قَالَ : تَنْفَعُ فَقَرَاهُمْ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : أَمَّا إِنَّهُ يَحِقُّ عَلَيْكَ أَنْ تُحِبَّ مَنْ يُحِبُّ اللَّهَ ، أَمَا اللَّهُ لَا تَنْفَعُ مِنْهُمْ أَحَدًا حَتَّى تُحِبَّهُ ، أَتَدْعُوهُمْ إِلَى مِثْلِكَ ؟ قُلْتُ نَعَمْ مَا أَكُلُ إِلَّا وَمَعِيَ مِنْهُمْ الرَّجُلَانِ وَالثَلَاثَةُ وَالْأَقْلُ وَالْأَكْثَرُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : أَمَّا إِنْ فَضَلْتُمْ عَلَيْكَ أَغْظَمَ مِنْ فَضْلِكَ عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَطْعِمُهُمْ طَعَامِي وَ أَوْطِئُهُمْ رَحْلِي وَيَكُونُ فَضْلُهُمْ عَلَيَّ أَغْظَمَ ؟ ! قَالَ : نَعَمْ إِنْهُمْ إِذَا دَخَلُوا مِثْلَكَ دَخَلُوا بِمَغْفِرَتِكَ وَمَغْفِرَةِ عِيَالِكَ وَإِذَا خَرَجُوا مِنْ مِثْلِكَ خَرَجُوا بِذُنُوبِكَ وَذُنُوبِ عِيَالِكَ

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اے حسین بن نعیم دوست رکھتا ہے اپنے بھائیوں کو میں نے کہا ہاں۔ فرمایا پس نفی مومنین نقرار کو میں نے کہا اچھا، فرمایا ہمزاد ہے تیرے لئے کہ دوست رکھنا اس کو جو اللہ کو دوست رکھے۔ خدا کی قسم تو نفع نہ پہنچائے گا کسی کو جب تک اس کو دوست نہ رکھے۔ کیا تو اپنے گھر ان کو نہیں بلاتا۔ میں نے کہا بلاتا ہوں اور جب تک دو تین یا اس سے کم و بیش نہ ہوں کھانا نہیں کھاتا۔ حضرت نے فرمایا ان کی فضیلت تیرے اوپر زیادہ ہے بہ نسبت اس فضیلت کے جو تجھے ان پر ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے میں ہی انھیں کھانا دوں انھیں فرش پر بٹھاؤں اور پھر بھی ان کو میرے اوپر فضیلت ہو۔ فرمایا ہاں جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو تیری اور تیرے عیال کی مغفرت کے ساتھ داخل ہوتے ہیں اور جب تیرے گھر سے نکلتے ہیں تو تیری عیال کے گناہ سے نکلتے ہیں۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ السَّوَّائِيِّ قَالَ : ذَكَرَ أَصْحَابُنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا أَتَدْرِي وَلَا أَتَمَسِّي الْأَوْعَى مِنْهُمْ الْإِثْنَانِ وَالثَلَاثَةُ وَأَقْلُ وَالْأَكْثَرُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَضْلُهُمْ عَلَيْكَ أَغْظَمَ مِنْ فَضْلِكَ عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ كَيْفَ وَأَنَا أَطْعِمُهُمْ طَعَامِي وَأَتَقِي عَلَيْهِمْ مِنْ مَالِي وَأُخَذِيَهُمْ عِيَالِي ؟ فَقَالَ : إِنْهُمْ إِذَا دَخَلُوا عَلَيْكَ دَخَلُوا بِرِزْقٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيرٍ وَإِذَا خَرَجُوا خَرَجُوا بِالْمَغْفِرَةِ لَكَ

۹۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے سامنے ہمارے اصحاب کا ذکر آیا۔ میں نے کہا جب تک

ان میں سے دو تین یا کم بیش نہ ہوں میں نذون کا کھانا کھاتا ہوں نہ رات کا حضرت نے فرمایا کہ ان کی نفیلت تجھ پر زیادہ ہے نسبت تیری نفیلت کے ان پر، میں نے کہا یہ کیسے، میں ان کو کھانا دوں، مال ان پر خرچ کروں میرے گھروالے ان کی خدمت کریں پھر بھی نفیلت انہی کی ہو۔ فرمایا جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو اللہ کا رزق کثیر آتا ہے اور جب جلتے ہیں تو تیرا مغفرت کا سامان ہوتا ہے۔

۱۰۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ مُقَرَّنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدُّمَشَاقِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَأَنْ أَطْعِمَ رَجُلًا مُسْلِمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَفْقًا مِنَ النَّاسِ. قُلْتُ: وَكَيْفَ الْأَفْقُ؟ فَقَالَ: عَشْرَةُ آلَافٍ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ایک مرد مسلمان کو کھانا دینا میرے نزدیک ایک افق عظام آزاد کرنے سے بہتر ہے میں نے پوچھا افق سے کیا مراد ہے فرمایا۔ دس ہزار۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ كَانَ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلُ مَنْ أَطْعَمَ قِطَامًا مِنَ النَّاسِ، قُلْتُ: وَمَا الْقِطَامُ [مِنَ النَّاسِ]؟ قَالَ: مِائَةُ أَلْفِ مِئَةِ النَّاسِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کو کھانا کھلاتا ہے ایسا ہے جیسے لوگوں کے قِطَام کو کھلاتا ہے میں نے پوچھا قِطَام سے کیا مراد ہے۔ فرمایا ایک لاکھ آدمی۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَدِيدِ بْنِ الْعِزِّ فِي قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْتِقَ كُلَّ يَوْمٍ نَسَمَةً؟ قُلْتُ: لَا يَحْتَمِلُ مَالِي ذَلِكَ، قَالَ: تَطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مُسْلِمًا، فَقُلْتُ: مُوسِرًا أَمْ مُعْسِرًا؟ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الْمَوْسِرَ قَدْ يَشْتَبِيهِ الطَّعَامُ.

۱۲۔ سدید بن العزیز نے کہا کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ تجھے کس چیز نے روکا اس سے کہ تو ہر روز ایک غلام آزاد کرے، میں نے کہا میں اس کا تحمل نہیں ہو سکتا یعنی اتنی دولت میرے پاس نہیں، فرمایا ایک مسلمان کو کھانا کھلایا کہ میں نے کہا چاہے مالدار ہو یا غریب، فرمایا مالدار بھی کبھی خواہش طعام رکھتا ہے۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَكَلَةٌ يَأْكُلُهَا أَخِي الْمُسْلِمُ عِنْدِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَةً.



۱۳۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ کوئی مسلمان بھائی اگر میرے پاس کھانا کھائے تو وہ میرے نزدیک ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَأَنْ أَشْبَعَ رَجُلًا مِنْ إِخْوَانِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدْخُلَ سُوقَكُمْ هَذَا فَأَبْتَاعَ مِنْهَا رَأْسًا فَأُغْنِيَهُ .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں اپنے مسلمان بھائیوں میں سے ایک بھائی کو سیر کر دوں تو وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جا کر ایک غلام خریدوں اور آزاد کر دوں۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَأَنْ آخُذَ خَمْسَةَ دَرَاهِمٍ [وَأَدْخُلَ إِلَى سُوقِكُمْ هَذَا فَأَبْتَاعَ بِهَا الطَّعَامَ وَأَجَمَعُ نَقْرًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ نَسَمَةً .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں تمہارے بازار سے پانچ درہم کا کھانا خرید کر کے کچھ مسلمانوں کو کھلاؤں تو وہ میرے لئے ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۱۶۔ عَنْهُ ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سُئِلَ عُذْبُنُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا مَا يَعْدِلُ عُنُقَ رَقَبَةٍ ؟ قَالَ : إِطْعَامُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ .

۱۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ غلام آزاد کرنے کے مساوی اور کیا ہے۔ فرمایا ایک مسلمان کو کھانا کھلا دینا۔

۱۷۔ عُذْبُنُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عُذْبُنِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنْ عُذْبُنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا أَرَى شَيْئًا يَعْدِلُ زِيَارَةَ الْمُؤْمِنِ إِلَّا إِطْعَامُهُ وَحَقُّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُطْعِمَ مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا مِنْ طَعَامِ الْجَنَّةِ .

۱۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سوائے مومن کو کھانا کھلانے کے کوئی اور چیز ثواب میں زیارت مومن کے برابر نہیں۔ اللہ کے لئے سزاوار ہے کہ وہ جنت کا کھانا اس شخص کو دے جو کسی مومن کو کھانا کھلائے۔

۱۸۔ عُمَرُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَأَنْ أُطْعِمَ مُؤْمِنًا مُخْتِاجًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَزُورَهُ، وَلَأَنْ أَزُورَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ عَشْرَ قَابِ.

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے محتاج مومن کو کھانا دینا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس کی زیارت کرنے سے اور اس کی زیارت کرنا زیادہ محبوب ہے دس غلام آزاد کرنے سے۔

۱۹۔ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ وَبَرْبَدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا مُوسِرًا كَانَ لَهُ يَعْدِلُ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ يُنْقِذُهُ مِنَ الذَّبْحِ، وَمَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا مُخْتِاجًا كَانَ لَهُ يَعْدِلُ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ يُنْقِذُهَا مِنَ الذَّبْحِ.

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کرجہ دار مومن کو کھلانے تو یہ ایسا ہے جیسے اولاد اسماعیل سے دس آدمیوں کو ذبح ہونے سے بچالیا اور ایک مومن محتاج کو کھانا کھلانا ایسا ہے جیسے اولاد اسماعیل سے سو غلاموں کو ذبح سے بچالیا۔

۲۰۔ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ فَاوُوسَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لِأَطْعَامِ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عِتْقِ عَشْرِ قَابٍ وَعَشْرِ حَجَجٍ، قَالَ: قُلْتُ: عَشْرِ قَابٍ وَعَشْرِ حَجَجٍ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا نَصْرُ! إِنْ لَمْ تُطْعِمُوهُ مَاتَ أَوْ تَذَلُّوهُ فَيَجِيءَ إِلَى نَاصِبٍ فَيَسْأَلُ لَوَ الْوَيْلَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ مَسْأَلَةِ نَاصِبٍ، يَا نَصْرُ! مَنْ أَخْبَا مُؤْمِنًا فَكَانَ زَمًا أَخْبَا النَّاسَ جَمِيعًا فَإِنْ لَمْ تُطْعِمُوهُ فَقَدْ أَمْتَمْتُمُوهُ وَإِنْ أَطْعَمْتُمُوهُ فَقَدْ أَحْيَيْتُمُوهُ.

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک مومن کو کھانا کھلانا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے دس غلام آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے، میں نے تعجب سے کہا۔ دس غلام آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے۔ فرمایا۔ اے نصر! اگر تم اسے کو کھانا نہ دو گے تو یا تو وہ بھوک سے مر جائے گا یا کسی ناصبی سے جا کر سوال کرنے پر تم اسے مجبور کرو گے۔ اس سے تو اس کا مر جانا بہتر ہے۔ اے نصر! جس نے ایک مومن کو زندہ کیا اس نے گویا سب لوگوں کو زندہ کیا۔ پس اگر تم نے اس کو کھلایا تو گویا اسے مار ڈالا اور اگر کھانا دیا تو اس کو زندہ کر لیا۔

# دوسویں درہواں باب

## مومن کو لباس پہنانا

۲۱۵ (بَابُ مَنْ كَسَا مُؤْمِنًا)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ كَسَا أَخَاهُ كِسْوَةً شَانَهُ أَوْ صَنِيفًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْسُوهُ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ وَأَنْ يَهْوِيَ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَأَنْ يُوْتِيعَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ وَأَنْ يُلْقَى الْمَلَائِكَةُ إِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ بِالْبَشَرِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: وَتَلْقَاهُمْ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمَكُمْ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ

۲۱/۱۰۳۳  
ایضاً

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اپنے بھائی کو جاڑے یا گرمی کا لباس پہنایا۔ خدا اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور نزع کی سختی کو اس پر آسان کر دے گا اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے گا اور جب قبر سے نکلے گا تو ملائکہ اس سے مل کر جنت کی بشارت دیں گے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ ملائکہ ان سے مل کر کہیں گے یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ كَسَا أَحَدًا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ثَوْبًا مِنْ عَزِيٍّ أَوْ أَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوْنَهُ مِنْ مَعْشِيَةٍ، وَكَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعَةِ آلَافٍ مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ، تَسْتَغْفِرُونَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ إِلَى أَنْ يَنْفَخَ فِي الصُّورِ

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کسی برہنہ محتاج مسلمان کو لباس پہنائے اور اس کی روزی کے متعلق کسی امر میں مدد کرے تو خدا ستر ہزار فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جو اس کے لئے نفع، صور کے وقت تک اس کے ہر ایک گناہ کے لئے استغفار کرتے رہیں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَسَا أَحَدًا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ثَوْبًا مِنْ عَزِيٍّ أَوْ أَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوْنَهُ مِنْ مَعْشِيَةٍ، وَكَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَسْتَغْفِرُونَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ

إِلَى أَنْ يُفْتَحَ فِي الصُّورِ .

۳۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کسی محتاج مسلمان کو بحالت برہنگی لباس پہنائے گا یا روزی کے معاملہ میں اس کی مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو معین کرے گا کہ وہ اس سے صادر ہونے والے ہر گناہ کے لئے استغفار کریں۔ یہاں تک کہ صورت پر نکال جائے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام [ قَالَ : ] مَنْ كَسَا مُؤْمِنًا كِسَاءَ اللَّهِ مِنَ الثِّيَابِ الْحُضُورِ . وَقَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ : لَا يَزَالُ فِي ضَمَانِ اللَّهِ مَا ذَامَ عَلَيْهِ سِلْكُ .

۴۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کسی مومن کو لباس پہنائے گا اللہ اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ وہ خدا کی حفاظت میں رہے گا جب تک اس محتاج کے بدن پر اس لباس کا ایک تار بھی رہے گا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : مَنْ كَسَا مُؤْمِنًا ثَوْبًا مِنْ عُرِي كِسَاءِ اللَّهِ مِنْ إِسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَسَا مُؤْمِنًا ثَوْبًا مِنْ غَنَى لَمْ يَزَلْ فِي سِتْرِ مِنَ اللَّهِ مَا بَقِيَ مِنَ الثَّوْبِ خِرْقَةً .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی برہنگی میں کسی مومن کو لباس پہنائے گا تو خدا اس کو بہشتی لباس پہنائے گا اور جو بحالت مالداری پہنائے گا وہ اللہ کی پردہ پوشی میں رہے گا جب تک اس لباس کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔

## دوسو سو لہواں باب مومن پر مہربانی کرنا اور اس کی عزت کرنا

(بَابُ) ۲۱۶

۵ (فِي انْطِطَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِسْتِزَامِهِ)

۱۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَخَذَ مِنْ وَجْهِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ قِدَاءَ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ، وَمَنْ تَبَسَّمَ فِي وَجْهِ أَخِيهِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَةٌ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جو اپنے مومن بھائی کے چہرہ سے حسن و خاشاک دور کرے تو اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور جو بندہ مومن کے چہرے پر تسم لائے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ : مَرْحَبًا كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مَرْحَبًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی سے مرحبا کہے اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لئے خوش آمدید لکھتا ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمَ فَأَكْرَمَهُ فَإِنَّمَا أَكْرَمَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے پاس کوئی مومن بھائی آئے اور وہ اس کا اکرام کرے تو اللہ اس کا اکرام کرتا ہے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْخَارِثِ بْنِ التَّعْمَانِ ، عَنِ النَّهْشَبِيِّ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا فِيَّ أُمْتِي عَبْدُ الْكَافِرِ أَخَاهُ فِي اللَّهِ بِشْيءٍ مِنْ لُطْفٍ إِلَّا أَخَذَهُ اللَّهُ مِنْ خَدَمِ الْجَنَّةِ .

۴۔ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی میری امت میں اپنے بھائی پر کسی چیز سے بھی مہربانی کرے گا تو اللہ اس کی خدمت کے لئے جنت کے خادم مقرر کرے گا۔

۵۔ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَكْرَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِكَلِمَةٍ يُلْطَفُ بِهَا وَقَرَّحَ عَنْهُ كَرْبَتَهُ لَمْ يَزَلْ فِي طَلَبِ اللَّهِ الْمَعْدُودِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ مَا كَانَ فِي ذَلِكَ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے مرنے تک ایک کلمہ سے اپنے بھائی کو نوازا اور اس پر مہربانی کر کے خوش کرے تو اللہ اسے اپنے مہربانی کے سایہ میں رکھے گا جب تک وہ اس کام میں لگا رہے۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :

سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ مِمَّا خَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُؤْمِنَ أَنْ يَعْرِفَ فَهَ بِرِّ إِخْوَانِهِ وَإِنْ قُلَّ ، وَلَيْسَ الْبِرُّ بِالْكَثْرَةِ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : دَوِّئُوا ثُرُودَكُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَوْ كَانَ بَيْنَهُمْ خِصَاصَةٌ (ثُمَّ قَالَ : ) وَمَنْ يُوقِ شَحْنَتِي فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ، وَمَنْ عَرَفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَلِكَ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَ مَنْ أَحَبَّهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَفَاءَهُ أَجْرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، ثُمَّ قَالَ : يَا جَمِيلُ ارْزُ هَذَا الْحَدِيثَ لِإِخْوَانِكَ ، فَإِنَّهُ تَرْتَعِبُ فِي الْبِرِّ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جن باتوں سے اللہ نے مخصوص کیا ہے مومنین کو، ان میں ایک یہ ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کریں اگرچہ نیکی کم ہی کیوں نہ ہو۔ خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے وہ تنگدستی کی حالت میں بھی اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں پھر یہ بھی فرمایا ہے جو کلمے سے اپنے کو بچانے والے ہیں وہ روزِ آخرت فلاح پانے والے ہیں اور جس نے خدا کی معرفت حاصل کی خدا اس کو دوست رکھتا ہے۔ اس کا اجر روزِ قیامت بے حساب ہے۔ پھر فرمایا اسے جمیل اس حدیث کو لوگوں سے بیان کرو کہ اس سے نیکی کی طرف لوگوں کو رغبت ہوگی۔

۷۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُخَفِّفُ أَخَاهُ التَّخَفُّفَ ، قُلْتُ : وَ أَيْ شَيْءٍ التَّخَفُّفُ ؟ قَالَ : مِنْ مَجْلِسٍ وَمِنْ كَلَامٍ وَطَعَامٍ وَكِسْوَةٍ وَ سَلَامٍ ، فَتَطَاوُلُ الْجَنَّةُ مُكَافَاةً لَهُ وَيُوحِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا : أَيْتِي قَدْ حَرَمْتُ طَعَامَكَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا الْأَعْلَى نَبِيٍّ أَوْ وَصِيٍّ نَبِيٍّ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا : أَنْ كَافِي، أُولِيَانِي بِتَحْفِيمٍ فَيَخْرُجُ مِنْهَا مَصْغَاةً وَصَائِفٌ مَعَهُمْ أَطْبَاقُ مَقَطَّاهُ بِمَنَادِيلٍ مِنْ لَوْلُؤٍ ، فَإِذَا نَظَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ وَهَوَّلُوا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَافِيهَا تَلَارَتْ عَقُولُهُمْ وَامْتَنَعُوا أَنْ يَأْكُلُوا فَيَنَادِي مُنَادٍ تَحْتَ الْعَرْشِ : أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ جَهَنَّمَ عَلَى مَنْ أَكَلَ مِنْ طَعَامِ جَهَنَّمَ فَيَمْدُ الْقَوْمُ أَيْدِيَهُمْ قِيَامًا كَأَوْفٍ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کو چاہیے کہ تحفہ دے اپنے بھائی کو، راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ تحفہ کس چیز کا ہو فرمایا فرش ہو اس کے بیٹھنے کے لئے، تکیہ پس پشت لگانے کے لئے، کھانا ہو لباس ہو، اسلام کیا جائے۔ اس کے بدلے میں اس کو موقع ہوگا کہ جنت کی طرف گردن اٹھا کر دیکھے اور جنت کو دیکھ ہی ہوگی کہ میں نے تیرا طعام سوائے نبی یا وصی نبی اہل دنیا پر حرام کیا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو خدا جنت کو وحی کرے گا کہ تلافی کر میرے دوستوں کی چند تحفوں سے۔ پس نکلیں گے اس سے چند غلام، کنیز جن کے سروں پر خوان ہوں گے جو موتی لگے رمالوں سے ڈھکے ہوں گے جب وہ لوگ جہنم اور اس کے خوفناک مناظر کو دیکھیں گے تو ہوش و حواس

گھر جو جائیں گے اور کھانے سے رک جائیں گے اس وقت تختِ عرش سے ایک منادی ندا کرے گا جہنم حرام ہے اس پر جو طعام جنت لے تب وہ لوگ اپنے ہاتھ بڑھا کر کھائیں گے۔

۸۔ ثَعَالِیُّ بْنُ یَحْیٰی، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : یَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ یَسْتَرْ عَلیَّهِ سَبْعَ کَبِیرَةٍ .

۸۔ فرمایا حضرت محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومن کی محبت یہ ہے کہ اس کے ستر بڑے گناہ چھپائے۔

۹۔ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ، وَثَعَالِیُّ بْنُ یَحْیٰی، جَمِيعًا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَدِيِّ قَالَ: أَمَّا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمَانَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ : أَحْسِنْ يَا إِسْحَاقُ إِلَى أَوْلِيَائِي مَا اسْتَطَعْتَ ، فَمَا أَحْسَنَ مُؤْمِنٌ إِلَى مُؤْمِنٍ وَلَا أَعَانَهُ إِلَّا حَمَشَ وَجْهَهُ إِنْ لَبِسَ وَفَرَّحَ قَلْبُهُ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے اسحاق! احسان کر میرے دوستوں سے جہاں تک ممکن ہو جو مومن، مومن پر احسان کرتا ہے یا اس کی مدد کرتا ہے تو ابلیس اپنا چہرہ کھرچتا ہے اور اس کا قلب زخمی ہوتا ہے۔

## دوسو ستر ہواں باب

### خدمت مومن

(بَابُ فِي خِدْمَتِهِ) ۲۱۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقْعِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، رَفَعَهُ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ قَالَ : سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؑ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَيُّهَا مُسْلِمُ خَدِّمْ قَوْمًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنْ أَعْطَاكَ اللَّهُ مِنْ عَدَدِهِمْ خَدًّا أَمَّا فِي الْجَنَّةِ .

۱۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان، مسلمانوں میں سے کسی قوم کی خدمت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بقدر ان کی تعداد کے جنت میں خدمت گزار عطا فرمائے گا۔

کام

# دوسواٹھارہواں باب

## نصیحت المؤمن

### (بَابُ نَصِيحَةِ الْمُؤْمِنِ) ۲۱۸

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يُنَاصِحَهُ <sup>(۱)</sup> .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومنین پر واجب ہے کہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں ۔

۲ - عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ النَّصِيحَةُ لَهُ فِي الْمَشْهَدِ وَالْمَغِيبِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب (بذریعہ مراسلت)

۳ - ابْنُ مَجْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ النَّصِيحَةُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے

۴ - ابْنُ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْخٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِيَنْصَحَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ كَنَصِيحَتِهِ لِنَفْسِهِ .

۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے بھائی کی نصیحت اس طرح کرے جیسے اپنے نفس کو کرتا ہے۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْشَاهُمْ فِي أَرْضِهِ بِالنَّصِيحَةِ لَخَلْقِهِ .



۵۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ از روئے قدر و منزلت عند اللہ و زقیامت وہ شخص سب سے زیادہ ہوگا۔ تو اس کی زمین اس کی مخلوق کو سب سے زیادہ نصیب کرنے والا ہوگا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُتَّقِرِيِّ ، عَنْ شُعْبَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالتَّضَعُّعِ فِي خَلْقِهِ فَلَنْ تَلْقَاهُ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نصیحت کرتا تم پر لازم ہے قربت الی اللہ ہو کر تم کو اس سے بہتر عمل نہ ملے گا۔

## دوسو اٹیسواں باب

### لوگوں کے درمیان اصلاح

((باب)) ۲۱۹

۵ (الاصلاح بين الناس)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي مَلْحَةَ ، عَنْ حَبِيبِ الْأَخْوَلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : صَدَقَ يُحِبُّهُ اللَّهُ إِصْلَاحُ بَيْنِ النَّاسِ إِذَا تَقَاسَدُوا وَتَقَارَبَ بَيْنُهُمْ إِذَا تَبَاعَدُوا

عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَمِثْلُهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وہ نیکی جس کو اللہ دوست رکھتا ہے لوگوں کے درمیان صلح کرانا ہے جبکہ فساد برپا ہو اور ان کو ایک دوسرے سے قریب کرنا ہے جبکہ وہ دور ہو چکے ہوں۔

اور راویوں نے بھی حضرت ابو عبد اللہ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَأَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِدِينَارَيْنِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دو آدمیوں کے درمیان صلح کرنا میرے نزدیک دو دینار صدقہ دینے

سے بہتر ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَبَّ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا رَأَيْتَ بَيْنَ اثْنَيْنِ مِنْ شَبْعَةِ الْأَمَارَةِ فَاغْتَدَّهَا مِنْ مَالِي .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے دو شیعوں میں جب جھگڑا دیکھو تو اپنے مال سے فدیہ دے کر اس فقیہ کو ختم کر دو۔

۴۔ ابْنُ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ سَابِقِ الْحَاجِّ قَالَ : مَرَّ بِنَا الْمُفَضَّلُ وَ أَنَا وَ حَتْمِي نَسْتَأْجِرُ فِي مِيرَاثٍ ، فَوَقَّفَ عَلَيْنَا سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لَنَا : تَعَالَوْا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَتَيْنَاهُ فَأَصْلَحَ بَيْنَنَا بِأَرْبَعِمِائَةٍ وَ دَرَاهِمٍ فَقَدَّعَهَا إِلَيْنَا مِنْ عِنْدِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْ صَاحِبِيهِ ، قَالَ : أَمَّا إِنَّمَا لَيْسَتْ مِنْ مَالِي وَلَكِنْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَمَرَنِي إِذَا تَنَازَعَ رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِي فِي شَيْءٍ أَنْ أَصْلَحَ بَيْنَهُمَا وَ أَغْتَدَّ بِنَا مِنْ مَالِي . فَبَدَأَ مِنْ مَالِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام .

۴۔ راوی کہتا ہے میں اور میرا بہنوئی میراث پر جھگڑا کر رہے تھے کہ مفصل کا اس طرف سے گزر چکا وہ ہمارے پاس ٹھہر گئے اور کہا کہ تم لوگ گھر چلو، چنانچہ ہم لوگ ان کے ساتھ گھر آئے۔ مفصل نے ہمارے درمیان صلح کرادی اور چار سو درہم اپنے پاس سے ہم کو دیئے۔ جب ہم سطوں ہو گئے تو انھوں نے کہا کہ یہ میرا مال نہیں ہے بلکہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ جب ہمارے اصحاب میں کوئی جھگڑا ہو تو میں ان کے درمیان صلح کرادوں اور حضرت کے مال سے فدیہ دوں پس یہ مال حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَاذِبٍ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اصلاح کرنے والے جھوٹا نہیں ہے۔ اور دروغ مصلحت آمیز نہ اذراستی

نقشہ انگیز۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَ تَتَّقُوا وَ تَصْلَحُوا بَيْنَ النَّاسِ قَالَ : إِذَا عَثَرَ لِصَلْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَلَا تَقُلْ عَلَيَّ يَمِينُ الْأَقْلَلِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس قول باری تعالیٰ کے متعلق تم اپنی قسموں میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر یہ کہو کہ تم نیکی نہ کرو گے پرہیزگاری نہ کرو گے اور لوگوں کے درمیان صلح نہ کرو گے امام نے فرمایا جب تم دوا دمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے بلائے جاؤ تو قسم کھا کر یہ نہ کہو کہ میں یہ نہ کروں گا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ أَوْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : أَتَبْلُغُ عَنِّي كَذًا وَكَذًا - فِي أَشْيَاءَ أَمْرٍ بِهَا - قُلْتُ : فَأَتَبْلُغُهُمْ عَنْكَ وَأَقُولُ عَنِّي مَا قُلْتَ لِي وَغَيْرَ الَّذِي قُلْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّ الْمُصْلِحَ لَيْسَ بِكَذَّابٍ [إِنَّمَا هُوَ الصَّلَحُ لَيْسَ بِكَذِبٍ]

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میری طرف سے فلاں فلاں امر کے متعلق یہ باتیں پہنچا دو جن کا میں حکم دے رہا ہوں۔ میں نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہ کہوں گا اور کچھ اپنی طرف سے کہہ دوں، فرمایا ضرور صلح کرنے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا کیوں کہ صلح جھوٹ نہیں ہے۔

## دوسو بیسواں باب

### احیاء مومن

(بات) ۲۲۰

(فی إحياء المؤمنين)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ؟ قَالَ : مَنْ أَخْرَجَهُمَا مِنْ ضَلَالٍ إِلَى هُدًى فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا وَمَنْ أَخْرَجَهُمَا مِنْ هُدًى إِلَى ضَلَالٍ فَقَدْ قَتَلَهَا .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا جس نے ایک شخص کو بغیر کسی کے قتل کیے ہوئے قتل کیا تو ایسا ہے گویا سب آدمیوں کو قتل کیا اور جس نے ایک کو زندہ رکھا اس نے گویا سب کو زندہ رکھا۔ سائل نے کہا اس سے کچھ اور بھی مراد ہے فرمایا جس نے کسی کو ہدایت سے ضلالت کی طرف پہنچایا اس نے گویا اس کو قتل کیا۔

Presented by [www.ziaraat.com](http://www.ziaraat.com)

## دوسوا کیسواں باب

### اپنے اہل کو دعوت الی الایمان دینا

(باب) ۲۲۱

﴿فِي الدُّعَاءِ لِلْأَهْلِ إِلَى الْإِيمَانِ﴾

۱۔ مُجَرَّبُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِي أَهْلَ بَيْتٍ وَهُمْ يَسْمَعُونَ مِنِّي أَقَادُعُهُمْ إِلَى هَذَا الْأَمْرِ، فَقَالَ: نَعَمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ.

۶/۷ تحریر

ا۔ راوی کہتے ہیں اے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ کہا کہ میرے گھر والے میری بات سنتے ہیں تو میں کج بات تقیہ ان کو امر مات کے متعلق بتاؤں فرمایا ضرور خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

## دوسو بائیسواں باب

### تقیہ کی صورت میں مخالفوں کو امر حق کی دعوت دینے سے باز رہنا

(باب) ۲۲۲

﴿فِي تَرْكِ دُعَاءِ النَّاسِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ كَلْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا كُنتَ وَالنَّاسَ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ يَقْبِضَ خَيْرَ أُمَّةٍ فِي قَلْبِهِ نَكَنَهُ فَتَرَكَهُ وَهُوَ يَحُولُ لِذَلِكَ وَيَطْلُبُهُ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَنَّكُمْ إِذَا كَلَّمْتُمُ النَّاسَ قُلْتُمْ: دَهْبًا حَيْثُ دَهَبَ اللَّهُ وَاخْتَرْنَا مِنَ الْخَيْرِ اللَّهُ، وَاخْتَرْنَا اللَّهَ فَخَدَّاهُ وَاخْتَرْنَا آلَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے کو مخالف لوگوں سے (بصورتِ نقیۃ) بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک نور پیدا کرتا ہے پھر اسے چھوڑ دیتا ہے کہ اس میں غور و فکر کر کے امر حق تلاش کرے پھر سرسریا یا جب تم مخالفوں سے گفتگو کرو تو کہو ہم اسی طرتِ جبارہ میں ہیں جدھر اللہ گیا ہے اور ہم نے ہدایت کے لئے اسی کا انتخاب کیا ہے جس کا انتخاب اللہ نے کیا ہے اللہ نے محمد کو انتخاب کیا ہے ہم نے ان کے بعد ان کی نمذ کو۔

۲۔ تَحْمِذُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الشَّارِحِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا ثَابِتُ مَا لَكُمْ وَلِلنَّاسِ، كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا تَدْعُوا أَحَدًا إِلَى أَمْرِ كُمْ، قَالُوا لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضِلُّوا عِنْدَكَ يَرْبِطَانَهُ هَذَا مَا اسْتَطَاعُوا، كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ: أَخِي وَابْنُ عَمَّتِي وَجَارِي فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا طَيَّبَ رُوحَهُ فَلَا يَسْمَعُ بِمَعْرُوفٍ إِلَّا عَرَفَهُ وَلَا بِمُسْكَرٍ إِلَّا أَنْكَرَهُ ثُمَّ يَقْضِي اللَّهُ فِي قَلْبِهِ كَلِمَةً يَجْمَعُ بِهَا أَمْرَهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ثابت تمہارا مخالف لوگوں سے کیا تعلق تم ان سے الگ رہو امر امامت کی طرت لوگوں کو دعوت نہ دو خدا کی قسم اگر تمام اہل آسمان و زمین ایسے بندے کو گمراہ کرنا چاہیں جس کو اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے تو وہ ایسا نہ کر سکیں گے۔ تم لوگوں سے الگ ہی ہو اور ان اپنے مخالفوں کو یہ نہ سمجھو کہ میرا بھائی ہے میرا ابن عم ہے میرا پروردگار ہے بے شک جب خدا کسی کے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہے تو اس کی روح کو پاک کر دیتا ہے پس جب وہ امر نیکی کو سنتا ہے تو اسے پہچانتا ہے اور بری بات سے انکار کر لیتا اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایسا کلمہ ڈالتا ہے جس سے اس کی خاطر جمع ہو جاتی ہے یعنی ائمہ ضلالت کی پیروی سے رک جاتا ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صفوان بن يحيى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنِ الْفَضْلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَدْعُوا النَّاسَ إِلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: يَافَضْلُ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا أَمَرَ مَلَكَاً فَأَخَذَ بِعُنُقِهِ حَتَّى أَدْخَلَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ طَائِعاً أَوْ كَارِهاً.

۳۔ فضیل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ ہم لوگوں کو امر امامت کی طرت دعوت دیں؟ فرمایا اے فضیل جب اللہ کسی بندہ کے لئے نیکی چاہتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کی گردن پکڑ کر امر امامت کا استرار کرے خواہ وہ بخوشی اقرار کرے یا نہ کرے۔

۴۔ تَحْمِذُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ هَذَا لِلَّهِ وَلَا تَجْعَلُوهُ لِلنَّاسِ ، فَإِنَّهُ مَا كَانَ لِلَّهِ فَرَّقَهُ اللَّهُ وَمَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلَا يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ ، وَلَا تَخَاصَمُوا بَيْنَكُمْ النَّاسَ فَإِنَّ الْمُخَاصَمَةَ مُمَرَّمَةٌ لِلْقَلْبِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ، وَ قَالَ : هَ أَفَاقَتْ نَكْرَهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ، ذَرُوا النَّاسَ فَإِنَّ النَّاسَ أَخَذُوا عَنِ النَّاسِ وَإِنْسَكُمْ أَخَذْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عليه السلام وَعَلَيْهِ السلام وَلَا سَوَاءَ ؛ وَإِنِّي سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : إِذَا كَتَبَ اللَّهُ عَلَى عَبْدَانِ يَدْخُلُهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ كَانَ أَسْرَعَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّيْرِ إِلَى وَكْرِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دین کو رضائے الہی کے لئے اختیار کر دے کہ لوگوں کی رضا کے لئے جو رضائے الہی کے لئے ہو گا وہ تو اللہ کے لئے ہو گا اور جو لوگوں کے لئے ہو گا تو وہ آسمان تک نہ جائیگا اور دین کے معاملہ میں لوگوں سے بھاگنا نہ کرو۔ کیونکہ اس سے بہت سی تلبی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ خدا نے اپنے نبی سے فرمایا ہے۔ جسے تم دوست رکھتے ہو اسے ہدایت۔ (ایصال الی المطلوب) نہیں کر سکتے صرف راستہ دکھا سکتے ہو۔ اور خدا جسے چاہتا ہے مصلوب کر سکتا ہے دیتا ہے پھر سورہ یونس میں فرماتا ہے۔ کیا تم لوگوں کو (جن سے سبب توفیق ہوا) عرس ہونے پر مجبور کر دے گے۔ لوگوں کو بھجور دے۔ لوگوں نے جو علم لیا ہے۔ وہ لوگوں سے لیا ہے۔ اور تم نے جو کچھ لیا ہے وہ رسول اور علی سے لیا ہے نہ کہ غیر سے، اور میں نے اپنے باپ سے سنا ہے خدا جس کے لئے امر دین میں داخلہ کے لئے لکھ دیتا ہے وہ اس کی طرف اس سے زیادہ تیز جاتا ہے جتنا ایک طائر اپنے گھونسلہ کی طرف۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَدْنَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ قَوْمًا لِلْحَقِّ فَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْحَقِّ قِيلَتْ لَهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَ قَوْلَهُ وَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْبَاطِلِ أَنْكَرَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَ قَوْلَهُ وَخَلَقَ قَوْمًا لَيَعْرِفَ ذَلِكَ فَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْحَقِّ أَنْكَرَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَ قَوْلَهُ وَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْبَاطِلِ قِيلَتْ لَهُ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَ قَوْلَهُ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے ایک قوم کو حق کے لئے پیدا کیا ہے پس جب وہ امر حق کے کسی دروازہ کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کر لیتے ہیں اگرچہ وہ اس کی علت نہ جانتے ہوں اور ایک قوم ان کے علاوہ پیدا کی ہے جب وہ کسی امر باطل کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کر لیتے ہیں اگرچہ اس کی علت نہ جانتے ہوں۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا أَنْكَرَتْ فِي قَلْبِهِ نَكْتَةً مِنْ نَوْرِ فَاقَتْهَا لَهَا سَمْعًا وَقَلْبُهُ حَتَّى يَكُونَ أَحْرَسَ عَلَى مَا فِي أَيْدِيكُمْ مِنْكُمْ ، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ شَوْءًا أَنْكَرَتْ فِي قَلْبِهِ نَكْتَةً سَوَاءً .

فَظَلَمَ لَهَا سَمْعَهُ وَقَلْبَهُ ، ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ : «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأْتُمًا يَصْعَدُ فِي السَّمَاءِ»

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا عمل چاہتا ہے تو اس کے قلب میں ایک نقطہ نورانی پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل روشن ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تمہارا پس جو امر امامت ہے اس کے حاصل کرنے میں وہ سب سے زیادہ حریص ہو جاتا ہے خدا جب کسی کے لئے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل تاریک ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے کسی کو ہدایت کرے تو اس کے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینہ کو ایسا تنگ بنا دیتا ہے گویا اسلاف اس کے لئے آسمان پر چڑھنے کے برابر دشوار ہو جاتا ہے۔

اس حدیث اور آیت سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان ایمان و کفر پر مجبور ہے خدا جس کو چاہتا ہے مومن بناتا ہے جسے چاہتا ہے کافر لیکن ایسا نہیں بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ ہر شخص اپنی زندگی میں جو عمل کرنے والا ہوتا ہے وہ سب عمل سے پہلے علم الہی میں ہوتا ہے پس جس کا عمل نیک اس کے علم میں ہوتا ہے اور قبول حق کی صلاحیت اس میں پاتا ہے اس پر اپنی توفیقات نازل کرتا ہے جس کو ایسا نہیں پاتا اس کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور توفیق و نیا اللہ کا تفضل ہے کسی کا حق نہیں کیوں کہ توفیق و تفضل کسی کام کا اجر نہیں ہوتا اور علم الہی کسی کام پر کسی کو مجبور نہیں کرتا۔

۷۔ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ حُضْرَانَ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ أَلَّاهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ يُعْبِدُ حَبِيرٌ أَنْكَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْثَةً بَيْضَاءَ ، وَفَتَحَ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَّلَ بِهِ مَلَكَ يُسَيِّدُهُ ، وَإِذَا أَرَادَ يُعْبِدُ سَوْءًا ، أَنْكَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْثَةً سَوْدَاءَ ، وَسَدَّ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَّلَ بِهِ شَيْطَانًا يُضِلُّهُ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اللہ کسی سے نیکی چاہتا ہے تو اس کے دل میں ایک سفید نقطہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دل کے سینے والے سوراخ کھول دیتا ہے اور اس پر ایک فرشتہ معین کرتا ہے تاکہ برائی سے اسے روکے اور جب کسی بندہ سے کوئی برائی کو روکنا نہیں چاہتا تو اس کے قلب میں ایک سیاہ نکتہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے قلب کے مسامات بند کر دیتا ہے اور ایک شیطان کو اس پر مسلط کر دیتا ہے کہ وہ اسے گمراہ کرتا رہے۔

توضیح :- جب کوئی شخص باوجود نیک و بد جاننے کے اور احکام الہی سے باخبر ہونے کے پناہ بخدا کر داری سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور رحمت اس سے دور ہو جاتی ہے اور اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور اس صورت میں شیطان اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔



## دوستی سوال باب

### خدا اپنا دین اُسے عطا کرتا ہے جسے دوست رکھتا ہے

(باب) ۲۲۳

﴿ اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا يُعْطِي الدِّينَ مَنْ يُحِبُّهُ ﴾

۱۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَفْسٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بَكِيْرٍ ، عَنْ حَمْرَةَ ابْنِ حُمْرَانَ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : يَا أَبَا الصَّخْرِ إِنَّ اللَّهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَيُبْغِضُ ، وَلَا يُعْطِي هَذَا الْأَمْرَ إِلَّا صَفْوَتَهُ مِنْ خَلْفِهِ ، أَنْتُمْ وَاللَّهُ عَلَى دِينِي وَدِينِ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ ، لَا أَعْنِي عَلَيَّ بَنُ الْحُسَيْنِ وَلَا تَعْدُ بَنُ عَلِيٍّ وَإِنْ كَانَ هَؤُلَاءِ عَلَى دِينِ هَؤُلَاءِ .

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابو صخر اللہ دنیا کی نعمت دوست اور دشمن دونوں کو دیتا ہے لیکن ہمارے امرا ممت و امارت کو تو انہی کو عطا کرتا ہے جو اس کے برگزیدہ بندے ہیں تم واللہ میرے اور میرے آبا ابراہیم و اسماعیل کے دین پر ہو میں نے ابار سے مراد حضرت علی بن الحسین اور محمد بن علی کو نہیں لیا۔ حالانکہ وہ بھی انہی کے دین پر ہیں۔

**توضیح :-** حضرت کا مطلب یہ ہے کہ دین اسلام جس میں نفی شریک باری تعالیٰ ہے مشترک ہے تمام انبیاء میں آدم سے لے کر خاتم الانبیاء تک ادیان انبیاء میں اس کے متعلق کوئی اختلاف نہیں، اختلاف ہے تو فروغ دین میں۔ اس میں شدید امامیہ کا مسلک جدا گانہ ہے اور اس کو اختیار کرنے کی توفیق اللہ اپنے برگزیدہ بندوں کو دیتا ہے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنْدٍ ، عَنْ أَحْسَنَ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ الْجَهَنِّيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ : يَا مَالِكُ إِنَّ اللَّهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَيُبْغِضُ ، وَلَا يُعْطِي دِينَهُ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے مالک اللہ دنیا کی نعمتیں تو دوست دشمن سب کو دیتا ہے لیکن اپنا دین صرف اس کو دیتا ہے جسے دوست رکھتا ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ، عَنِ الْوُشَاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو وَالْخَنْعَبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ ، وَ  
عَنْ حَمْرَةَ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ هَذِهِ الدُّنْيَا يُعْطِيهَا اللَّهُ الْبَرَّ وَالْفَاجِرَ  
وَلَا يُعْطِي الْإِيمَانَ إِلَّا الصَّوْتَهُ مِنْ خَلْقِهِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اس دنیا کی نعمتیں تو خدا ہر نیک و بد کو دیتا ہے لیکن ایمان اپنے بزرگ پر  
بند دل ہی کو دیتا ہے ۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَيْسِرٍ قَالَ :  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الدُّنْيَا يُعْطِيهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ أَحَبَّ وَمَنْ أَبْغَضَ ، وَإِنَّ الْإِيمَانَ لَا يُعْطِيهِ  
إِلَّا مَنْ أَحَبَّهُ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دنیا کی نعمتیں تو خدا ہر دوست و دشمن کو دیتا ہے لیکن ایمان تو  
اسی کو دیتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے ۔

## دوسو چوبیسواں باب

### سلامتی دین

((بَابُ سَلَامَةِ الدِّينِ)) ۲۲۴

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحَرِّ ، عَنْ أَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقَوَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مَآكِرُوهٍ» فَقَالَ : أَمَا لَقَدْ بَسَطُوا عَلَيْهِ وَقَتْلُوهُ  
وَلَكِنْ أَتَدْرُونَ مَا وَفَاهُ ؟ وَقَاهُ أَنْ يَفْتِنُوهُ فِي دِينِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کہ سوال کیا گیا حضرت سے اس آیت کے بارے میں ، اللہ نے  
بچالیا۔ سو من آل فرعون کو فرعون کی مکر سے کہ انھوں نے حملہ کیا اس پر اور قتل کر دیا۔ لیکن تم جانتے ہو کہ خدا نے  
کیسے اس کی حفاظت کی خدا نے اسے دین سے گمراہ ہونے سے بچالیا ۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

كَانَ فِي وَصِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَصْحَابِهِ : اَعْلَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ هُدًى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ نُورُ اللَّيْلِ الْمَظْلِمِ عَلَى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَقَافَةٍ ، فَإِذَا حَضَرَتْ بَلِيَّةٌ فَأَجْعَلُوا أَمْوَالَكُمْ دُونَ أَنْفُسِكُمْ ، وَإِذَا نَزَلَتْ نَارِلَةٌ فَأَجْعَلُوا أَنْفُسَكُمْ دُونَ دِينِكُمْ ؛ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ دِينُهُ وَالْحَرِيبُ مَنْ حُرِبَ دِينُهُ ؛ الْأَوَّلَانِ لَأَقَرَّ بَعْدَ الْجَنَّةِ ، الْأَوَّلَانِ لِأَعْنَى بَعْدَ النَّارِ ، لِأَيُّكَ أَسِيرُهَا وَلَا يُبْرَأُ صَرِيرُهَا

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے اپنے اصحاب کو وصیت کی تھی کہ آگاہ ہو کہ ہمارے دین اور دنیا میں اور نور ہے فلاحت کی تاریکی میں جب کہ تنگدستی اور فاقہ ہو۔ جب تم پر کوئی بلا آئے تو اسے مال کے ذریعہ اپنے نفسوں سے دور کرو نہ کہ دین کھو کر، آگاہ ہو کہ ہلاک ہوا وہ جس کا دین ہلاک ہوا اور تباہی ہے اس کے لئے جس کا دین تباہ ہوا، آگاہ ہو جنت کے بعد تنگدستی نہیں اور دوزخ کے بعد مال داری نہیں، دوزخ کا قیدی آزاد نہیں ہوتا اور اس کو تکلیف سے رہائی نہیں ملتی۔

۳۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : سَلَامَةُ الذِّبْنِ وَصِحَّةُ الْبَدَنِ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ ، وَالْمَالُ زِينَةٌ مِنْ زِينَةِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ . مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ رَبِيعِ ، عَنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، مِثْلَهُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے دین کی سلامتی اور بدن کی صحت مال سے بہتر ہے اور مال دنیا کی زینت ہے بشرطیکہ اس سے نیکی حاصل کی جائے۔  
فضیل نے بھی امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث نقل کی ہے۔

۴۔ عَنْ عَفَّهِ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَدْخُلُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَبَّرَ زَمَانًا لَا يَخُجُّ فَدَخَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ مَعَارِفِهِ ، فَقَالَ لَهُ : فَلَا تَنْفَعُكَ مَا فَعَلْتَ ؟ قَالَ : فَجَعَلَ يَصْنَعُ الْكَلَامَ يَظُنُّ أَنَّهُ أَنْتَمَا يَعْنِي الْمُسْرَةَ وَالذَّنْيَا ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَيْفَ دِينُهُ ؟ فَقَالَ : كَمَا نَجَتْ ، فَقَالَ : هُوَ اللَّهُ الْغِنَى .

۴۔ ایک شخص اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے ہر سال آیا کرتا تھا ایک مدت تک وہ حج کے لئے نہ آیا۔ ایک بار جب اس کا ایک شہنشاہ آیا۔ آپ نے اس سے حال پوچھا۔ اس نے شکستہ دلی کے ساتھ کلام کیا کہ اس کی مالی حالت کمزور ہے فرمایا اس کے دین کا کیا حال ہے اس نے کہا جو آپ کو محبوب ہے وہی ہے خدا کی قسم وہ غنی ہے۔

# دوسو پچیسواں باب تقیہ

((بابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ يَمْا صَبَرُوا» (قَالَ: يَمَاصِرُوا وَعَلَى التَّقِيَّةِ) وَيَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ قَالَ: الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ الْإِذَاعَةُ.

۱۔ آیا ان لوگوں کو دہرا اجر دیا جائے گا صبر کرنے کی بنا پر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر۔ اور ایک آیت کے متعلق دفع کرتے ہیں برائی کو نیکی سے، فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیئہ (بدی) سے مراد ہے افشاء راز کرنا۔

۲۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَعْبَمِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: يَا أَبَا عُمَرَ إِنَّ تِسْعَةَ أَصْحَابِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَالتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي النَّبِيذِ وَالْمَسْجِ عَلَى الْخَفِيِّينَ.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نو سے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں ہے۔ سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور سوزوں پر مس ہے۔  
نبیذ اور سوزوں پر مس کا استثناء اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے  
توضیح: ۱۔ لہذا بلا تقیہ ان کو ترک کرے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بصير قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِ اللَّهِ، قُلْتُ: مِنْ دِينِ اللَّهِ؟ قَالَ: إِي وَاللَّهِ مِنْ دِينِ اللَّهِ وَلَقَدْ قَالَ يُوسُفُ عليه السلام: «أَيْتَمَهَا الْعِزْرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ»، وَاللَّهُ مَا كَانُوا سَرَقُوا شَيْئًا وَلَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام: «إِنِّي سَقِيمٌ» وَاللَّهُ مَا كَانَ سَقِيمًا.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تقیۃ اللہ کا دین ہے۔ میں نے کہا کیا اللہ کا دین ہے۔ فرمایا خدا کی قسم اللہ کا دین ہے۔ یوسف نے کہا تھا قتلہ والو تم چور ہو۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ چور نہ تھے اور ابراہیم نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔

۴۔ عُمَدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ یَحْیٰی بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ بَشَرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ التَّقِيَّةِ ، يَا حَبِیبُ إِنَّهُ مَنْ كَانَتْ لَهُ تَقِيَّةٌ رَفَعَهُ اللَّهُ ، يَا حَبِیبُ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ تَقِيَّةٌ وَصَّعَهُ اللَّهُ ، يَا حَبِیبُ إِنَّ النَّاسَ أُنْشَأُوا فِي هَذِهِ فَلَوْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ كَانَ هَذَا .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ روئے زمین پر میرے نزدیک تقیہ سے زیادہ محبوب چیز نہیں، جو تقیہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا۔ اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا اللہ اس کو پست کر دے گا۔ اے حبیب اس زمانہ میں منافقین سکون و فراغت میں ہیں ہاں جب ہمارے حضرت جنت ہوگا تو اس وقت تقیہ ترک ہوگا۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ جُنَابِ الْمَكْنُوفِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اتَّقُوا عَلَى دِينِكُمْ فَاحْجُبُوهُ بِالْتَّقِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ ، إِنَّمَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالنَّحْلِ فِي الطَّيْرِ لَوْ أَنَّ الطَّيْرَ تَعَلَّمَ مَا فِي أَجْوَابِ النَّحْلِ مَا بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ ، إِلَّا أَكَلَتْهُ لَوْ أَنَّ النَّاسَ عَلِمُوا مَا فِي أَجْوَابِكُمْ أَنْتُمْ تُحِبُّونَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَا كُلُّوْكُمْ بِالْيَسْتَبِيهِمْ وَ لَنَحْلُوْكُمْ فِي الْبَيْتِ وَالْعَلَانِيَةِ ، رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا مِنْكُمْ كَانَ عَلَى وَلَا يَتَنَا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو منافقوں سے بچاؤ اور تقیہ کے ذریعہ سے اُسے چھپاؤ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں، تم منافقوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا چیز ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے منافقین جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہل بیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری مذمت کریں اور پوشیدہ علانیہ تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ عَمَّتٍ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

۶۶۶ فی قولہ اللہ عزّ وجلّ: «وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ، قَالَ: الْحَسَنَةُ: النَّقِيَّةُ، وَالسَّيِّئَةُ: الْإِذَاعَةُ وَقَوْلُهُ عزّ وجلّ: «إِدْفَعْ بِالتَّيِّبِ مِمَّا أَحْسَنُ السَّيِّئَةِ، قَالَ: التَّيِّبُ هِيَ أَحْسَنُ النَّقِيَّةِ، وَقَدْ أَدَا الَّذِي يَبْتَنُكُ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ».

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق، تکی اور بدی برابر نہیں کہیں گے۔ مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد زبان و جواب تقیہ میں اپنے عقائد کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفعیہ اچھے طریق سے کر دیا۔ اچھا طریقہ تقیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اس سے اپنے کو خالص دوست ظاہر کرو۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْكَثَّانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا عَمْرٍو أَرَأَيْتَكَ لَوْ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ أَوْ أَفْتَيْتَكَ بِفَتْيَاءٍ حِثْنِي بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتَنِي عَنْهُ فَأَخْبَرْتُكَ بِخِلَافِ مَا كُنْتُ أَخْبَرْتُكَ، أَوْ أَفْتَيْتَكَ بِخِلَافِ ذَلِكَ بِأَيِّهِمَا كُنْتَ تَأْخُذُ؟ قُلْتُ: بِأَخَذِئِهِمَا وَأَدْعُ الْآخَرَ، فَقَالَ: قَدْ أَصَبْتَ يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْبَى اللَّهِ إِلَّا أَنْ يُعْبَدَ سِوَا أَمَّا اللَّهُ لَئِنْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ إِنَّهُ [أَخْبَرُ لِي وَلكُمْ، وَ] أَيْبَى اللَّهِ عزّ وجلّ لَنَأْوِلَكُمْ فِي دِينِهِ إِلَّا النَّقِيَّةَ».

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے ابو عمرو اگر میں تم سے ایک بات بیان کروں یا ایک فتویٰ دوں۔ پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہانی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا تم نے سہیک کہا۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور پر کی جائے۔ خدا کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہو گا اور اللہ نے امر دین میں تمہارے اور ہمارے لئے تقیہ چاہا ہے۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ دُرِّسَةَ الْوَاسِطِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَلَغَتْ نَقِيَّةٌ أَحَدَ نَقِيَّةٍ أَصْحَابِ الْكَهْفِ إِنْ كَانُوا الْبَشَرُونَ الْأَعْيَادَ وَيَشُدُّونَ الرِّزْنَ نَائِرَ فَأَعْطَاهُمُ اللَّهُ أَخْرَجَهُمْ مَرَّتَيْنِ».

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمیں پہنچا کہی کا تقیہ اصحاب کھف کے تقیہ کو کہ وہ قوم کی عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور انہوں نے تقیہ زبان باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دوبارہ اجر عطا فرمایا۔

۹۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ وَافِدٍ الْمَحْطَامِ قَالَ: اسْتَقْبَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فِي طَرَبِ قَاعِ رَضَتْ عَنْهُ بَوَّحِي وَمَصَّبْتُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ إِيَّيْ لَا لِقَاكَ فَأَصْرِفْ وَخَبِي كَرَاهَةً أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ، فَقَالَ لِي: رَحِمَكَ اللَّهُ وَلَكِنْ رَجُلًا

لَقِيتِي أَمْسٍ فِي مَوْضِعٍ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ : عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ، مَا أَحْسَنَ وَلَا أَجْمَلَ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ملا۔ میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ پر نرا ہوں میں آپ سے ملا تھا اور میں نے کہا بہت سے مصلحتاً منہ پھیر لیا تھا تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ لیکن ایک شخص فلاں مقام پر مجھے ملا درجہ کر مخالفوں کا مجمع تھا اس نے کہا۔ علیک السلام یا ابا عبد اللہ اس نے اچھا نہ کیا۔

مطلب یہ ہے کہ اس نے اسلام پر علیک کو مقدم کیا اور بجائے میرے نام کے کفایت کا ذکر کیا اور توضیح :- ان دونوں باتوں سے مخصوص تعظیم کا اظہار کیا۔ مخالفوں کی موجودگی میں اسے ایسا نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیے تھا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : قَبَّلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ النَّاسَ يَزُودُونَ أَنْ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ عَلَى مِثْرِ الْكُوفَةِ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِيٍّ فَسَبُّوْنِي ، ثُمَّ تَدْعَوْنَ إِلَى الْبِرَاءَةِ مِثِّي فَلَا تَبَرَّ وَوَامِئْتَنِي ، فَقَالَ : مَا أَكْثَرَ مَا يَكْتِيبُ النَّاسُ عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّ سَبُّوْنِي ، ثُمَّ سَتُدْعَوْنَ إِلَى الْبِرَاءَةِ مِثِّي وَآمِئْتَنِي لَعَلِّي دِينٌ مُجْدٍ ، وَلَمْ يَقُلْ : لَا تَبَرَّ وَوَامِئْتَنِي . فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ : أَرَأَيْتَ إِنْ اخْتَارَ الْقَتْلَ دُونَ الْبِرَاءَةِ فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا ذَلِكَ عَلَيْهِ وَمَا أَنَا إِلَّا مَأْمُوسٌ عَلَيْهِ عَمَّا ذُنُوبِي بِأَسْرِ حَيْثُ أَكْرَهَهُ أَهْلُ مَكَّةَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ «الْأَمْنُ» أَسْكِرَهُ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا : يَا عَمَّارُ إِنْ عَادُوا فَعَدَّ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عُنْدَكَ وَأَمَرَكَ أَنْ تَعُودَ إِنْ عَادُوا .

۱۰۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کو فرسہ پر کہا۔ لوگو! عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا۔ حضرت نے نہ فرمایا لوگوں نے حضرت علی پر کیسا جھوٹ بولا ہے پھر فرمایا۔ حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت کو کہا جائے۔ تو میں دین محمد پر ہوں یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برأت نہ کرنا۔ (وسائل دین محمد پر ہونے سے سمجھا کہ برأت نہ کرنی چاہیے لہذا اس نے یہ کہا) پوچھا کیا برأت کے مقابل میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لئے جگہ ہے بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیے جو عمار بن یاسر نے کیا۔ جبکہ اہل مکہ نے انھیں مجبور کیا (کلمہ کفر کہنے پر) حالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا خدا نے یہ آیت نازل کی۔ مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا اگر وہ لوگ پھر ایسا کرنے کو کہیں تو کہہ دینا۔ خدا نے تمہارا عذر

قبول کر لیا اور تمہیں حکم دیا ہے کہ اگر دوبارہ کلمہ کفر کہنے پر مجبور کریں تو کلمہ دینا۔

۱۱۔ عُمَدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ الْكِنْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِيَّاكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا عَمَلًا يُعْتَرُونَ بِهِ ، فَإِنَّ السَّوْءَ يُعْتَرِ وَالْبَدَّ يُعْمَلُ بِهِ كُونُوا الْعَيْنَ انْقَطَعَتْ لَهُ زِينَا وَلَا تَكُونُوا أَعْلِيَهُ شَيْنًا صَلَّوْا فِي عَشَائِهِمْ وَعُودُوا مَرْضَاهُمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَلَا يَسْقُونَكُمْ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَإِنَّكُمْ أَوْلَى بِهِ مِنْهُمْ وَاللَّهُ مَا عِيَدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْخَبَةِ قُلْتُ : وَمَا الْخَبَةُ ؟ قَالَ : النَّفِثَةُ .

۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ تم ایسے عمل سے بچو جس پر لوگ ہمیں عیب لگائیں۔ بڑا بیٹا اپنے عمل پر سے اپنے باپ کو عیب لگاتا ہے۔ تم ایسے بنو کہ جو آپ کے لئے باعثِ زینت ہوں کہ باعثِ شرم ہو۔ قبیلہ والوں سے اگرچہ وہ مذہباً مخالف ہوں ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے جنازوں میں موجود ہواور کسی امر نیک میں ان کو سبقت نہ کرنے دو کیونکہ تم اس کے لئے ان سے زیادہ بہتر ہو۔ خدا کی قسم خدا کو سب سے زیادہ محبوب عبادت وہ ہے جو پوشیدہ ہو یعنی بصورتِ نقیہ۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْقِيَامِ لِلْوَلَاةِ ، فَقَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : النَّفِثَةُ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا إِيمَانُ لِمَنْ لَا نَفِثَةَ لَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے نقیہ میرا دین ہے اور میرے آباء و اجداد کا دین ہے جس کے لئے نقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِئِيعٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : النَّفِثَةُ فِي كُلِّ صَرُورَةٍ وَصَاحِبُهَا أَعْلَمُ بِهَا حِينَ تَنْزِلُ بِهِ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے نقیہ ہر ضرورت میں ہے (فتویٰ قضا و اعمال جوارح وغیرہ) اور صاحب زیادہ جاننے والا ہے اس ضرورت پر۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : [ كَانَ ] أَبِي يَقُولُ : وَأَيُّ شَيْءٍ أَقْرَبُ لِيَنِي مِنَ النَّفِثَةِ : إِنَّ النَّفِثَةَ جُثَّةُ الْمُؤْمِنِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھ کو نقیہ سے زیادہ محمد کی پہچانے والی کوئی چیز نہیں، بے شک نقیہ مومن کے لئے سیر ہے۔



۱۵۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ عُثْبَيْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مَنَعَ مِثْمَ رَحِمَهُ اللَّهُ مِنَ التَّقِيَّةِ ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي عَشَارَةِ أَصْحَابِهِ إِلَّا مِنْ أَكْبَرَةٍ وَقَلْبُهُ مُظْمَعٌ بِالْإِيمَانِ ۔

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کس چیز نے مِثْم علیہ الرحمہ کو تقیہ سے منع کیا تھا خدا کی قسم وہ اس آیت کو جانتے تھے مگر وہ جو مجبور کیا گیا ہو مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مظمن ہو۔ عمار اور ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے ۔

۱۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عُثْبَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجُبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَدَّادِ ، عَنْ عُثْبَيْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا جُعِلَتِ التَّقِيَّةُ لِيُحَقَّنَ بِهَا الذَّمُّ فَإِذَا بَلَغَ الذَّمُّ فَلَيْسَ تَقِيَّةً ۔

۱۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ خدا اور رسول نے اس لئے رکھا ہے تاکہ مومن کا خون نہ بہے اور اگر خون بہنے سے روکنا تقیہ سے ممکن نہ ہو تو پھر تقیہ جائز نہیں ۔

۱۷۔ عُثْبَيْنُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَعْمَانَ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عُثْبَيْنِ مُسْلِمٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُلَّمَا تَقَارَبَ هَذَا الْأَمْرُ كَانَ أَشَدَّ لِلتَّقِيَّةِ ۔

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب ظہورِ حضرتِ محبت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہیے ۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ أُدَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ وَتَعْمَرَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَامٍ وَعُثْبَيْنُ مُسْلِمٌ وَزُرَّادَةُ قَالُوا : سَمِعْنَا أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يَضْطَرُّ إِلَيْهِ ابْنُ آدَمَ فَقَدْ أَحْلَاهُ اللَّهُ لَهُ ۔

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے معاملہ میں انسان مضطر ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے ۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْبَيْنِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : التَّقِيَّةُ تَرُسُ اللَّهُ بَيْتَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ ۔

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تقیہ سپر ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان ۔

۲۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُثْبَيْنِ جُمُوحٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمَّزَةَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ

ابن الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : خَالِطُوهُمْ بِالْبَرِّ اِنْبِئَهُ وَخَالِفُوهُمْ بِالْجَوَائِزِ اِذَا كَانَتِ الْاَمْرَةُ صَبِيحَانِيَّةً .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے مخالفین سے بظاہر میل ملت رکھو اور باطن میں مخالفت رکھو جبکہ حکومت

بازیچہ اطفال ہو۔

۲۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ذَكْرِیَّا الْمُؤْمِنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ اخْتَفَا قَبِيلَ لَهْمَا : ابْنُ ثَمَالٍ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَبَرِيءٍ ، وَاجِدٌ مِنْهُمْ وَأَبَى الْآخَرُ فَخَلَنِي سَبِيلَ الَّذِي بَرِيءَ وَقُتِلَ الْآخَرُ فَقَالَ : أَمَّا الَّذِي بَرِيءَ فَرَجُلٌ قَقِيهٌ فِي دِينِهِ وَأَمَّا الَّذِي لَمْ يَبْرَأْ فَرَجُلٌ تَعَجَّلَ إِلَى الْجَنَّةِ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کوفہ کے دو شیعی بنی امیہ کے ہاتھوں گرفتار ہوئے ان سے کہا گیا تم امیر المؤمنین پر تبراکرو، ان میں سے ایک نے کیا دوسرے نے انکار کر دیا۔ جس نے تبرک کیا تھا اسے چھوڑ دیا دوسرے کو قتل کر دیا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ جس نے تبرک کیا وہ علم دین کا عالم تھا اور جس نے تبرک نہ کیا اس نے جنت کی طرف جانے میں جلدی کی۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اخَذُوا عَوَاقِبَ الْعَتَرَاتِ .

۲۲۔ نغشرشوں کے انجام سے ڈرو۔

۲۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثُّعْمَانِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَعْقَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : النَّقِيَّةُ تَرُشُ الْمُؤْمِنِ وَالنَّقِيَّةُ جِزْرُ الْمُؤْمِنِ ، وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا نَقِيَّةَ لَهُ ، إِنْ الْعَبْدَ لَبِقَعَ إِلَيْهِ الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِنَا فَيَدْبُرْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ ، فَيَكُونُ لَهُ عِزٌّ أَفِي الدُّنْيَا وَنُورٌ أَفِي الْآخِرَةِ وَإِنْ الْعَبْدَ لَبِقَعَ إِلَيْهِ الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِنَا فَيَدْبُرْهُ فَيَكُونُ لَهُ دُلَا فِي الدُّنْيَا وَيَتْرُكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ النُّورَ مِنْهُ .

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ نقیہ مومن کی سپر ہے اور نقیہ مومن کے لئے

عزیز ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں جو ہماری حدیث کو سننے اور اس کی اشاعت نہ کرے تو اس کے لئے دنیا میں ذلت ہوگی اور اللہ اس کے دل سے نور نکال لے گا۔

## دوسو چھبیسواں باب راز کو چھپانا

(بَابُ الْكِتْمَانِ) ۲۲۶

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْلُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : وَدِدْتُ أَنِّي افْتَدَيْتُ خَصْلَتَيْنِ فِي الشَّيْءِ لِنَافِعِ لَحْمِ سَاعِدِي : التَّرْقِ وَقِلَّةُ الْكِتْمَانِ .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن حسین نے واللہ میں دوست رکھتا ہوں کہ اپنے شیعوں سے ان دو خصلتوں کے دور کرنے میں اپنی کلائی کا گوشت فدیہ دے دوں ایک تند مزاجی دوسرے بات کا کم چھپانا۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَلْبَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي سَامَةَ زَيْدٍ الشَّعْثَامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَمِيرُ النَّاسِ يَخْصُلَتَيْنِ فَضَبَّعُوهُمَا فَصَارُوا مِنْهُمَا عَلَى غَيْرِ شَيْءٍ : السَّبَرِ وَالْكِتْمَانِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے سلیمان تم اس دین پر ہو کہ جس نے چھپایا۔ خدا نے اسے عورت دی اور جس نے ظاہر کیا اللہ نے اسے ذلیل کیا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا سُلَيْمَانُ إِنَّكُمْ عَلَى دِينٍ مَن كَتَمْتُمْ أَعْرَأُ اللَّهُ وَمَنْ أَدَّاهُ أَذَلَّهُ اللَّهُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگوں کو دو خصلتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ لوگوں نے ان دونوں کو ضائع کر دیا اور کچھ نہ پایا۔ ایک ان میں صبر ہے دوسرے راز کا چھپانا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : دَخَلْنَا عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ ، فَقُلْنَا : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ الْعِرَاقَ فَأَوْصِنَا ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لِيَقُوْ شَدِيدُكُمْ ضَعِيفُكُمْ وَلِيَعُدَّ غَيْبُكُمْ عَلَى فَقِيرِكُمْ وَلَا تَبْشُرُوا بِيْرَنَا وَلَا تُذْهِبُوا أَمْرَنَا ، وَإِذَا جَاءَكُمْ عَنَّا حَدِيثٌ فَوَحِّدْتُمْ عَلَيْهِ شَاهِدًا أَوْ شَاهِدَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَخُذُوا بِهِ وَالْأَفْقِيؤُا عِنْدَهُ ، ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَيْنَا حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْمُنْتَظَرِ لِهَذَا الْأَمْرِ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الضَّائِمِ الْقَائِمِ وَمَنْ أَدْرَكَ قَائِمًا فَخَرَجَ مَعَهُ فَقَتَلَ عَدُوًّا نَاكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ عِشْرِينَ شَهِيدًا وَمَنْ قَتَلَ مَعَ قَائِمِنَا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسَةِ وَعِشْرِينَ شَهِيدًا .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ ہم چند آدمی امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور عرض کیا ہم کو فرج جا رہے ہیں کچھ نصیحت فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا جو علم دین میں قوی ہیں ان کو پاپیے کہ جو علم میں کمزور ہیں ان کو تقویت پہنچائیے اور مالدار فقیروں کی عیادت کریں اور ہمارے راز لوگوں پر ظاہر نہ کریں جب ہماری حدیث سنو اور اس پر ایک یا دو گواہ قرآن سے پا لے تو اسے بیان کرو تا کہ مخالف خاموش رہیں۔ ورنہ اسے روکے رہو اور ہمارے پاس بھیجنا کہ ہم وہ شواہد ہمیا کر دیں اور آگاہ ہو اس امر کے منتظر کے لئے ایک قائم اللیل روزہ دار کا اجر ہے جو ہمارے قائم کو پالے اور اس کے ساتھ خروج کرے اور ہمارے دشمن کو قتل کرے تو اس کا اجر ایک شہید کا ہے اور جو ہمارے قائم کے ساتھ رہ کر قتل ہو جائے تو اس کا اجر برابر ہے پچیس شہیدوں کے۔

۵۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحْتِمَالِ أَمْرِنَا التَّضَدُّقُ لَهُ وَالْقَبُولُ فَقَطْ ، مِنْ أَحْتِمَالِ أَمْرِنَا سِتْرُهُ وَصِيَانَتُهُ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ فَأَقْرِئَهُمُ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُمْ : رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا أَجَرَ مَوَدَّةَ النَّاسِ إِلَى نَفْسِهِ ، حَيْثُ تَوَهَّمُوا بِمُيَاغِرَتِهِ وَاسْتَرَوْا عَنْهُمْ مَا يَنْتَكِرُونَ ، ثُمَّ قَالَ : وَاللَّهِ مَا النَّاصِبُ لِنَاسِخَرَبًا بِأَشَدَّ عَلَيْنَا مَوَدَّةً مِنَ الشَّاطِئِ عَلَيْنَا بِمَا نَكْرَهُ ، فَإِذَا عَرَفْتُمْ مِنْ عَبْدٍ إِدَاعَةً فَأَمْسُوا إِلَيْهِ وَرَدُّهُ عَنْهَا ، فَإِنْ قِيلَ مِنْكُمْ وَإِلَّا فَتَحْتَمِلُوا عَلَيْهِ بِمَنْ يُقْتَلُ عَلَيْهِ وَيَسْمَعُ مِنْهُ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ يَطْلُبُ الْحَاجَةَ فَيَطْلُبُ فِيهَا حَتَّى تُنْفَضِيَ لَهُ ، فَالْطُّفُوا فِي سَبِيٍّ لِمَا تَطْلِفُونَ فِي حَوَائِجِكُمْ فَإِنْ هُوَ قِيلَ مِنْكُمْ وَإِلَّا فَادْفِنُوا كَلَامَهُ تَحْتَ أَفْدَامِكُمْ وَلَا تَقُولُوا إِنَّهُ يَقُولُ وَيَقُولُ ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْمِلُ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ ، أَمَا وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ مَا أَقُولُ لَا فَرَزْتُ أَنْتُمْ أَصْحَابِي ، هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ لَهُ أَصْحَابٌ ، وَهَذَا الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ لَهُ أَصْحَابٌ ، وَأَنَا مَرُؤٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَعَلِمْتُ كِتَابَ اللَّهِ وَفِيهِ تَبَيَّنَ كُلُّ شَيْءٍ بَدَأَ الْخَلْقَ وَأَمْرَ السَّمَاءِ وَأَمْرَ الْأَرْضِ وَأَمْرَ الْآلِ وَلَيْنَ وَأَمْرَ الْآخِرِينَ وَأَمْرُ مَا كَانَ وَأَمْرُ مَا يَكُونُ ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ذَلِكَ تُسَبِّ عَيْنِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ ہمارے امرامد کو اختیار کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اس کی تصدیق کی جائے اور فقط قبول کر لیا جائے بلکہ چاہیے یہ کہ نا اہلوں (مخالفوں) سے ہمارے معاملہ کو پوشیدہ رکھا جائے۔ ہماری احادیث ان سے بیان نہ کی جائیں۔ ہمارے دوستوں سے ہمارا اسلام کہو کہ ہم کرے اللہ اس بندے پر جو بحالت تقیہ ہمارے مخالفوں سے اپنی دوستی ظاہر کرے۔ تم ان سے وہ باتیں بیان کرو جس کے شواہد قرآن سے جانتے ہوں اور جو نہیں جانتے وہ ان سے پوشیدہ رکھو۔ خدا کی قسم اس ناصبی سے جو ہم سے شدید عداوت رکھتا ہے۔ ہمیں زیادہ نقصان اس کی دوستی سے پہنچتا ہے جو ہمارے راز ہمارے دشمن سے بیان کرتا ہے۔ جب تمہیں ایسا آدمی معلوم ہو جو اشاعت امرامد کرتا ہے تو اس کے پاس جاؤ اور اسے دو کو، اگر وہ مان جائے تو بہتر، ورنہ ایسے شخص کو اس کے پاس لاؤ جس کی بات اس کے لئے ذریعہ ہو اور وہ اس کی بات کان لگا کر سنے۔ بعض لوگ تم سے طلب حاجت کرتے ہیں تم ان کی ضرورت پوری کرتے رہو تو وہ تم پر ہریان ہوتے ہیں۔ پس میری اس ضرورت کے لئے۔ تم ان پر اسی طرح مہربانی کرو جیسے اپنی ضرورتوں کے لئے ان پر مہربانی کرتے ہو، پس اگر تدبیر سے وہ مان جائے تو بہتر ورنہ تم اس کے کلام کو اپنے پیروں سے کچل دو۔ یعنی کسی سے یہ نہ کہو کہ وہ ایسا ایسا کہتا ہے اس میں میرے اور تمہارے دونوں کے لئے آسانی ہے۔ قسم خدا کی اگر تم نے میرے کہنے پر عمل کیا تو میں اقرار کرتا ہوں کہ تم میرے اصحاب ہو۔ یہ ابو حنیفہ ہے اور اس کے اصحاب ہیں اور یہ حسن بصری ہے اور اس کے اصحاب ہیں وہ کس طرح ان کے غلط فتوے پر عمل کرتے ہیں اور میں باوجود قریشی اور اولاد رسولؐ سے ہوں اور کتاب خدا کا علم رکھتا ہوں جس میں ہر شے کا بیان ہے ابتداء خلق سے لے کر اور آسمان و زمین اور امرالین و آخرین کا جو ہو چکا ہے اور ہونے والا ہے وہ سب میری نظر کے سامنے ہے پھر بھی میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْمُسْلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي: مَا زَالَ يَرُؤُنَا مَكْتُومًا حَتَّى صَارَ فِي يَدَيْهِ [وَلَدٌ] كَيْسَانٌ فَتَحَدَّثُوا فِي الطَّرِيقِ وَقَرَى السَّوَادَ

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ہمارا معاملہ ہمیشہ پوشیدگی کے ساتھ رہا ہے لیکن اہل مکہ و قریب نے شیعیت کو کیا تو گلی کوچوں میں اور گاؤں گاؤں اعلان کر دیا۔ ولد کسان سے مراد بعض نے اولاد حضرت علیہ السلام سے ہے جنہوں نے شیعیت کا بیانیہ اعلان کیا۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُبَادَةَ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّادِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: وَاللَّهِ إِنْ أَحَبَّ أَصْحَابِي إِلَيَّ أَوْعَظُهُمْ وَأَقْبَهُمْ وَأَكْتُمُهُمْ لِحَدِيثِنَا وَإِنْ أَسَوَّاهُمْ عِنْدِي خَالًا وَأَمَقَّنُهُمْ لَلَّذِي إِذَا سَمِعَ الْحَدِيثَ نَسَبَ إِلَيْنَا وَيُرَوِّعُنَا فَلَمْ يَقْبَلْهُ إِشْعَارًا

مِنْهُ وَجَعَدَهُ وَكَفَّرَ مَنْ ذَانَ بِهِ وَهُوَ لَا يَذِي لَعَلَّ الْحَدِيثَ مِنْ عِنْدِنَا خَرَجَ وَإِلَيْنَا أُسْنِدٌ، فَيَكُونُ بِذَلِكَ خَارِجًا عَنَّا وَلَا يَتَنَا.

۷۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ میرے اصحاب میں سب سے زیادہ محبوب میرے نزدیک وہ ہے جو زیادہ پر سبز گار پہ زیادہ فقیہ ہے اور ہماری احادیث کا (مخالفوں سے) سب سے زیادہ چھپانے والا ہے (تاکہ وہ ہمارے درپے آزار نہ ہوں) اور میرے نزدیک سب سے زیادہ بد حال اور سب سے زیادہ دشمن وہ ہے جو ہماری حدیث سنے اور ہماری طرف نسبت دے۔ پھر اس کو قبول نہ کرے اور ٹرٹرش کر دے اور انکار کرے اور جو اس کے پاس ہو وہ بھی انکار کرے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہماری ہی ہو اور اس کی سند ہم ہی سے ہو ایسا شخص ہماری ولایت سے خارج ہے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مُعَلَّى! اكْتُمُ أَمْرَنَا وَلَا تُبْدِغْهُ، فَإِنَّهُ مَنْ كَتَمَ أَمْرَنَا وَلَمْ يُبْدِغْهُ أَعَزَّ اللَّهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَجَعَلَهُ نُورًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ، يَقُودُهُ إِلَى الْجَنَّةِ، يَا مُعَلَّى! مَنْ أَذَاعَ أَمْرَنَا وَلَمْ يَكْتُمْهُ أَذَلَّ اللَّهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَنَزَعَ النُّورَ مِنْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ وَجَعَلَهُ ظِلْمَةً تَقُودُهُ إِلَى النَّارِ، يَا مُعَلَّى! إِنَّ التَّقِيَّةَ مِنْ دِينِي وَأَبَائِي وَلَدِينِ لِمَنْ لَا يَقِيَّةَ لَهُ، يَا مُعَلَّى! إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي السِّرِّ كَمَا يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي الْعَلَانِيَةِ، يَا مُعَلَّى! إِنَّ الْمَذْبُوحَ لَا مَبْرَأَ نَاكَ لِمَا جَاحِدَلَهُ.

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے معلیٰ ہمارے امر کو چھپاؤ اور ظاہر نہ کرو، جو ہمارے امر کو چھپائے گا اور ظاہر نہ کرے گا تو اللہ اس کو دنیا میں عزت دے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور ہو گا جو اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور اے معلیٰ جو ہمارے امر کو ظاہر کرے گا چھپائے گا نہیں تو خدا اسے دنیا میں ذلیل کرے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ سے نور کو کھینچے گا اور تاریکی اسے کھینچ کر دوزخ کی طرف لے جائے گی اے معلیٰ تقیہ میرا اور میرے آباء کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں، اے معلیٰ اللہ پوشیدہ عبادت کو کسی طرح دوست رکھتا ہے جیسے ظاہر عبادت کو۔ اے معلیٰ ہمارے امر کا ظاہر کرنے والا ایسا ہے جیسا ہمارے حق کا انکار کرنے والا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَخْبِرْتُ بِمَا أَخْبَرْتُكَ بِهِ أَحَدًا، قُلْتُ: لَا إِلَّا سُلَيْمَانَ بْنَ خَالِدٍ، قَالَ: أَحْسَنْتَ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ الشَّاعِرِ:

فَلَا يَعْنُونَ سِرِّي وَيَسْرُوكَ نَالِنَا      لَا أَكُلُ سِرِّي جَاوِزَانَيْنِ شَائِعِ

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا میں نے جو خبر تم سے بیان کی تھی تو اس لئے کہ کسی سے کہہ دینا۔ میں نے کہا سلیمان بن خالد کے سوا کسی سے نہیں کہا۔ فرمایا سٹیک کیا تو نے شاعر کا یہ قول تو سنا ہوگا۔

میرا اور تیرا بھید دو سے تیسرے تک نہ جائے ، آگاہ ہو جو بھید دو سے گزرا وہ سب تک پہنچا

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ بْنِ أَبِي نَضْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَبَى وَأَمْسَكَ ، ثُمَّ قَالَ : لَوْ أَعْطَيْنَاكُمْ كُلَّمَا تَرْتَدُّونَ كَانَ شَرُّ أَلْكُمُ وَأُخَذَ بِرَقَبَةٍ صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وَلَا يَأْتِي اللَّهُ أَسْرَ هَا إِلَى حَبْرٍ بَيْلٍ وَأَسْرَ هَا حَبْرٌ بَيْلٍ إِلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام وَأَسْرَ هَا عِدِّي إِلَى عَلِيِّ عليه السلام وَأَسْرَ هَا عَلِيٌّ إِلَى مَنْ شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ أَنْتُمْ تُذْبَعُونَ ذَلِكَ ، مَنْ الَّذِي أَمْسَكَ حَرْفًا سَمِعَهُ ؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ : يَسْتَعِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَكُونَ مَالِكًا لِنَفْسِهِ مُقْبِلًا عَلَى شَأْنِهِ غَارِفًا بِأَهْلِ زَمَانِهِ ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُذْبَعُوا أَحَدِيْنَا ، فَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنْ أَوْلِيَائِهِ وَيَنْتَقِمُ لِأَوْلِيَائِهِ مِنْ أَعْدَائِهِ ، أَمَا رَأَيْتَ مَا صَنَعَ اللَّهُ بِآلِ بَرْمَكٍ وَمَا أَنْتَقَمَ اللَّهُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَقَدْ كَانَ بَنُو الْأَشْمَثِ عَلَى خَطَرٍ عَظِيمٍ فَدَفَعَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَوْلَايَتَهُمْ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَأَنْتُمْ بِالْعِرَاقِ تَرَوْنَ أَعْمَالَ هَؤُلَاءِ الْفَرَاغَةِ وَمَا أَهَمَّكَ اللَّهُ لَهُمْ ، فَعَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ ؛ وَلَا تَغْتَرَّ تَسْكُمُ [الْحَيَاءُ] الذَّنْبِ ، وَتَغْتَرَّ وَابْتِنِ قَدْ أَهْمَكَ لَهْ ، فَكَأَنَّ الْأَمْرَ قَدْ وَصَلَ إِلَيْكُمْ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک حادثہ کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے جواب سے انکار کیا اور خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا اگر جو تم چاہتے ہو ہم تمہیں بتا دیں تو یہ ایک مصیبت بن جائے گا۔ تمہارے لئے اور صاحب اہمیت کے لئے سبھی ، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وحی کی اللہ نے جبرئیل کو اور جبرئیل نے رسول خدا (قبیلانہ لکے شی) یعنی قیامت تک ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا اور آنحضرت نے بطور راز بتایا حضرت علی علیہ السلام کو اور علی نے جس کو چاہا بتایا یعنی یہ سلسلہ آئمہ اہلبیت تک جاری رہا ، اور تم اسے ظاہر کرتے ہو (ظہور قائم آل محمد کو) تم میں کون ہے کہ جو باز رہے اس بات کو بیان کرنے سے ، جو اس نے سنا ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آل داؤد کی حکمتوں میں ایک بات یہ بھی تھی کہ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نفس پر قابو رکھے اور خود اسی کرے اور اپنے اہل زمانہ کو پہچانے۔ پس اللہ سے ڈرو اور ہماری حدیث شائع نہ کرو۔ خدا اپنے اولیاء سے ہر بلا کو خود دفع کرے گا اور اپنے اولیاء کے دشمنوں سے خود بدلے لے گا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے برمک سے (جو دشمن آل رسول تھے) کیا کیا ، اور امام موسی کاظم کے دشمن داسنبی بن جعفر سے کیسا بدلہ لیا۔ اور اولاد اشعث (جو شیعوں تھے) سے جو امامت موسی کاظم کی معتقد تھی ، اللہ نے خطر و عظیم کو ان سے کیسے دفع کیا۔ تم نے ان فرعونوں (یعنی عباس) کے حکام کو عراق میں دیکھا خدا نے ان کو ہمت دے رکھی ہے تم اللہ سے ڈرو ، دنیا کی زندگی تم کو دھوکا نہ دے اور نہ اس کی

زندگی جس کو اللہ نے جہلت دے رکھی ہے (یہ نہ سمجھنا کہ حکومت ہمیشہ ظالموں کے ہاتھ میں رہے گی) یہ حکومت ایک دن تم تک پہنچے گی۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُثَاءِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَبِي صَبْرِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : طُوبَى لِعَبْدٍ زُوْمُهُ عَرَفَهُ اللَّهُ وَلَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى ، وَيَنَابِيغُ الْعِلْمِ يَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ ، لَيْسُوا بِالْمَذَابِيغِ الْبَذَرِ وَلَا بِالْجَفَاءِ الْمُرَائِيَةِ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خوشخبری ہو اس گناہ مندہ کے لئے جسے اللہ پہچانتا ہے اور لوگ اسے نہیں پہچانتے (خاموشی سے کار دین انجام دیتے ہیں) یہ لوگ ہدایت کے چراغ اور علم دین کے سرچشمے ہیں۔ خدا ان کے ذریعے سے فتنوں کی تاریکی کو دور کر دے کہ وہ راز کو ظاہر کرنے والے نہیں ہیں اور نہ جاہلان خود نما۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ ثَعْبَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْإِصْهَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : طُوبَى لِكُلِّ عَبْدٍ زُوْمُهُ لَا يُؤْبَهُ لَهُ ، يَعْرِفُ النَّاسُ وَلَا يَعْرِفُهُ النَّاسُ ، يَعْرِفُهُ اللَّهُ مِنْهُ بِرِضْوَانٍ ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ وَيُفْتَحُ لَهُمْ بَابُ كُلِّ رَحْمَةٍ ، لَيْسُوا بِالْبَذَرِ الْمَذَابِيغِ وَلَا الْجَفَاءِ الْمُرَائِيَةِ . وَقَالَ : قُولُوا الْخَيْرَ تَعْرِفُوا بِهِ وَأَعْمَلُوا الْخَيْرَ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ وَلَا تَكُونُوا عَجَلًا مَذَابِيغَ ، فَإِنَّ خِيَارَ كُفَّ الدِّينِ إِذَا نُظِرَ إِلَيْهِمْ ذُكِرَ اللَّهُ وَبُشِّرُوا كُفَّ الْمَشَاوُونَ بِالنَّمِيَةِ ، الْمَقَرَّ قَوْنٌ بَيْنَ الْأَجَبَةِ ، الْمُتَبَتُّونَ لِلْبِرِّ آءِ الْمَغَائِبِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ خوشخبری ہو اس غیر مشہور گناہ مندہ کے لئے جس کی پرواہ نہیں کرتا کہ لوگوں کو پہچانے، لوگ اسے نہیں پہچانتے۔ اللہ اس کو پہچانتا ہے (اپنی مرضی کے ساتھ) ایسے لوگ ہدایت کے چراغ ہیں ان سے فتنہ کی ہر تاریکی میں روشنی پھیل جاتی ہے اور رحمت الہی کے دروازے کھل جاتے ہیں نہ تو وہ راز فاش کرنے والے چغل خور ہیں اور نہ جاہلان خود نما اور حضرت نے فرمایا اچھی بات کہو تم اس کی وجہ سے پہچانے جاناؤ گے اور عمل خیر کرو اور اس کے اہل میں سے بنو اور جلد باز چغل خور نہ بنو۔ تم میں سے نیک لوگ وہ ہیں جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آتے ہیں اور تم میں بدترین لوگ چغلیاں کھانے والے دوستوں میں تفرقہ ڈالنے والے اور تلاش کرنیوالے عیسوں میں سے عیب۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَخْبَرَهُ قَالَ : قَالَ



أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَفُّوا أَلْسِنَتَكُمْ وَالزَّمُوا أَبْوُتَكُمْ ، فَإِنَّهُ لَا يَصْبِيحُكُمْ أَمْرٌ تَخْشَوْنَ بِهِ أَبَدًا وَلَا تَزَالُ الرِّبْدِيَّةُ لَكُمْ وَقَارًا أَبَدًا .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنی زبانوں کو تقیہ کی صورت میں روکو اور اپنے گھروں میں چپ چاپ بیٹھو، یعنی اپنے مخالفوں پر خرچ نہ کرو تا کہ تم وہی مصیبت سے محفوظ رہو۔ خرچ آلی محمد تک اور زید یہ فرقہ کے لوگ جو جہاد باسیف کے معتقد ہیں تمہارے لئے مصیبت لانے والے بن جائیں گے یہ مصیبت زیدیوں ہی کے لئے چھوڑو۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : إِنْ كَانَ فِي يَدِكَ هَذِهِ شَيْءٌ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَعْلَمَ هَذِهِ فَأَقْلُ ، قَالَ : وَكَانَ عِنْدَهُ إِنْسَانٌ فَقَدْ أَكْرَدَا الْإِدَاعَةَ ، فَقَالَ : احْفَظْ لِسَانَكَ تَعَزَّرْ ، وَلَا تَمَكِّنِ النَّاسَ مِنْ قِيَادِ رَقَبَتِكَ فَتَذِلُّ .

۱۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تیرے ایک ہاتھ میں کوئی شے ہو تو دوسرے ہاتھ کو خیر نہ ہو (یہ دلیل وجوب) کمال تقیہ ہے) حضرت کے پاس ایک ایسا شخص بیٹھا تھا جس کے راز فاش کرنے کے متعلق لوگ گفتگو کر رہے تھے حضرت نے اس سے فرمایا تو اپنی زبان کو روک عزت حاصل ہوگی اور اپنے پران لوگوں کو قدرت نہ دے جو تیری گردن میں رسی باندھیں اور تو ذلیل ہو۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ تَجْبِجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ أَمَرْنَا مَنْشُورَ مُقَشَّعٍ بِالْمِثْيَاءِ فَقَمْنٌ هَكَذَا عَلَيْنَا أَدَلَّهُ اللَّهُ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارا معاملہ پوشیدہ ہے بعد الہی جو ظہور قائم آل محمد تک ظاہر نہ ہوگا۔ پس جس نے ہماری پردہ درہی کی خدا اس کو ذلیل کرے گا۔

۱۶۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَتَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى ، جَمْعًا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَزْوَانٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عَمْسَى بْنِ أَبِي مَنْشُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : نَفْسُ الْمَهْمُومِ لَنَا الْمُغْنَمُ لَطْلِبُنَا تَسْبِيحٌ وَهَمُّهُ لَا مِرْنَا عِبَادَةٌ وَكِنَمَانُهُ لَيْزٌ نَا جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ : أَكْتُبُ هَذَا بِالذَّهَبِ ، قَمَا كَتَبْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو سانس نکالتا ہے ہمارے متعلق فکر کرنے میں ظہور قائم آل محمد کے متعلق اور غم ناک ہوتا ہے ہماری مظلومیت پر تو اس کا یہ عمل بہ منزلہ تسبیح ہے اور ہمارے

معاملہ میں رنجیدہ ہونا عبادت ہے اور ہمارے راز کو چھپانا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ مجھ سے فرمایا اے محمد بن سعید اس کو سونے کے پانی سے لکھو میں نے اس سے بہتر کوئی چیز نہ لکھی۔

## دوستایسواں باب

### مومن اور اس کی علامات و صفات

#### (باب) ۲۲۷

☆ (الْمُؤْمِنُ وَعَلَامَاتِهِ وَصِفَاتِهِ) ☆

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذَاهِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ قَتَمِ أَبِي قَتَادَةَ الْحَرَّائِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ هَمَّامٌ - كَانَ غَائِبًا، نَاسِكًا، مُجْتَهِدًا - إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ يُخَاطَبُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْ لَنَا صِفَةَ الْمُؤْمِنِ كَأَنَّا نَنْظُرُ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ:

يَا هَمَّامُ الْمُؤْمِنُ هُوَ الْكَائِسُ الْفَطِنُ، يَشْرُهُ فِي وَجْهِهِ، وَحَزَنُهُ فِي قَلْبِهِ، أَوْسَعُ شَيْءٍ صَدَأَ وَأَذَلُ شَيْءٍ نَفْسًا، زَاجِرٌ عَنْ كُلِّ فَاوٍ، حَاضٍ عَلَى كُلِّ حَسْبٍ، لَاحِقُودٌ وَلَا حَسُودٌ، وَلَا وَثَابٌ، وَلَا سَبَابٌ، وَلَا عِيَابٌ، وَلَا مُغْتَابٌ، يَكْزُرُهُ الرِّفْعَةُ وَيَشْتَاتُ السَّمْعَةُ، طَوِيلُ الْقِيَمِ، بَعِيدُ النَّهْمِ كَثِيرُ الصَّنِيعِ وَقَوْرٌ، ذَكُورٌ، صَبُورٌ، شَكُورٌ، مَغْمُومٌ بِفِكْرِهِ، مَسْرُورٌ بِفَقْرِهِ، سَهْلُ الْخَلِيقَةِ، لَيْسَ الْعَرِيكَ، رَصِينُ الْوَفَاءِ، قَلِيلُ الْأَذَى، لَامُنَافِكَ وَلَا مُنْتَهِيكَ.

إِنْ ضَحِكَ لَمْ يَحْرِقْ، وَإِنْ غَضِبَ لَمْ يَنْزُقْ، يَضْحَكُهُ تَبَسُّمٌ، وَاسْتِفْهَامُهُ تَعَلُّمٌ وَمُرَاجَعَتُهُ تَقَرُّمٌ. كَثِيرُ عِلْمُهُ، عَظِيمُ حِلْمُهُ، كَثِيرُ الرَّحْمَةِ، لَا يَتَخَلَّلُ، وَلَا يَعْجَلُ، وَلَا يَصْجُرُ، وَلَا يَطِيرُ، وَلَا يَحْبُثُ فِي حُكْمِهِ، وَلَا يَجُورُ فِي عِلْمِهِ، نَفْسُهُ أَصْلَبُ مِنَ الصَّلْدِ، وَمُكَادَحَتُهُ أَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ، لَا حِشْيَ وَلَا هَلِجَ وَلَا مَنَافَ وَلَا صِلَفَ وَلَا مَتَكَلَّفَ وَلَا مُتَعَمِّقَ. جَمِيلُ الْمُنَازَعَةِ، كَرِيمُ الْمُرَاجَعَةِ. غَدَلٌ إِنْ غَضِبَ، رَفِيقٌ إِنْ طَلَبَ، لَا يَتَهَوَّرُ وَلَا يَنْتَهَكُ وَلَا يَنْجَبِرُ، خَالِسُ الْوَدِّ، وَثِيقُ الْعَهْدِ، وَفِي الْمَقْدِ شَفِيقٌ، وَصَوْلُ حَلِيمٌ، حَمُولٌ، قَلِيلُ الْفُضُولِ، زَاهٍ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مُخَالِفٌ لِهَوَاهُ، لَا يَغْلُظُ عَلَى مَنْ دُونَهُ وَلَا يَخْتَوِضُ فِيمَا لَا يَنْبَغِي، نَاصِرٌ لِلدِّينِ، مُخَامٍ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ كَهْفٌ لِلْمُسْلِمِينَ، لَا يَخْرِقُ الشَّاءَ سَمْعَةً وَلَا

يُنْكِي الظَّمْعُ قَلْبَهُ ، وَلَا يَعْرِفُ اللَّغَبُ حُكْمَهُ ، وَلَا يَطْلُعُ الْجَاهِلُ عِلْمَهُ ، قَوْلٌ : عَمَّالٌ ، غَالِمٌ ، حَارِمٌ ، لَا يَفْخَاشُ وَلَا يَطْيَاشُ ، وَصُولٌ فِي غَيْرِ غَنْبٍ ، بَدُولٌ فِي غَيْرِ سَرْفٍ ، لَا يَفْخَاشُ وَلَا يَفْذَارُ ، وَلَا يَفْتَقِي أَثَرًا ، وَلَا يَحِفُّ بَشَرًا ، رَفِيقٌ بِالْخَلْقِ ، سَاجِدٌ فِي الْأَرْضِ ، عَوْنٌ لِلضَّعِيفِ ، عَوْنٌ لِلْمَلْهُوفِ ، مَرَاتِكُ يَشْرَأُ وَلَا يَكْشِفُ يَشْرَأُ ، كَثِيرُ الْبَلَوَى ، قَلِيلُ الشُّكُوفَى ، إِنْ رَأَى خَيْرًا ذَكَرَهُ ، وَإِنْ عَاقَبَ شَرًّا ذَكَرَهُ ، يَسْتَرْ الْعَيْبَ ، وَيَحْفَظُ الْعَيْبَ ، وَيَقْبَلُ الْعِزَّةَ وَيَقْفِرُ الرَّثْلَةَ ، لَا يَطْلُعُ عَلَى نَصْجٍ فَيَذَرُهُ ، وَلَا يَدْعُ جَنْحَ حَيْفٍ فَيُضْلِحُهُ ، أَمِينٌ ، رَصِينٌ ، تَقِيٌّ ، نَقِيٌّ ، رَكِيٌّ ، رَضِيٌّ ، يَقْبَلُ الْعُدَّةَ وَيُجَمِّلُ الدِّكْرَ وَيُخَيِّنُ بِالنَّاسِ الظَّنَّ ، وَيَسْتَهْمُ عَلَى الْعَيْبِ نَفْسَهُ ، يُحِبُّ فِي اللَّهِ بَيْفَهُ وَعِلْمَهُ ، وَيَقْطَعُ فِي اللَّهِ بِخَزْمٍ وَعَزْمٍ لَا يَخْرُقُ بِهِ قَرْحٌ ، وَلَا يَطْبِشُ بِهِ مَرَحٌ ، مُدَكِّرٌ لِلْعَالِمِ ، مُعَلِّمٌ لِلْجَاهِلِ ، لَا يَتَوَقَّعُ لَهُ بَاقِيَةٌ ، وَلَا يَخَافُ لَهُ غَائِلَةٌ ، كُلُّ سَعْيٍ أَخْلَصَ عَنْدهُ مِنْ سَعْيِهِ ، وَكُلُّ نَفْسٍ أَصْلَحَ عَنْدهُ مِنْ نَفْسِهِ ، عَالِمٌ بِعَيْنِهِ شَاغِلٌ بِقَعْبِهِ ، لَا يَتَّقِي بَقِيرَتَيْهِ ، غَرِيبٌ وَحِيدٌ جَرِيدٌ [حَزِينٌ] ، يُحِبُّ فِي اللَّهِ وَيُجَاهِدُ فِي اللَّهِ لِيَسْتَبِيعَ رِضَاهُ وَلَا يَنْتَقِمَ لِنَفْسِهِ يَتَّقِيهِ وَلَا يُوَالِي فِي سَخَطِ رَبِّهِ ، مُجَالِسٌ لِأَهْلِ الْفَقْرِ ، مُصَادِقٌ لِأَهْلِ الصِّدْقِ مُؤَاوِزٌ لِأَهْلِ الْحَقِّ ، عَوْنٌ لِلْقَرِيبِ ، أَبٌ لِلْيَتِيمِ ، بَعْدٌ لِلْأَوَّلَةِ ، حَفِيٌّ بِأَهْلِ الْمَسْكِنَةِ ، مَرْجُوٌّ لِكُلِّ كَرِهَةٍ ، مَأْمُونٌ لِكُلِّ شِدَّةٍ ، هَشَّاشٌ ، بَشَّاشٌ ، لَا يَعْشَّاشُ وَلَا يَعْجَّاشُ ، صَلِيبٌ ، كَطَامٌ ، بَشَامٌ دَقِيقُ النَّظَرِ عَظِيمُ الْحَذَرِ [لَا يَجْهَلُ وَإِنْ جُهِلَ عَلَيْهِ يَخْلُمُ] لَا يَتَخَلُّ وَإِنْ بُجِّلَ عَلَيْهِ صَبَرَ ، عَقْلٌ فَاسْتَحْيَى وَقَعَ فَاسْتَفْتَى ، حَيَاوَةٌ يَمْلُؤُ شَهْوَتَهُ ، وَوَدَّةٌ يَمْلُؤُ حَسَدَهُ ، وَعَفْوَةٌ يَمْلُؤُ جَفَدَهُ ، لَا يَطْلُقُ بِغَيْرِ صَوَابٍ وَلَا يَلْبَسُ إِلَّا الْإِقْتِيَادَ ، مَشْيُهُ التَّوَّاضُعُ ، خَاضِعٌ لِرَبِّهِ بِطَاعَتِهِ ، رَاضٍ عَنْهُ فِي كُلِّ حَالَاتِهِ ، نِيَّةٌ خَالِصَةٌ ، أَعْمَالُهُ لَيْسَ فِيهَا غَشٌّ وَلَا حَذِيبَةٌ ، نَظَرُهُ عِبْرَةٌ ، سَكُونُهُ وَفَكْرَةٌ ، وَكَلَامُهُ حِكْمَةٌ ، مُنَاصِحًا مُبَادِلًا مُتَوَاجِحًا ، نَاصِحٌ فِي السَّيْرِ وَالْعَلَانِيَةِ ، لَا يَهْجُرُ أَخَاهُ ، وَلَا يَفْتَنَاهُ ، وَلَا يَمَكْرُهُ ، وَلَا يَأْسَفُ عَلَى مَا فَاتَهُ ، وَلَا يَحْزَنُ عَلَى مَا أَصَابَهُ ، وَلَا يَرْجُو مَا لَا يَجُوزُ لَهُ الرَّجَاءُ ، وَلَا يَفْشَلُ فِي الشَّدَّةِ ، وَلَا يَنْتَظِرُ فِي الرَّخَاءِ ، يَمْرُجُ الْجِلْمَ بِالْعِلْمِ ، وَالْعَقْلَ بِالصَّبْرِ ، تَرَاهُ بِمَبْدَأِ كَسَلِهِ ، دَائِمًا نَشَاطُهُ ، قَرِيبًا أَمَلُهُ قَلِيلًا رَأْيُهُ ، مُتَوَقِّعًا لِأَحْلِيهِ ، خَاشِعًا قَلْبُهُ ، ذَاكِرٌ أَرَبَتَهُ ، قَانِعَةٌ نَفْسُهُ ، مُتَقِيًا جَهَنَّمَ ، سَهْلًا أَمْرُهُ حَرِيصًا لِدُنْيَاهِ ، مَيِّتَةً شَهْوَتُهُ ، كَطَوَّامٍ غَيْظُهُ ، صَافِيًا خُلُقُهُ ، آمِنًا مِنْ جَارِهِ ، ضَعِيفًا كِبَرُهُ ، قَانِعًا بِالذَّنْدِ قَدِيرًا لَهُ ، مُتَبَيِّنًا صَبْرُهُ ، مُخَكِّمًا أَمْرُهُ ، كَثِيرًا ذِكْرُهُ ، يُخَالِطُ النَّاسَ لِيَعْلَمَ ، وَيَضْمُنُ لِيَسْلَمَ ، وَيَسْأَلُ لِيَقْتَنِمَ ، وَيَسْتَجِرُّ لِيَقْتَنِمَ ، لَا يَنْفُتُ لِلْخَبَرِ لِيَفْجُرِيَهُ ، وَلَا يَتَكَلَّمُ لِيَتَجَبَّرَ بِهِ عَلَى مَنْ سِوَاهُ ، نَفْسُهُ مِنْهُ

فِي عَنَاءٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ : أُنْعَبَ نَفْسُهُ لِأَخْرِيَةِ فَأَرَاكَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ : إِنْ بَقِيَ عَلَيْهِ صَبْرٌ حَتَّى  
يَكُونَ اللَّهُ الَّذِي يَنْصُرُ لَهُ : بَعْدَهُ وَمَنْ تَبَاعَدَ مِنْهُ بَغْضٌ وَنَزَاهَةٌ ، وَدَنُوهُ وَمَنْ دَنَا مِنْهُ لِنُ وَرَحْمَةٍ  
لَيْسَ تَبَاعُدُهُ تَكْبَرًا وَلَا عَظَمَةً : وَلَا دَنُوهُ خَدِيعَةٌ وَلَا خِلَافَةٌ : بَلْ يَقْنَدِي بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ  
فَهُوَ إِمَامٌ لِمَنْ بَعْدَهُ مِنْ أَهْلِ الْبِرِّ .

قال : فَصَاحَ هَمَامٌ صَبِيحَةً : ثُمَّ وَقَعَ مَفْشِيَةً عَلَيْهِ : فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ  
كُنْتُ أَخَافُهَا عَلَيْهِ وَقَالَ : هَكَذَا تَصْنَعُ الْمَوْعِظَةُ الْبَالِغَةُ بِأَهْلِهَا : فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : فَمَا بَالُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
فَقَالَ : إِنَّ لِكُلِّ أَجَلًا لَا يَبْدُوهُ وَسَيَّيَا لَا يَجَاوِزُهُ : فَمَا هَذَا لَا تَعُدُّ فَإِنَّهُ أَتَتْ عَلَى لِسَانِكَ شَيْطَانٌ .

۱۔ قرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب امیر المؤمنین خلیفہ ستارہ تھے کہ ایک شخص جو عابد و زاہد و مجتہد  
تھا کھڑے ہو کر کہنے لگا۔ اے امیر المؤمنین ! آپ مومن کا وصف اس طرح بیان کریں گویا ہم اس کو دیکھ رہے ہیں فرمایا  
اے ہمام مومن زیرک و دانا ہوتا ہے۔ چہرہ و بشاش، دل حزن آگین، کشادہ سینہ از روئے نفس ذلیل ہر فانی شے کو حقیر  
سمجھنے والا۔

حریص ہے ہر قسم کی نیکی پر نہ کہ نہ ور ہے نہ حاسد نہ جھگڑا لو ہے نہ گلیار نہ عجیب جو نہ غیبت کو، امر بلندی کو بُرا  
جانتا ہے اور ریا کو معیوب جانتا ہے اس کا غم طولانی ہوتا ہے (سکرات موت اور عذاب قبر کے متعلق) اور ارادہ کا پختہ ہوتا  
ہے خاموش زیادہ رہتا ہے صاحبِ وقار ہوتا ہے غصہ میں آپے سے باہر نہیں ہوتا، ذکر الہی کرنے والا ہوتا ہے صبر و شکر  
کرنے والا ہوتا ہے۔ شکر آخرت میں مغرم رہتا ہے اپنے فقر میں خوش رہتا ہے اس کی طبیعت میں خشونت نہیں ہوتی نرم  
طبیعت، وفائے عہد پر قائم رہنے والا ہوتا ہے لوگوں کو اذیت بہت کم دیتا ہے، تہمت تراشی نہیں کرتا، کسی کی ہتک  
نہیں کرتا، اگر ہتک ہے تو گلا نہیں پھاڑتا۔ اگر غصہ ہوتا ہے تو خفیف الحركات نہیں بنتا اس کا ہنسنا مسکنا ہوتا ہے اور  
اس کا سوال علم حاصل کرنا ہوتا ہے اور کسی کی طرف اس کا رجوع کرنا کچھ سمجھنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس کا علم زیادہ ہوتا ہے  
اور علم عظیم اثنان، رحم زیادہ کرتا ہے بخل سے دور رہتا ہے، کام میں جلدی نہیں کرتا نہ کسی بات سے دل تنگ ہوتا ہے اور  
نہ اترتا ہے۔ نہ اپنے علم میں ظلم کرتا ہے اور نہ اپنے علم میں اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے وہ (یعنی اپنے علم کی وجہ سے کسی پر  
ظلم نہیں کرتا) اور مصائب کی برداشت میں اس کا نفس پتھر سے زیادہ سخت ہوتا ہے اور امور معاش میں اس کی سعی شہد کی  
طرف نہیں ہوتی ہے (یعنی کسی کے لئے باعث تکلیف نہیں بنتا) اور ایسا حریص نہیں بنتا کہ دوسروں کے حق پر ہاتھ مارے  
اور نہ بیقراری ظاہر کرنے والا ہوتا ہے نہ سخت مزاج اور نہ شیشی باز، اور نہ تکلیف پسند اور نہ معاملات دنیا میں  
زیادہ غور کرنے والا، اگر کسی سے نزاع کرتا ہے تو کمسن و خوبی بزرگ طبیعت ہوتا ہے اگر غصہ آئے تو عدل سے کام لیتا ہے  
اس سے کچھ مانگا جائے تو نرمی کا برتاؤ کرتا ہے تھوڑے سے کام نہیں لیتا، ہتک نہیں کرتا، جبر نہیں کرتا سچی عبادت رکھتا ہے۔

وعدہ کا پکا اور عہد کا پورا ہوتا ہے لوگوں پر مہربان ان تک پہنچنے والا، بردبار، گم نامی میں بسر کرنے والا۔ فضول بات کم کرنے والا، اپنے اللہ سے راضی رہنے والا، اپنی خواہشوں کے خلاف کرنے والا اور اپنے سے کم پر سختی نہ کرنے والا، غیر متعلق چیز پر غور و فکر نہیں کرتا، دین کا ناصر ہوتا ہے، مومنوں سے دفع ضرر کرنے والا، مسلمان کو پناہ دینے والا، مدد اس کے کانوں کو اچھی نہیں لگتی اور طبع اس کے دل کو نرمی نہیں کرتی اور لہو و لعب اس کو حکمت سے باز نہیں رکھتی، جاہل اس کے علم سے واقف نہیں ہوتا۔ دین حق کی تائید میں سب سے زیادہ بولنے والا، دین کے لئے سب سے زیادہ کام کرنے والا عالم دانا ہوتا ہے نفس کوئی نہیں کرتا، تند خو نہیں ہوتا، دوستوں پر بغیر بار ہوئے ان سے تعلق رکھنے والا، خرچ کرنے والا مگر اسراف سے بچ کر، نہ کسی سے حیلہ فریب کرتا ہے نہ فدا داری اور پیروی نہیں کرتا کسی ایسی چیز کی جس سے کسی کا عیب ظاہر ہو۔ اور نہ کسی بشر پر ظلم کرتا ہے، لوگوں پر مہربان ہوتا ہے اور زمین پر لوگوں کے لئے سعی کرتا ہے کمزوروں کا مدد گار ہے مصیبت زدوں کا فریاد رس ہے وہ کسی کی پردہ دری نہیں کرتا اور نہ کسی کا بھید کھولتا ہے اس کو مصائب کا سامنا زیادہ ہوتا ہے مگر وہ حرب شکایت زبان پر نہیں لاتا، اگر نیکی دیکھتا ہے تو اس کا ذکر کرتا ہے اور اگر بدی دیکھتا ہے تو اس کو چھپاتا ہے لوگوں کے عیب چھپاتا ہے اور نگاہ رکھتا ہے غائبانہ، لوگوں کے عذر خطا کو قبول کرتا ہے اور غلطی کو معاف کر دیتا ہے جب اچھی بات پر اطلاع پاتا ہے تو اسے چھوڑتا نہیں اور برائی کی اصلاح کئے بغیر نہیں رہتا۔ وہ امانت دار ہے پر ہیز گار ہے باطن صاف ہے بلیغ پاک ہے لوگ اس سے راضی ہیں وہ خطا کاروں کے عذر قبول کرتا ہے اور احسن عنوان سے ذکر کرتا ہے لوگوں کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہے اور پوشیدہ باتوں کے معلوم کرنے کے شوق پر اپنے نفس پر الزام لگاتا ہے۔

اور اپنی دینداری اور علم کی بنا پر کسی کو قریبہ الی اللہ دوست رکھتا ہے اور قطع تعلق کرتا ہے۔ برائے خدا اس سے جو بدی کا ارادہ رکھتے ہوئے خوشی اسے بے عقل نہیں بتاتی اور نہ راحت رسانی سے تند مزاجی پر مائل کرتی ہے عالم کو آخرت کی یاد دلانے والا ہے جاہل کو تعلیم دینے والا ہے۔ اس سے کسی مصیبت کے نازل کرنے کی امید نہیں کی جاتی اور نہ کسی حادثہ کا خوف کیا جاتا ہے۔ راہ خدا میں وہ اپنی ہر کوشش کو وہ اپنی سعی سے زیادہ خالص جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ہر نفس اس سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہے وہ اپنے عیب کا جاننے والا ہے اور اپنے علم آخرت میں مشغول رہتا ہے وہ خدا کے سوا کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا وہ اس دنیا میں مسافرانہ زندگی بسر کرتا ہے وہ تنہائی پسند ہے نجات آخرت کے لئے محزون رہتا ہے۔ وہ خوشنودی خدا کے لئے کسی کو دوست رکھتا ہے اور رخصائے الہی کے لئے جہاد کرتا ہے اپنے نفس کے لئے انتقام نہیں لیتا بلکہ اس انتقام کو خدا پر چھوڑتا ہے اور دوستی نہیں کرتا اس سے جو دشمن خدا ہو۔ اہل فکر و صحبت میں بیٹھتا ہے اور راست گو لوگوں سے ملتا جلتا ہے، مدد گار ہے اہل حق کا، قرابت داروں کا معین ہے، یتیموں کا باپ ہے۔ بیواؤں کا مدد گار ہے اور مصیبت زدوں پر مہربان ہے ہر مصیبت میں لوگوں کو اس سے مدد کی امید کی جاتی ہے اور ہر سختی میں وہ مرجع امید رہتا ہے، کشادہ رو ہے، خوش رہنے والا ہے وہ ترش زو نہیں، عیب جو نہیں۔ امر دین میں مستحکم غصہ کا پینے والا

تسم کرنے والا، دقیق النظر، احتیاط سے کام کرنے والا، بخل پسند نہیں، اگر اس کا حق دینے میں لوگ بخل کریں تو صبر کرتا ہے۔ بڑی باتوں کو جان کر ان کے بجالانے سے حیا کرتا ہے۔ رفاقت کی وجہ سے غنی ہے اس کی حیا اس کی خواہش پر غالب آتی اور اس کی محبت حد کے جذبہ کو پیدا نہیں ہونے دیتی۔

اس کی بخشش اس کے کینہ پر غالب آتی ہے سوائے صمیم بات کے نہیں بولتا اور اس کا لباس میا نہ روی ہے اس کی چال تواضع ہے وہ اپنی اطاعت میں اپنے رب کے سامنے اظہارِ غرور و نیا ذکر کرنے والا ہے اور ہر حالت میں اس سے راضی رہتا ہے اس کی نیت خالص ہوتی ہے اس کے عمل میں کھوٹ نہیں ہوتی اور نہ فریب ہوتا ہے اس کی نگاہ عبرت آگیاں ہے اس کے دل کا سکون فکرِ آخرت میں ہے۔ وہ نصیحت کرنے والا ہے۔ خراج کرنے والا ہے۔ برادری کا قیام کرنے والا ہے ظاہر و باطن ہر حالت میں نصیحت کرنے والا ہے۔ برادرِ مومن سے ترکِ تعلق نہیں کرتا۔ اور نہ اس کی غیبت کرتا ہے اور نہ اس سے ملکر کرتا ہے اور جو چیز ہاتھ سے جاتی رہی اس پر افسوس نہیں کرتا اور جو مصیبت آتی ہے اس پر رنجیدہ نہیں ہوتا اور اس چیز کی امید نہیں کرتا جس کی امید کرنا جائز نہیں، سختی کے اوقات میں سست نہیں ہوتا اور عیش پر اترتا نہیں، حلم کے ساتھ علم کو لئے رہتا ہے اور عقل کے ساتھ صبر کو، اتم اس کو دیکھو گے کہ وہ کسل سے دور ہوگا، ہمیشہ خوش رہنے والا ہوگا۔ امید اس سے قریب ہوگی، لغزش اس سے کم ہوگی اپنی موت کا امید دار ہوگا اس کے دل میں خشوع ہوگا، اپنے رب کا ذکر کرنے والا ہوگا اس کے نفس میں قناعت ہوگی مباحات کو روکنے والا ہوگا اس کا امرِ آخرت آسان ہوگا اپنے گناہوں کے تصور سے رنجیدہ رہتا ہوگا اس کی خواہش مردہ ہوگی غصہ کا پینے والا ہوگا اس کے اخلاق پاک ہوں گے اس کا ہمسایہ اس سے پرامن ہوگا۔

اس کا تکبر کمزور ہوگا اور جو خدا نے اس کے لئے مقدر کر دیا ہے اس پر قانع ہوتا ہے، اس کا صبر پختہ ہوتا ہے اس کا امرِ دین مستحکم ہوتا ہے۔ اس کا ذکر زیادہ ہوتا ہے وہ لوگوں سے علم حاصل کرنے کے لئے طلبہ اور سمجھنے کے لئے سوال کرتا ہے اور تجارت کرتا ہے تاکہ فائدہ پائے (ذخیرہ کے لئے نہیں) اور امرِ حق کو اس لئے نہیں سنتا کہ فخر کرے اور نہیں کلام کرتا اس لئے کہ دوسرے لوگوں پر اپنی بزرگی ظاہر کرے وہ خود ربخ اٹھاتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں اپنی آخرت کی بہتری کے لئے اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اور دوسروں کو آرام پہنچاتا ہے اگر اس سے بغاوت کی جائے تو صبر کرتا ہے تاکہ اللہ اس سے آخرت میں یا اس دنیا میں بدلے اور اس کا دور رہنا کسی سے محض دین کی مخالفت میں ہوتا ہے اور فساد سے بچنے کے لئے اور اس کی نزدیک نری اور رحمت کے لئے ہوتی ہے اس کا لوگوں سے دور رہنا اظہارِ تکبر و عنف کے لئے نہیں ہوتا اور نہ اس کا میل جول کمزور ہے بلکہ وہ بیرونی کرتا ہے ان اصحابِ خیر کی جو اس سے پہلے تھے لہذا وہ پیشوا ہوتا ہے اپنے بعد والے نیکو کاروں کا۔

یہ سن کر ہمام نے چیخ ماری اور مردہ ہو کر گر پڑا۔ امیر المومنین نے فرمایا خدا کی قسم اس کے متعلق اسی بات کا مجھے خوف تھا اور فرمایا کہ مؤثر موعظہ کا اہل لوگوں پر ایسا ہی اثر ہوتا ہے کسی کہنے والے نے کہا۔ اے امیر المومنین آپ نے یہ کیا کیا۔

فرمایا ہر شخص کی موت کا ایک وقت ہے جو نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے اور ہر ایک کے لئے مرنے کا ایک سبب ہوتا ہے کبھی جاگتا خانہ بات نہ کرے بے شک شیطان نے تیرے اندر پھونک ماردی ہے جو تیری زبان پر یہ لفظ آئے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ : عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانُ خِصَالٍ : وَقَوْرٌ عِنْدَ الْهَرَاهِرِ صَبُورٌ عِنْدَ الْبَلَاءِ : شَكُورٌ عِنْدَ الرِّخَاءِ : قَانِعٌ بِمَا رَزَقَهُ اللَّهُ : لَا يَظْلِمُ الْأَعْدَاءَ وَلَا يَتَحَامَلُ لِلأَصْدِقَاءِ . بَدَنَةٌ وَمَنَّةٌ فِي تَمَبٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ : إِنْ الْعِلْمُ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ : وَالْجَلْمُ وَزِيرُهُ : وَالصَّبْرُ أَمِيرُ جُنُودِهِ وَالزُّفْقُ أَخُوهُ : وَاللِّبْسُ وَالِذَّةُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں جب تک مضطرب ہوں تو وہ صاحب وقار ہو، مصیبتوں میں مہربان رہے والا ہو، نعمتوں میں شکر کرنے والا ہو، جو رزق اللہ نے دیا ہے اس پر قانع ہو، دشمنوں پر بھی ظلم نہ نہ کرے اپنا بار دشمنوں پر نہ ڈالے، بدن اس کا تعجب میں ہو اور لوگ اس سے راحت میں ہوں علم مومن کا دوست ہے اور علم اس کا وزیر ہے اور صبر اس کے شکر کا امیر ہے اور ہر مائی اس کا بھائی ہے اور نرمی اس کا باپ۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ : عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ : عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ : عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ يَصْمَتُ لِيَسْلَمَ : وَيَنْطِقُ لِيَنْقِمَ : لَا يَحْدُثُ أَمَانَتَهُ الْأَصْدِقَاءَ وَلَا يَكْتُمُ شَهَادَتَهُ مِنَ الْبُعْدَاءِ وَلَا يَقْبَلُ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ رِيَاءً وَلَا يَتَرَكُهُ حَيًّا : إِنْ ذُكِرَتْ خَافَ مِنْهَا يَقُولُونَ وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ : لَا يَغُرُّهُ قَوْلُ مَنْ جِهَلَهُ وَيَخَافُ إِخْصَاءَ مَا عَمِلَهُ .

۳۔ اور فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام نے مومن خاموش رہتا ہے تاکہ لوگوں کے اعتراضات سے بچا رہے اور بولتا ہے تاکہ لوگ اس سے فائدہ پائیں، جو راز دوستوں کے ہیں انھیں بیان نہیں کرتا اور دور رہنے والوں سے اپنی گواہی نہیں اور ریا سے کوئی عمل خیر نہیں کرتا اور نہ شرم سے اسے پھوٹتا ہے اگر لوگ تعریف کرتے ہیں تو اپنے میں غرور پیدا ہونے سے ڈرتا ہے اور جو عیب اس کے لوگ نہیں جانتے اس کے لئے اللہ سے استغفار کرتا ہے اور نہیں مغرور ہوتا ان لوگوں کی تعریف سے جو اس کے حال سے ناواقف ہیں اور غوث کرتا ہے شمار کئے جانے سے اپنے اعمال کے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ : عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ : رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ لَهُ قُوَّةٌ فِي دِينٍ : وَحَرَمٌ فِي لَبَنٍ : وَإِيمَانٌ فِي يَقِينٍ : وَجِزْمٌ فِي فِقَةٍ : وَنَشَاطٌ فِي هُدًى : وَبِرٌّ فِي اسْتِقَامَةٍ : وَعِلْمٌ فِي جِلْمٍ : وَكَيْسٌ فِي رَفْقٍ : وَسَخَاةٌ فِي حَقٍّ : وَقَصْدٌ فِي غِنًى : وَتَجَمُّلٌ

فِي فَاقَةٍ أَوْ عَفْوَ فِي قُدْرَةٍ : وَطَاعَةً لِلَّهِ فِي نَصِيحَةٍ : وَاتِّبَاهًا فِي شَهْوَةٍ ، وَوَرَعَ فِي رَغْبَةٍ ، وَحِرْصٌ فِي جِهَادٍ وَصَلَاةٍ فِي شُغْلٍ ، وَصَبْرٌ فِي شِدَّةٍ : وَفِي الْهَزْأِ وَفُورٍ : وَفِي الْمَكَارِهِ صَبُورٍ : وَفِي الرِّخَاءِ شُكُورٍ : وَلَا يَغْتَابُ وَلَا يَتَكَبَّرُ : وَلَا يَقْطَعُ الرَّحِمَ ، وَلَيْسَ بِوَاهِنٍ : وَلَا قَطِرٌ وَلَا غَلِيظٌ : وَلَا يَسْقُطُ بَصَرُهُ ، وَلَا يَفْضَحُهُ بَطْنُهُ : وَلَا يَقْلِبُهُ قَرْجُهُ وَلَا يَحْسُدُ النَّاسُ : يُعَيِّرُ وَلَا يُعَيَّرُ ، وَلَا يُسْرِفُ : يَنْصُرُ الْمَظْلُومَ وَيَرْحَمُ الْمُسْكِنَ نَفْسُهُ مِنْهُ فِي غَنَاهُ : وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ : لَا يَرْتَعِبُ فِي عِزِّ الدُّنْيَا : وَلَا يَجْزَعُ مِنْ ذُلِّهَا : لِلنَّاسِ هَمٌّ قَدْ أَقْبَلُوا عَلَيْهِ وَلَهُ هَمٌّ قَدْ شَغَلَهُ : لَا يَرَى فِي حُكْمِهِ نَقْصٌ : وَلَا فِي رَأْيِهِ وَهْنٌ ، وَلَا فِي دِينِهِ ضِيَاعٌ يُرْشِدُ مَنْ اسْتَشَارَهُ ، وَيُسَاعِدُ مَنْ سَاعَدَهُ ، وَيَكْبَحُ عَنِ الْخَنَا وَالْجَهَنِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دین کے معاملہ میں مومن کو قوت ہوتی ہے اور احتیاط سے کام لیتا ہے نرمی میں اس کا ایمان یقین کے ساتھ ہے اور وہ حریص ہوتا ہے تحصیل علم دین میں خوش ہوتا ہے ہدایت سے اور نیکی پر قائم رہتا ہے اور علم کا دانا ہے اور ہوشیار ہے نرمی کرنے میں ، امر حق میں سستی ہے اور مال داری میں میاں درو ہے۔ فاقہ میں اپنی شان باقی رکھتا ہے اور باوجود قدرت۔ انتقام معاف کرتا ہے اور نصیحت حاصل کر کے طاعت خدا میں رہتا ہے اور خواہشات سے باز رہتا ہے اور زہد کی طرف رغبت رکھتا ہے اور جہاد کا حریص ہے اور باوجود مصروفیت نماز ادا کرتا ہے اور سختی میں صبر کرتا ہے اور اضطراب کے عالم میں صاحب وقار ہوتا ہے۔ مصیبتوں میں صبر کرتا ہے غش میں شکر کرتا ہے۔

نہ غیبت کرتا ہے نہ تکبر اور نہ قطع رحم کرتا ہے اور سست ہے نہ ترش رو ہے اور نہ سخت دل اور نہ ادھر ادھر لگاؤ والا ہے اور اس کا شکم اسے رسوا نہیں کرتا (بے طلب کھانے پر) اور نہ شرمگاہ اس پر غالب آتی ہے (زنا نہیں کرتا) اور لوگوں پر حسد نہیں کرتا۔ نادان اسے عیب لگاتے ہیں وہ کسی کو عیب نہیں لگاتا ، وہ فضول خرچی نہیں کرتا ، مظلوم کی مدد کرتا ہے مسکین پر رحم کرتا ہے اس کا نفس تکلیف میں رہتا ہے مگر لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں ، وہ عزت دنیا کی طرف راغب نہیں ہوتا اور نہ اس کی ذلت سے گھبراتا ہے لوگوں کو اس کی فکر ہے کہ وہ کار ہائے دنیا کی طرف متوجہ ہیں اور اس کو یہ فکر ہے کہ وہ کار ہائے دنیا میں مشغول کیوں ہے اس کے حکم میں کوتاہی نہ پاؤ گے اور اس کی رلے میں سستی نہ دیکھو گے اس کا دین ضایع نہ ہوگا۔ یعنی راہ حق سے ہٹے گا نہیں جو اس سے مشورہ کرے گا ہدایت پائے گا اور جو اس کی مدد کرے گا سعادت حاصل کرے گا اور احتراز کرتا ہے فحش و دشنام سے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَجْلِسٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَإِذَا هُوَ يَقُومُ بِبَعْضِ ثِيَابِهِمْ ، صَافِيَةً أَلْوَانُهُمْ ، كَثِيرٌ ضِحْكُهُمْ ، يُشِيرُونَ بِأَصَابِعِهِمْ إِلَى مَنْ يَمُرُّ بِهِمْ ، ثُمَّ مَرَّ بِمَجْلِسٍ لِلْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ فَإِذَا قَوْمٌ بَلِيَّتْ مِنْهُمْ الْأَبْدَانُ ، وَدَقَّتْ مِنْهُمْ الرِّقَابُ وَاصْفَرَّتْ مِنْهُمْ الْأَلْوَانُ ، وَقَدْ تَوَاصَعُوا بِالْكَلَامِ ، فَتَعَجَّبَ عَلَيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ



فَقَالَ: يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي مَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ لِّأَلْفَانٍ - ثُمَّ وَصَفَهُمْ - وَمَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ لِلْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ - فَوَصَفَهُمْ - ثُمَّ قَالَ: وَجَمِيعُ مُؤْمِنُونَ؛ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِصِفَةِ الْمُؤْمِنِ؛ فَكَسَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ فَقَالَ: عَشْرُونَ حَصْلَةً فِي الْمُؤْمِنِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ لَمْ يَكْمُلْ إِيْمَانُهُ، إِنْ مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِينَ يَا عَلِيُّ: الْحَاضِرُونَ الصَّلَاةَ، وَالْمُسَارِعُونَ إِلَى الرَّكَاةِ، وَالْمُطْعِمُونَ الْمِسْكِينَ، الْمَسْبُحُونَ رَأْسَ الْيَتِيمِ، الْمُطَهِّرُونَ أَطْمَارَهُمْ، الْمُتَزَيِّنُونَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ، الَّذِينَ إِنْ حَدَّثُوا لَمْ يَكْذِبُوا وَإِذَا وَعَدُوا لَمْ يُخْلِفُوا، وَإِذَا اتَّعَمُوا لَمْ يَخُونُوا، وَإِذَا تَكَلَّمُوا أَصَدَقُوا، دُهْنَانٌ بِاللَّيْلِ، أَسَدٌ بِالنَّهَارِ صَائِمُونَ الشَّهَادِ، قَائِمُونَ اللَّيْلِ، لَا يُؤْذُونَ جَارًا وَلَا يَتَذَوْنَ بِهِمْ جَارًا، الَّذِينَ مَشْيُهُمْ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنٌ وَخُطَاهُمْ إِلَى بُيُوتِ الْأَرْوَاحِ وَعَلَى أَثَرِ الْجَنَائِزِ، جَعَلَنَا اللَّهُ وَإِنَّا كُمْ مِنَ الْمُتَشَفِّعِينَ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام زیش کے جلسہ کی طرف سے گزرے جو صاف ستھرے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے بہت زیادہ ہنس رہے تھے اور جو ان کی طرف سے گزرتا تھا انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ پھر حضرت اوس و خزرج کے جلسہ کی طرف سے گزرے وہاں ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے بدن کمزور تھے اور گردنیں تپتی اور رنگ پیلے تھے نہایت عجز و انکسار سے بولتے تھے حضرت کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا اور حضرت رسول خدا سے دونوں گروہوں کا حال بیان کر کے پوچھا۔ یہ سب مومنین ہی ہیں یا رسول اللہ! مومن کی صفت بیان کیجئے۔ حضرت نے سر جھکا لیا پھر سر اٹھا کر فرمایا مومن کی بیس خصوصیات ہیں اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو اس کا ایمان کامل نہیں۔ اسے علی مومنین کے اخلاق میں سے یہ ہے کہ نماز میں حاضر ہوں اور جلدی کریں زکوٰۃ ادا کرنے میں، مسکینوں کو کھانا دینے والے ہیں یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنے والے ہیں ستر پوشی کے لئے ان کو ازاد رہنے والے ہیں۔ جب بولتے ہیں تو پسح، جب وعدہ کرتے ہیں تو اس کے خلاف نہیں کرتے، اگر امین بنائے جائیں تو امانت میں خیانت نہیں کرتے جب کلام کرتے ہیں تو ان میں صداقت ہوتی ہے۔ رات میں ناکھال دنیا کی طرح ریاضت کرنے والے، دن میں شیز جیسے یعنی برائیوں پر غالب، دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو عبادت خدا کرتے ہیں اپنے ہمسایہ کو ستاتے نہیں، نہ دانستہ اور نہ ہمسایہ کو ان سے اذیت پہنچتی ہے نادانستہ، وہ زمین پر ہلکے سے چلتے ہیں اور ان کے قدم اٹھتے ہیں بیواؤں کی امداد کے لئے اور جن زوں کی مشایعت کے لئے اللہ ہم کو اور تم کو متقیوں میں شرا کر دے۔

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَزْوَةَ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ  
قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ سَرَّكَ حَسَنَةٌ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَةٌ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو نیکی سے خوش ہو اور بدی کو برا جانے وہ مومن ہے۔

۷۔ تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ إِذَا عَلَانٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : شَيْئَانَهُمَا الشَّاجِبُونَ الدَّائِلُونَ الشَّاجِلُونَ ، الَّذِينَ إِذَا جِئْتَهُمُ اللَّيْلُ اسْتَقْبَلُوهُ بِحُزْنٍ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعہ پر یہ رنگہ باریک اندام اور خود رانی نہ کرنے والے ہیں جب رات ان کو گھیر لیتی ہے تو وہ اس کا استقبال حزن سے کرتے ہیں۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَمَادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الدِّمَاسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : شَيْئَانَا أَهْلُ الْهَدْيِ وَأَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْخَيْرِ وَأَهْلُ الْإِيمَانِ وَأَهْلُ الْفَنَاجِ وَالظُّفَرِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعہ صاحب ہدایت، صاحب تقویٰ، صاحب خیر و ایمان اور صاحب فنج و ظفر ہوتے ہیں۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ رُوحٍ ، عَنْ مُنْصَلِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِيَّاكَ وَالسَّلَامَةَ ، فَإِنَّ شَاعِبَةَ عَلِيٍّ مَنَ عَثَّ بِطَنُهُ وَقَرْجُهُ ، وَاسْتَدَّ جِهَادُهُ ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ ، وَرَجَا تَوَابَهُ ، وَخَافَ عِقَابَهُ ، فَإِذَا رَأَيْتَ أُولَئِكَ فَأُولَئِكَ شِيعَةُ جَعْفَرٍ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو نیکی فطرت انسان سے جو اپنے آپ کو شیعہ کہتے ہیں۔ شیعہ علی وہ ہے جس کا شکم و شر و گاہ حرام سے محفوظ ہو اور اس کا جہاد نفس سخت ہو، وہ جو عمل کرے خوشنودی خدا کے لئے کرے اور اس سے ثواب پانے کی امیدیں کرے اور اس کے عذاب سے ڈرے، جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو سمجھ لو کہ یہی شیعہ جعفر ہیں۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْذُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ شِيعَةَ عَلِيٍّ كَانُوا أَحْمَصَ الْبَطُونِ <sup>(۳)</sup> ذُبُلَ الشِّفَاةِ ، أَهْلَ رَافَةِ الْعِلْمِ وَجَلَمَ يُعْرِقُونَ بِالرُّخْبَانِيَّةِ فَأَعْبَنُوا عَلَى مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ بِالْوَرَعِ وَالْإِحْتِشَادِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ شیعہ علی خالی شکم ہوتے ہیں اور ہر بانی و علم و علم، وہ زہد و ریاضت نفس سے بچانے جاتے ہیں تم ان کی مدد کرو اپنی پرہیزگاری اور سعی و کوشش سے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ صفوان الجعفي، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ عَنْهُ مِنْ حَقٍّ، وَإِذَا رَضِيَ لَمْ يَدْخُلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ وَإِذَا قَدِرَ لَمْ يَأْخُذْ أَكْثَرَ مِثَالَهُ.

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب غضبناک ہو تو اس کا غصہ اس کو حق سے خارج نہ کر دے اور جب راضی ہو تو یہ رضا مندی اسے باطل میں داخل نہ کر دے اور جب قائلے پر قدرت رکھتا ہو تو اپنے حصہ سے زیادہ نہ لے

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثَّعْلَبَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا سُلَيْمَانُ أَتَدْرِي مِنَ الْمُسْلِمِ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنْتَ أَعْلَمُ، قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَتَدْرِي مِنَ الْمُؤْمِنِ؟ قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ، قَالَ: [إِنَّ] الْمُؤْمِنَ مَنْ اتَّخَذَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُسْلِمَ حَرَامٌ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يَظْلِمَهُ أَوْ يَخْذُلَهُ أَوْ يَدْفَعَهُ دَفْعَةً تَعَيَّنَتْ.

۱۲۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اے سلیمان کیا تو جانتا ہے کہ مسلمان کون ہے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں آپ بہتر جانتے ہیں فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سالم رہیں۔ پھر فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ مومن کون ہے میں نے کہا۔ آپ ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا مومن وہ ہے جو مسلمان کے جان و مال کا امین ہو اور مسلمان پر حرام ہے کہ مسلمان پر ظلم کرے یا اسے ذلیل کرے یا جھڑک کر اسے اپنے پاس سے ہٹائے۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا غَضِبَ لَمْ يَدْخُلْهُ رِضَاهُ فِي إِنْهٍ وَلَا بَاطِلٍ، وَإِذَا سَخَطَ لَمْ يُخْرِجْهُ سَخَطُهُ مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ، وَالَّذِي إِذَا قَدِرَ لَمْ يُخْرِجْهُ قُدْرَتُهُ إِلَى التَّعْدِي إِلَى مَا لَيْسَ لَهُ بِحَقٍّ.

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب کسی سے راضی ہو تو یہ امر اسے گناہ یا باطل کی طرف نہ لے جائے اور جب غصہ ہو تو قول حق سے روگردانی نہ کرے اور جب قادر ہو تو اس کی یہ قدرت ظلم کی طرف نہ لے جائے اور وہ اپنے حق سے زبان نہ لے لے۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُونَ هَيِّئُونَ كَالْجَمَلِ لَا يُبِ إِذَا قَبِدَا نَفَادًا، وَإِنْ أُبِحَ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَنَاحَ.

۱۴۔ ابو بکر سید نے امام سے زام نہیں بتایا، روایت کی ہے کہ مومن فرمانبردار اور نرم طبیعت ہوتا ہے۔ مجھے ادنیٰ کرب اس کفاح میں تکلیف ڈال دی جاتی ہے تو مطلع ہو جاتا ہے اور اگر کسی پتھر پر بٹھایا جائے تو میٹھ جاتا ہے۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : ثَلَاثَةٌ مِنْ عِلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ : الْعِلْمُ بِاللَّهِ ؛ وَمَنْ يُحِبُّ ، وَمَنْ يَكْرَهُ .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کی تین علامتیں ہیں اول معرفت باری تعالیٰ دوسرے یہ جاننا کہ خدا کے دوست رکھتا ہے (امام برحق) اور کس دشمن (امام مفل)۔

۱۶۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْمُؤْمِنُ كَمِثْلِ شَجَرَةٍ لَا يَتَحَاتَّى وَرَقَاهَا فِي شَاءَ وَلَا صَنِيفٍ ؛ فَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَاهِي ؟ قَالَ : النَّخْلَةُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے مومن کی مثال اس درخت کی ہے جس کے پتے نہ جاڑوں میں گرتے ہیں نہ گری میں، لوگوں نے پوچھا وہ کون سا درخت ہے۔ فرمایا کھجور۔

۱۷۔ رَعْدَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أُوَيْمَةَ : عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ حَلِيمٌ لَا يَجْهَلُ ، وَإِنْ جَهِلَ عَلَيْهِ يَحْتَلِمُ ، وَلَا يَظْلِمُ ، وَإِنْ ظَلِمَ عَفَا ؛ وَلَا يَتَحَدَّ ، وَإِنْ بُجِلَ عَلَيْهِ صَبَرَ .

۱۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن علیہ السلام ہے۔ جاہلوں کا سائل نہیں کرتا اور اس کے ساتھ بڑا برتاؤ کیا جاسے تو علم سے کام لیتا ہے اور کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اس پر کوئی ظلم کرتا ہے تو معاف کر دیتا ہے ورنہ نہیں کرتا، اور اگر اس سے سبک کا برتاؤ کیا جائے تو صبر سے کام لیتا ہے۔

۱۸۔ رَعْدَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ جَبْرِ ، عَنْ آدَمَ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمُؤَلَّوْنِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ مِنْ ظَلَمٍ مَكْنَسُهُ ، وَحَسَنَتِ خَلْقَتُهُ ، وَصَحَّتْ سِرِّيَّتُهُ ؛ وَاتَّفَقَ الْفَضْلُ مِنْ مَالِهِ ، وَآمَسَكَ الْفَضْلُ مِنْ كَلَامِهِ ، وَكَفَى النَّاسَ شَرًّا ، وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے جس کا پیشہ پاک ہو اس کی عادتیں اچھی ہوں اس کی طبیعت

صحت مند ہو، اپنے مال کا ضرورت سے زیادہ حصہ راہِ خدا میں خرچ کرے اور زیادہ کلام کرنے سے زبان کو روکے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں اور اپنے نفس اور لوگوں کے درمیان انفعات کرے۔

۱۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي كَثْمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا نَبْتَئُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ؟ مَنْ ائْتَمَّهُ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ، أَلَا نَبْتَئُكُمْ بِالْمُسْلِمِ؟ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مِنْ هَجَرِ الشَّيْطَانِ وَتَرَكَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ، وَالْمُؤْمِنُ حَرَامَ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يَظْلِمَهُ أَوْ يَخْذُلَهُ أَوْ يَغْتَابَهُ أَوْ يَدْعُوَهُ دَعْوَةً.

۱۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ مومن کون ہوتا ہے وہ ہے جس کو مومنین اپنے نفسوں اور مالوں کا امین بنائیں کیا میں بتاؤں کہ مسلمان کون ہے وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سالم رہیں اور باہر وہ ہے جو برائیوں کو چھوڑے، محرمات کو ترک کرے۔ مومن پر حرام ہے کہ وہ کسی مومن پر ظلم کرے یا اسے ذلیل کرے یا اس کی نفیت کرے یا یکایک اپنے سامنے سے اُسے ہٹائے۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُصَلِّ بْنِ عُقْمٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْعَطَّارِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِتِمَّا شِبَعَةُ عَلِيٍّ الْحَلَمَاءُ، الْعُلَمَاءُ، الذُّبُلُ الشَّافِعَاءُ، تُعْرِفُ الرُّهْبَانِيَّةَ عَلَى وَجْهِهِمْ.

۲۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے علی کے شیعہ علماء رہیں اور وہ علماء جن کے کثرتِ ریاضت سے ہونٹ خشک ہیں وہ پہچانے جاتے ہیں اپنی ریاضت کشی سے جس کا اثر ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرِّبُودَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: صَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِالنَّاسِ الصُّبْحَ بِالْعِرَاقِ فَلَمَّا انْصَرَفَ وَعَظَهُمْ فَبَكَى وَأَبْكَاهُمْ مِنْ خَوْفِ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا اللَّهُ لَقَدْ عَهِدْتُ أَقْوَاماً عَلَى عَهْدِ خَلِيلِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّهُمْ لَيَصْبَحُونَ وَيَمْسُونَ شُعْمًا غَيْرَ أَخْمَصًا، بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ كَرْكَبِ الْعَمْرَى يَبْتَغُونَ لِرَبِّهِمْ سَجْدًا وَقِيَامًا يُرَاحُونَ بَيْنَ أَفْدَانِهِمْ وَجَنَاهِهِمْ، يُنَاجُونَ رَبَّهُمْ وَيَسْأَلُونَهُ فَكَالِكَافِيهِمْ مِنَ النَّارِ، وَاللَّهُ لَقَدْ رَأَى مِنْهُمْ مَعَ هَذَا وَهُمْ خَائِفُونَ مُشْفِقُونَ.

۲۱۔ فرمایا حضرت امام محمد بن قریب علیہ السلام نے کہ نماز صبح امیر المؤمنینؑ نے لوگوں کے ساتھ عراق میں پڑھی جب وہاں سے لوٹے تو لوگوں کو وعظ کیا اور خوفِ خدا سے خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی دلایا۔ پھر فرمایا میں نے اپنے حبیبِ حضرت رسولؐ خدا کے زمانہ میں دیے لوگوں کو دیکھا ہے جو صبح سے شام تک اس حال میں رہتے تھے، پریشاں حال گرد آلود چہرے، اگر سنہ شکم، ان کی پیشانیوں پر زانو کی طرح گھٹے، راتوں کو سجدوں اور قیام میں گزارنے والے اور اپنے قدموں اور پیشانیوں سے عبادت کر کے راحت پاتے تھے اپنے رب سے مناجات کرتے تھے کہ ارجہم سے ان کی گردنوں کو آزاد کرے۔ میں نے ان کو دیکھا کہ اس حالت میں بھی وہ خدا سے خائف و ترساں تھے۔

۲۲۔ عَنْهُ ، عَنِ السَّيِّدِيِّ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : صَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْفَجْرَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى صَارَتِ الشَّمْسُ عَلَى قَبْدِ دُمُوحٍ وَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ يُوْخِبُهُمْ فَقَالَ : وَاللَّهِ لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا يَسْتَوُونَ لِرَبِّهِمْ سَجْدًا وَ قِيَامًا يُخَالِفُونَ بَيْنَ جَانِبَيْهِمْ وَرَكْعَتَيْهِمْ كَأَنَّهُمْ رَاقِبُونَ النَّارَ فِي آثَانِهِمْ ، إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ عِنْدَهُمْ هَادُوا كَمَا يَمْبُدُ الشَّجَرُ ، كَأَنَّهُمْ أَعْوَمٌ بَانُوا غَائِبِينَ ، قَالَ : ثُمَّ قَامَ عَمَّارٌ فِي حَاجِكَا حَتَّى قُبِضَ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ .

۲۲۔ فرمایا حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے نماز صبح پڑھی اور سورج کے ایک تیزہ بلند ہونے تک وہیں بیٹھے رہے پھر اپنا رخ لوگوں کی طرف کر کے فرمایا۔ واللہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو سجدہ اور قیام میں راتیں گزارتے تھے اور ان کے سجدے قعود سے زیادہ ہوتے تھے اور دوزخ کی آگ کی بھرا کہ کاشور گویا ان کے کان میں آتا تھا اور جب اللہ کا ذکر ان کے سامنے ہو تو اس طرح ہلے جیسے تندہرا میں درخت، وہ اس طرح غائبانہ زندگی بسر کرتے تھے جیسے غافل لوگ بسر کرتے ہیں امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد تادم مرگ کسی نے حضرت کو ہنسنے نہ دیکھا۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّيِّدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ مُقْصِدِ بْنِ عُمَرَ : قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ أَصْحَابِي فَأَنْظِرْ إِلَى مَنْ اشْتَدَّ وَرَعُهُ وَخَافَ خَالِقَهُ وَرَجَا ثَوَابَهُ ، وَإِذَا رَأَيْتَ هَؤُلَاءِ قَبُولًا أَصْحَابِي .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تم میرے اصحاب کو جاننا چاہو تو ایسے شخص کو دیکھو جس کی پرہیزگاری سخت ہو اور اپنے خدا سے ڈرنا ہو اور اس کے ثواب کی امید رکھتا ہو جب ایسے لوگ مل جائیں تو سمجھ لو یہی میرے اصحاب ہیں۔

۲۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ شَمُّونَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَشْعَثِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعُقَدَامِ ، عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : شِعْمَتُنَا الْمُبَادِلُونَ فِي وَلَايَتِنَا ، الْمُتَحَابُّونَ فِي مَوَدَّتِنَا ، الْمُتَزَاوِرُونَ فِي إِحْيَاءِ أَمْرِنَا ، الَّذِينَ إِنْ غَضِبُوا لَمْ يَنْظِلُّوا ، وَإِنْ رَضُوا لَمْ يُسْرِفُوا ، بَرَكَتُهُ عَلَى مَنْ جَاوَرُوا ، سَلَّمَ لِمَنْ خَالَطُوا .

۲۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا امیر المؤمنین نے ہمارے شیعہ ایک دوسرے پر خراج کرتے ہیں ہماری ولایت کے لئے اور باہم محبت کرتے ہماری محبت کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں ہمارے امر کو زندہ رکھنے کے لئے یہ وہ لوگ ہیں کہ جب غصہ آئے تو ظلم نہیں کرتے اگر راضی ہوں تو فضول خرچی نہیں کرتے برکت ہیں اپنے پڑوسیوں کے لئے اور سلامتی ہیں اپنے ملنے والوں کے لئے۔

۲۵۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّهْرِ بِرَجِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ عَرَفَ اللَّهَ وَعَظَّمَهُ مَنَعَ فَادٌ مِنَ الْكَلَامِ وَبَطْنُهُ مِنَ الطَّعَامِ وَعَنَى نَفْسُهُ بِالْقِيَامِ وَالْقِيَامِ ، قَالُوا : يَا بَابَانَا وَآمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَلَا أَوْلِيَاءُ اللَّهِ ؟ قَالَ : إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ سَكَنُوا فَاكُنْ سَكُونُهُمْ ذِكْرًا ، وَنَظَرُوا فَاكُنْ نَظَرُهُمْ عِبْرَةً ، وَنَطَقُوا فَاكُنْ نَطَقُهُمْ حِكْمَةً ، وَمَشَوْا فَاكُنْ مَشْيُهُمْ بَيْنَ النَّاسِ بَرَكَتًا ، لَوْلَا الْآجَالُ الَّتِي قَدْ كَتَبَتْ عَلَيْهِمْ لَمْ تَقَرَّ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَحْسَانِهِمْ خَوْفًا مِنَ الْعَذَابِ وَخَوْفًا إِلَى الثَّوَابِ .

۲۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے خدا کو پہچانا اور اس کی تعظیم کی اس زبان کو کلام سے اور اپنے بطن کو طعام سے روکا اور پاک بنایا اپنے نفس کو روزہ اور قیام شب سے۔ لوگوں نے کہا۔ ہمارے سامں باپ خدا ہوں یا رسول اللہ کیا یہ لوگ اولیاء خدا کا موش رہتے ہیں اور ان کا سکوت اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ نظر کرتے ہیں اور ان کا نظر کرنا عبرت ہوتا ہے وہ کلام کرتے ہیں اور ان کا کلام کرنا حکمت ہوتا ہے اور وہ چلتے ہیں اور ان کا چلنا لوگوں کے درمیان برکت ہوتا ہے اگر وہ موت نہ ہوتی جو ان کے لئے لکھی گئی ہیں تو خوف عذاب اور شوق ثواب سے ان کی روحیں ان کے اجسام میں قرار نہ پاتیں۔

۲۶۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ مِنَ الْعِرَاقِيِّينَ ، رَفَعَهُ قَالَ : خَطَبَ النَّاسُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَنَا خَيْرٌ كُمْ عَنْ أَجْلِ لِي كَانَ مِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ فِي عَيْنِي وَكَانَ زَانِسٌ مَا عَظُمَ بِهِ فِي عَيْنِي صَغَرُ الدُّنْيَا فِي عَيْنِي ، كَانَ خَارِجًا مِنْ سُلْطَانٍ بَطْنِي ، فَلَا يَشْتَبِي مَا لَا يَجِدُ وَلَا يَكْتُمُ إِذَا وَجَدَ ، كَانَ خَارِجًا مِنْ سُلْطَانٍ قَرَجِهِ ، فَلَا يَشْتَبِي لَدُ عَقْلِهِ وَلَا رَأْيِهِ ، كَانَ خَارِجًا مِنْ سُلْطَانِ الْجَبَالَةِ فَلَا يَمْدُ يَدَهُ إِلَّا عَلَى بَقْعَةٍ لِمَنْعَةٍ ، كَانَ لَا يَنْشَبِي وَلَا يَنْسَخُطُ وَلَا يَنْتَرَمُ ، كَانَ أَكْثَرُ دَهْرِ صَمَاتًا ، فَإِذَا قَالَ

بَدَّ الْعَاثِلِينَ، كَانَ لَا يَدْخُلُ فِي مِرَاةٍ، وَلَا يُشَارِكُ فِي دَعْوَى وَلَا يُذَلِّي بِخُجْبَةٍ حَتَّى يَرَى قَاضِيًا وَكَانَ لَا يَغْفُلُ عَنْ إِخْوَانِهِ وَلَا يَخْصُ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ دُونَهُمْ، كَانَ ضَعْفًا مُنْصَعَفًا فَإِذَا جَاءَ الْحِجْدُ كَانَ لَيْثًا غَادِيًا، كَانَ لَا يَلُومُ أَحَدًا فِيمَا يَفْعُ الْعُذْرُ فِي مِثْلِهِ حَتَّى يَرَى اعْتِدَارًا، كَانَ يَفْعَلُ مَا يَقُولُ وَيَقْعَلُ مَا لَا يَقُولُ، كَانَ إِذَا ابْتَرَأَ أَمْرًا لَا يَنْدِي أَيْبُهُمَا أَفْضَلَ نَظَرَ إِلَى أَقْرَبِيهِمَا إِلَى الْهَوَى فَخَالَفَهُ، كَانَ لَا يَشْكُو وَجَعًا إِلَّا عِنْدَ مَنْ يَرْجُو عِنْدَهُ الْبَرَّ، وَلَا يَسْتَشِيرُ إِلَّا مَنْ يَرْجُو عِنْدَهُ النَّصِيحَةَ، كَانَ لَا يَتَبَرَّمُ وَلَا يَنْسَخَطُ وَلَا يَتَشَكَّى وَلَا يَتَشَبَّهِ وَلَا يَنْتَقِمُ وَلَا يَغْفُلُ عَنِ الْعَدُوِّ، فَعَلَيْكُمْ بِمِثْلِ هَذِهِ الْأَخْلَاقِ الْكَرِيمَةِ، إِنْ أَطَقْتُمُوهَا، فَإِنْ لَمْ تُطَبِّقُوهَا كُلُّهَا فَاخْذُوا الْقَلِيلَ خَيْرٌ مِنْ تَرْكِ الْكَثِيرِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

۲۶- امام حسن علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں بیان فرمایا۔ لوگو! میں تم کو اپنے لیے بھائی کی خبر دیتا ہوں جو میری نظریں میں سب سے زیادہ صاحبِ عظمت ہے اور وہ، وہ ہے جس کی نظر میں دنیا حقیر ہو اور وہ غلبہ شکم سے آزاد ہو پس وہ اس چیز کی خواہش نہیں کرتا جسے نہیں پاتا اور جب پائے تو اس میں زیادتی نہیں جانتا اور وہ غلبہ سرِ سج (رزا نہیں کرتا) سے بھی الگ رہتا ہے یہ غلبہ اس کو خفیف العقل اور ضعیف الرائے نہیں بناتا اور وہ جہالت کے غلبہ سے بھی آزاد رہتا ہے وہ اپنا ہاتھ نہیں بڑھاتا۔ مگر اعتمادی نفع کی طرف اور وہ ناجائز امر کی خواہش نہیں کرتا اور نہ بیجا بات پر غصہ ہوتا ہے اور نہ ترکیبِ تعلق کرتا ہے۔

اور اس کی عمر کا زیادہ زمانہ سکوت میں گزرتا ہے اور جب گفتگو کرتا ہے تو قائلین پر غالب آتا ہے وہ کسی جھگڑے میں شامل نہیں ہوتا اور نہ کسی دعوے باطل میں شریک ہوتا ہے اور نہ ہی پیش کرنا اپنی حجت کو مگر دینِ قاطع سے یہاں تک حق بجانب فیصلہ کرتا ہے اور اپنے برادرِ مومن سے غافل نہیں ہوتا اور لوگوں سے علیحدہ ہو کر اپنے نفس کے لئے کوئی شے خاص نہیں کرتا۔ وہ ضعیف و کمزور نظر آتا ہے لیکن جب امرِ نیکی میں کوشش کا وقت آتا ہے تو جلد شکار کرتے والا شیر نظر آتا ہے وہ کسی کو طاقت نہیں کرتا ایسے حال میں جبکہ دوسرے کے لئے غدر ہو۔ وہ جو کہتا ہے اسے کرتا بھی ہے اور کرتا ہے وہ جسے زبان سے نہیں کہتا اور جب پیش آتے ہیں ایسے دوا کر دے کہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں افضل کون ہے تو یہ دیکھتا ہے کہ ان میں کون امرِ خواہشِ دل سے زیادہ قریب ہے پس اسی کو ترک کرتا ہے اور وہ اپنے دکھ درد کی شکایت نہیں کرتا۔ مگر صرف اس کے سامنے جس سے یہ امید ہوتی ہے کہ وہ اس کو دور کر دے گا اور نہیں مشورہ کرتا ایسے شخص سے جس سے نصیحت کی امید ہوتی ہے قطع تعلق نہیں کرتا۔ اور غضب ناک نہیں ہوتا اور شکایت نہیں کرتا اور خواہش کا اظہار نہیں کرتا اور انتقام نہیں لیتا اور غافل نہیں ہوتا اپنے دشمن سے پس تم کو چاہیے کہ ایسے اخلاق کو ایمان کو اختیار کرو اگر تم کے اختیار کرنے کی طاقت نہ ہو تو تمھوڑے سے سہی نیکی کا کم کرنا زیادہ کے چھوڑ دینے سے بہتر ہے اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔



۳۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مِهْرَبَ ، وَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكَاهِلِيِّ : وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ غَابِرٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ نَحْمٍ ، جَمِيعًا ، عَنْ مِهْرَبَ الْأَسَدِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا مِهْرَبُ شَيْئًا مَنْ لَا يَعْدُو صَوْتَهُ سَمْعَهُ : وَلَا شَخَاؤُهُ بَدَنَهُ وَلَا يَمْتَدِّحُ بِنَامِعِلْنَا وَلَا يَجَالِسُ لَنَاغَابِيَا وَلَا يُخَاصِمُ لَنَا قَالِيَا : إِنْ لَقِيَ مُؤْمِنًا أَكْرَمَهُ وَإِنْ لَقِيَ جَاهِلًا هَجَرَهُ : قُلْتُ : جِئْتُ فِذَاكَ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهَؤُلَاءِ الْمُتَشَبِّهِةِ؟ قَالَ : فِيهِمُ التَّمْيِيزُ وَفِيهِمُ التَّبْدِيلُ وَفِيهِمُ التَّنْحِيصُ : تَأْتِي عَلَيْهِمْ سِنُونَ تُغْنِيهِمْ وَطَاعُونَ يَقْتُلُهُمْ وَاخْتِلَافٌ يَبْدُو دُخْمٌ شَيْئًا مَنْ لَا يَهْرُ هَرِيرَ الْكَلْبِ وَلَا يَطْمَعُ طَمَعُ الْغُرَابِ وَلَا يَسْأَلُ عَدُوًّا نَافَا مَاتَ جُوعًا قُلْتُ : جِئْتُ فِذَاكَ فَأَيْنَ أَطْلُبُ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ : فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ ، أُولَئِكَ الْخَفِيفُ عَيْشُهُمُ ، الْمُتَنَقِّلَةُ دِيَارُهُمْ : إِنْ شَهِدُوا لَمْ يَعْرِفُوا وَإِنْ غَابُوا لَمْ يُعْتَقَدُوا ، وَمِنْ الْمَوْتِ لَا يَجْزَعُونَ ، وَفِي الْقُبُورِ يَتَزَاوَدُونَ وَإِنْ لَجَأَ إِلَيْهِمْ دُوحَاةٌ مِنْهُمْ رَحِمُوهُ ، لَنْ تَخْتَلِفَ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ اخْتَلَفَ فِيهِمُ الدَّادُ ، ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَنَا الْمَدِينَةُ وَعَلِيٌّ الْبَابُ وَكَتَبَ مَنْ دَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ لِأَمِنْ قَبْلَ الْبَابِ وَكَتَبَ مَنْ دَعَمَ أَنَّهُ يُخِشِّي وَيُبْغِضُ عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ .

۲۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مہربہ ہمارا شیعہ وہ ہے کہ اس کی آواز تہا و زکرے اس شخص سے جو اس کی سن رہا ہے اور اس کی عداوت تہا و زکرے اس کے نفس سے اور تعریف ذکرے اس کی جو دشمنوں کے سامنے ہماری تعریف بالا اعلان کرتا ہے (اس صورت میں ہمارے مخالف ہمارے لئے باعث ایذا ہوں گے اور کسی جلسہ میں اگر منہ ضلالت کو بڑا نہ کہے (یہ سب تقیہ کی صورتیں ہیں) اور ہمارے معاملے میں دشمنوں سے جھگڑانہ کرے اگر مومن سے ملے تو اس کا اکرام کرے اور اگر جاہل سے ملے تو اس کی صحبت ترک کرے۔ میں نے کہا۔ ہم کیسا برتاؤ کریں۔ ان لوگوں کے ساتھ جو بظاہر شیعہ ہیں (اور اذرا و طبع مخالفوں کے در پر جا کر سوال کرتے ہیں) فرمایا ان میں تمیز کرنے کی علامتیں ہیں۔ ان کے حالات میں تبدیلیاں ہوتی ہیں اور ان کے لئے امتحان ہے سالوں کی آمد و رفت ان کو فنا کر دے گی اور طاعون ان کو قتل کر دے گا اور باہمی اختلافات ان میں تفرقہ ڈال دے گا۔ ہمارے شیعہ وہ ہیں جو کتوں کی طرح بھونکتے نہیں اور کوئے کی طرح لالچی نہیں ہوتے اور چاہے سمجھوک سے مر جائیں مگر دشمن سے سوال نہیں کرتے۔ میں نے کہا میں آپ پر تیرا ان ایسے خالص شیعوں کو ہم کہاں پائیں فرمایا وہ اطراف زمین میں پائے جاتے ہیں ان کی زندگی اطمینان سے گزرتی ہے دیکھیں کہ وہ ہرزہ کاڑی میں مبتلا نہیں، وہ تلاش علم میں مشہر بہ مشہر منتقل ہوتے رہتے ہیں اگر وہ موجود ہوں تو وہ مرغریب ہونے کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے اور غائب ہوں تو تلاش نہیں کئے جاتے کیوں کہ لوگ ان سے واقف نہیں ہوتے۔ وہ موت سے گھبراتے نہیں۔ وہ ایک دوسرے کی قبور کی زیارت کرتے ہیں اور کوئی صاحب حاجت ان کے پاس آتا ہے تو اس کے ساتھ رحم کا برتاؤ کرتے ہیں ان کے قلوب

میں اختلاف نہیں ہوتا۔ اگرچہ وہ مختلف شہروں میں آباد ہوں پھر سزا یا رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی دروازہ ہیں جھوٹا ہے وہ جو گمان کرتا ہے کہ وہ شہر میں داخل ہوا ہے بغیر دروازہ کے اور جھوٹا ہے وہ جو میری محبت کا دعوے دار ہے اور علی سے بغض رکھتا ہے۔

۲۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِثْسٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ ابْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ عَامَلَ النَّاسَ فَلَمْ يَطْلِمَهُمْ وَحَدَّ ثَمَّ فَلَمْ يَكْذِبْهُمْ وَوَعَدَهُمْ فَلَمْ يُخْلِفْهُمْ كَانَ مِثْلَ حُرٍّ مَتَّ غَيْبَتُهُ وَكَمَلَتْ مَرْوَتُهُ وَظَهَرَ عَدْلُهُ وَوَجِبَتْ أُخْرَتُهُ .

۲۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی لوگوں پر حاکم ہو جائے کہ ان پر ظلم نہ کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ نہ بولے اور وعدہ کرے تو اسے پورا کرے ایسے شخص کی غیبت کو ناجائز ہے اور اس سے مروّت کرنا لازم، ایسے شخص سے عدالت کا اظہار ہوتا ہے اور اس کی اخوت واجب ہوتی ہے۔

۲۹۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَفْزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ اسْتَكَمَلَ خِصَالَ الْإِيمَانِ : إِذَا رَضِيَ لَمْ يَدْخُلْ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ وَإِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ الْغَضَبُ مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا قَدَّرَ لَمْ يَتَعَاطَ مَا لَيْسَ لَهُ

۲۹۔ فرمایا عبد اللہ بن حسن نے کہ روایت کی میری والدہ فاطمہ بنت الحسین بن علی علیہا السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہوں گی اس کا ایمان کامل ہوگا اول جب وہ کسی سے راضی ہو تو رضاء مندی اسے باطل امر کی طرف نہ لے جائے اور جب غضبناک ہو تو غصہ اس کو اس امر حق سے نہ ہٹا دے دوسرے جب تدرت رکھتا ہو تو اپنے لئے وہ نہ لے جو اس کا حق نہیں۔

۳۰۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّ لِأَهْلِ الدِّينِ عَلَامَاتٍ يُعْرَفُونَ بِهَا : صِدْقُ الْحَدِيثِ وَادَاءُ الْأَمَانَةِ وَوَفَاءُ بِالْمَهْدِ وَصِلَةُ الْأَرْحَامِ وَرَحْمَةُ الصَّغْفَرِ وَقِلَّةُ الْمُرَاقَبَةِ لِلنِّسَاءِ أَوْ قَالَ : قِلَّةُ الْمَوَاتَاةِ لِلنِّسَاءِ . وَبَذَلُ الْمَعْرُوفِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسَعَةِ الْخُلُقِ وَاتِّبَاعُ الْعِلْمِ وَمَا يَقْرُبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ زُلْفَى ، طُوبَى لَهُمْ وَحَسَنُ مَأْبٍ ، وَطُوبَى شَجَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِي دَارِ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْوِهَا . وَلَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَفَى

دَارِهِ غَضُنْ مِنْهَا، لَا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبِهِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَا، بِهِ ذَلِكَ وَلَوْ أَنَّ رَاكِبًا مُجِدَّ سَارَفِي ظَلَمًا مَاءَةً غَامٍ مَاحَرَجَ مِنْهُ وَلَوْ طَارَ مِنْ أَقْلَامِهَا غَرَابٌ مَا بَلَغَ أَغْلَامُهَا حَتَّى يَسْقُطَ هَرَمًا أَلْفَقِي هَذَا فَارْعَبُوا إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَفْسِهِ فِي شُغْلٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ، إِذَا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ افْتَرَشَ وَجْهَهُ وَسَجَدَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَارِمِ بَدَنِهِ يُنَاجِي الَّذِي خَلَقَهُ فِي فَكَاكِ رَقَبَتِهِ، أَلَا فَهَكَذَا كُونُوا.

۳۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا، اہل دین کے لئے کچھ علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں بات میں سچائی امانت کا ادا کرنا، وعدہ کا وفا کرنا، صلہ رحم کرنا، کمزوروں پر رحم کرنا، عورتوں کے پاس کم رہنا اور ایک حدیث میں عورتوں کی اطاعت نہ کرنا، لوگوں پر احسان کرنا، حسن خلق پیش آنا، اخلاقی وسعت دکھلانا، علم کی پیروی کرنا اور وہ طریقہ اختیار کرنا جس سے خدا سے نزدیکی ہو، ان کے لئے سایہ طوبی اور اچھی بازگشت ہے، طوبی ایک درخت ہے جنت میں جس کی جڑ محمد مصطفیٰ کے گھر میں ہے اور ہر مومن کے گھر میں اس کی ایک شاخ ہے، جس کے دل میں کسی شے کی خواہش ہوگی وہ اس کے پاس خود آئے گی اگر ایک سوار سویریں تک اس کے سایہ میں چلے گا تو اس سے باہر نہ آسکے گا اور اگر گوا اس کے نچلے حصہ سے اڑے گا تو اس کے اوپر کے حصہ تک نہ پہنچ سکے گا یہاں تک کہ وہ تھک کر مر جائے گا۔

۳۱۔ گاہ ہو یہ وہ ہے جس کی طرف تم رغبت کرو، مومن اپنے کام میں مصروف رہتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں جب رات کی تاریکی چھاتی ہے تو وہ اپنے چہرے کو فرش بناتا ہے زمین پر رخسار رکھتا ہے اور اپنے پاک حصہ بدن سے رساتوں اعضاء سے سجدہ (سجدہ کرتا ہے اور اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے کہ نار جہنم اسے بچلے۔ یہ ہے ایمان یس تم ایسے ہی ہو جاؤ۔

۳۱۔ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيْرَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ قَالَ: وَحَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو ذَكْرَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ خِيَارِ الْعِبَادِ فَقَالَ: الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبَشَرُوا، وَإِذَا أَسَاؤُوا اسْتَغْفَرُوا وَإِذَا أَعْطُوا اشْكَرُوا، وَإِذَا ابْتَلُوا صَبَرُوا وَإِذَا غَضِبُوا عَفَرُوا ۱۰

۳۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے بہترین لوگوں کے متعلق سوال کیا گیا فرمایا جب وہ نیکی کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں اور جب ان کو کوئی کچھ دیتا ہے تو شکر یہ ادا کرتے ہیں اور جب کسی مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں جب کسی پر غصہ ہوتے ہیں تو اپنی بخشش سے اس کا گناہ چھپاتے ہیں۔

۳۲۔ وَ يَسْنَدُهُ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ خِيَارَكُمْ أُولُو النَّهْيِ؛ قَبْلَ: يَارَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ أُولُو النَّهْيِ؟ قَالَ: هُمْ أُولُو الْخُلُقِ الْحَسَنَةِ وَالْأَخْلَامِ الرَّزِيَّةِ، وَصِلَةُ الْأَرْحَامِ

وَالْبَرَّةُ بِالْأَمْنَاتِ وَالْآبَاءِ وَالْمُعَاهِدِينَ لِمَقَرِّهِ وَالْجَبْرَانِ وَالْبَنَامِي وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ وَيَقْسُونَ  
السَّلَامَ فِي الْعَالَمِ وَيُصَلُّونَ وَالنَّاسُ نِيَامٌ غَافِلُونَ .

۳۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر والا انہی کون ہیں لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! انہی کون ہیں فرمایا صاحبان اخلاق حسد اور ہتہ عقول والے اور مسئلہ رحم کرنے والے اور ماؤں اور باپوں سے نیکی کرنے والے اور فقرہ کی خبر فریضے والے اور ہساروں اور یتیموں کی مدد کرنے والے، وہ کھانا کھاتے ہیں اور دنیا میں سلام پھیلاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں جبکہ لوگ غافل پڑے سوتے ہیں۔

۳۳۔ عَنْهُ : عَنِ الْهَيْثَمِ التَّهْدِي عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ : عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ  
عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَيُّ الْخِصَالِ بِالْمَرْءِ أَجْمَلُ ؟ فَقَالَ : وَقَارٌ بِالْأَمْنَابَةِ  
وَسَمَاحٍ بِالْأَطْلَبِ مُكَافَأَةً ، وَتَشَاغُلٌ بِغَيْرِ مَنَاعِ الدُّنْيَا .

۳۳۔ کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کون سی خصلت آدمی کی زیادہ اچھی ہے فرمایا وہ وقار جو غیر  
ہیئت کے ہو وہ سخاوت جو بدلہ کی طلب کے بغیر ہو اور وہ مشغلہ جو متاع دنیا سے متعلق نہ ہو۔

۳۴۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ عُمَرَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَلاَدٍ الْحَشَايِطِ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْمَعْرِفَةَ بِكَمَالِ دِينِ الْمُسْلِمِ تَرَكُّهُ  
الْكَلَامَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ وَقِلَّةُ مَرَاوِهِ : وَحِلْمُهُ وَصَبْرُهُ وَحُسْنُ خُلُقِهِ .

۳۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے علی بن الحسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کے کمال دین کا پہچاننا یوں  
ہے کہ وہ غیر متعلقہ امور میں کلام ترک کرے اور لوگوں سے بہت کم جھگڑا کرے۔ حلم و صبر و حسن خلق سے کام لے۔

۳۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَرَفَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَلَا خَيْرُكُمْ بِأَشْبَهِكُمْ بِي ؟ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا وَالْبَسَمَ  
كَمًا . وَأَبْرُكُمْ بِقَرَابَتِي . وَأَشَدُّكُمْ حُبًّا لِإِخْوَانِي فِي دِينِي . وَأَصْبَرُكُمْ عَلَى الْحَقِّ . وَأَكْظَمُكُمْ  
لِلْعَبِيْطِ . وَأَحْسَنُكُمْ عَفْوًا . وَأَشَدُّكُمْ مِنْ نَفْسِي إِتِّصَافًا فِي الرِّضَا وَالْعَفْصِ .

۳۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ تم میں مجھ سے زیادہ مشابہ کون  
ہے لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ، فرمایا جو تم میں از روئے خلق اچھا ہو اور پناہ دینے کے لئے سب سے زیادہ نرم ہو اور

اپنے قریب داروں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو اور اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو دینی معاملہ میں اور امر حق میں تکالیف پر سب سے زیادہ صبر کرنے والا اور غمہ کا سب سے زیادہ پہنے والا اور قصور کا سب سے زیادہ بخشنے والا اور اپنے نفس کے متعلق سب سے زیادہ انصاف کرنے والا خواہ حالت رضا ہو یا غضب۔

۳۶۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ مَجْشُومٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ الْإِنْفَاقُ عَلَى قَدْرِ الْإِقْتَارِ، وَالْتَوْسُّعُ عَلَى قَدْرِ التَّوَسُّعِ، وَإِنْصَافُ النَّاسِ، وَاسْتِذَاؤُهُ إِذَا هُمْ بِالسَّلَامِ عَلَيْهِمْ.

۳۶۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے مومن کے اخلاق سے ہے بقدر اپنی تنگدستی کے راہ خدا میں خرچ کرنا اور بلحاظ دست و مال، دولت مندی میں خرچ کرنا اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا اور سلام میں ابتدا کرنا۔

۳۷۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ ابْنِ بَكْرِ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْمُؤْمِنُ أَصْلَبُ مِنَ الْجَبَلِ، الْجَبَلُ يُسْتَقَلُّ مِنْهُ وَالْمُؤْمِنُ لَا يُسْتَقَلُّ مِنْ دِينِهِ شَيْءٌ.

۳۷۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن پہاڑ سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ پہاڑ تو اپنے اجزاء کے ٹوٹنے پھوٹنے سے کم ہو جاتا ہے لیکن مومن کے دین سے کوئی شے کم نہیں ہوتی۔

۳۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْمُؤْمِنُ حَسَنُ الْمَعُونَةِ، خَفِيفُ الْمَوْزُونَةِ، حَيِّدُ التَّدْبِيرِ لِمَعْشَرِهِ، لَا يُلْسَعُ مِنْ خُفْيَةٍ مَرَّتَيْنِ.

۳۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن لوگوں کی مدد اچھی طرح کرتا ہے اس کا خرچ ہلکا ہوتا ہے معاش کے حصول میں اس کی تدبیر اچھی ہوتی ہے اور وہ ایک سوراخ سے دوسرے نہیں ڈسا جاتا۔ یعنی پہلے تجربہ سے ناکدہ اٹھاتا ہے۔

۳۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ الْخَارِثِ، عَنْ الذُّلْهَاجِ مَوْلَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ: شُكْرٌ مِنْ رَبِّهِ وَشُكْرٌ مِنْ نَبِيِّهِ، وَشُكْرٌ مِنْ وَلِيِّهِ، فَأَمَّا الشُّكْرُ مِنْ رَبِّهِ فَكَتْمَانُ سِرِّهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا» إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ، وَأَمَّا الشُّكْرُ مِنْ

تَبَيَّنَ فَمَذَارَاةُ النَّاسِ قَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهِ ﷺ بِمَذَارَاةِ النَّاسِ فَقَالَ: «خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ، وَأَمَّا الشَّنَةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَاَلْتَبَرُ فِي الْبَأْسَاءِ وَالشَّرَّاءِ».

۳۹۹ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ مومن بغیر تین خصلتوں کے نہ ہوگا۔ ایک سنتِ رب ہے ایک سنتِ نبی ہے اور سنتِ ولی ہے۔ رب کی سنت یہ ہے کہ اس کے بھید کو چھپایا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ عالم الغیب ہے اس کے بھید سے کوئی واقف نہیں سوائے اس کے جس کو وہ رسولوں میں سے اس کام کے لئے چن لے۔ اور سنتِ نبی یہ ہے کہ لوگوں سے بخلت پیش آئے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ عفو سے کام لو اور نیکی کا حکم دو اور سنتِ ولی یہ ہے کہ مصیبت اور سختی میں صبر کرو۔

## دوسواٹھائیسواں باب قلت عدد مومن

۳۲۸ (باب)

(فِي قِلَّةِ عَدَدِ الْمُؤْمِنِينَ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعَشَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْمُؤْمِنَةُ أَعَزُّ مِنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَعَزُّ مِنَ الْكَبِيرَةِ الْأَخْمَرِ، فَمَنْ رَأَى مِنْكُمْ الْكَبِيرَةَ الْأَخْمَرَ؟

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے مومنہ کی کیا ہے بہ نسبت مومن کے اور مومن کی کیا ہے یا قوتِ سرخ سے پس تم میں کون ہے جس نے یا قوتِ سرخ دیکھا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُنْشَى الْحَسَّاطِ، عَنْ كَامِلِ التَّمَارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ: النَّاسُ كُلُّهُمْ بُهَائِمٌ - ثَلَاثًا - إِلَّا قَلِيلًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تمام لوگ چوپائے ہیں زمین بار فرمایا اگر مومنین جو بہت کم ہیں اور مومن کم پایا جاتا ہے (تین بار فرمایا)

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ لَا بِي بَصِيرٍ : أَمَا اللَّهُ لَوَأْتَنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَلَاثَةَ مُؤْمِنِينَ يَكْتُمُونَ حَدِيثِي مَا اسْتَمَلْتُ أَنْ أَكْتُمَهُمْ حَدِيثًا .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے ابوبصیر خدا کی قسم اگر میں تین شیعوں کو پالتا۔ جو ازراہ لقیہ ہمارے بات کو بصیرت سے رکھتے تو میرے لئے اپنی بات کو ان سے چھپانا جائز نہ ہوتا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بُنْدَارٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ سَدِيرِ الصَّرَفِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : وَاللَّهِ مَا يَسُئُكَ الْقَعُودُ فَقَالَ : وَلِمَ يَا سَدِيرُ ؟ قُلْتُ : لِكثْرَةِ مَوَالِيكَ وَ شَبْعَتِكَ وَأَنْصَارِكَ وَاللَّهِ لَوْ كَانَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَالُكَ مِنَ الشَّيْعَةِ وَالْأَنْصَارِ وَالْمَوَالِي مَا طَمَعَ فِيهِ تَيْمٌ وَلَا عَدِيٌّ، فَقَالَ : يَا سَدِيرُ وَكَمْ عَسَى أَنْ يَكُونُوا ؟ قُلْتُ : مِائَةَ أَلْفٍ، قَالَ : مِائَةَ أَلْفٍ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، وَمِائَتِي أَلْفٍ قَالَ : وَمِائَتِي أَلْفٍ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ وَنِصْفَ الدُّنْيَا قَالَ : فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ : يَخِفُ عَلَيْكَ أَنْ تَبْلُغَ مَعْنَا إِلَى يَشْبَعٍ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ فَأَمْرٌ بِجَمَارٍ وَبِقُلِّ أَنْ يُسَرَّحَا <sup>(۲)</sup>، فَادْرُتُ فَرَكِبْتُ الْجِمَارَ، فَقَالَ : يَا سَدِيرُ أَتَرَى أَنْ تُؤْثِرَنِي بِالْجِمَارِ ؟ قُلْتُ : الْبَغْلُ أَزِينُ وَأَنْبِلُ قَالَ : الْجِمَارُ أَزُقُّ بِي، فَتَرَلْتُ فَرَكِبْتُ الْجِمَارَ وَرَكِبْتُ الْبَغْلَ فَوَضَّيْنَا فَخَانَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ : يَا سَدِيرُ انْزِلْ بِنَا نَسْلِي، ثُمَّ قَالَ : هَذِهِ أَرْضٌ سَبْخَةٌ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ فِيهَا قَسِرَ نَاحِشِي صِرْنَا إِلَى أَرْضٍ حَمْرَاءَ وَنَظَرْنَا إِلَى غُلَامٍ يَزْعَى حِذَاءَ فَقَالَ : وَاللَّهِ يَا سَدِيرُ لَوْ كَانَ لِي شِيعَةٌ يَعْصِي هَذِهِ الْجِذَاءَ مَا وَسَّعَنِي الْقَعُودُ، وَتَرَلْنَا وَصَلَّيْنَا فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنَ الصَّلَاةِ عَطَفْتُ عَلَى الْجِذَاءِ فَقَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ سَبْعَةُ عَشَرَ .

۴۔ سدید صیرفی کہتے ہیں۔ میں صادق آل محمد کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی خدا کی قسم اب آپ کے لئے گھر میں بیٹھ رہنا درست نہیں حضرت نے فرمایا یہ کیوں۔ میں نے کہا آپ کے دوستوں شیعوں اور انصار کی کثرت کی وجہ سے واللہ اگر امیر المومنین کے پاس اتنے شیعوں، انصار اور دوست ہوتے تو تیم و عدی دالے ان سے خلافت نہ لے سکتے فرمایا اے سدید تم سب بھلا کہتے ہو۔ میں نے کہا ایک لاکھ، فرمایا ایک لاکھ، میں نے کہا جی ہاں بلکہ دو لاکھ، فرمایا دو لاکھ بلکہ نصف دنیا، یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے اور نہ فرمایا کیا یہ تیرے لئے آسان ہے کہ تو ہمارے ساتھ چشمہ شیعہ تک چلے میں نے کہا فرور، آپ نے حکم دیا کہ گدھے اور خچر پر سوار کیوں، میں نے جلدیہ خدمت انجام دی اور میں گدھے پر سوار ہوا۔ فرمایا اے سدید حمار پر مجھے سوار ہونے دے۔ میں نے کہا خچر زیادہ شاندار اور شریف طبیعت ہے فرمایا گدھا رنتاریں میری

موافقت کرتا ہے یہ سن کر میں اتر آیا اور حجر پر سوار ہوا اور حضرت عمار پر سوار ہوئے ہم دونوں چلے جب وقت نماز آیا۔ تو فرمایا اتر و نماز ادا کریں اس کے بعد فرمایا۔ یہ زمین شور ہے یہاں نماز جائز نہیں ہے۔ ہم پھر چلے یہاں تک کہ ایک سرسبز و سرخ رنگ کے خطہ پر پہنچے ایک لڑکے کو بکریاں چراتے دیکھا۔ فرمایا۔ اسے سدید اگر میرے شیعہ بقدر ان بکریوں کے ہوتے تو میں خرچ کرتا ہم وہاں اترے اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں نے ان بکریوں کو شمار کیا تو ان کی تعداد ستر تھی۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُ صَالِحٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : يَا سَمَاعَةُ أَمِنُوا عَلَى فُرْشِهِمْ وَ أَخَافُونِي أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ الدُّنْيَا وَمَافِهَا إِلَّا وَاحِدٌ يَعْبُدُ اللَّهَ ، وَلَوْ كَانَ مَعَهُ غَيْرُهُ لَا ضَافَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ حَيْثُ يَقُولُ : وَإِنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً فَاِنْتَابَهُ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَبِرَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ آتَاهُ بِسَمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ فَصَارُوا ثَلَاثَةً ، أَمَا وَاللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَقَلِيلٌ وَإِنَّ أَهْلَ الْكُفْرِ لَكَثِيرٌ أَتَدْرِي لِمَ ذَٰلِكَ ؟ فَقُلْتُ : لَا أَتَدْرِي جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ : صَبِّرُوا أَنْتَ يَا لِمُؤْمِنِينَ ، يَشْتُونَ إِلَيْهِمْ مَا فِي صُدُورِهِمْ فَيَسْتَرْجِعُونَ إِلَى ذَٰلِكَ وَيَسْكُنُونَ إِلَيْهِ .

۵۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اے سماعہ لوگ اپنے فرشوں پر آرام سے رہے اور مجھے خوف دہرا اس میں والا واللہ ایک وقت دنیا میں ایسا تھا کہ اللہ کا عبادت گزار صرف ایک ہی تھا اگر کوئی دوسرا اور مہوتا تو اس کے ساتھ اس کا بھی ذکر کرتا۔ جیسا کہ فرماتا ہے بے شک ابراہیم ایسی امت تھے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے اور نرے کھرے بندے تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ پس جس طرح اللہ نے چاہا یہ زمانہ گزرا۔ پھر اللہ نے مانوس کیا ان کو اسماعیل و اسحاق سے اور وہ تین ہو گئے واللہ مومن دنیا میں کم ہیں اور اہل کفر زیادہ، تم جانتے ہو ایسا کیوں ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ کانہ مومنوں سے مانوس ہوئے۔ اور جو ان کے سینوں میں تھا لے لیا اور آرام سے ہو گئے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَوْرَمَةَ ، عَنْ الْمُسَيَّرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَشَاطِ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قُلْتُ لَا بِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقْلَانَا لَوْ اجْتَمَعْنَا عَلَى شَيْءٍ مَا أَقْنَيْنَاهَا ؟ فَقَالَ : إِلَّا أَحَدٌ تَكُ بِأَعْجَبَ مِنْ ذَٰلِكَ ، الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ ذَهَبُوا إِلَّا . وَأَشَارَ بِيَدِهِ . ثَلَاثَةً قَالَ حُمْرَانُ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا حَالُ عَمَّارٍ ؟ قَالَ : رَحِمَ اللَّهُ عَمَّارًا أَبَا الْبَقَّطَانِ بَانِعٌ وَقَتْلَ شَهِيدًا ، قُلْتُ فِي نَفْسِي : مَا شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنَ الشَّهَادَةِ فَتَنَظَّرَ إِلَيَّ فَقَالَ : لَمَّا تَرَى أَنَّكَ مِنْ الثَّلَاثَةِ ، أَيُّهَا أَهْلَانَا .



۶۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ ہماری جماعت کس قدر قلیل ہے کہ اگر دسترخوان پر ایک بکری کھانے بیٹھیں تو اسے تمام نہ کر سکیں۔ فرمایا میں تم کو اس سے زیادہ عجیب بات بتاؤں۔ آنحضرت کے بعد ہمارے برین وانصار ایمان سے پھر گئے اور پھر قین انگلیوں سے اشارہ کیا۔ حمران کہتے ہیں۔ میں نے کہا عمار کا کیا حال رہا۔ فرمایا۔ اللہ ان پر رحم کرے ان کی کنیت ابوالیقظان ہے انھوں نے امیر المومنین کی بیعت کی اور جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا شہادت سے افضل کوئی شے نہیں۔ حضرت امام نے فرمایا۔ کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ وہ مثل تین کے تھے۔ بہت دور ہے یہ بات بہت دور ہے یہ بات یعنی وہ افضل تھے۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَجَبٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَيْسَ كُلُّ مَنْ قَالَ يُولَانَا مُؤْمِنًا وَلَكِنْ جُعِلُوا إِنْشَاءً لِلْمُؤْمِنِينَ.

۷۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہر وہ شخص جو ہماری ولایت کا مدعی ہے مومن نہیں بلکہ وہ مومنین سے انوس ہے

## دوسوا تیسواں باب

راضی ہونا بخشش پر ایمان ہے اور ہر شے پر صبر اس کے بعد

(باب ۲۲۹)

﴿الرَّاضِي مَوْهَبَةً الْإِيمَانِ وَالصَّبْرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ بِعَقْلِهِ﴾

۱۔ رَعْدَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْمُخْتَارِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا عَبْدَ الْوَاحِدِ مَا يَصْرُ رَجُلًا إِذَا كَانَ عَلَى ذَا الرَّأْيِ - مَا قَالَ النَّاسُ لَهُ وَلَوْ قَالُوا: مَجْنُونٌ، وَمَا يَصْرُ؟ وَلَوْ كَانَ عَلَى رَأْسِ حَبْلٍ يَعْبُدُ اللَّهَ حَتَّى يَجِيئَهُ الْمَوْتُ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے عبد الواحد اگر انسان صاحب رائے ہے تو لوگوں کا کہنا اگرچہ وہ مجنون کہیں کوئی نقصان نہیں دیتا اور ایسے ہی نقصان نہیں دیتا۔ لوگوں کا کہنا اگر وہ پہاڑ پر مرتے دم تک عبادت خدا کرے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَيْنِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : لَوْلَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَاحِدٌ لَأَنْتَقِيتُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَ لَجَمَلْتُ لَهُ مِنْ إِيْمَانِهِ أَنْسَالًا يَخْتَانُ إِلَى أَحَدٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ زمین پر ایک کے سوا کوئی دوسرا مؤمن رہے ہی نہیں تو وہ جو تمام خلق سے ہے پروا کرے گا اور میں اس کے ایمان سے اس رکھوں گا اور مجھے کسی اور کی احتیاج نہ رہے گی۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا يُبَالِي مَنْ عَرَفَ قَوْلَهُ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرُ أَنْ يَكُونَ عَلَى قَوْلِهِ جَبَلٌ يَأْكُلُ مِنْ ثَبَاتِ الْأَرْضِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میں پروا نہ کرتا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو کہ وہ جیسے مرتے دم تک پہاڑ کی چوٹی پر رہے اور اُن کی کس بات کھا کر سیر کرے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ كَلْبِ بْنِ مَنَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَسْتَوْحِشَ إِلَى أَخِيهِ فَمَنْ دُونَهُ ، الْمُؤْمِنُ عَزِيزٌ فِي دِينِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مؤمن کے لئے سزاوار نہیں کہ وہ بزرگوار سے از روئے حقارت دوری اختیار کرے کیونکہ ہم ہر سگت ہے کہ وہ بہت درجہ والا مؤمن دین میں اس سے زیادہ عزیز ہو۔

۵۔ عَنْهُ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ أَبِي ثَوْبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي مَرَضَةٍ مَرَضَاتِ الْمَيِّتِ مِنْهُ الْإِرَاسَةُ فَقَالَ بِافْضِلْ إِنِّي كَثِيرٌ مَا أَقُولُ : مَا عَلَى رَجُلٍ عَرَفَ قَوْلَهُ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرُ لَوْ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ ، يَافُضِلْ بْنَ يَسَارٍ إِنَّ النَّاسَ أَخَذُوا بِمَهْنٍ وَخِمَالٍ وَإِنَّا وَشِبَعْنَا هُدَيْنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ، يَافُضِلْ بْنَ يَسَارٍ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَوْ أَصْبَحَ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ كَانَ ذَلِكَ خَيْرَ لَهُ وَلَوْ أَصْبَحَ مُقَطَّعًا أَعْضَاؤُهُ كَانَ ذَلِكَ خَيْرَ لَهُ ، يَافُضِلْ بْنَ يَسَارٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقَعُلُ بِالْمُؤْمِنِ إِلَّا مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ يَا فَضِيلَ بْنَ يَسَارٍ لَوْ عَدَلْتُ الدُّنْيَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى عَدُوَّهُ وَنَهَا شَرِبَةَ مَاءٍ يَافُضِلْ

ابْنِ يَسَافٍ إِنَّهُ مَنْ كَانَ هَمَّهُ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّهُ، وَمَنْ كَانَ هَمَّهُ فِي كُلِّ وَادٍ لَمْ يُبَالِ اللَّهُ بِأَيِّ وَادٍ هَلَكَ.

۵۔ فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ حضرت بیہا تھے اور نہایت خیف و تاواں ہو گئے تھے حضرت نے فرمایا۔ اے فضیل! میں اکثر یہ بات کہتا ہوں کہ کیا شے نقصان دے سکتی ہے اس شخص کو جسے خدا نے ہماری امرامامت کی معرفت کراہی ہے اگرچہ وہ تنہا پہاڑ کی چوٹی پر مرتے دم تک رہے اے فضیل لوگوں نے امرحق کو ادھر ادھر سے لیا اور ہم اور ہمارے شیعوں پر اسیت پائے ہوئے ہیں اے فضیل اگر مومن وہ سب پائے جو مشرق و مغرب میں ہے تو حسب مصلحت الہی ہی اس کے لئے بہتر ہوگا اور وہ خدا کا شکر ادا کرے گا اور اگر اس کے اعضاء قطع ہو جائیں تو مصلحت الہی اسی میں ہوگی اور وہ صبر کرے گا تو اس کے لئے اسی میں بہتری ہوگی اے فضیل اگر خدا کے نزدیک دنیا کی وقعت پر غور کرے برابر ہوتی تو خدا کا دشمن اس سے ایک پیادہ پانی کا بھی نہ پی سکتا۔ اے فضیل! جس کا ایک ارادہ (امرحق پانے کا) ہو تو اللہ اس کے ارادہ کو پورا کرتا ہے اور اگر ارادہ ہر چیز سے محبت کا ہو تو اللہ پر وا نہیں کرتا اس بات کی کہ وہ کسی وادی میں ہلاک ہوا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ مَنْصُورِ الصَّبَّاقِ، وَالْمُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا تَرَدَّدَتْ فِي شَيْءٍ أَنَا فَأَعْلَهُ كَتَرَدَّدِي فِي مَوْتِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ، إِنِّي لَأَجِبُ لِقَاءَهُ وَبِكُرَّةِ الْمَوْتِ فَأَصْرِفُهُ عَنْهُ، وَإِذَا لِيَدْعُونِي فَأَجِيبُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهِ، وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا إِلَّا وَاحِدٌ وَنُ عَبْدِي مُؤْمِنٌ لَأَسْتَفْتَيْتُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَلَجَعَلْتُ لَهُ مِنْ إِيْمَانِهِ أُنْسًا لَا يَسْتَوْجِشُ إِلَّا أَحَبُّ.

۷۔ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے عزوجل نے فرمایا۔ (حدیث قدسی) میں نے تردد نہیں کیا جس کا میں خائف ہوں۔ سوائے اپنے مومن بندہ کی موت کے، میں اس سے ملنا چاہتا ہوں یعنی عمل کا ثواب دینا اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ پس میں اسے ہٹا دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں اور جب سوال کرتا ہے تو عطا کرتا ہوں اگر دنیا میں میرے مومن بندوں میں سے صرف ایک مومن رہ جائے تو میں بے پروا ہوں گا اپنی تمام مخلوق سے اور اس کے ایمان کی بنا پر اس سے اُنس رکھوں گا اور وہ کسی کی طرف محتاج نہ ہوگا۔

## دوسو تیسواں باب

### مومن کا مومن کے ساتھ آرام پانا

(باب ۲۳۰)

﴿فِي سُكُونِ الْمُؤْمِنِ إِلَى الْمُؤْمِنِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَسْكُنُ إِلَى الْمُؤْمِنِ ، كَمَا يَسْكُنُ الظَّمْثَانُ إِلَى الْمَاءِ الْبَارِدِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن، مومن سے اسی طرح تکین پاتے ہیں جیسے پیاسا ٹھنڈے پانی سے۔

## دوسواکھٹواں باب

### اس کا بیان کہ مومن کی وجہ سے اللہ کیا دفع کرتا ہے

(باب ۲۳۱)

﴿فِيمَا يَدْفَعُ اللَّهُ بِالْمُؤْمِنِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ النَّخَعِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّارَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِ الْوَاحِدِ عَنِ الْقَرْيَةِ الْقَنَاءَ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ مرنے والے ایک مومن کی برکت سے اس کے شہر یا قریہ سے وبا کو دور کرتا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْلُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يَصِيبُ قَرْيَةً عَذَابٌ وَقَبْهَا سَبْعَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جس قریہ میں سات مومن ہوں وہ سبھی عذاب سے محفوظ رہتی ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَبْلَ لَهُ فِي الْعَذَابِ إِذَا نَزَلَ يَقُومُ يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ ؛ قَالَ : نَعَمْ وَلَكِنْ يَخْاضُونَ بِمَنَّهُ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ حضرت سے پوچھا گیا اس عذاب کے متعلق جو کسی قوم پر نازل ہوا اور اس میں مومنین بھی آجاتے ہیں۔ فرمایا ہاں لیکن وہ بعد میں اس سے غلامی پاتے ہیں۔

## دوسو تیسواں باب مومن کی دو قسمیں

(باب) ۲۳۲

(فی ان المؤمنین صنفان) ۵

۱۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ نَصْرٍ أَبِي الْحَكَمِ الْخَنَازِئِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنَانِ : مُؤْمِنٌ صَدَقَ بِعَهْدِهِ وَوَفَّى بِشَرْطِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «جَالٍ سَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ» فَذَلِكَ الَّذِي لَا تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَلَا أَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَذَلِكَ مِمَّنْ يَشْفَعُ وَلَا يَشْفَعُ لَهُ وَمُؤْمِنٌ كَخَامَةِ الرَّزْجِ ، تَفُوتُ أَخْيَانًا وَتَقُومُ أَخْيَانًا ، فَذَلِكَ مِمَّنْ تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَأَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَذَلِكَ مِمَّنْ يُشْفَعُ لَهُ وَلَا يَشْفَعُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو عہد خدا میں صادق ہے اور اس کی شرطوں کو پورا کر لے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس کو پورا کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو نہ دنیا کے خوف ہیں نہ آخرت کے اور یہی وہ لوگ ہیں جو دوسروں کی شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت کی ضرورت نہ ہوگی اور دوسرا جو نئے درخت کی مانند ہے کبھی جھکتا ہے کبھی کھڑا ہوتا ہے یہ وہ ہے جس کے لئے دنیا کے خوف بھی ہیں جیسے طاعون وغیرہ اور آخرت کا خوف بھی ہے اس کی شفاعت کی جائے گی مگر وہ شفاعت نہ کر سکے گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ خَالِدِ الْعَمَشِيِّ ، عَنْ خُضَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنَانِ : مُؤْمِنٌ وَفَّى بِشَرْطِهِ الَّذِي شَرَطَهَا عَلَيْهِ ، فَذَلِكَ مَعَ الشَّيْئِ وَالْعَدِيدِ يَقِينٌ وَالشَّهَادَةُ وَالصَّالِحِينَ وَحَسَنُ ذَلِكَ رَفِيقًا ، ذَلِكَ مَنْ يَشْفَعُ وَلَا يَشْفَعُ لَهُ وَذَلِكَ مِمَّنْ لَا تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَلَا أَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَ مُؤْمِنٌ زَلَّتْ بِهِ قَدَمٌ

فَذَلِكَ كَخَمَامَةِ الرَّزَّاعِ كَبَيْتِنَا كَعَمَلِنَا الرَّبْحُ انْكَمَّأَ وَذَلِكَ بِمَنْ تَصْبِيهِ اَهْوَالُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَيُشْفَعُ لَهُوْهُوَ عَلَى خَيْرٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن دو طرح کے ہیں ایک وہ جو اللہ سے عہد کی ساری شرطیں پوری کرے اور نیکیوں، صدقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا اور یہ اس کے اچھے رفیق ہوں گے یہ شفاعت کرے گا اس کی شفاعت نہ کی جائے گی اس کے لئے نہ احوال دنیا ہے نہ آخرت، دوسرا مومن وہ ہے جس کے قدم کو بغرض ہے وہ اس لئے پڑے کی طرح ہے جس کو ہوا کا جھونکا بھگاتا ہے اور اٹھاتا ہے اس کے لئے دنیا کے خوف بھی ہیں اور آخرت کے بھی، اس کی شفاعت کی جائے گی اور وہ نیکی پر ہوگا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي مَرْثَمٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَامَ رَجُلٌ بِالْبَصْرَةِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنَا عَنِ الْإِخْوَانِ . فَقَالَ : الْإِخْوَانُ سِنْتَانِ : إِخْوَانُ الْيَقَةِ وَإِخْوَانُ الْمُكَاشَرَةِ . قَامَتَا إِخْوَانُ الْيَقَةِ فَهُمُ الْكَفَّ وَالْجَنَاحُ وَالْأَهْلُ وَالْمَالُ ، فَإِذَا كُنْتَ مِنْ أَخْبِكَ عَلَى حَدِّ الْيَقَةِ فَأَبْدِلْ لَهُ مَالَكَ وَدِينَكَ ، وَصَافٍ مِنْ صَافَاةٍ وَعَادٍ مِنْ عَادَاهُ ، وَإِذَا كُنْتَ بِرَّهِ وَعَيْبُهُ وَأَظْهَرِ مِنْهُ الْحُسْنَ : وَاعْلَمْ أَيُّهَا السَّائِلُ أَنَّكُمْ أَقْلُ مِنَ الْكَبِيرِ مِنَ الْأَخْمَرِ ، وَأَمَّا إِخْوَانُ الْمُكَاشَرَةِ فَإِنَّكَ تُصِيبُ لَدُنْكَ مِنْهُمْ ، فَلَا تَقْطَعَنَّ ذَلِكَ مِنْهُمْ وَلَا تَطْلُبَنَّ مَا وَزَاةَ ذَلِكَ مِنْ صَمِيرِهِمْ ، وَأَبْدِلْ لَهُمْ مَا بَدَلُوا لَكَ مِنْ مَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحَلَاوَةِ اللِّسَانِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بصرہ میں ایک شخص امیر المؤمنین سے کہنے مجھے اِخوانِ بھائیوں کے متعلق بتائیے۔ فرمایا بھائی دو قسم کے ہیں ایک صاحبِ اعتماد اور دوسرے شگفتہ رو، طلیق اللسان، جو بھائیِ ثقیل ہیں یہ لوگ ہاتھ اور بازو، کنبہ اور مال ہیں اور جب تم کو کوئی ثقیل بھائی مل جائے تو اس کے لئے اپنا مال اور اپنے بدن کو اس کی خدمت میں لگاؤ اور جو اس کا دوست ہے تم بھی اس کے دوست ہو اور جو دشمن ہے اس کے دشمن رہو اور اس کے بھید کو چھپاؤ اس کے عیب کو مخفی رکھو اور اچھائی ظاہر کرو۔ اسے سوال کرنے والے ایسے لوگ سرخ گندھک (جس سے کبیر بنتی ہے) زیادہ نایاب ہیں لیکن چرب زبان، ہنسوز لوگ، ان سے ملنے میں تم کو لذت محسوس ہوگی ان سے بھی قطعِ تعلق نہ کرو اور جو ان کے دل میں ہے اس کے علاوہ اور کچھ طلب نہ کرو اور جس طرح خندہ پیشانی اور شیریں گفتار کے ساتھ وہ تم سے ملے ہیں۔ تم بھی ان سے ملو۔

## دوسوئینتیسواں باب

مومن سے خدا کا عہد مصائب پر صبر کرنے میں

۲۳۳ (باب)

« مَا أَخَذَهُ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الصَّبْرِ عَلَى مَا يَلْحَقُهُ فِيمَا أَتَى بِهِ »

۱۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّمِيمِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَنْ لَا تَصَدَّقَ مَقَالَتُهُ وَلَا يَنْتَعِفُّ مِنْ عَدُوِّهِ وَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَشْفِي نَفْسَهُ إِلَّا يَفْضَحَتْنِهَا لِأَنَّ كُلَّ مُؤْمِنٍ مُلْجَمٌ ،

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے اللہ نے بندہ مومن سے صبر کا عہد لیا ہے اس پر کہ اہل باطل اس کے کلام کی تصدیق نہ کریں گے اور اس کے دشمن سے انتقام نہ لیں گے اور جو مومن ہے وہ یہ چار دشمنوں کے پروپیگنڈے سے رسوا ہو کر مرے گا کیونکہ نبوی معائنات کے متعلق بندہ مومن کی زبان بند رہتی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى بَلَايَا أَرْبَعٍ : أَسْرُهَا عَلَيْهِ مُؤْمِنٌ يَقُولُ بِقَوْلِهِ يَحْسُدُهُ ، أَوْ مَنَافِقٌ يَقْفُو أثرَهُ ، أَوْ شَيْطَانٌ يُؤْوِيهِ ، أَوْ كَافِرٌ يَرَى جِهَادَهُ ، فَمَا بَقَاءُ الْمُؤْمِنِ بَعْدَ هَذَا .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے عہد لیا ہے مومن سے چار بلاؤں پر صبر کرنے کا۔ ایک یہ کہ مومن اس سے حسد کرے۔ دوسرے منافق بظاہر اس کی پیروی کرے اور باطن اس کی عیب جوئی کرے تیسرے شیطان اس کو بھگانے میں لگا رہے۔ چوتھے کافر اس سے جنگ کرے جب یہ چار دشمن پیچھے لگے ہوں تو پھر مومن اس کے بعد کہاں ملے گا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا أَفَلَتَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ وَاحِدَةٍ مِنْ ثَلَاثٍ وَلَكِنْ تَمَّا اجْتَمَعَتِ الثَّلَاثُ عَلَيْهِ ، إِذَا بُغِضَ مَنْ يَكُونُ مَعَهُ فِي الدَّارِ ، يُغْلَقُ عَلَيْهِ بَابُهُ يُؤَذِّبُهُ ، أَوْ جَارُ يُؤَذِّبُهُ ، أَوْ مَنْ فِي طَرِيقِهِ إِلَى حَوَائِجِهِ

يُؤَذِّبُهُ : وَلَوْ اَنَّ مُؤْمِنًا عَلٰی قُلَّةٍ جَبَلٍ لَبَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَبْوِ شَيْطَانًا يُؤَذِّبُهُ وَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ مِنْ اِيْمَانِيهِ اَنْتَالَا يَسْتَوْجِشُ مَعَهُ اِلَى اَحَدٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خلاصی نہیں ہے مومن کو تین باتوں میں سے ایک سے یا تینوں معیشتیں اس کے لئے جمع ہو جائیں یا بعض جمع ہوں پہلے یہ کہ جو شخص اس کے ساتھ گھر میں رہتا ہو وہ اس پر دروازہ بند کرے اور اس کو ستائے دوسرے پڑوسی ستائے، تیسرے جب وہ ضروریات پوری کرنے کو نکلے تو راہ میں لوگ ستائیں اگر مومن پہاڑ کی چوٹی پر کسی جاکر بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے امتحان کے لئے وہاں بھی ایک شیطان کو بھیجے گا جو اسے ستائے گا اور اللہ مومن کے ایمان سے اسے رکھتا ہے اور اس کی وحشت دور کرنے کے لئے دوسرے کی ضرورت باقی نہیں رکھتا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : اَرْبَعٌ لَا يَخْلُو مِثْلَهُنَّ الْمُؤْمِنُونَ اَوْ اَوَّاحِدَةً مِنْهُنَّ ، مُؤْمِنٌ يَحْسُدُهُ وَهُوَ أَشَدُّ هُمْ عَلَيْهِ ، وَمُنَافِقٌ يَقْفُو أَثَرَهُ ، اَوْ عَدُوٌّ يُجَاهِدُهُ ، اَوْ شَيْطَانٌ يُغْوِيهِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن چار باتوں سے خالی نہیں یا کم از کم ایک تو ہو ہی گا۔ مومن سے حد کہے یہ سب سے بڑی مصیبت ہے یا منافق بظاہر اس کی پیروی کرے یا دشمن اس سے لڑے یا شیطان اسے بہکائے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ سَنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ وَلِيَّةً فِي الدُّنْيَا عَرَضًا لِعَدُوِّهِ . ۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ اپنے دلی کو دنیا میں (مرتبہ زیادہ کرنے کے لئے) اپنے دشمن کا ہدف بنا دیا ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَشَكَاَ الْبُورَ جُلَّ الْحَاجَةِ فَقَالَ لَهُ : اصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجًا قَالَ : ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ سِجْنِ الْكُوفَةِ كَيْفَ هُوَ ؟ فَقَالَ : أَمْسَلَحَكَ اللّٰهُ ضَيْقُ مَنْتَنٍ وَأَهْلُهُ بِأَسْوَأَ حَالٍ ، قَالَ : فَأَيُّ شَأْنٍ فِي السِّجْنِ فَتَرِيدُ أَنْ تَكُونَ فِيهِ فِي سَعَةٍ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص نے اپنی ضرورت کو بیان کیا۔ فرمایا صبر کر اللہ روزی میں وسعت دے گا۔ پھر کچھ خاموش رہنے کے بعد اس سے فرمایا کہ کوفہ کے قید خانہ کا کیا حال ہے اس نے کہا بہت



تنگ بلبلو دار ہے اور اس میں قیدی بہت پریشان حال ہیں۔ فرمایا پس تو بھی دنیا کے قید خانہ میں چاہتا ہے کہ اس میں آرام کی صورت ہو۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔

۷۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْحَدَّادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغِيرٍ ، عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ : الدُّنْيَا يَجُوزُ الْمُؤْمِنُ قَائِمًا سِجْنًا جَاءَ مِنْهُ خَيْرٌ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے پس قید خانہ میں آرام کہاں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : الْمُؤْمِنُ مُكْتَفٍ .

وَفِي رَوَايَةٍ أُخْرَى : وَذَلِكَ أَنَّ مَعْرُوفَهُ يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ فَلَا يَنْشُرُ فِي الشَّاسِ وَالْكَافِرُ مَشْكُورٌ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کے لئے بہت سی نعمتیں ہیں جن کے لوگ منکر ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ مومن کی نیکیاں خدا کی طرف بلند ہوتی ہیں اور لوگوں میں نہیں پھیلیں البتہ کافر جو لوگوں کو دیتا ہے اس کا شکر یہ ادا کیا جاتا ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ أَرْبَعَةَ : شَيْطَانًا يُغْوِيهِ يُرِيدُ أَنْ يُضِلَّهُ ، وَكَافِرًا يُقَاتِلُهُ ، وَمُؤْمِنًا يُخْشَاهُ وَهُوَ أَشَدُّهُمْ عَلَيْهِ ، وَمُنافِقًا يُتَّبَعُ عَنَّا يَهُ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مومن ایسا نہیں ہے جسے چار چیزوں کا سامنا نہ ہو۔ شیطان بہرہ کار گمراہ کرنا چاہتا ہے کافر قریب دیتا ہے اور مومن حد کرتا ہے اور سب سے زیادہ یہ چیز اس کے لئے سخت ہے اور منافق اس کی لغزشوں کی پیروی کرتا ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُمَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ خَلَّى عَلَى جَبْرِائِيلَ مِنَ الشَّيَاطِينِ مِائَةَ رُبْعَةٍ وَمِائَةٍ ، كَانُوا مُشْتَغِلِينَ بِهِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مومن مرجأتا ہے تو ربیعہ اور مفرجیہ بڑے قبائل کی تعداد شیا میں وہاں جمع ہو جاتے ہیں اور ان کو باتوں میں لگا لیتے ہیں (تا کہ وہ شرکت جنازہ سے محروم رہیں)۔

۱۱۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ وَلَا يَكُونُ وَلَيْسَ بِكَائِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ ؛ وَلَوْ أَنَّ مُؤْمِنًا فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ لَا بَتَعَ اللَّهُ لَهُ مَنْ يُؤْذِيهِ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نہ ایسا عقائد ہے نہ ہوگا کہ مومن کا کوئی ستلنے والا نہ ہو۔ اگر سمندر کے جزائر میں سے کسی جزیرے میں بھی مومن ہوگا تو اللہ اس کے پاس کسی ایسے کو پہنچا دے گا جو اس کو ستائے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ فِيمَا مَضَى وَلَا فِيمَا بَقِيَ وَلَا فِيمَا أَنْتُمْ فِيهِ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی زمانہ بھی ہو ماضی، حال یا مستقبل ضرور مومن کے لئے کوئی ایسا شخص موجود ہوگا جو اسے ستائے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا كَانَ وَلَا يَكُونُ إِلَّا أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیامت تک ہر زمانہ میں ایسا ہوگا کہ مومن کے لئے اس کا پڑوسی ستلنے والا ہوگا۔

## دو سو چونتیسواں باب

شدت ابتلائے مومن

((باب))

﴿عِدَّةُ ابْتِلَاءِ الْمُؤْمِنِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

ﷺ قَالَ : إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلُ

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ سخت امتحان انبیاء کا ہے اس کے بعد جو ان سے قریب ہوں یعنی ارمیائے انبیاء کا ہے اس کے بعد وہ مومنین جو افضل ہوں یعنی جس کا مرتبہ ایمان میں زیادہ ہوگا اسی قدر اس کی ابتلا سخت ہوگی۔

۲۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : ذَكَرَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ الْبَلَاءُ وَمَا يَحْصُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُؤْمِنَ ، فَقَالَ : يُسْئَلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً فِي الدُّنْيَا ، فَقَالَ : السَّيِّئُونَ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلُ ، وَيُسْئَلُ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ عَلَى قَدْرِ إِيْمَانِهِ وَحُسْنِ أَعْمَالِهِ فَمَنْ صَحَّ إِيْمَانُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ أَشَدَّ بَلَاءُ وَفَمَنْ سَخَفَ إِيْمَانُهُ وَضَعَفَ عَمَلُهُ قَلَّ بَلَاءُهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے بلا کا اور جس چیز سے مومن کو مخصوص کیا گیا ہے اس کا ذکر کیا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ رسول اللہ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ دنیا میں سب سے زیادہ سخت امتحان کس کا ہوتا ہے حضرت نے فرمایا۔ انبیاء پھر ارمیاء پھر مومنین اور علی کے بعد مومنین بقدر اپنے ایمان اور حسن عمل موضع امتحان میں آئیں گے جس کا امتحان اور عمل صحیح ہوگا اتنی ہی اس کی مصیبت سخت ہوگی اور جس کا ایمان ہلکا اور کمزور ہوگا اتنی ہی اس کی مصیبت کم ہوگی۔

۳۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ عَيْسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ عَظِيمَ الْأَخْبَرِ أَمَعَ عَظِيمِ الْبَلَاءِ وَمَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا إِلَّا ابْتَلَاهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جتنی مصیبت زیادہ ہوگی اتنی ہی اجر زیادہ ہوگا خدا جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے ان کو مصیبت میں فروزا کرتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعًا ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ رِيعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ فَضْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَوْصِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت انبیاء پر آتی ہے پھر ارمیاء پر پھر

درجہ بدرجہ مومنین پر۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادًا فِي الْأَرْضِ مِنْ خَالِصِ عِبَادِهِ مَا يُنْزِلُ لِيْنِ السَّمَاءِ تَحْفَةً إِلَى الْأَرْضِ الْأَصْرَفَهَا عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ وَلَا بَلَيْتَةً إِلَّا أَصْرَفَهَا إِلَيْهِمْ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے۔ خدا کے کچھ خالص بندے روئے زمین پر ہیں جب آسمان سے کوئی تحفہ زمین پر نازل ہوتا ہے تو اس کو مومنین سے ہٹا کر دوسروں کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اور جب بلا نازل ہوتی ہے تو اس کا رخ مومنین کی طرف کر دیا جاتا ہے (یہ اس لئے ہوتا ہے کہ مومنین کے مراتب میں اضافہ ہو اور ان کے مراتب بڑھانے کا سبب پیدا ہو۔)

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ - وَعِنْدَهُ سِدْرٌ - : إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا غَشَّهَ بِالْبَلَاءِ غُثًّا وَإِنَّا كُنَّا سِدْرٌ لَنُصْبِحَ بِهِ وَنُنْمِي .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ ان کے پاس سدر بیٹھے تھے جب اللہ کسی کو دوست رکھتا ہے تو اسے کسی مصیبت میں غمناک بنا دیتا ہے اے سدر ہم اور تم اسی حالت میں صبح و شام کرتے ہیں۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَلَاءٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا غَشَّهَ بِالْبَلَاءِ غُثًّا وَنَجَّهَ بِالْبَلَاءِ نَجًّا ، فَإِذَا دَعَاهُ قَالَ : لَبَّيْكَ عَبْدِي لَيْتَنِي عَجَّلْتُ لَكَ مَا سَأَلْتَ إِنِّي عَلَى ذَلِكَ لَقَادِرٌ وَلَيْتَنِي أَدَّخَرْتُ لَكَ فَمَا أَدَّخَرْتُ لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اسے بلا میں مبتلا کر کے غمزدہ بنا دیتا ہے اور مصیبت کی وجہ سے اپنی طرف بلا تہے جب وہ مومن دعا کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے۔ میرے بندے میں جو قوموں پر تیرے مانگ ہے میں جلد اس کے دینے پر تیار رہوں۔ لیکن میں نے تیرے لئے ذخیرہ کیا ہے اور جو ذخیرہ کیا ہے وہ تیرے لئے بہتر ہے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ زَيْدِ الرَّزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ عَظِيمَ الْبَلَاءِ يُكَافَأُ بِهِ عَظِيمُ الْجَزَاءِ ، فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا ابْتَلَاهُ بِعَظِيمِ الْبَلَاءِ .

فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ عِنْدَ اللَّهِ الرِّضَا وَمَنْ سَخَطَ الْبَلَاءَ فَلَهُ عِنْدَ اللَّهِ السَّخَطُ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ نے سب سے بڑی مصیبت کا بدلہ بھی بڑا ہی ہوتا ہے جب اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو سخت بلا میں مبتلا کرتا ہے پس جو اس پر راضی ہو گیا تو خدا بھی اس سے راضی ہوتا ہے اور جو ناخوش ہوا خدا بھی اس سے ناراض رہتا ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ الْحَرْثِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّمَا يُنْتَلَى الْمُؤْمِنُ فِي الدُّنْيَا عَلَى قَدَرِ دِينِهِ أَوْ قَالَ : عَلَى حَسَبِ دِينِهِ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا میں مومن بقدر اپنے دین کے مبتلا کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے حسب دین۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى الْحَضَرَمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَهْلُولِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْمُتَدَبِّدِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ بِمَنْزِلَةِ كِفَّةِ الْمِيزَانِ ، كُلَّمَا زِيدَ فِي إِيْمَانِهِ زِيدَ فِي بَلَائِهِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن مثل ترازو کے پلہ کے ہے جتنا ایمان زیادہ ہوتا ہے اتنی ہی مصیبت زیادہ ہوتی ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ لَا يَمْنَعُ عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً إِلَّا عَرَّضَ لَهُ أَمْرٌ يَحْزَنُهُ ، يُدَكِّرُهُ .

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مومن پر چالیس دن نہیں گزرتے کہ اس کو کوئی ایسا امر عارض ہوتا ہے جو اس کو محزون بنا دیتا ہے۔ اور اس کی یاد میں رہتا ہے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ نَاجِيَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ؑ : إِنَّ الْمُغْبِرَةَ يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُنْتَلَى بِالْجَذَامِ وَلَا بِالْبَرَصِ وَلَا يَكْذِبُ وَلَا يَكْذِبُ ؟ فَقَالَ : إِنْ كَانَ لَهَا فِلاَحٌ صَاحِبٌ يَأْتِيهِ إِنَّهُ كَانَ مُكْتَسَبًا ثُمَّ زَدَ أَصَابِعَهُ . فَقَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى تَكْسِيبِهِ أَنَا هُمْ فَأَنْدَرُهُمْ ، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْقَدِ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُنْتَلَى بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَيَمُوتُ بِكُلِّ مَبْتَلَةٍ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَقْتُلُ نَفْسَهُ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ مغیرہ کہتا ہے کہ مومن ہذا م اور برص وغیرہ میں مبتلا نہیں ہوتا۔ فرمایا وہ غافل ہے صاحب یاسین (حبیب النجار) کے حال سے جو مومن تھا (سورہ یس میں اس کا ذکر ہے) پھر امام نے اپنی انگلیوں کو موڑ کر بتلایا کہ اس طرح اس کی آدھی انگلیاں رہ گئی تھیں پھر فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں اس کی آدھی انگلیوں کو جو ہذا م سے گر گئی تھیں۔ وہ اہل انطاکیہ کے پاس آئے ان کو مذابِ الہی سے ڈرایا۔ دوسرے روز پھر صبح کو انہیں سبھانے گئے تو انھوں نے قتل کر دیا۔ پھر فرمایا۔ مومن ہر بلا میں مبتلا ہوتا ہے اور ہر طرح کی موت مرتبہ ہے مگر یہ کہ ترکِ تقیہ سے وہ اپنے آپ کو ہلاک نہیں کرتا۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الشَّعْرِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِبِأَفْضَلِ مَكَانٍ ثَلَاثًا . إِنَّهُ لَيَنْتَلِيهِ بِالْبَلَاءِ ثُمَّ يَنْزِعُ نَفْسَهُ عَضْوًا عَضْوًا مِنْ جَسَدِهِ وَهُوَ يَحْتَمِلُ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن اللہ کی طرف سے مراتب میں فضیلت رکھتا ہے۔ تین مرتبہ فرمایا۔ خدا اس کو بلا میں مبتلا کرتا ہے اس کی جان جب ایک ایک عضو سے نکلتی ہے تو وہ اس پر اللہ کی حمد کرتا ہے۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مَنَازِلَ لَا يَتَلَفُهَا عَبْدٌ إِلَّا بِإِيتِلَاءٍ فِي جَسَدِهِ .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جنت میں ایک منزلت ہے جسے انسان نہیں پاتا جب تک اس کا جسم مبتلا سے مصیبت نہ ہو۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الشَّعْرِيِّ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْخَسَّاطِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ : شَكَّوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَا أَتَى مِنَ الْأَوْجَاعِ . وَكَانَ مُسْغَمًا . فَقَالَ لِي : يَا عَبْدَ اللَّهِ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَالَهُ مِنَ الْآخِرِ فِي الْمَصَائِبِ لَتَمَنَّى أَنَّهُ قُرَّ مَرَّ بِالْمَقَارِيطِ .

۱۵۔ ابی یعقوب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے اس درد و غم کی شکایت کی جو مستقل طور پر رہتے ہیں۔ فرمایا اے عبد اللہ! اگر مومن یہ جان لے کہ مصائب میں اس کے لئے کیا کیا اجر ہیں تو ضرور وہ اس کی تمنا کرے کہ تین چوبیسوں سے اس کا بدن کاٹ ڈالا جائے۔

۱۶۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ رِبَاعٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ أَهْلَ الْحَقِّ لَمْ يَزَالُوا مُتَدُّ كَانُوا فِي شِدَّةٍ، أَمَا إِنَّ ذَلِكَ إِلَى مَدَّةٍ قَلْبَلَةٍ وَغَافِيَةٍ طَوِيلَةٍ.

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اہل حق ہمیشہ سختی میں رہتے ہیں یہ سختی کم مدت رہتی ہے لیکن غافیت ان کی طویل ہوتی ہے۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَتَمَاهَذَا الْمُؤْمِنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَتَمَاهَذَا الرَّجُلُ أَهْلَهُ بِالْهَدِيَّةِ مِنَ الْغَنِيِّ وَيَخْمِهِ الدُّنْيَا كَمَا يَخْمِي الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ.

۱۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ مومن سے بلا کا معاہدہ اسی طرح کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے اہل سے بمات غیبت ہدیہ بھیجے گا معاہدہ کرتا ہے اور اللہ مومن کو دنیا سے اسی طرح بچانا چاہتا ہے جیسے طبیب اپنے مریض کو پرہیز کی ہدایت کرتا ہے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْخَنَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ بُلْكُلُوفٍ الْعَبْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَمْ يُؤْمِنِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ هَذَا الدُّنْيَا وَلَكِنَّهُ آمَنَهُ مِنَ الْعَمَلِ فِيهَا وَالشَّقَاءِ فِي الْآخِرَةِ.

۱۸۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ بندہ مومن کو دنیوی تکلیف سے امان دیتا نہیں بلکہ اس کو بچاتا ہے دنیا میں کور باطنی اور آخرت کی بدترستی سے۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّخَّافِ، عَنْ دَرْبِجِ الْمُخَارِبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنِّي لَا أَكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعَافَى فِي الدُّنْيَا فَلَا يَصِيبُهُ شَيْءٌ مِنَ الْمَصَائِبِ.

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ علی بن الحسین علیہما السلام فرماتے تھے کہ میں کسی کے لئے پسند نہیں کرتا کہ وہ دنیا میں عافیت سے رہے اور مصائب سے کوئی شے اس تک نہ پہنچے۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَوْحِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِيقِ

رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : دُعِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِلَى طَعَامٍ فَلَمَّا دَخَلَ مَنْزِلَ الرَّجُلِ نَظَرَ إِلَى دُجَاجَةٍ فَوْقَ حَائِطٍ قَدْ بَاسَتْ فَتَقَعَ الْبَيْضَةَ عَلَى وَتَدْفِي حَائِطٍ فَثَبَّتَ عَلَيْهِ وَلَمْ تَسْقُطْ وَلَمْ تَكْثُرْ فَتَعَجَّبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله مِنْهَا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : أَعَجِبْتَ مِنْ هَذِهِ الْبَيْضَةِ؟ قَوَّالٌ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا زِدْتُ شَيْئاً قَطُّ ، [ قَالَ : ] فَتَهَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ شَيْئاً وَقَالَ : مَنْ لَمْ يُزِرْهُ فَمَالَهُ فِيهِ مِنْ حَاجَةٍ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حضرت رسول خدا کی ایک شخص نے دعوت کی۔ جب حضرت اس کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ ایک مرغی نے دیوار پر اُتار دیا ہے وہ اُتار دیوار کی ایک میز پر تھا تو وہاں سے گرانے لگا۔ حضرت کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا۔ اس نے کہا کیا آپ کو اس اندھے پر تعجب ہو رہا ہے اس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا ہے مجھے آج تک کوئی تکلیف نہیں پہنچی یہ سن کر آپ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے کھانے میں سے کچھ نہ کھایا۔ اور فرمایا میں پر کوئی مصیبت نہیں آئی اللہ کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ یعنی وہ کوئی مومن نہیں۔

۲۱۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِيانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : وَأَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : لِحَاجَةٍ لِلَّهِ فِيمَنْ لَيْسَ لَهُ فِي مَالِهِ وَبَدَنِهِ نَصِيبٌ .

۲۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کے مال اور بدن میں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اللہ کا اس سے کوئی سروکار نہیں۔

۲۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عُثْمَانَ النَّوَّاسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْتَلِي الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَيُمِيتُهُ بِكُلِّ مِيتَةٍ وَلَا يَبْتَلِيهِ بِدَهَابِ عَقْلِهِ ، أَمَا تَرَى أَيُّتُوبَ كَيْفَ سَلَّطَ إِبْلِيسَ عَلَى مَالِهِ وَعَلَى وَلَدِهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ وَلَمْ يَسْلُطْ عَلَى عَقْلِهِ ، تَرَاهُ لَهُ لِيُؤْخِذَ اللَّهُ بِهِ .

۲۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ مبتلا کرتا ہے ہر مومن کو ہر بلا میں مبتلا کرتا ہے ہر طرح کی مصیبت میں لیکن سلب عقل میں مبتلا نہیں کرتا کیا تم نہیں جانتے کہ ایوب کے مال اور اولاد و اہل اور ہر شے پر ابلیس کو مسلط کیا لیکن عقل پر مسلط نہ کیا اور یہ اس لئے کہ توحید الہی پر قائم رہیں اور لوگوں کو اس کا درس دیتے رہیں۔

۲۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُسَيْبٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّهُ لَيَكُونُ لِلْعَبْدِ مَرَّةٌ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يَأْتِيهَا إِلَّا بِأَخْذٍ



حَصَلَتَيْنِ إِمَّا بِنَهَابٍ مَالِيٍّ ، أَوْ بِنَيْلَةٍ فِي جَسَدِهِ .

۲۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عند اللہ بندہ کی ایک منزلت ہے جس کو وہ نہیں پاتا مگر دو نعمتوں میں سے ایک ہے یا تو مالی نقصان سے یا جسمانی تکلیف سے۔

۲۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ مُنْشَى الْحَسَّاطِ ، عَنْ أَبِي اسْمَاءَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللَّهُ : عَزَّ وَجَلَّ أَوْلَانِ يَجِدُ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ فِي قَلْبِهِ لَعْنَتِي رَأْسَ الْكَافِرِ يَحْسَبُ حَدِيدًا ، لَا يَصْدَعُ رَأْسُهُ أَبَدًا .

۲۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے حدیثِ قدس میں فرمایا اگر میرے بندہ مومن کا دل اس سے اندھ گیس نہ ہو تو میں کافر کے سر پر لوہے کا ایسا عذاب باندھتا ہوں کہ اس کے سر میں بھی درد نہ ہوتا (یعنی کافر کی یہ راحت آخرت میں اس کے لئے باعث عذاب ہوتی مگر چونکہ بندہ مومن اس کے اس حال کو دیکھ کر مطمئن ہوتا لہذا میں ایسا نہیں کرتا)۔

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلَمَانَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْدِجِ تَكْتَلِبُ الزَّيَّاحُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ تَكْتَلِفُهُ الْأَوْجَاعُ وَالْأَمْرَاضُ ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْدَبَةِ الْمُسْتَهْبِجَةِ الَّتِي لَا تُصْبِحُ أَشْيًى ، حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ فَيَتَفَيِّضُ قَسْعًا .

۲۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ فرمایا کہ مومن کی مثال ہے پورے کی چھ جگہ ہوا میں کسی اور کی کسی اور جگہ کا ہے اور اسی طرح مومن کو مضطرب نہ آتا ہے۔ درد اور امراض اور منافق کی مثال لوہے کی چھڑی کی سی ہے کہ کوئی شے اس پر حرکت نہیں دیتی۔ یعنی بدایت اس کو منافقت سے باز نہیں رکھتی تا ایک موت اس کو پوری طرح توڑ کر رکھ دے۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ سَدْقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَوْمَ لَا مَخْلُوقَ : مَلَكُونَ كُلُّ مَالٍ لَا يُرَى كَشْفٌ ، مَلْعُونَ كُلُّ جَسَدٍ لَا يُرَى كَشْفٌ ، وَأَوْفَى كُلِّ أَوْفَى يَوْمَئِذٍ ، فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا رَكَاتُ الْمَالِ فَقَدْ عَرَفْنَا مَا فَتَارَ كَمَا الْأَجْنَادُ ، فَقَالَ لَهُمْ : أَنْ تَصَابَ بِتَأْوِيلِهِ ، قَالَ : فَتَحْتَرَّتْ رُجُوءُ الدِّينِ سَعْيُوا ذَلِكَ مِنْهُ ، فَأَمَّا آهَمُ قَدْ تَحْتَرَّتْ إِلَهُ أَرْهَمُ قَالَ لَهُمْ : أَنْتُمْ مَلْعُونٌ يَقُولِي ؟ قَالُوا : لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : بَلَى الرَّجُلُ يُحْدِثُ الْحَدِيثَ وَيَكْتَلِبُ التَّكْبَةَ وَيَعْمَلُ الْعَمْرَةَ وَيُزَمِّنُ الْمَرْمَةَ وَيَسْأَلُ الشُّوْكَهَ وَمَا أَشَبَهُ هَذَا حَتَّى ذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ الْخِيَالِجَ الْكَبِيرَ

۲۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا۔ ہر وہ مال ملعون ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔ اگرچہ ہر جاہلین دن بعد ایک ہی بار ہو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ زکوٰۃ مال کو تو ہم سمجھ گئے۔ لیکن زکوٰۃ جسم کیا چیز ہے۔ فرمایا کسی آفت میں مبتلا ہونا۔ یہ سن کر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے۔ جب آنحضرت نے ان کے رنگ اٹھم ہوئے دیکھے تو فرمایا تم سمجھے کہ اس کے کہنے سے میری کیا مراد ہے۔ انھوں نے کہا، نہیں۔ فرمایا اس سے مراد وہ مصیبت ہے جو اسے اچھی طرح چھوڑ دے یا ایسی بلا جو اسے اندھا کر دے یا کوئی نغمہ پریشان کر دے یا کوئی بیماری لاحق ہو جائے یا حوارث روزگار کا کوئی جھمکا جائے یا اسی طرح کوئی اور تکلیف ہو یہاں تک کہ آپ نے آنکھ پھر کھنکھ کا ذکر کیا۔

مقصود یہ ہے کہ ابتلا سے انسان کی ذہنی صلاحیتوں کا امتحان ہوتا ہے۔ صبر کی آزمائش ہوتی تو فیض ہے۔ اس کے قلوب میں رقت اور نرمی پیدا ہوتی ہے اس کے مراتب میں اضافہ ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اس کا امتحان دیتا رہتا ہے یعنی کم سے کم چالیس دن میں ایک بار۔

۲۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ . عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ : عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بَكِيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَيْتَنَلِي الْمُؤْمِنُ وَالْجُدَّاءُ وَالْبَرَّاءُ ؟ قَالَ : قَالُ : وَهَلْ كُنْتَ الْبَلَاءُ إِلَّا عَلَى الْمُؤْمِنِ .

۲۸۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا کیا مومن جذام و برص میں مبتلا ہوتا ہے؟ فرمایا ابتلا تو ہے ہی مومن کے لئے۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ رَوَاهُ ، عَنِ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَكْرُمُ عَلَى اللَّهِ حَتَّىٰ لَوْ سَأَلَهُ الْجَنَّةُ بِمَا فِيهَا أُعْطَاهُ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ مُلْكِهِ شَيْئًا وَإِنَّ الْكَافِرَ لَيَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ حَتَّىٰ لَوْ سَأَلَهُ الدُّنْيَا بِمَا فِيهَا أُعْطَاهُ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ مُلْكِهِ شَيْئًا وَإِنَّ اللَّهَ لَيَتَعَاهدُ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَتَعَاهدُ الْغَائِبَ أَهْلَهُ بِالْخَرْفِ وَإِنَّهُ لَيَحْصِيهِ الدُّنْيَا كَمَا يَحْصِي الطَّيْبُ الْمَرْبِصَ .

۲۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن صاحب عورت ہے عند اللہ یہاں تک کہ اگر مومن اس سے جنت و دنیا کا سوال کرے تو وہ اس کو دے دے گا بغیر اس کے کہ کوئی چیز اس کے ملک سے کم ہو اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ مومن سے ابتلا کا عہد اسی طرح لیا ہے۔ جیسے باہر جانے والا اپنے اہل سے مل کے متعلق وعدہ لیتا ہے اور خدا مومن کو دنیا کے جھگڑوں سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے طیب مریض کو بد پرہیزی سے۔

۲۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْهُوبٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :  
إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءَ النَّبِيِّونَ ، ثُمَّ الْوَصِيُّونَ ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلَ بَوَائِمَا  
يُتَنَلَّى الْمُؤْمِنُ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِ الْحَسَنَةِ ، فَمَنْ صَحَّ دِينُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ أَشَدَّ بَلَاؤُهُ ، وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ  
وَجَلَّ لَمْ يَجْعَلِ الدُّنْيَا ثَوَابًا لِلْمُؤْمِنِ وَلَا عِقَابًا لِلْكَافِرِ ، وَمَنْ سَخُفَ دِينُهُ وَضَعُفَ عَمَلُهُ قَلَّ بَلَاؤُهُ ، وَإِنْ  
الْبَلَاءُ أَسْرَعَ إِلَى الْمُؤْمِنِ الثَّقِيِّ مِنَ الْمَطْلُ إِلَى قَرَارِ الْأَرْضِ .

۲۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کتاب امیر المؤمنین میں لکھا ہے سب سے زیادہ بلائیں انبیاء پر نازل  
ہوتی ہیں پھر اوصیاء پر اور پھر مومنین افضل پر، ان کے بعد ان سے کم درجہ والوں پر مومن کا ابتلا بلحاظ اس کے اعمال حسنہ کے  
ہوتا ہے پس جس کا دین صحیح ہے اور عمل اچھا ہے تو اس کی ابتلا سخت ہوتی ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مومن کے لئے  
ثواب نہیں رکھا اور نہ کافروں کے لئے یہاں عذاب ہے جس کا دین صحیح نہیں اور عمل کمزور ہے اس کی ابتلا بھی کم ہے اور ابتلا مومن ہی  
کی طرف اس طرح لپکتی ہے جیسے بارش کا پانی تیزی سے زمین کی طرف بہتا ہوا جاتا ہے (چونکہ یہ ابتلا مقام محبت میں ہوتا ہے لہذا مومن  
اس سے خوش ہوتا ہے)۔

۳۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُنْكَدِمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ  
يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ هَذَا الَّذِي كُتِبَ بِوَجْهِكَ يَزْعُمُ النَّاسُ أَنَّ اللَّهَ لَمْ  
يُنْتَلِ بِهِ عَذَابًا لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : لَقَدْ كَانَ مُؤْمِنٌ آلَ فِرْعَوْنَ مَكْتَبُغٌ الْآ صَائِعٌ فَكَانَ  
يَقُولُ هَكَذَا . وَيَمْدُ بَدَنِي . وَيَقُولُ : يَا قَوْمِ اسْمِعُوا الْمُرْسَلِينَ ، ثُمَّ قَالَ لِي : إِذَا كَانَ الثَّلَاثُ الْأَخِيرُ  
مِنَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ فَنَوْضٍ وَقُمْتَ إِلَى صَلَاتِكَ الَّتِي تُصَلِّيُهَا فَإِذَا كُنْتَ فِي السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ وَنَ الرَّكَعَتَيْنِ  
الْأُولَيَيْنِ فَقُلْ وَأَنْتَ سَاجِدٌ : يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا سَامِعُ الدَّعَوَاتِ يَا مُعْطِي الْخَيْرَاتِ  
صَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ وَأَعْطِنِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَصْرِفْ عَنِّي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَذْهَبْ عَنِّي بِهَذَا الْوَجْعِ . وَتَسْمِعُ . فَإِنَّهُ قَدْ غَاظَنِي وَ أَخْرَجَنِي ، وَأَلَحَّ فِي  
الدَّعَاءِ . قَالَ : فَمَا وَصَلْتُ إِلَى الْكُوفَةِ حَتَّى أَذْهَبَ اللَّهُ بِوَجْعِي كُلَّهُ .

۳۰۔ یونس بن عمار راوی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے چہرہ پر جھریر کے داغ ہیں لوگ گمان  
کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس عید مومن کو جس سے دینی غمیں وابستہ ہو، ایسے امراض میں مبتلا نہیں کرتا۔ فرمایا مومن آل فرعون  
حبیب بن ماری کی انگلیاں ہندام میں گر گئی تھیں وہ ایسی ہی باتیں کرتا تھا کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر کہتا تھا۔ لوگو! عیسیٰ کے جیسے ہونے والوں

کی پیروی کرو پھر ستر یا یا جب دو تہائی رات گزر جائے تو اس کے ابتدائی حصہ میں وضو کرو اور اس نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ جو پڑھا کرتے ہو جب پہلی دو رکعتوں کے سجدہ آخر میں جاؤ تو سجدہ میں کہو۔ اے علی وعلیم اور من ورحیم ذات ، اے دعاؤں کے بستے والے اور اسے نیکیوں کے عطا کرنے والے رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر، اور مجھے دنیا و آخرت کی بہتری عطا کر تو ہی اس کا اہل ہے اور میری اس تکلیف کو دور کر اور اس تکلیف کا نام لے۔ اور کہو۔ اس نے مجھے پریشان و رنجیدہ کر دیا ہے اور وقت دعا الحاح و زاری کو۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے یہ عمل کیا۔ جب کوئی پہنچا تو میری سب تکلیف دور ہو چکی تھی۔

## دوسویں تیسواں باب

### فقرار المسلمین

(باب) ۲۳۵

۵ (فَضِلْ قُرَاءَ الْمُسْلِمِينَ) ۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ تُحَيْبِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ تُحَيْبِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَنْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ قُرَاءَةَ الْمُسْلِمِينَ يَتَقَلَّبُونَ فِي رِجَافِ الْجَنَّةِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ قَالَ : مَا ضَرُّ لَكَ مِثْلُ ذَلِكَ إِذَا مَا مِثْلُ ذَلِكَ مِثْلُ سَعْيَتَيْنِ مَرَّ بِهِمَا عَلَى غَاشِرٍ فَمَنْ فِي إِخْدَاعِهِمَا فَلَمْ يَرَفَّ فِيهَا شَيْئًا ، فَقَالَ : أَشْرَبُوهَا وَتَنْظُرُ فِي [الْأَخْرَى فَإِذَا هِيَ مَوْفُورَةٌ فَقَالَ : اخْسُوهَا .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جنت کے باغوں میں نقرائے مسلمان ہر اسے چالیس سال پہلے جنت کے باغوں میں عیش کرتے ہوں گے میں اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں دو کشتیاں دسواں حصہ ٹیکس وصول کرنے والے کی طرف سے گزریں اس نے دیکھا ایک تو بالکل خالی ہے حکم دیا اسے چھوڑ دو اور دوسری جو بھری ہوئی تھی اسے روک لیا۔ دینی افسانہ کو چونکہ زیادہ حساب دینا ہوگا لہذا جنت میں ان کا داخلہ دیر سے ہوگا۔

۲۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْمَصَائِبُ مَتَّحٌ مِنَ اللَّهِ وَالْفَقْرُ مَخْرُودٌ عِنْدَ اللَّهِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مصائب عظیمہ خدا ہیں اور فقری عند اللہ خزاں کی ہوتی ہے جن کا ایک دن

اجر عظیم ملے گا۔

۳۔ وَعَنْهُ رَقْمَةُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَلِيُّ إِنْ اللَّهُ جَعَلَ الْفَقْرَ أَمَانَةً عِنْدَ خَلْقِهِ ، فَمَنْ سَتَرَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ مِنْ مِثْلِ أَجْرِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَمَنْ أَفْتَنَاهُ إِلَى مَنْ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهِ حَاجَتِهِ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ قَتَلَهُ : أَمَّا إِنَّهُ مَا قَتَلَهُ يَسْتَيْفٍ وَلَا رُمْحٍ وَلَكِنَّهُ قَتَلَهُ بِمَا تَكْنَى مِنْ قَلْبِهِ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے اے علی! خدا نے فقر کو اپنے بندوں کے پاس امانت رکھا ہے جو اسے چھپاتا رہا اللہ اس کو قائم اللیل و صائم کا اجر عطا فرمائے گا اور جس نے اس پر جو حاجت بر لائے والا ہے اپنی ضرورت ظاہر کر دی اور اس نے پوری نہ کی تو اس نے اس محتاج کو قتل کر دیا مگر تلوار یا نیزہ سے نہیں بلکہ اس چیز سے جس نے اس کے قلب کو توڑ دیا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ الْحَدَّادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغِيرٍ ، عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ ، عَنْ مُصَلِّ بْنِ قَالٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَلَّمَا ارْتَدَّ الْعَبْدُ إِيمَانًا ارْتَدَّ ضَبْعًا فِي مَدْبَحَتِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس قدر کسی جسدہ کا ایمان زیادہ ہوتا ہے اسی قدر اس کی روزی و نیکب ہوتی ہے۔

۵۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : تَوَلَّاهُ الْإِطْحَاحُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الشُّوْخِ طَلَبِ الرِّزْقِ لِقَوْلِهِمْ مِنَ الْخَالِ السَّيِّئِ هُمْ فِيهَا إِلَى خَالٍ أَصْبَقَ مِنْهَا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر طلب رزق میں مومنین خدا سے الحاج و زاری نہ کریں تو وہ ان کو اور زیادہ تنگدستی کی طرف لے جائے گا کہ ان کے مراتب آخرت میں زیادتی ہو۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَقْمَةُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا أُعْطِيَ عَبْدٌ مِنْ الدُّنْيَا إِلَّا اِغْتِنَادًا وَمَارُؤِي عَنْهُ إِلَّا اِخْتِبَارًا .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نہیں دیا گیا بندے کو مال دنیا سے مگر اسے عیب تک کرنے کے لئے اور نہیں کم کیا گیا مگر اسے عیب سے بچانے کے لئے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ وَآبِي إِسْحَاقَ الْخَشَافِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَيْسَ لِمُضَامٍ شَيْعَتًا فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ إِلَّا الْفَوْتُ ، شَرُّ فَوْا إِنْ شِئْتُمْ أَوْ غَيْرُ بُولِ النَّارِ قَرُّوا إِلَّا الْفَوْتُ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دولت و حکومت باطل میں ہمارے خالص شیعوں کے لئے صرف توت لایوت ہے چاہے مشرق میں ہوں یا مغرب میں ان کا رزق وہی توت لایوت ہوگا۔

۸۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ بَعْضِ مَشَائِجِهِ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَلِيُّ الْحَاجَةُ أَمَانَةٌ لِلَّهِ عِنْدَ خَلْقِهِ مَنْ كَتَمَهَا عَلَى نَفْسِهِ أَعْطَاهُ اللَّهُ ثَوَابَ مَنْ صَلَّى وَمَنْ كَشَفَهَا إِلَى مَنْ يَقْدِرُ أَنْ يَفْرِجَ عَنْهُ وَلَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ قَتَلَهُ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَقْتُلْهُ بِسَيْفٍ وَلَا سِيفٍ وَلَا سِيفَانٍ وَلَا سَهْمٍ وَلَكِنْ قَتَلَهُ بِمَا تَكْتُمُ مِنْ قَلْبِهِ.

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی! حاجت خدا کی امانت ہے اس کی مخلوق کے پاس جس نے اسے چھپایا، خدا اسے نرا دگزاروں کا ثواب عطا کرے گا اور جس نے ایسے شخص پر اپنی حاجت کو ظاہر کر دیا جس سے برائے کی امید ہو اور اس نے وہ حاجت پوری نہ کی ہو تو اس نے گویا اس کو قتل کیا۔ لہذا در سنن و تیسرے نہیں بلکہ اس حرم سے جہنم اس کا دل ٹکڑے کر دیا۔

۹۔ وَعَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ سُعْدَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَلَّغَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى فَقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، شَيْبَةً بِالْمُعْتَبِرِ إِلَيْهِمْ فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا أَفْقَرْتُكُمْ فِي الدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ بِكُمْ عَلَيَّ وَلَتَرَوُنَّ مَا أَصْنَعُ بِكُمْ الْيَوْمَ فَمَنْ رَوَّدَ أَحَدًا مِنْكُمْ فِي دَارِ الدُّنْيَا مَعْرُوفًا فَخَنَدُوا بِئِدْيُو فَادْخُلُوهُ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَقُولُ رَجُلٌ مِنْهُمْ: يَا رَبِّ إِنْ أَهْلَ الدُّنْيَا تَنَافَسُوا فِي دُنْيَاهُمْ فَتَنَكَّحُوا النِّسَاءَ وَلَبَسُوا الثِّيَابَ اللَّيْسَةَ وَآكَلُوا الطَّعَامَ وَسَكَنُوا الدُّورَ وَرَكِبُوا الْمَشْهُورَ مِنَ الدَّوَابِّ فَأَعْطَيْتَنِي مِثْلَ مَا أُعْطِيتَهُمْ، فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: لَكَ وَلِكُلِّ عَبْدٍ مِنْكُمْ مِثْلُ مَا أُعْطِيتَ أَهْلَ الدُّنْيَا مِنْذُ كَانَتْ الدُّنْيَا إِلَى أَنْ انْقَضَتْ الدُّنْيَا سَبْعُونَ ضِعْفًا.

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے تعالیٰ فقر اور مومنین سے روز قیامت بطور عذر خواہی کے فرمائے گا تم بھاپے عورت و جلال کی میں نے تمہیں دنیا میں اس لئے محتاج نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک دلیلِ شتاب تم دیکھو کہ حج میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں جس نے تمہیں دار دنیا میں کھانا دیا تھا اس کا ہاتھ پڑاؤ جنت میں داخل کرو ایک شخص ان میں سے کہے گا پالنے والے دنیا والوں نے رغبت کی دنیا کی طرف، لہذا انہوں نے نکاح کیا عورتوں سے اور زم لباس پہنا۔ اچھے کھانے کھائے اچھے گھروں میں رہے ہیں جو تو نے انہیں دیا تھا ہمیں بھی دے۔ خدا فرمائے گا۔ تم میں سے ہر ایک کو میں وہ دنیا ہوں جو اہل دنیا کو دیا تھا جب سے دنیا قائم ہوئی اور ختم ہوئی ستر گنا زیادہ۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلِ وَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَادٍ ، جَمِيعًا يَرْفَعَانِهِ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ مِنْ وَلَدِ آدَمَ مُؤْمِنٌ إِلَّا قَصِيرًا وَلَا كَافِرٌ إِلَّا غَنِيًّا حَتَّى جَاءَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام فَقَالَ : رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَ ، فَصَيَّرَ اللَّهُ فِي هَؤُلَاءِ أَمْوَالًا وَحَاجَةً وَفِي هَؤُلَاءِ أَمْوَالًا وَحَاجَةً .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اولادِ آدم میں مومن فقیر ہے اور کافر غنی یہاں تک کہ ابراہیم کا زمانہ آگیا۔ انھوں نے کہا پروردگار ابراہیم کو کافروں کے مقابل آرائش میں نہ ڈال، پس اللہ نے ان کو بھی مالدار بنایا اور حاجت مند اور ان کو بھی مالدار اور حاجت مند۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ذَكْرَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مُوسِرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبِلَ الثَّوبَ ، وَقَبِلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبِلَ رَجُلٌ مُعِيرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبِلَ الثَّوبَ ، فَقَبِلَ الْمُوسِرُ ثِيَابَهُ مِنْ تَحْتِ فَجَدِيهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَحَبَّتْ أَنْ يَمْسَكَ مِنْ فَقِيرٍ شَيْءٌ ، قَالَ : لَا ، قَالَ : فَحَبِطَتْ أَنْ يُصِيبَهُ مِنْ غِنَاكَ شَيْءٌ ، قَالَ : لَا ، قَالَ : فَحَبِطَتْ أَنْ يُوسِعَ ثِيَابَكَ ، قَالَ : لَا ، قَالَ : فَمَا حَمَلَكَ إِلَى مَا سَأَلْتَهُ ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي قَرِينًا يُزِيئُ لِي كُلَّ قَبِيحٍ وَ يُفْتِخُ لِي كُلَّ حَسَنٍ كَتَمْتُ جَعَلْتُ لَهُ نَصْفَ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِلْمُعِيرِ أَتَمُّ قَالَ : لَا ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : وَلِمَ قَالَ : أَخَافُ أَنْ يَنْدَحِلَنِي مَا دَخَلَكَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک مالدار تروا ہشام کا لباس پہنے ہوئے رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ پھر ایک غریب بیٹے کیلے کپڑے پہنے آیا اور امیر کی برابر بیٹھ گیا۔ امیر نے اپنے دامنِ سمیٹ لئے رسول اللہ نے فرمایا کیا تجھے یہ ڈر ہو کہ اس کی فقیری تجھے آ پڑے گی۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تجھے یہ ڈر ہو کہ تیری امیری اسے مل جائے گی۔ کہا نہیں۔ فرمایا پھر کیا اندیشہ ہو کہ تیرے کپڑے ملے ہو جائیں گے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا شیطان میرا ساتھی ہے جو مجھ پر اچھی چیز کو بڑا ظاہر کرتا ہے اور بری کو اچھا۔ اب میں نے اپنے نصف دولت اس کو دی۔ حضرت نے اس فقیر سے فرمایا تجھے قبول ہے اس نے کہا نہیں۔ اس امیر نے پوچھا کیوں اس نے کہا تاکہ یہ مال مجھے بھی ایسا ہی مفرد نہ بنادے جیسا تجھے بنا دیا ہے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْيَمَنِيِّ ، عَنْ حَفِصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِي مُنَاجَاةِ مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى إِذَا رَأَيْتَ الْفَقْرَ مُقْبِلًا فَقُلْ : مَرَحَبًا بِشُعَارِ الصَّالِحِينَ ، وَإِذَا رَأَيْتَ الْغِنَى مُقْبِلًا فَقُلْ : ذَنْبٌ عَجَلْتُ عَنْكَ .

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ قدر لے کر دے دے وقت مناجات کہ اسے موسیٰ فیرن تمہاری طرف آئے تو کہو مرحبا یا موسیٰ  
سالمین کا درجہ مالدار آئے تو کہو یہ گناہ ہے جو جلد عذاب لانے والا ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :  
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : طُوبَى لِلْمَسَاكِينِ بِالْمَشِيرِ وَهُمْ الَّذِينَ يَرَوْنَ مَلَكَوَاتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بات ہو ان مساکین کے لئے جو عرصے کا مہینہ اور بھی دے  
وہ ہیں جو ملکوت سموات و ارض کو دیکھتے ہیں۔

۱۵۔ وَبَشَائِرُهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَأْمُرُكَ الْمَسَاكِينُ طَهِّرُوا نَفْسًا وَأَسْلُوا اللَّهَ إِلَيْنِ مَا مِنْ  
فُلُوبِكُمْ بَيْنَكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى فُلُوبِكُمْ ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَلَا تُجَابُ لَكُمْ .

۱۶۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر مساکین اپنے نفسوں کو پاؤں بناؤ اور دل سے مرضی الہی کے خواہش گزارو اللہ تمہارا کفر  
س کا جواب عطا فرمائے گا اگر تم نے ایسا کیا تو تم کو جواب دے گا۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَمْرٍاءَ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ شَيْبَانَ  
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمَرَ اللَّهُ جَبَارُكَ وَتَقَالَى سُلَاطِمًا يُسَادِرِي بَيْنَ يَدَيْهِ أَمْرُ  
الْعَزَّوَجَلَّ ؟ فَرَفَعُوا عَنْ النَّاسِ كَثِيرٌ ، فَيَقُولُ : عِبَادِي ، فَيَقُولُونَ : لَيْسَ بِكَ ، فَيَقُولُ : إِنْ لَمْ  
يَأْتِ أَفْقِدْ كُمْ لِهَوَانِ بَيْكُم سَاقِي وَكَثَرَتِ إِيَّاهَا خَشَرْتُكُمْ لِمَنْ لِي هَذَا الْيَوْمَ تَصَفَّعُوا أَوْجُوهَ النَّاسِ فَمَنْ مَنَعَ  
إِلَيْكُمْ مَعْرَةً فَأَلَمْ تَصَفَّعُوا إِلَّا فِي ذِكْرِ اللَّهِ عَسَى أَنْ يَبْتَاعَ .

۱۸۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اور خدا ایک ستاروں کو حکم دے آواز دے کہ میں  
میں تمہارے سب سے لوگوں کی گردنیں انھیں کی خدا کے گناہ میرے بند و دو جواب دیں گے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم  
حاضر ہیں۔ خدا فرمائے گا میں نے تم کو فیر نہیں بنایا تھا کہ میں نہیں دیکھتا تھا بلکہ میں نے تمہارا انتخاب آنک کے دن کے لئے  
کیا تھا۔ اب بیچاؤ لوگوں کے چہروں کو پس جس نے تم سے نکل کی۔ اس سے بچے کی۔ اب اس کا بدلہ دو اس طرح کہ انھیں جنت میں جاؤ

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَدَّادِ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ  
جَدِّهِ شُعَيْبٍ ، عَنْ مُصَنَّبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَوَّلُ الْخَاسِ هَذِهِ الشَّبْعَةُ عَلَى اللَّهِ فِي مَالِ الْبَرِّ زِي  
لَتَعْلَمُ مِنَ الْخَالِ النَّبِيُّ هُمْ فِيهَا إِلَى مَا عَوَّضُوا عَنْهَا .



۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر یہ شیعوہ خدا سے رزق طلب کرنے کے بارے میں انواح و زاری نہ کرتے تو البتہ ہم ان کو موجودہ حالت سے ایسی حالت کی طرف بدل دیتے جو اس سے زیادہ تنگ ہوتی۔

۱۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ كَثِيرٍ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِي : أَمَا تَدْخُلُ السُّوقَ ؟ أَمَا تَرَى الْفَاكِهَةَ تُبَاعُ ، وَالشَّيْءَ وَمِثْلَهُ مُشْتَرَى ؟ فَقُلْتُ : بَلَى ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّ لَكَ بِكَفْلِ مَا تَرَاهُ فَلَا تَقْدِرُ عَلَى شِرَائِهِ حَسَنَةً .

۱۸۔ راوی کہتا ہے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کیا تم بازار نہیں جاتے کیا تم وہاں نہ دیکھو گے کہ طرح طرح کے پھل اور تہائی فروش کے مطابق چیزیں یک دہی ہیں میں نے کہا ایسا ہی ہے فرمایا جو چیزیں تم دیکھو اور خرید نہ سکو تو اس سے محرومی کیسے تکلیف ہوگی۔

۱۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمَّانٍ ، عَنْ مَعْصُومِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ لَيُعَذِّبُ إِلَى عَبْدِهِ الْمُؤْمِنَ الْمُخْوَجَ فِي الدُّنْيَا كَمَا يَمْتَنِّدُ الْأَخَ إِلَى أَخِيهِ ، فَيَقُولُ : وَعَرَّيْ وَجَلَالِي مَا أَخَوَجُكَ فِي الدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ كَانَ بِكَ عَلَيَّ ، فَارْتَقِ هَذَا السَّجْفَ فَانْظُرْ إِلَى مَا عَوَّضَكَ مِنَ الدُّنْيَا ، قَالَ : فَيَرْتَقِعُ فَيَقُولُ مَا صَرَّ بِي مَا مَنَعَنِي مَعَ مَا عَوَّضْتَنِي .

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ سے جو دنیا میں محتاج رہا ہو اس طرح معذرت خواہی کر لے گی جیسے ایک بھائی اپنے بھائی سے معذرت کرتا ہے۔ فرماتا ہے قسم ہے اپنے عورت و جلال کی۔ میں نے تیری عدم قدرت کی وجہ سے تجھے دنیا میں محتاج نہیں بنایا تھا پس اب تو پردہ اٹھا اور دیکھ میں نے دنیا کی محتاجی کے بدلے تجھے کیا عوض دیا ہے پس وہ پردہ اٹھا کر کہے گا جو تجھے وہاں نقصان پہنچا تھا اس سے یہ بدلہ زیادہ ہے۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَامَ عُنُقُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَأْتُوا أَبَابَ الْجَنَّةِ فَيَصْرُبُوا بِأَبَابِ الْجَنَّةِ ، فَيَقَالُ لَهُمْ : مَنْ أَنْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ ، فَيَقَالُ لَهُمْ : أَقْبِلُوا الْجَسَابَ ؟ فَيَقُولُونَ : مَا أَعْطَيْتُمُونَا شَيْئًا تُحَاسِبُونَا عَلَيْهِ ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقُوا ادْخُلُوا الْجَنَّةَ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی وہ دروازہ

جنت پر آئیں گے اور اس پر دستک دیں گے ان سے پوچھا جائے گا تم کون ہو۔ وہ کہیں گے ہم فقرا ہیں، ان سے کہا جائے گا حساب لے چلو۔ وہ کہیں ہمیں کچھ دیا ہی نہ گیا تھا کہ حساب دیں خدا کبہ گایہ سچے ہیں انھیں جنت میں داخل کرو۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُبَارَكِ بْنِ غَلَامٍ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : إِنِّي لَمْ أَغْنِ الْغَنِيَّ لِكِرَامَةٍ بِهِ عَلَيَّ وَلَمْ أَفْقِرِ الْفَقِيرَ لِهَوَانٍ بِهِ عَلَيَّ وَهُوَ مِمَّا ابْتَلَيْتُ بِهِ الْأَغْنِيَاءَ بِالْفَقَرِ وَالْفُقَرَاءَ وَلَوْلَا الْفُقَرَاءُ لَمْ يَسْتَوْجِبِ الْأَغْنِيَاءُ الْجَنَّةَ .

۲۰۔ میں نے موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ خدا عزوجل فرماتا ہے میں نے کسی کو غنی اس لئے نہیں بنایا کہ اس کا کوئی اصل مجھ پر تھا اور نہ کسی کو اس لئے فقیر بنایا کہ اسے ذلیل کرنا چاہتا تھا میں نے فقرا کی وجہ سے اغنیاء کی آزمائش کی اگر فقرا نہ ہوتے تو اغنیاء جنت کے مستحق نہ ہوتے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَمَّارٍ وَالْمُقَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَا : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَيَّاسُ شُعَيْبُ أُمْنَاؤُنَا عَلَى مَخَاوِجِهِمْ ، فَاحْظُوا فِيهِمْ يَحْفَظْكُمْ اللَّهُ .

۲۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے والد ارشید ہمارے مال کے امین ہیں اپنے صاحب احتیاج لوگوں کے لئے پس ایسے لوگوں کی اسے والد اور تم حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : الْفُقَرَاءُ زِينَةُ لِلْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْعِزَادِ عَلَى حَيْدِ الْفَرَسِ

۲۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے فقیر مومن کے لئے اس سے زیادہ زینت و بے وال ہے جتنی ہمارے گھوڑے کے جڑے کی جوتی ہے یعنی جس طرح ہجام گھوڑے کو ادھر ادھر غلط حرکت سے روکتا ہے اسی طرح فقیر مومن کو بری خواہشات سے روکتی ہے۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ : سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليہ السلام ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَوْلَا أَنْ

يَكُونُ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً. قَالَ: عَلَىٰ يَذَلِكِ أُمَّةٌ تُخَيَّرُ بَيْنَ أَنْ يَكُونُوا عَلَىٰ دِينٍ وَاحِدٍ كَقَدَرِ كَلِمَةٍ  
وَلَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرْ بِالرَّحْمَنِ لِيُتَوَبَّهِنَّ سَفْهَانٍ فِصَّةً، وَلَوْ قَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ بِأُمَّةٍ تُخَيَّرُ بَيْنَ أَنْ يَكُونُوا عَلَىٰ دِينٍ وَاحِدٍ كَقَدَرِ كَلِمَةٍ  
وَعَقَّبَهُمْ ذَلِكَ وَلَمْ يَنَّا كِحُوْهُمْ وَلَمْ يُوَارِثُوْهُمْ .

۲۳۔ راری کہتا ہے میں نے علی بن الحسین علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی سے  
ہو جائیں گے (زخرف)، فرمایا اس سے مراد ہے امت محمدی۔ جو رسول کے بعد ایک دین پر ہوتے ہوئے اہم بحق کا انکار کرنے سے  
سب کافر ہو گئے، اگر خدا چاہتا تو اپنے منکروں اور کافروں کے گھروں کو تمام جنت کے لئے، چاندی کا بنا دیتا۔ لیکن امت محمدی کے  
لئے اگر ایسا کرتا تو ایمان والے رنجیدہ ہوتے اور ان کو یہ گمان ہوتا کہ یہ کافروں سے رضامندی کی علامت ہے اور یہ کہ کافر  
دولت مندی کے غرو میں نہ مومنوں کو لاک دیتے نہ اپنے اور نہ میراث ان میں قائم رہتی۔

## دوسو چھتیسواں باب

تمہ  
(باب) ۲۳۶

۱۔ عُبَيْدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِي بَابٍ بِنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنِي  
بَكْرُ الْأَرْقَطُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَبِي شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَنَسٍ دَخَلَ عَلَيْهِ وَاجِدٌ فَقَالَ:  
أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي رَجُلٌ مُنْقَطِعٌ إِلَيْكُمْ بِمَوَدَّتِي وَقَدْ أَصَابَنِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَقَدْ تَقَرَّبْتُ بِذَلِكَ إِلَى  
أَهْلِ بَيْتِي وَقَوْمِي فَلَمْ يَزِدْنِي بِذَلِكَ مِنْهُمْ إِلَّا بُعْدًا، قَالَ: فَمَا آتَاكَ اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا أُخْبِرْتُكَ قَالَ: جُعِلَتْ  
فِدَاكَ أَدْعَاؤُ اللَّهِ لِي أَنْ يُغْنِيَنِي عَنْ خَلْقِهِ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ رِزْقَ مَنْ شَاءَ عَلَى يَدَيَّ مَنْ شَاءَ وَلَكِنْ  
سَلَّ اللَّهُ أَنْ يُغْنِيَكَ عَنِ الْحَاجَةِ الَّتِي تَنْظُرُ لَكَ إِلَى لِيَامِ خَلْقِهِ .

۱۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ میں وہ شخص ہوں جس نے اپنی  
محبت کو ہر طرف سے قطع کر کے آپ کی طرف توجہ کی ہے مجھے ایک بار سخت ضرورت پیش آئی۔ میں نے اپنے خاندان اور قوم کے سامنے  
پیش کر کے ہر درجہ ہی گروہ لوگ مجھ سے دور ہی رہے۔ فرمایا جو کچھ خدا نے تجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تجھ سے باکیا  
میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں میرے لئے خدا سے دعا فرمائیے کہ مجھے اپنی مخلوق سے بے نیاز کر دے فرمایا خدا نے رزق کو تقسیم  
کیا ہے اس طرح کہ جس کے ہاتھ سے جس کو چاہا ہے دلا یا ہے بلکہ یہ دعا کر کہ خدا وقت ضرورت کمینوں سے بالائے ڈالے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْلَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْفَقْرُ الْمَوْتُ الْأَحْمَرُ ، فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْفَقْرُ مِنَ الذَّنْبِ وَالْإِسْلَامُ ؟ فَقَالَ : لَا وَلَكِنْ مِنَ النَّاسِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فقیر سخت موت ہے۔ میں نے کہا کیا اس سے آپ کی مراد دنیا و دین کا نہ ہونا ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ محتاج ہی ہے دین حق سے۔

## دوسو سینتیسواں باب

### قلبِ انسانی کے دوکان ہیں جن میں پھونکتا ہے فرشتہ اور شیطان

(ذاتی) ۲۳۷

«إِنَّ لِلْقَلْبِ أُذُنَيْنِ يَنْفُثُ فِيهِمَا الْمَلَكُ وَالشَّيْطَانُ»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا لَهُ أُذُنَانِ ، عَلَى إِحْدَاهُمَا مَلَكٌ مُرْسِدٌ وَعَلَى الْأُخْرَى شَيْطَانٌ مُقْتَنٍ ، هَذَا يَأْمُرُهُ وَهَذَا يَنْهَاهُ ، الشَّيْطَانُ يَأْمُرُهُ بِالْمَعَاصِي وَالْمَلَكُ يَنْهَاهُ عَنْهَا ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَعَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر دل کے دوکان ہوتے ہیں ایک میں ہدایت کرنے والے فرشتہ بات کہتا ہے اور دوسرے میں تمہ پر دوز شیطان یہ حکم دیتا ہے اور وہ منع کرتا ہے۔ شیطان گناہوں کا حکم دیتا ہے اور فرشتہ اس کو روکتا ہے اور فرمایا ہے سورۃ قے میں داہنی طرف اور بائیں طرف ایک شیطان بیٹھا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے ایک سخت نگہبان (خدا) اس کے پاس ہوتا ہے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلْقَلْبِ أُذُنَيْنِ فَإِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِذَنْبٍ قَالَ لَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ : لَا تَعْمَلْ ، وَقَالَ لَهُ الشَّيْطَانُ : أَفْعَلْ ، وَإِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا نَزَعَ مِنْهُ رُوحُ الْإِيمَانِ .

۲۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ دل کے دوکان ہوتے ہیں جب بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو روحِ ایمان

٣- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِيانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلِقَائِهِ أُذُنَانِ فِي جَوْفِهِ: أُذُنٌ يَتَقَشُّ فِيهَا الْوَسْوَاسُ الْخَسَّاسُ، وَأُذُنٌ يَتَقَشُّ فِيهَا الْمَلِكُ، فَيُؤَيِّدُ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ بِالْمَلِكِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ».

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہر مومن کے دل کے اندر دو کان ہوتے ہیں ایک میں شیطان اپنے وسوسے کی پھونک مارتا ہے اور دوسرے میں فرشتہ، خدا بندہ مومن کی مدد فرشتہ سے کہتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اور مردکی ان کی اپنی روح ہے۔

دوسواڑ تیسواں باب  
وہ روح جس سے مومن کی تابعداری جاتی ہے

(بَابُ) ۲۳۸

• (الرُّوحُ الَّذِي أُقِدَّ بِالْمُؤْمِنِ) •

١- الحسين بن محمد و محمد بن يحيى ، جميعاً ، عن علي بن محمد بن سعد ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي سلمة ، عن محمد بن سعيد بن عروان ، عن ابن أبي نجران ، عن محمد بن سنان ، عن أبي خديجة قال : دخلت على أبي الحسن عليه السلام فقال لي : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَيَّدَ الْمُؤْمِنَ يَرْوِجُ مِنْهُ تَحْضُرُهُ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُحْسِنُ فِيهِ وَيَسْتَمِي ، وَتَغِيْبُ عَنْهُ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُذْنِبُ فِيهِ وَيَعْتَدِي ، فَبَيْنَ مَعَهُ تَهْتَرُ سُرُورًا عِنْدَ إِحْسَانِهِ وَتَسْبِيحٌ فِي الثَّرَى عِنْدَ إِسَاءَتِهِ ، فَتَعَاهَدُوا عِبَادَ اللَّهِ نِعْمَهُ بِإِصْلَاحِكُمْ أَنْفُسَكُمْ تَزَادُوا يَقِينًا وَتَزِيدُوا نَفْسًا ثَمِينًا ، رَحِمَ اللَّهُ أَمْرًا هَمَّ بِخَيْرٍ فَعَمِلَهُ أَوْ هَمَّ بِشَرٍّ فَارْتَدَعَ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ : نَحْنُ نُؤَيِّدُ الرُّوحَ بِالطَّاعَةِ لِلَّهِ وَالْعَمَلَ لَهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے ایسی ایک رُوح

سے جو مومن کے پاس اس وقت آتی ہے جبکہ وہ نیکی کرتا اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور اگر گناہ کرتا ہے یا حد سے تنہا و ترکتا ہے تو غائب ہو جاتی ہے احسان کرتے وقت وہ اس کے پاس خوشی سے جھومتی ہے اور گناہ کے وقت زمین کی تہ میں چلی جاتی ہے پس مائے اللہ کے بندہ اپنے نفسوں کی اصلاح کے لئے آمادہ رہتا کہ تمہارا یقین زیادہ ہو اور تم نفع حاصل کرو اس جنت کا جو نفیس اور قیمتی ہے خدا رحم کرے اس بندہ پر جو نیکی کا ارادہ کرے اور اس سے باز رہے پھر فرمایا ہم اہلیت تائید حاصل کرتے ہیں روح سے اللہ کی اطاعت کا قصد کر کے اور اس پر عمل کر کے ۔

## دوسواں تالیسواں باب

### ذنوب

#### (بَابُ الذُّنُوبِ) ۲۳۹

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْسَدَ لِلْقَلْبِ مِنْ خُطْبَةٍ ، إِلَّا الْقَلْبَ لَيُؤَافِقُ الْخُطْبَةَ فَمَا تَزَالُ بِهِ حَتَّى تَقْلِبَ عَلَيْهِ فَيَصِيرَ أَغْلَاهُ أَشْفَلَهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا گناہ سے زیادہ کوئی چیز قلبِ انسانی کو فاسد نہیں کرتی جب کوئی دل گناہ کرتا ہے اور باز نہیں آتا تو وہ گناہ اس پر غالب آ جاتا ہے اور اسے پلٹ کر رکھ دیتا ہے دھروہ گناہ کبیرہ کرنے لگتا ہے)

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ زَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ» فَقَالَ : مَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى فِعْلِ مَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُ يُصِيرُهُمْ إِلَى النَّارِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق (سورۃ بقرہ) (انہوں نے حق کو چھڑ کر، کتنا صبر دکھایا دوزخ میں جانے کے لئے) لوگوں نے اس کا مطلب پوچھا تو فرمایا کس قدر صبر کیا اس فعل پر جس کے متعلق وہ نہیں جانتے کہ یہ ان کو دوزخ کی طرف لے جائیگا۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَمَّا

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عِزِّي يُضْرَبُ وَلَا تَكْبَةُ وَلَا صُدَاجٌ وَلَا مَرَضٌ إِلَّا يَذَنْبُ : وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ : « وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ » قَالَ : ثُمَّ قَالَ : وَمَا يَعْفُو اللَّهُ أَكْثَرُ مِنْهَا يُؤَاخِذُ بِهِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی رگ بدن پھرتی ہے یا سختی پیش آتی ہے یا درد سر ہوتا ہے یا بیماری لاحق ہوتی ہے تو وہ کسی گناہ کا کفارہ ہوتا ہے خدا فرماتا ہے جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں سے آتی ہے اور اللہ تمہارے زیادہ گناہ معاف کر دیتا ہے پھر حضرت نے فرمایا جتنے گناہ خدا معاف کرتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں جن کے متعلق وہ مواخذہ کرتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَسَّارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ نَكْبَةٍ تُصِيبُ الْعَبْدَ إِلَّا يَذَنْبُ وَمَا يَعْفُو اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرُ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بندہ پر جو مصیبت بھی آتی ہے اس کے گناہ کے باعث آتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : لَا تُبْدِيَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ ، وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ ، وَلَا يَأْمَنُ الْبَيَّاتُ مَنْ عَمِلَ الشَّيْئَاتِ

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اگلے دانت ظاہر نہ کرنے چاہئیں اس شخص کو جو بُرے اعمال کرتا ہے اور بُرے اعمال کے مواخذہ سے کوئی بے خوف نہیں رہ سکتا۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدٍ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : وَمَا سَطَوَاتُ اللَّهِ ؟ قَالَ : الْأَخْذُ عَلَى الْمَعَاصِي .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ سے پناہ مانگو اس کی سخت گیری سے رات اور دن۔ راوی نے پوچھا سخت گیری سے کیا مراد ہے فرمایا اللہ کی معاصی پر گرفت۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

رکھ اس نے مجھ سے راض کیا اور محمدی کا مستحق ہوا۔

۱۵۔ ابْنُ مَجْنُوبٍ : عَنْ مَالِكِ بْنِ عَدِيَّةٍ ، عَنْ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّهُ مَا مِنْ سَنَةٍ أَقَلَّ مَطَرًا مِنْ سَنَةٍ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ يَمْنَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ، إِنَّ اللَّهَ تَمَرَّ وَجَلَّ إِذَا عَمِلَ قَوْمٌ بِالْمَعَاصِي صَرَفَ عَنْهُمْ مَا كَانَ قَدْ رَزَلَهُمْ مِنَ الْمَطَرِ فِي تِلْكَ السَّنَةِ إِلَى غَيْرِهِمْ وَإِلَى الْفَاقِي وَالْمَحَارِ وَالْخِيَالِ وَإِنَّ اللَّهَ أَيْدَبُ الْجَعَلُ فِي جُحْرِهَا يَعْتَسِلُ الْمَطَرُ مِنَ الْأَرْضِ الَّتِي هِيَ بِمَحَلِّهَا يَخْطَأُ يَلْعَنُ بِخَضْرَيْهَا وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا السَّبِيلَ فِي مَسَلِّكَ يَسُوئِ مَحَلَّةِ أَهْلِ الْمَعَاصِي .  
قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَعْتَبُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کوئی سال بھماظ بارش دوسرے سال سے کم نہیں ہوتا۔ لیکن خدا جہاں چاہتا ہے برساتا ہے جب کوئی قوم گناہوں میں مبتلا ہوتی ہے تو خدا اس سے اس بارش کو پٹا بٹل ہے جو اس سال اس کے لئے مقدر ہوتی ہے اور اس بارش کو دوسری طرف بھیج دیتا ہے بشرطیکہ وہ اہل معاصی نہ ہوں ورنہ وہ اسے جنگلوں دریاؤں اور پہاڑوں کی طرف منتقل کر دیتا ہے اور خدا جہاں کیلئے کہ عذاب دیتا ہے بارش روک کر اس سرزمین سے جہاں اس کا سوراخ ہوتا ہے اس تصور پر کہ وہ اپنا سایہ رخ وہاں سے کیوں نہیں پٹاتا، جہاں اہل معاصی رہتے ہیں خدا نے اس کے لئے وہ راہ کشاں کر دی ہے جو اہل معاصی کی راہ سے جدا ہے۔ حضرت نے فرمایا اسے بایعیرت لوگو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو۔  
مطلب یہ ہے کہ خدا جب اہل معاصی کے قریب کیڑوں تک کارہنہا پند نہیں کرتا تو نیک انسانوں کا توضیح یہ کہ ان تک پسند کرے گا ان کو چاہیے کہ نور ان کی ہمانیکی سے علیحدہ ہو جائیں تاکہ خشک سالی کے عذاب میں مبتلا نہ ہوں۔

۱۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الرُّجْلَ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَحْرُمُ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَإِنَّ الْعَمَلَ الشَّيْئِيَّ أَسْرَعُ فِي صَاحِبِهِ مِنَ التَّيَكُّنِ فِي اللَّحْمِ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرتا ہے تو وہ توفیق الہی سلب ہونے کی بنا پر نماز شب سے محروم ہو جاتا ہے اور عمل بد انسان کے دل میں اس سے زیادہ تیز اثر کرتا ہے جتنا ایک چاقو آسانی سے گوشت کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۱۷۔ عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ هَمَّ بِشَيْءٍ فَلَا يَقَعُّهَا



قَالَ رَبُّمَا عَمِلَ الْعَبْدُ سَيِّئَةً فَيَرَاهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُ : وَبِعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَغْفِرُكَ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا .

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرنے کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ عمل میں نہ لائے بسا اوقات بندہ کسی عمل بد کو خفیف سمجھ کر بجا لاتا ہے۔ خدا اسے دیکھ کر فرماتا ہے اپنے عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا اس کے بعد تجھ پرگز نہ بخشوں گا۔

۱۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : حَقَّقْ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَمُضِيَ فِي ذَاكِ إِلَّا أَصْحَابُهَا لِلشَّمْسِ حَتَّى تُطَهَّرَ هَا .

۱۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جس گھر میں گناہ ہو تو خدا اس کو پیش کرتا ہے سورج پر تاکہ وہ پاک کرے اس کو باطنی پلہات سے یعنی اسے دیر تک کرے اور اس کو گزینہ جانوروں سے بھر دے۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ شَمُّونَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَبْدٍ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ يَسْمَعَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ أَبْعَدَ لِيْجُوسٌ عَلَى ذَنْبٍ مِنْ دُثُوبِهِ مِائَةً عَامٍ وَإِنَّمَا لِيَنْظُرُوا إِلَى أَرْوَاحِهِ فِي الْجَنَّةِ يَنْتَقِمُونَ

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ایک بندہ نیکو دیگر گناہوں کے صرف ایک گناہ کی بدولت دخول جنت سے سو برس تک روک دیا جائے گا وہ اپنی ارواح کی طرف جو نعمات جنت سے بہرہ یاب ہوں گی بہرمت کتنا سہیہ گا۔

۲۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عَمْسَى بْنِ أَبِي ثَوْبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : [قَالَ] : مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ ، فَإِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا حَرَّجَ فِي النُّكْتَةِ نُكْتَةً سَوْدَاءً ، فَإِنْ ثَابَ ذَهَبَ ذَلِكَ السَّوَادُ وَإِنْ تَمَادَى فِي الذَّنْبِ زَادَ ذَلِكَ السَّوَادُ حَتَّى يُغْطِيَ الْبَيَاضَ فَإِذَا غَطِيَ الْبَيَاضَ لَمْ يَرْجِعْ صَاحِبُهُ إِلَى خَيْرٍ أَبَدًا وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : كَلَّا بَلْ زَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ،

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ہر مومن کے دل میں ایک سفید نقطہ ہوتا ہے جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے اگر توبہ کر لیتا ہے تو یہ سیاہی بظن ہر جاتی ہے اور اگر گناہ پر باقی رہتا ہے تو یہ سیاہی

بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس نقطہ سفید کو دکھانا پلیتی ہے اور جب یہ صورت ہوتی ہے تو وہ شخص نیکی کی طرف رجوع ہی نہیں کرتا۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے بلکہ جو کچھ انھوں نے کیا ہے اس کی وجہ سے ان کے دل چرک آلود ہو گئے ہیں۔

٢١- عِدَّةٌ وَنَاصِيئًا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْنَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَا تَبْذِيَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِلَةَ، وَلَا تَأْمُرِ الْبَيَّاتَ وَقَدْ عَمِلْتَ السَّيِّئَاتِ.

۲۱ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ بہت سے میں اپنے رشتہ نگاروں کو دیکھا ہے جو کہ جیسے جیسے ان کے عمل کے چلنے سے مراد آرام سے مراد ہو اگر تم گناہ کر چکے ہو۔

٢٢- عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَرْثَدَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَمْرِوَالْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ قَضَى حَقًّا الْأَنْبِيَاءَ عَلَى الْعِبَادِ بِمَعْنَى تَسْلِيْمِهَا إِثْمًا حَتَّى يُغْنِيَتْ الْعِبَادُ ذُنُوبًا بِسَبْحِ بِذَلِكَ الْبَقْعَةِ .

۲۷ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ السلام نے کہ میرے والد بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ خدا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ خدا اپنے  
عبد کو جو نعمت دیتا ہے وہ سلب کر کے لئے نہیں۔ ہاں جب زندہ ہے کوئی گناہ سرزد نہ ہوتا ہے تو اس کے عذاب کا  
وہ مستحق ہوتا ہے۔

٢٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَدِيدٍ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ » . . . . . الْآيَةَ ، فَقَالَ : هَؤُلَاءِ قَوْمٌ كَانَتْ لَهُمْ قُرَى مُتَّصِلَةٌ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَنْهَارٌ جَارِيَةٌ وَأَمْوَالٌ ظَاهِرَةٌ فَكَفَرُوا بِنِعْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَيَّرُوا مَا بَانَ لَهُمْ مِنْ عَافِيَةِ اللَّهِ فَغَيَّرَ اللَّهُ مَا بِهِمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا يَقَوْمٌ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بَانَ لَهُمْ ، فَأَرْسَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَغَرَّقَ قُرَاهُمْ وَحَرَّبَ دِيَارَهُمْ وَأَذْهَبَ أَمْوَالَهُمْ ، وَابْدَلَهُمْ مَكَانَ جَنَاتِهِمْ جَسْتِينَ ذَوَاتِي أ كُلِّ خُمْطٍ وَأَثَلَ وَشَى مِنْ يَدِهِ قَلْبِلٍ ، ثُمَّ قَالَ : ذَلِكَ جَزَاءُهُمْ بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نَجَازِي إِلَّا الْكَافِرِينَ .

۷۳۔ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا (سورہ بجا) سبأ والحد نے

کہا ہمارے رب ہمارے قریب کے درمیان دوری ڈال دے اور انھوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا۔ خدا نے فرمایا: یہ قوم ہے جن کے گاؤں ملے جلے تھے اب ایک دوسرے کو دیکھتے تھے اور ان کی استیوں میں نہریں جاری تھیں اور مال و منال و چوپائے و داموں خوب تھا انھوں نے خدا کی نعمتوں کا انکار کیا۔ اور خدا نے ان کی نعمتوں میں تغیر پیدا کر دیا اور خدا کی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا۔ جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔ خدا نے ان پر عذاب کے لئے سبیل غم کو کھلیا جس نے ان کے گاؤں متفرق کر دیئے۔ اور ان کے گھروں کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور ان کے باغوں کو کم کر دیا ہے اور ان کے باغوں کو تنویر اور بجائے کے درختوں میں بدل دیا ہے اور کچھ بہری کے درخت بھی لگا دیئے۔ جب مالک باغ صبح کو آیا اور اپنے باغ کا یہ حال دیکھا تو کہنے لگا یہ ہمارے کفر کی سزا ہے اور یہ سزا تو کفرانِ نعمت ہی کی ہو سکتی ہے۔

٢٤ - ثُمَّ بَرَّ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْزَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَانَ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ  
يَقُولُ: مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَسَلَّمَهَا إِلَيْهِ حَتَّى يُذْنِبَ ذَنْبًا يَسْتَحِقُّ بِذَلِكَ الْعَذَابَ.

۲۴۔ راوی کہتا ہے میرے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے یہ کہ اگر خدا نے مجھ کو کسی کو نعمت دی ہے، چاہے اس وقت تک کہ  
 طلب نہیں کرتا جب تک اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا جو میرا اس طلب کا مستحق ہو۔

٢٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عَبَّادٍ  
عَنِ النَّبِيِّ بْنِ وَاقِدٍ الْجَرَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَهْدِي بَيْتًا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ  
إِلَى قَوْمِهِ وَأَوْحِي إِلَيْهِ أَنْ قُلْ لِقَوْمِكَ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ وَلَا إِثْنَانٍ كَانُوا عَلَيَّ طَائِفِي فَأَصَابَهُمْ  
فِيهَا سَرَاهُ فَتَحَوُّا عَمَّا أُحِبُّ إِلَى مَا كَرِهَ الْإِنحَوَالُ لَكُمْ عَمَّا يُحِبُّونَ إِلَى مَا يَكْرَهُونَ وَلَيْسَ  
مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ وَلَا أَهْلِ بَيْتٍ كَانُوا عَلَيَّ مَعْصِيَتِي فَأَصَابَهُمْ مِنْهَا صَرَاهُ فَتَحَوُّوا عَمَّا كَرِهَ إِلَى مَا أُحِبُّ  
الْإِنحَوَالُ لَكُمْ عَمَّا يَكْرَهُونَ إِلَى مَا يُحِبُّونَ، وَقُلْ لَهُمْ: إِنَّ رَحْمَتِي بَبَاقَتِ عَشِيرَتِي وَلَا تَفْطَرُوا مِنِّي  
رَحْمَتِي فَإِنَّهُ لَا يَتَعَالَمُ عِنْدِي ذَنْبٌ أَغْوَرَهُ وَقُلْ لَهُمْ: لَا تَغْتَرُّوا مَعَايِدِي لَيْسَ عَلَيَّ وَلَا يَسْكُحُوا  
بِأُولِيائِي فَإِنَّ لِي سَطَوَاتٍ عِنْدَ غَضَبِي، لَا يَفُوتُكُمْ لَهَا شَيْءٌ مِنْ خَلْفِي.

۲۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کو بھیجا اس قوم کی طرف اور وہ ان کی کہ اپنی قوم سے کہہ دو کوئی بستی اور کوئی مجمع آدمیوں کا ایسا نہیں کہ جن کو میری اطاعت کی بنا پر خوشی یا نصیب ہوئی ہو اور اس کے بعد وہ اس چیز سے جو مجھے محبوب ہے پلٹ کر اس چیز کی طرف آگئے ہوں جو مجھے پسند نہیں تو پھر میں نے یہی

ان کی وہ حالت جو انھیں پسند تھی اس حالت سے بدل دی جسے وہ پسند نہیں کرتے تھے اور کوئی ہستی اور خاندان ایسا نہیں ہے جسے میری معصیت میں نقصان نہ پہنچا ہو۔ لیکن جب وہ اس عمل سے ہٹ کر اس عمل کی طرف آگئے جو مجھے محبوب ہے تو میں نے بھی ان کی بری حالت، اچھی حالت سے بدل دی اور اس نئی سے کہا۔ تم ان سے کہہ دو کہ میرا رحم میرے غصہ پر سبقت کرتا ہے۔ میری رحمت سے مایوس نہ ہو کی گناہ کا بخش دینا میرے لئے کوئی بڑی بات نہیں اور میرے غصے کے سزاوار بن کر مجھے اذیتیں نہ بنادو اور میرے اولیاء کی توہین نہ کرو میرا غصہ ایسا ہے کہ میری مخلوق اس کے مقابلہ کی تاب نہیں لاسکتی۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ . عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى نَبِيِّهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ : إِذَا اطْمَعْتَ رَحْمَتِي وَإِذَا رَضِيتُ بَارَكْتُ وَلَيْسَ لِي كُنْهٌ نَهَايَةٌ وَإِذَا غَضِبْتُ غَضِبْتُ وَإِذَا غَضِبْتُ لَعَنْتُ وَلَعْنَتِي تَبْلُغُ السَّابِعَ مِنَ الْوَدَى .

۲۶۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ خدا نے اپنے پیغمبروں میں سے کسی ایک نبی کو وحی کی کہ جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں برکت نازل کرتا ہوں اور میرے برکت نازل کرنے کی کوئی انتہا نہیں اور جب مجھے غصہ آتا ہے تو میں اپنے بندہ پر لعنت کرتا ہوں اور میرا لعن کرنا اس کو چھ گناؤں تک پہنچاتا ہے۔

۲۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ [أَنَّهُ] قَالَ : إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَكْتُمُ رِيَّةَ الْخَوْفِ مِنَ السُّلْطَانِ وَمَا ذَلِكَ إِلَّا بِالذَّنْبِ فَتَوَقَّوْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ وَلَا تَمَادَوْا فِيهَا .

۲۷۔ فرمایا صادق آل محمد نے تم میں سے کسی کو بادشاہ کا خوف زیادہ چڑھایا ہے بسبب گناہ کے پس جہاں تک ممکن ہو اپنے گناہوں سے بچاؤ اور اگر صادر ہو تو اس کو بار بار ذکر کرو۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، رَقَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا وَجَعَ أَوْجَعُ لِلْمَلُوبِ مِنَ الذَّنْبِ ، وَلَا خَوْفٌ أَشَدَّ مِنَ الْمَوْتِ ، وَكَفَى بِمَسْأَلَتِكَ تَقَكُّرًا ؛ وَكَفَى بِالْمَوْتِ وَاعْظَا

۲۸۔ امیرالمؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ دلوں کے لئے کوئی دردگاہ سے زیادہ نہیں اور کوئی خوف موت سے بڑھ کر نہیں جو گناہ ہو چکا اس کے مترقی ہی شکر کافی ہے اور موت سے زیادہ نصیحت کرنے والی کوئی چیز نہیں۔

۲۹۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْهَاشِمِيِّ ، عَنِ الْقَبَّاسِ بْنِ هِلَالٍ الشَّامِيِّ

مَوْلَى لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا يَقُولُ : كُلَّمَا أَخَذْتُ الْعِبَادَ مِنَ اللَّهِ نُوبًا مَالَهُمْ يَكُونُوا يَمْعُكُونَ ، أَخَذْتُ اللَّهُ لَهُمْ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَعْرِفُونَ .

۲۹۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جس سے ایسا گناہ کرتے ہیں جسے پہلے نہیں کیا اور پہلے بدعت و ردین (تو اللہ ان پر ایسی بلا نازل کرتا ہے جسے وہ پہلے سے نہیں جانتے) (یعنی کسی ظالم کو ان پر مسلط کرتا ہے)

۳۰۔ عَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِذَا عَصَانِي مَنْ عَرَفَنِي سَلَطْتُ عَلَيْهِ مَنْ لَا يَعْرِفَنِي .

۳۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی میری معرفت رکھتے ہوئے بھی گناہ کرتا ہے تو میں اس پر ایک ایسے شخص کو مسلط کرتا ہوں جو میری معرفت نہیں رکھتا۔

۳۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنِ ابْنِ عَرَفَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مُنَادِيًا يُنَادِي : مَهْلًا مَهْلًا عِبَادَ اللَّهِ عَنْ مَعَاصِيهِ ، اللَّهُ ، وَلَوْلَا بَهَائِمُ رُشَعٍ ، وَصَيْبَةُ رُشَعٍ ، وَشَيْوُحُ رُشَعٍ ، لَكُنْتُمْ عَلَيْكُمْ الْعَذَابُ مَبْنًاءً ، ثُمَّ دُشِقَ بَعْرُهَا .

۳۱۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے اگر خدا (فرماتا ہے) وحیث قدسی میں کہ ہر دن اور رات کو ایک منادی ندا کرتا ہے اے اللہ کے بندو گناہ سے باز رہو اگر تم ہوتے چرنے دے اور وہ دھپتے پکے اور تمہیں پڑھے تو اب تم پر ایسا عذاب نازل کرتا جو تمہیں پیس کر رکھ دیتا۔

## دوسو پالیسواں باب

### گناہان کبیرہ

۲۲۰ (باب الکبائر)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ ، عَنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِنْ تَجَنَّبُوا كِتَابَ إِيْمَانِهِمْ عَنْهُ مُكَيِّدٌ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلُكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ، قَالَ : الْكِبَائِرُ : الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا النَّارَ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جس سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو اللہ تمہارے کچلے گناہوں کا کفارہ بنا دے گا اور تم کو جنت کے بہترین مقام میں جگہ دے گا امام نے فرمایا یہ گناہان کبیرہ سے مراد وہ گناہ ہیں جن کے بھانسنے پر نار جہنم کو واجب کیا ہے۔

۲۔ عَنَّا ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ بَعْضُ أَصْحَابِنَا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَالَةِ عَنْ الْكِبَائِرِ ، كَمْ هِيَ وَمَا هِيَ ؟ فَكَتَبَ : الْكِبَائِرُ مَنْ اجْتَنَبَ مَا وَعَدَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ كَثَرَتْ عَنْهُ سَيِّئَاتُهُ إِذَا كَانَ مُؤْمِنًا وَالسَّبْعُ الْمُوجِبَاتُ : قَتْلُ النَّفْسِ الْحَرَامِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَأَكْلُ الزَّيْبِ ، وَالنَّعْوُوبُ بَعْدَ الْيَوْمِ بَعْدَ وَقَدْغُ الْمُحْصَنَاتِ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ، وَالْفِرَاقُ مِنَ الرَّحْمَةِ خِفَ .

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے کچھ لوگوں نے لکھ کر پوچھا کہ گناہان کبیرہ کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں آپ نے جواب میں لکھا کہ جن گناہوں پر اللہ نے جہنم میں ڈالنے کا وعدہ کیا ہے اور ان سے بچنے پر کچلے گناہوں کو معاف کرنے کا وعدہ کیا ہے بشرطیکہ وہ مومن ہو اور جہنم میں جانے کا سبب یہ سات امور خاص طور سے ہیں یہ خطا کسی کو قتل کرنا ، والدین کی نافرمانی ، سود کھانا اور سحرت کے بعد بھرا ہوا شیشہ پینے کا (کہ جس پر از قلم ہے) اور ان عقوق پر تہمت ڈالنا کھانا اور مال یتیم کھانا اور شکر سے بھرا کھانا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَبْعَةٌ يَقُولُونَ : الْكِبَائِرُ سَبْعٌ : قَتْلُ الْمُؤْمِنِ مُتَمَتِّدًا ، وَقَدْغُ الْمُحْصَنَةِ ، وَالْفِرَاقُ مِنَ الرَّحْمَةِ ، وَالنَّعْوُوبُ بَعْدَ الْيَوْمِ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا ، وَأَكْلُ الزَّيْبِ بَابَعْدَ الْيَتِيمِ وَكُلُّ مَا أَوْجَبَ اللَّهُ تَعَالَى النَّارَ .

سور فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے گناہان کبیرہ سات ہیں مگر کسی مومن کو قتل کرنا ، زن عفت دار تہمت ڈالنا کھانا شکر سے بھرا کھانا سحرت کے بعد لپٹے مقام پر دایسے جاننا ، ظلم سے مال یتیم کھانا ، حرمت ثابت ہو جانے کے بعد سود کھانا اور ہر وہ گناہ جس پر روئے واجب ہو۔

۴۔ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ مِنَ الْكِبَائِرِ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ، وَالْأَمْنُ لِمَكْرِ اللَّهِ . وَقَدْ دَوِيَ ( أَنَّ ) أَكْبَرَ الْكِبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللَّهِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے گناہان کبیرہ میں والدین کی نافرمانی ، رحمت خدا سے مایوسی ، خدا کے عذاب سے بے خوف ہونا اور ایک روایت میں ہے کہ شریک بالہ اللہ سے بڑا گناہ ہے۔

۵۔ یونس ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ نَعْمَانَ الرَّازِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ رَزَى خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ ، وَمَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے زنا کیا وہ ایمان سے خارج ہوا اور جس نے شراب پی وہ ایمان سے خارج ہوا۔ اور جس نے قصد کسی دن ماہ صیام میں روزہ نہ رکھا وہ بھی ایمان سے خارج ہوا۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا يَزْنِي الرَّأْيِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ؟ قَالَ : لَا، إِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا سَلْبَ الْإِيمَانِ مِنْهُ فَإِذَا قَامَ رُذَّ إِلَيْهِ فَإِذَا غَادَ سَلِبَ قُلْتُ : فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَعُودَ؟ فَقَالَ : مَا أَكْثَرَ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَعُودَ فَلَا يَعُودُ إِلَيْهِ أَبَدًا .

۶۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا زنا نہیں کرتا کوئی زانی دراصل نیکو کہ وہ مومن ہو فرمایا۔ نہیں اگر وہ عورت کے بطن پر سوار ہوگا تو ایمان سلب ہو جائے گا اگر سبب جیسے گا تو ایمان لوٹ آئے گا اگر پھر ایسا کرے گا تو سلب ہو جائے گا۔ میں نے کہا اگر وہ لوٹنے کا ارادہ کرے تو فرمایا اگر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اعادہ نہیں کرتا۔

۷۔ یونس ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَخْتَنُونَ كِبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ إِلَّا اللَّكَمُ» قَالَ : الْقَوَاحِشُ الرَّأْيِي وَالسَّرَقَةُ وَاللَّكَمُ : الرَّجُلُ يُلِمُّ بِاللَّذَنِّ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْهُ . قُلْتُ : بَيْنَ الضَّلَالِ وَالْكُفْرِ مِزْلَةٌ؟ فَقَالَ : مَا أَكْثَرَ عُرَى الْإِيمَانِ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو لوگ بڑے گناہوں، بڑکاریوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر اس میں فواحش سے مراد زنا اور سر قہ ہے اور لکم سے مراد وہ شخص جس کو گناہ پر ملامت کی جگہ اور پھر وہ توبہ کرنے میں نے کہا کیا گمراہی اور کفر کے درمیان بھی کوئی درجہ ہے فرمایا ایمان کی بہت سی رسیاں ہیں جن سے تمسک کر کے وہ مومن رہتا ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَرَادَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْكِبَائِرِ ، فَقَالَ : هُنَّ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عليه السلام سَبْعٌ : الْكُفْرُ بِاللَّهِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ ، وَعَقْوُ الْوَالِدَيْنِ ، وَآكُلُ الرِّزِّ بَابَعْدَ الْبَيْتَةِ ، وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا ، وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّحْفِ ، وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهَجْرَةِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : قَهْدًا أَكْبَرُ الْمَعَاصِي؟ قَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : فَأَكُلُ دِزْهِمٍ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا أَكْبَرُ أَمْ تَرَكُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ : تَرَكُ الصَّلَاةَ ، قُلْتُ : فَمَا عَنَّتْ تَرَكُ الصَّلَاةَ فِي

الکبائر؛ فقال: أَيُّ شَيْءٍ أَوْ لِمَا قُلْتُ لَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: الْكُفْرُ، قَالَ: فَإِنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ كَافِرٌ. يَعْنِي مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ.

۸۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا۔ کیا ترکے متعلق فرمایا کتاب علی علیہ السلام میں دو سات ہیں۔ کفر باللہ کسی کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی، بعد ثبوت شہادت سو دیکھنا، ظلم سے مال بیٹیم کھانا، شکر سے فرار، بعد ہجرت باور نشینی، میں نے کہا کیا اکبر معاصی ہی ہیں فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا بغیر جن مال بیٹیم سے ایک درہم کا زیادہ بڑا گناہ ہے یا نماز کا ترک، فرمایا ترک نماز، میں نے کہا پھر آپ نے اسے گناہان کبیرہ میں کیوں نہیں ذکر فرمایا۔ فرمایا میں نے سب سے پہلے کس گناہ کا ذکر کیا تھا میں نے کہا کفر کا۔ فرمایا پس بے سبب نماز کا ترک کرنا کفر ہے۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَفِيهِ أَرْبَعُونَ جُنَّةً حَتَّى يَقَعَلَ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً فَأَذْأَعِمِلْ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً أَنْكَشَفَتْ عَنْهُ الْجَنَّةُ قَبُوحِي اللَّهِ إِلَيْهِمْ أَنْ اسْتُرُوا عَبْدِي بِأَخْنَحَتِكُمْ فَتَسْرُهُ الْمَلَائِكَةُ بِأَخْنَحَتِهَا، قَالَ: فَمَا يَدْعُ شَيْئًا مِنَ الْقَبِيحِ إِلَّا فَارَقَهُ حَتَّى يَمْتَدِّحَ إِلَى الثَّالِثِ بِفَسْلِهِ الْقَبِيحِ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ هَذَا عَبْدُكَ مَا يَدْعُ شَيْئًا إِلَّا أَرَاكَ بِهِ وَإِنَّا لَنَسْتَحْيِي وَمَا يَصْنَعُ، فَيُوحِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ أَنْ ارْقَعُوا أَخْنَحَتَكُمْ عَنْهُ فَإِذَا ذُلَّ ذَلِكَ أَخَذَ فِي بَعْضِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَمَنْدَ ذَلِكَ يَنْتَهِكُ يَسْرُهُ فِي السَّمَاءِ وَيَسْرُهُ فِي الْأَرْضِ، يَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ هَذَا عَبْدُكَ قَدْ بَقِيَ مِنْهُ لُكُ الشَّرِّ قَبُوحِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ: لَوْ كَانَتْ لَكَ فِيهِ حَاجَةٌ مَا أَمَرْنَاكُمْ أَنْ تَرْفَعُوا أَخْنَحَتَكُمْ عَنْهُ.

وَرَوَاهُ ابْنُ فَضَّالٍ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ.

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے اوپر چالیس بڑے گناہ ہیں جس وقت تک کہ وہ چالیس گناہ کبیرہ نہ کرے۔ جب وہ چالیس گناہ کبیرہ کر لے گا تو یہ سپر اس سے ہٹ جاتی ہیں اس وقت خدا ان بڑے گناہوں کو وحی کر لے گا کہ میرے بندے کو اپنے ہر گناہ سے چھپائے رہو پس ملائکہ اس کو ڈھانپ لیتے ہیں پھر فرمایا جب وہ کسی بڑائی کو ترک ہی نہیں کرتا اور اپنے بڑے فعل کی مدح کرنے لگتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں اے پروردگار اس تیرے بندے نے کوئی گناہ کرنے سے نہیں چھوڑا اور ہم کو اس کی مدح اعمال سے جیسا آتی ہے خدا تب ان کو وحی کر لے گا کہ اپنے بازو اس پر سے ہٹاؤ جب وہ ایسا کرتے ہیں تو اس بندے میں ہم اہلیت کا بغض پیدا ہو جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو زمین و آسمان میں اس کے گناہوں کا پروردگار چاک ہو جاتا ہے اور ملائکہ کہتے ہیں پروردگار اے تیرا بندہ اس حالت میں ہے کہ



اس کا کوئی گناہ پوشیدہ نہ رہا۔ خدا وحی کرتا ہے کہ اگر اس بندہ سے میری کوئی حاجت ہوتی تو میں تمہیں یہ حکم نہ دیتا کہ اپنے بازوؤں کو اس سے ہٹا لو۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْكَبَائِرُ : الْقَنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ، وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللَّهِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَآكُلُ مَالِ السَّيِّئِ ظُلْمًا ، وَآكُلُ الرِّيزِ بَابَعْدَ اللَّيْسَةِ ، وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْيَجْرَةِ ، وَقَتْفُ الْمُحَصَّنَةِ ، وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّخِيفِ ، فَقِيلَ لَهُ : أَرَأَيْتَ ، الْمُزْتَكِبَ لِلْكَبِيرَةِ يَمُوتُ عَلَيْهَا ، أَتُخْرِجُهُ مِنَ الْإِيمَانِ ؟ وَإِنْ عُذِبَ بِهَا فَيَكُونُ عَذَابُهُ كَعَذَابِ الْمُشْرِكِينَ ، أَوَلَهُ انْقِطَاعُ ؟ قَالَ : يُخْرِجُ مِنَ الْإِسْلَامِ إِذَا زَعَمَ أَنَّهَا حَلَالٌ وَلِذَلِكَ يُعَذَّبُ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَإِنْ كَانَ مُعْتَرِفًا بِأَنَّهَا كَبِيرَةٌ وَهِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَأَنَّهُ يُعَذَّبُ عَلَيْهَا وَأَنَّهَا غَيْرُ حَلَالٍ ، فَإِنَّهُ مُعَذَّبٌ عَلَيْهَا وَهُوَ أَهْوَنُ عَذَابًا مِنَ الْأَوَّلِ وَيُخْرِجُهُ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَا يُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے گناہان کبیرہ میں یہ ، رحمت خدا سے ناامید ہونا ، راحت الہیہ سے مایوس ہونا ، عذاب خدا سے بے خوف ہونا ، بے گناہ کا قتل والدین کی نافرمانی ، ظلم سے مالِ یتیم کھانا ، سود کھانا اس کے حرمت ظاہر ہونے کے بعد بھی ہجرت کے بعد پھر بادیہ نشین بن جانا ، زینِ عفت مآب پر تہمت زنا لگانا ، لشکر سے بھاگ جانا ، حضرت سے کسی نے سوال کیا۔ کیا شرکاء ارتکاب کرنے والا اگر اسی حالت میں مر جائے تو کیا وہ ایمان سے خسارچ ہو جائے گا اور اس پر وہی عذاب ہے جو مشرکین کے لئے ہے یا انقطاع عذاب ہوگا فرمایا اگر اس کا خیال ہوگا کہ اس نے یہ فعل حلال کیلئے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اس کے لئے سخت سے سخت عذاب ہوگا اور اگر اس کا معترف ہوگا کہ اس نے گناہ کبیرہ کیا ہے اور فعل حرام کا مرتکب ہوا ہے اور وہ اس کے لئے حلال نہ تھا تو اس کا عذاب پہلے واسطے سے کم ہوگا مگر وہ ایمان سے خارج ہو جائے گا۔ اسلام سے خارج نہ ہوگا۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَمِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : إِذَا دَنَى الرَّجُلُ فَارَقَهُ رَوْحُ الْإِيمَانِ ؟ قَالَ : هُوَ قَوْلُهُ : هُوَ أَتَدْنُهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ، ذَاكَ الَّذِي يُفَارِقُهُ .

۱۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا۔ رسول اللہ کے اس قول کے خلاق ، جب کوئی زنا کرتا ہے تو روح ایمان اس سے جدا ہو جاتی ہے فرمایا قولِ باری کے متعلق ہے اور اس نے ان کی مدد کی اپنی روح سے یہی روح اس سے جدا ہو جاتی ہے

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : رَسَلْتُ مِنْهُ دُوحَ الْإِيمَانِ مَا دَامَ عَلَى بَطْنِهَا فَإِذَا نَزَلَ غَادَا الْإِيمَانُ قَالَ : قُلْتُ [لَهُ] : أَرَأَيْتَ إِنْ هَمَّ ؟ قَالَ : لَا أَرَأَيْتَ إِنْ هَمَّ أَنْ يَسْرِقَ انْقَطَعَ يَدُهُ ؟

۱۲ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تک مرد و عورت کے شکم پر رہے گا دوح ایمان اس سے دور رہے گی۔ ہاں جب وہ بغیر دوح ایمان کے جائے گا تو دوح ایمان عود کر آئے گی میں نے کہا اگر وہ قصد زنا رکھتا ہو تب بھی دوح ایمان جدا ہو جائے گا۔ فرمایا نہیں، کیا تو نہیں جانتا کہ سر ق کا ارادہ رکھنے والے کا ہاتھ قطع نہیں کیا جاتا۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُنَادِيَةَ بِنِ عَمَّارٍ ، عَنْ صَبَاحِ بْنِ سَيَابَةَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : لَا إِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا سَلْبَ الْإِيمَانِ مِنْهُ فَإِذَا قَامَ رَدَّ عَلَيْهِ ، قُلْتُ : فَإِنَّهُ إِذَا دَانَ يَعُودُ ؟ قَالَ : مَا أَكْثَرَ مَا يَهُمُّ أَنْ يَعُودَ ثُمَّ لَا يَعُودَ .

۱۳ راوی کہتے ہیں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ محمد بن عبدہ نے سوال کیا۔ زنا کرنے والا کیا اومن بہت ہے۔ فرمایا نہیں۔ جب وہ عورت کے شکم پر رہے گا ایمان سے دور رہے گا ہاں اگر باز رہے گا (توبہ کے بعد) اس کا ایمان لوٹ آئے گا اس نے پوچھا۔ اگر وہ زنا کی طرف پھر لوٹنے کا ارادہ کرے۔ فرمایا اگر ایسا ہوتا ہے کہ لوٹنے کا ارادہ کرتا ہے تو نہیں لوٹتا مطلب یہ ہے کہ صرف ارادہ پر سلب ایمان نہ ہوگا۔

۱۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُجْدَةَ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْكَبَائِرُ سَبْعَةٌ : مِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ الْمُتَعَمِّدُ ، وَالشِّرْكُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ ، وَأَكْلُ آيَةِ بَابِ الْبَيْتَةِ ، وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّخْفِ ، وَالشَّعْرُ بِبَعْدِ الْهَجْرَةِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ فَلَمَّا ، قَالَ : وَالشَّعْرُ بِ وَالشِّرْكُ وَاجِدٌ .

۱۴ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہا بڑی بات ہیں۔ عدا کسی بیگناہ مومن کا قتل کرنا، شرک باللہ، زنا عظیم، قتل النفس المتعمد، (۷۱) الشِّرْكُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَأَكْلُ آيَةِ بَابِ الْبَيْتَةِ، وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّخْفِ، وَالشَّعْرُ بِبَعْدِ الْهَجْرَةِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ فَلَمَّا، قَالَ : وَالشَّعْرُ بِ وَالشِّرْكُ وَاجِدٌ .

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو بَرْزَةَ : إِذَا دَعَا أَبُوهُ لَعَنَ أَبَاهُ وَالَّذِي إِذَا أَجَابَهُ ابْنُهُ بِضَرْبَةٍ .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یہ بھی گناہان کبیرہ سے کہ باپ بیٹے سے کچھ طلب کرے اور وہ اسے نہ دے اور بچہ آپ کو بڑ لکھ اور یہ بھی کہ جب بیٹا باپ کی خواہش پوری کرے تو باپ اسے مارے اور اس کی طاقت سے زیادہ مانگے

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَفَعَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَاوُدَ الْقَنْوَنِيِّ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ بُنَاتَةَ قَالَ : جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا نَسْأُزَعُمُو أَنَّ الْعَبْدَ لَا يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَأْكُلُ الزَّيْبَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْتَفِيكُ الدَّمَ الْحَرَامَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؛ فَقَدْ ثَقُلَ عَلَيَّ هَذَا وَحَرَجَ مِنْهُ صَدْرِي حِينَ أَزْعَمُ أَنَّ هَذَا الْعَبْدَ يُصَلِّي صَلَاتِي وَيَدْعُو دُعَائِي وَيُنَاكِحُنِي وَأَنَا كَيْفُهُ وَيُوَارِثُنِي وَأُورِثُهُ وَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ مِنْ أَجْلِ ذَنْبٍ يَسِيرٍ أَصَابَهُ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَالَّذِي لَيْلٌ عَلَيْهِ كِتَابُ اللَّهِ :

خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّاسَ عَلَى ثَلَاثِ طَبَقَاتٍ وَأَنْزَلَهُمْ ثَلَاثَ مَنَازِلَ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكِتَابِ : وَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشَاقِمَةِ وَالسَّابِقُونَ ، فَأَمَّا مَا ذَكَرَ مِنْ أَمْرِ السَّابِقِينَ فَأَمْرُهُمْ أَنِّي أَنبِيَاءُ مُرْسَلُونَ وَغَيْرُ مُرْسَلِينَ ، جَعَلَ اللَّهُ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَزْوَاجٍ : رُوحَ الْقُدُسِ وَرُوحَ الْإِيمَانِ وَرُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهَوَةِ وَرُوحَ الْبَدَنِ ، فِرُوحُ الْقُدُسِ بَعِيثُ أَنْبِيَاءِ مُرْسَلِينَ وَغَيْرِ مُرْسَلِينَ وَبِهَا عَلِمُوا الْأَشْيَاءَ وَرُوحُ الْإِيمَانِ عَبْدُ اللَّهِ وَلَمْ يُشِرْ كَوَايِدَ شَيْءٍ وَرُوحُ الْقُوَّةِ جَاهِدُوا عَدُوَّهُمْ وَغَالِبُوا مَعَاشَهُمْ وَرُوحُ الشَّهَوَةِ أَصَابُوا الذَّهْدَ الطَّعَامَ وَنَكَحُوا الْحَلَالَ مِنْ شَبَابِ النِّسَاءِ ، وَرُوحُ الْبَدَنِ دَبَّتُوا وَدَرَجُوا قَهْلًا مَغْفُورٌ لَهُمْ مَغْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ثُمَّ قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « ذَلِكَ الرَّسُولُ قَضَلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ، ثُمَّ قَالَ : فِي جَمَاعَتِهِمْ ذُو أَيْدِهِمْ بِرُوحٍ مِنْهُ يَقُولُ : أَكْرَمَهُمْ بِهَا فَقَضَلْنَا عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ ، قَهْلًا مَغْفُورٌ لَهُمْ مَغْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ .

ثُمَّ ذَكَرَ أَصْحَابَ الْمَيْمَنَةِ وَهُمْ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا بِأَعْيَانِهِمْ ، جَعَلَ اللَّهُ فِيهِمْ أَرْبَعَةَ أَزْوَاجٍ : رُوحَ الْإِيمَانِ وَرُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهَوَةِ وَرُوحَ الْبَدَنِ ، فَلَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَسْتَكْمِلُ هَذِهِ الْأَزْوَاجَ الْأَرْبَعَةَ حَتَّى تَأْتِي عَلَيْهِ خَالَاتٌ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذِهِ الْخَالَاتُ ؟ فَقَالَ : أَشَاءُ وَلَا أَمْنٌ فَهُوَ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَدْنَى الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَقْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا فَهَذَا يَنْتَقِصُ مِنْهُ جَمِيعُ الْأَزْوَاجِ وَلَيْسَ بِالَّذِي يُخْرُجُ مِنْ دِينِ اللَّهِ لِأَنَّ الْغَائِلَ بِهِ نَدَاهُ إِلَى أَدْنَى عُمُرِهِ فَهُوَ لَا يَعْرِفُ

لِلصَّلَاةِ وَقَنَاءِ وَلَا يَسْتَطِيعُ التَّهَجُّدَ بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ وَلَا الْبِقِيَامِ فِي الصَّغَرِ مَعَ النَّاسِ قَهْدًا تُقْضَانِ مِنْ رُوحِ الْإِيمَانِ وَلَيْسَ يَصْرُهُ شَيْئًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْقُصُ مِنْهُ رُوحُ الْقُوَّةِ فَلَا يَسْتَطِيعُ جِهَادَ عَدُوِّهِ وَلَا يَسْتَطِيعُ مَلَبَّ الْمَعْشَقَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْقُصُ مِنْهُ رُوحُ الشَّهْوَةِ فَلَوْ مَرَّ بِهِ أَصْبَحُ بَنَاتِ آدَمَ لَمْ يَحِجَّ إِلَيْهَا وَلَمْ يَقُمْ وَتَبَقِيَ رُوحُ الْبَدَنِ فِيهِ فَهُوَ يَنْدُبُ وَيَنْدُجُ حَتَّى يَأْتِيَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ قَهْدًا الْخَالُ خَيْرٌ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَوَّ النَّفَاعِلُ بِهِ وَقَدْ تَأْتِي عَلَيْهِ خَالَاتٌ فِي قُوَّتِهِ وَشَبَابِهِ فَيَهْمُ بِالْخَطِيئَةِ فَيُشْجِعُهُ رُوحُ الْقُوَّةِ وَيَزِيئُهُ لَهَ رُوحُ الشَّهْوَةِ وَيَقْوِدُهُ رُوحُ الْبَدَنِ حَتَّى تَوْقِعَهُ فِي الْخَطِيئَةِ فَإِذَا لَامَسَهَا تَقْصُرُ مِنَ الْإِيمَانِ وَتَقْصُرُ مِنْهُ فَلَيْسَ يَعُودُ فِيهِ حَتَّى يَتُوبَ ، فَإِذَا تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنْ غَادَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ نَارَ جَهَنَّمَ .

فَأَمَّا أَصْحَابُ الْمَشَاغِبِ فَهُمْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ» يَعْرِفُونَ عَقْدًا وَالْوَلَايَةَ فِي الثَّوَلَةِ وَالْإِنْجِيلَ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ «وَإِنْ فَرَّقَا مِنْهُمْ لِيَكُنْمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ» «الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ» (أَنَّكَ الرَّسُولُ إِلَيْهِمْ) فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُفْتَرِينَ، فَلَمَّا جَحَدُوا مَا عَرَفُوا ابْتَلَاهُمُ [اللَّهُ] بِذَلِكَ فَسَلِبَهُمُ رُوحَ الْإِيمَانِ وَ أَسْكَنَ آبَاءَهُمْ ثَلَاثَةَ أَزْوَاجٍ رُوحُ الْقُوَّةِ وَرُوحُ الشَّهْوَةِ وَرُوحُ الْبَدَنِ ، ثُمَّ أَصَافَهُمْ إِلَى الْأَنْعَامِ، فَقَالَ: «إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ» لِأَنَّ الذَّابَّةَ إِنَّمَا تَحْمِلُ بِرُوحِ الْقُوَّةِ وَتَعْتَلِفُ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ وَتَسِيرُ بِرُوحِ الْبَدَنِ، فَقَالَ [لَهُ] السَّائِلُ : أَحْيَيْتَ قَلْبِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ .

۱۶۔ اصبح بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک شخص امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا بعض لوگوں کا یہ گمان ہے کہ ایک بندہ زنا نہیں کرتا اور وہ مومن ہے چوری نہیں کرتا اور وہ مومن ہے شراب نہیں پیتا اور وہ مومن ہے سود نہیں کھاتا اور وہ مومن ہے ناخن کسی کو قتل نہیں کرتا اور وہ مومن ہے، مجھ سے یہ بیان کیا گیا اور میرے سینے پر تنگی واقع ہوئی جب میں نے یہ گمان کیا کہ یہ شخص میری طرح نماز بھی پڑھتا ہے اور میری طرح دین حق کی دعوت بھی دیتا ہے اور میرے اور اس کے درمیان مناکحت اور میراث بھی درست ہے لیکن یہی شخص تھوڑا سا گناہ کرنے پر ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور اس پر دلیل یہ آیت ہے دَاہِنِیْ طَرَفَ الدَّائِیْے اور بَايِنِ طَرَفَ الدَّائِیْے سبقت کرنے والے (روز قیامت ہوں گے) وہ سابقین جن کا ذکر ہے انبیاء و مرسلین اور غیر مرسلین ہیں اللہ نے ان میں پانچ درجے پیدا کی ہیں :- روحِ قدس ، روحِ ایمان ، روحِ قوت ، روحِ شہوت اور روحِ بدن ، روحِ قدس کے لئے انبیاء مرسلین و غیر مرسلین مبعوث ہوئے اور اس کی وجہ سے ان کو علمِ اشیاء حاصل ہوئی اور روحِ ایمان سے انھوں نے اللہ کی عبادت کی اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیا اور روحِ قوت سے انھوں نے جہاد کیا اپنے دشمنوں سے اور روحِ بدن سے انھوں نے معاش حاصل کی اور

روح شہوت سے لذت طعام حاصل کی اور بطریق حلال غور توں سے نکل گیا اور روح بدن سے چلے پھرے۔ پس یہ عند اللہ مغفور  
 ہیں اور ان کی فرو گذاشتوں سے درگذر کی گئی ہے۔ خدا نے فرمایا ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی اور جب یہ اللہ نے کلام کیا اور  
 بعض کے درجات بلند کئے اور عیسیٰ بن مریم کو معجزات دیئے اور روح القدس سے ان کی تائید کی اور ایک گروہ کے لئے کہا۔ ہم نے  
 اس کی تائید اپنی روح سے کی، خدا فرماتا ہے کہ اس نے ان کو مکرم کیا اور دوسروں پر ان کو فضیلت دی، یہ وہ گروہ ہے جو  
 عند اللہ مغفور ہے اور جس کی فرو گذاشتوں سے درگذر کی جاتی ہے اس کے بعد خدا نے داہنی طرف والوں کا ذکر کیا ہے یہ باطنی  
 اپنی ذاتوں کے سچے مومنین ہوں گے ان میں خدا نے چار دوسریں قرار دی ہیں روح ایمان، روح قوت، روح شہوت اور روح  
 بدن، عہدہ خدا ان چاروں کی تکمیل میں رہتا ہے جب تک حالات نہ بدلیں۔ اس شخص نے کہا حالات بدلنے کی کیا صورت ہوتی ہے  
 فرمایا پہلی صورت کے متعلق خدا فرماتا ہے بعض اپنی عمر کے پست تر حصہ تک پہنچتے ہیں تاکہ وہ جلنے کے بعد سب کچھ بھول جائیں  
 اس عمر میں تمام روجوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے لیکن باوجود اس کی کہ وہ دین خدا سے خارج نہیں ہوتا کیونکہ یہ کمزوری خدا کی طرف  
 سے دی ہوئی ہوتی ہے جو زوال عمر کی طرف اس کو لے جاتا ہے زیادہ بڑھا ہو کر نہ تو وہ نماز کا وقت جانتا ہے اور نہ رات اور دن  
 میں سنت نمازوں کا، نہ جماعت میں لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہے نہ نقصان روح ایمان ہے لیکن اس سے اس کو نقصان  
 نہیں پہنچتا اور بعض کی ان میں روح قوت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے وہ دشمن سے جہاد نہیں کر سکتا اور کسب معاش سے قاصر  
 رہتا ہے۔ بعض کی روح شہوت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے وہ حنین سے حنین عورت کی طرف توجہ نہیں کرتا نہ کھڑے ہونے پر قدرت  
 رکھتا ہے صرف روح بدن اس میں کام کرتی ہے جس سے وہ چلتا پھرتا ہے یہاں تک کہ موت کا فرشتہ اس تک پہنچ جاتا ہے یہ حالات  
 انسان کے لئے بہتر ہوتے ہیں۔ کیونکہ کمزور دیر ان اللہ کی طرف سے دی ہوئی ہوتی ہیں۔ لیکن ایسے حالات بھی پیش آتے ہیں کہ انسان کے بدن  
 میں قوت بھی ہوتی ہے اور عالم شباب بھی لیکن ایسی حالت میں بھی وہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے جب مکر گزرتا ہے تو اس کے ایمان  
 میں نقصان پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اس سے خارج ہو جاتا ہے اور جب تک توبہ نہیں کرتا۔ ایمان اس کی طرف نہیں لوٹتا۔ جب توبہ  
 کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے اگر وہ عورت کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے نارجمہ میں داخل کر لے رہے بائیں طرف والے لوگ  
 تو وہ یہود و نصاریٰ ہیں جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب عبادی وہ رسول کو اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد  
 کو یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی ولایت کا ذکر توریت و انجیل میں ہے وہ اسے پڑھ کر حقیرت کی معرفت اسی  
 طرح حاصل کئے ہوئے ہیں جیسے اپنے گھروں میں اپنی اولاد کی پھر ان میں سے ایک گروہ نے حق بات کو چھپایا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ  
 رب کی طرف سے آنحضرتؐ کمان کی طرف رسولؐ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ پس تم انکار کرنے والے نہ بنو، جب انھوں نے معرفت کے بعد بھی  
 انکار کر دیا تو خدا نے ان کو اپنے عذاب میں مبتلا کر دیا اور روح ایمان کو ان سے سلب کر لیا اور ان کے ابدان میں تین رومیں رکھیں  
 روح قوت، روح شہوت اور روح بدن اور ان کو نسبت دی جو پاؤں سے اور نہ پایا۔ وہ جو پاؤں کی طرح ہیں۔ کیوں کہ  
 جو پائے روح قوت سے بوجھ اٹھاتے ہیں اور روح شہوت سے چراتے ہیں اور روح بدن سے چلتے پھرتے ہیں۔ جب

سائل نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے یہ جواب سنا تو کچھ لگا اے امیر المؤمنین آپ نے باذن خدا میرے مردہ قلب کو زندہ کر دیا

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : إِذَا رَزَأَ الرَّجُلُ جُلْمَهُ فَارَقَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : هُوَ مِثْلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [ : «وَلَا تَبْتَغُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ» ثُمَّ قَالَ : غَيْرَ هَذَا أَبَيْنُ مِنْهُ ، ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [ : «وَأَيَّدْتُمُ بِرُوحٍ مِنْهُ هُوَ الَّذِي فَارَقَهُ» .

۱۷۔ داؤد نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا، قول رسول اللہ کے متعلق کہ جب کوئی مرد زنا کرتا ہے تو اس سے روح ایمان سلب ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا یہ قول آنحضرت کا اس آیت کی خصل ہے۔ خوب سے کھینے کے وقت خراب تر ہے جو تمہیں مستحقوں کو دینے ہیں اپنے خرموں میں شامل کرنے کا قصد نہ کرو۔ اور اس سے زیادہ واضح آیت یہ ہے کہ خدا نے اپنی روح سے ان کی مدد کی۔ پس یہی روح ہے جو اس سے جدا ہو جاتی ہے۔

۱۸۔ يُونُسُ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ» الْكَبَائِرُ فَمَا يَوَالِهَا ، قَالَ : قُلْتُ : دَخَلَتِ الْكَبَائِرُ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ قَالَ : نَعَمْ .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا شرک کا گناہ نہیں بخشتا اور اس کے سوا جو گناہ ہو گا اے جسے چاہے گا بخش دے گا راوی کہتے ہیں نے پوچھا کیا اس استثناء میں کبائر داخل ہیں یعنی کبائر کو بخش دے گا۔ فرمایا۔ ہاں۔

۱۹۔ يُونُسُ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْكَبَائِرُ فِيهَا اسْتِثْنَاءٌ أَنْ يَغْفِرَ لِمَنْ يَشَاءُ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۱۹۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا گناہان کبیرہ میں سے کوئی گناہ بھی خدا جسے چاہے گا بخش دے گا۔ فرمایا ہاں۔

۲۰۔ يُونُسُ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «وَمَنْ يُوْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا» قَالَ : مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ وَاجْتِنَابُ الْكَبَائِرِ الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا النَّارَ .

۲۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی اس سے مراد ہے امام کی

معرفت اور ان گناہانِ کبیرہ سے اجتناب، جس کے کرنے پر اللہ نے دوزخ کو واجب کیا ہے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : الْكَبَائِرُ تُخْرِجُ مِنَ الْإِيمَانِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَمَادُونُ الْكَبَائِرِ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَزِيهِ الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا کیا گناہانِ کبیرہ ایمان سے خارج کر دیتے ہیں فرمایا ہاں۔ اور کبار کے علاوہ رسول اللہ نے فرمایا۔ زنا۔ نہیں کرتا کوئی زنا کرنے والا۔ درآں حالیکہ وہ مومن ہو اور چوری نہیں کرتا چور درآں حالیکہ وہ مومن ہو۔

۲۲۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الرِّثَابِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ : دَخَلَ ابْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرَ وَغَمَزَ وَبُنْ جَذَ . وَأَخْبَرَهُمَا أَبُو حَنِيفَةَ . عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَتَنَكَّلَمَ ابْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرَ فَقَالَ : إِنَّا لَا نُخْرِجُ أَهْلَ دَعْوَتِنَا وَأَهْلَ مِلَّتِنَا مِنَ الْإِيمَانِ فِي الْمَعَاصِي وَالذُّنُوبِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَا ابْنَ قَيْسٍ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ قَالَ : لَا يَزِيهِ الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ حَيْثُ شِئْتُمْ .

۲۲۔ قیس بن قیس اور عمرو بن ذر اور میرا خیال ہے کہ ابو حنیفہ بھی امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آئے۔ ابنِ قیس نے کہا ہم نہیں خارج ہوتے دین سے دینے والی جماعت سے اور اہل ایمان کے گروہ سے در صورت گناہ کرنے کے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابنِ قیس رسول اللہ تو یہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی مومن ہے وہ نہ زنا کرتا ہے اور نہ چوری کرتا ہے پس تو اور تیرے ساتھی جو راہ پا ہوا اختیار کرو۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّانٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَرْتَكِبُ الْكَبِيرَةَ مِنَ الْكَبَائِرِ فَيَمُوتُ ، هَلْ يُخْرِجُهُ ذَلِكَ مِنَ الْإِسْلَامِ ؟ وَإِنْ عَذِبَ كَانَ عَذَابُهُ كَعَذَابِ الْمُشِيرِ كَيْفَ أَمَّ لَهُ مَدَّةُ عَوَاقِلِطٍ ؟ فَقَالَ : مَنْ ارْتَكَبَ كَبِيرَةً مِنَ الْكَبَائِرِ فَزَعَمَ أَنَّهَا حَلَالٌ آخَرُجَهُ ذَلِكَ مِنَ الْإِسْلَامِ وَعَذِبَ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَإِنْ كَانَ مُعْتَرِفًا أَنَّهُ أَذْنَبَ وَمَاتَ عَلَيْهِ آخَرُجَهُ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَمْ يُخْرِجْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ وَكَانَ عَذَابُهُ أَهْوَنَ مِنْ عَذَابِ الْآوِلِ .

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو کسی گناہِ کبیرہ کا

مرکب ہوا اور اسی حالت میں وہ مر گیا ہو۔ آیا وہ اسلام سے خارج ہو گیا یا نہیں اور اس پر دہی غراب ہو گا جو مشرک کے لئے ہے یا کچھ مدت کے بعد منقطع ہو جائے گا تو کیا اگر وہ مرکب گناہ اس خیال کے ساتھ مباح ہے کہ وہ فعل حلال کر رہا ہے تو اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اس کے لئے سخت عذاب ہو گا اور اگر اس کا اقرار کرے گا کہ اس نے گناہ کیا ہے اور اس حالت میں مر جائے گا تو ایمان سے خارج ہو جائے گا مگر اسلام سے خارج نہ ہو گا اور اس پر عذاب پہلے شخص سے کم ہو گا

۲۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : دَخَلَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَلَمَّا سَلَّمَ وَجَلَسَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ» ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا اسْتَكْمَكَ ؟ قَالَ : أُحِبُّ أَنْ أَعْرِفَ الْكَبَائِرَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : فَقَالَ : تَعْمُرُ عَمْرُو أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ إِلَّا شَرُّكَ بِاللَّهِ ، يَقُولُ اللَّهُ : «وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» وَبَعَثَهُ الْإِيمَانُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّهُ لَا يَأْتِيَنَّ مِنَ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ» ثُمَّ الْأَمْنُ لَيْسَ بِاللَّهِ ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ» وَمِنْهَا عَقُوبُ الْوَالِدِينَ لِأَنَّ اللَّهَ سُخَّاهُ جَعَلَ الْمَائِي حَبَارَاشِيئًا وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَجَزَاءُ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ....» إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ، وَقَدْ تُفْهِمُ الْمُحْصَو ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «لِيُنَوِّفِيَ الَّذِينَ نَبَاؤُ الْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ» وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا» أَوْ الْفِرَارُ مِنَ الرَّحْبِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يُؤْمَرْ بِدُبْرَةٍ الْأَمْتَحَرِ فَالْقِتَالِ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِتْنَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِقَسَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَنَفْسُ الْمَصْبُورِ» وَأَكْلُ الرِّبَا لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ» وَالنَّحْرُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقٍ» وَالزَّهْوُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا» وَالْيَمِينُ الْقَمُوسُ الْفَاجِرَةُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ» وَالْعُلُوقُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَقْلُوبَاتٍ يَمَاعِلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَمَّعَ الزَّكَاةَ الْمَقْرُوسَةَ» لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَتَكُونُ بِهَا جَبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ» وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَكِفَانُ الشَّهَادَةِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ» وَشَرْبُ الْخَمْرِ لِأَنَّ اللَّهَ



عَزَّ وَجَلَّ نَهَى عَنْهَا كَمَا نَهَى عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَتَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعِدِّاً أَوْثَاناً مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ، لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعِدِّاً أَفْقَدَ بَرِيءٌ مِنْ ذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَتَقَعُ الْعَهْدُ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «وَأُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ» قَالَ: فَخَرَجَ عَمْرُوهُ لَمْ يَرَ أَحَدًا مِنْ بَنِيهِ وَهُوَ يَقُولُ: هَلْكَ مَنْ قَالَ بِرَأْيِهِ وَنَارَعَكُمْ فِي الْفَضْلِ وَالْعِلْمِ.

۲۲۷ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ میں نے اپنے باپ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ عمرو بن عبدیہ ایک روز امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا، سلام کیا اور بیٹھا اور یہ آیت پڑھی الذین . . . . . والفواحش اور چُپ ہو گیا۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ کتابِ خدا سے کبائر بیان فرمائیں۔ فرمایا سن لے عمرو سب سے بڑا گناہ شرک بالشر ہے خدا نے فرمایا ہے جس نے خدا کا شرک کیا تو خدا کا شرک کیا۔ جنت اس پر حرام ہے اس کے بعد رحمتِ خدا سے مایوسی ہے جیسا کہ فرماتا ہے کافروں کے سوا کوئی رحمتِ خدا سے مایوس نہیں ہوتا۔ مگر کافر لوگ۔ اس کے بعد عذابِ خدا سے مایوسی ہے فرماتا ہے خدا کے عذاب سے بے خوف نہیں ہوتا مگر خسارہ پانے والے لوگ، اور ان کبار میں والدین کی نافرمانی ہے کیوں کہ خدا نے نافرمان کو جبار و شقی فرمایا ہے اور ناحق کسی کو قتل کرنا کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور زنِ مفیض پر تہمت زنا لگانا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے اور مالِ تیرم کا کھانا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم کی آگ بنائیں گے اور جہاد سے فرار خدا فرماتا ہے جو کوئی اس وقت پشت پھیرے گا سوئے گا اور جہنم کے لئے جیے زندہ وغیرہ کی درستی یا کسی گروہ میں شامل ہونے کے لئے، تو وہ غضبِ خدا میں آگیا اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہے اور بُری جگہ ہے اور سود کھانا۔ خدا فرماتا ہے جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جیسے کسی شیطان نے چھو کر لاکھڑا دیا ہو اور جادو ہے خدا فرماتا ہے کہ انھوں نے جان لیا کہ انھوں نے ایسا سنا کیا جس سے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور زلت ہے۔ خدا فرماتا ہے اس گناہ کے کرنے والے کے لئے روز قیامت دو گنا عذاب ہے اور وہ اس میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا اور نقصانِ رساں جھوٹی قسم کھانا خدا فرماتا ہے وہ اللہ سے وعدہ خلافی کر کے اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا سا فائدہ حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور خیانتِ سرِ قلم غیبت میں قبل تقسیم خدا فرماتا ہے وہی مال اس کے ساتھ قیامت میں لایا جائے گا اور مغرور نہ زکوٰۃ نہ دینا۔ خدا فرماتا ہے کہ ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پشتیں اس مال سے داغی جائیں گی اور جھوٹی گواہی دینا اور سچی گواہی چھپانا۔

خدا فرماتا ہے جو اسے چھپائے گا تو اس کا دل گنہگار قرار پائے گا اور شراب کا پینا خدا نے اس سے اسی طرح منع کیا ہے جس طرح بت پرستی سے باہر نک نماز سے قصداً یا ہر اس شے کے ترک سے جسے اللہ نے فرض کیا ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے عمدتاً نماز کو ترک کیا اللہ اور رسول کی ذمہ داری سے الگ ہو گیا اور وعدہ کا توڑنا قطع رحم کرنا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں کے لئے لعنت ہے اور بُرا ٹھکانہ ہے۔

یہ سن کر عرب بن عبید وہاں منیوں کے ساتھ دو تار ہوا نکلا اور کہتا جاتا تھا۔ ہلاک ہوا وہ جس نے اپنی ملنے سے حکم لگایا اور آپ سے فضل و علم میں جھگڑا ہو گیا۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ کبار کا لفظ صرف ایک دوسرے کا نسبت تو ضیح ہے۔ کے لحاظ سے ہے ورنہ ہر وہ فعل جس سے خدا و رسول نے روکنا ہے اس کا بجا لانا گناہ کبیرہ ہے بلکہ سزا کسی گناہ کو مغیرہ یا کبیرہ کہہ دیا جاتا ہے ورنہ حقیقت میں سب کبیرہ ہیں۔

## دوسواکتا لیسواں باب

### گناہوں کو حقیر سمجھنا

(باب) ۲۲۱

(استغفار الذنب)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ شاذَانَ ، جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي اسْمَاءَ زَيْدٍ الشَّحَامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوبِ فَإِنَّهَا لَا تُغْفَرُ ، قُلْتُ : وَمَا الْمُحَقَّرَاتُ ؟ قَالَ : الرَّجُلُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَقُولُ : طَوْبِي لِي لَوْلَمْ يَكُنْ لِي غَيْرُ ذَلِكَ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے گناہوں کے حقیر سمجھنے سے بچو کیونکہ وہ بخشاز جائے گا۔ میں نے کہا حقیر سمجھنے سے کیا مراد ہے فرمایا ایک شخص گناہ کرے اور کہے بہتر ہوا۔ میرے لئے کہ اس کے علاوہ دوسرا نہ ہو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَسْتَكْبِرُوا كَثِيرَ الْخَيْرِ وَلَا تَسْتَقِلُّوا قَلِيلَ الذُّنُوبِ ، فَإِنَّ قَلِيلَ الذُّنُوبِ يَجْتَنِعُ حَتَّى يَكُونَ كَثِيرًا وَخَافُوا اللَّهَ فِي السِّرِّ حَتَّى يُعْطُوا مِنْ أَنْفُسِكُمْ النَّصَفَ .

۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ اپنی نیکیوں کو زیادہ نہ سمجھو اور اپنے گناہوں کو کم نہ جانو تو تھوڑے تھوڑے گناہ مل کر بہت ہو جاتے ہیں اور اللہ سے ڈرو پور شیدہ گناہ کرنے میں یعنی لوگوں کے خوف سے تو چھپ کر گناہ کرتے ہو اللہ سے نہیں ڈرتے

اس صورت میں انصاف کھو بیٹھو گے۔

۳ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَلِ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ وَالْحَجَّالِ جَمِيعًا ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ بِأَرْضٍ قَرِئًا ، فَقَالَ لَا تُحَادُّوا ، ائْتُوا بِحَطَبٍ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ بِأَرْضٍ قَرِئًا مَا بَيْنَهُمْ حَطَبٌ قَالَ : فَلْيَأْتِ كُلُّ إِنْسَانٍ بِمَا قَدَّرَ عَلَيْهِ ، فَبَجَاؤُا وَيَدٍ حَتَّى رَمَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ ، بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : هَكَذَا تَبْتِغُ الدُّنُوبَ ، ثُمَّ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الدُّنُوبِ ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ ظَالِيًا ، أَلَا وَإِنَّ ظَالِيَهَا يَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَأَخَّرَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کا گذر ایک ایسی سرزمین پر سے ہوا جو درختوں سے خالی تھی آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا لکڑیاں جمع کرو۔ انھوں نے کہا حضور یہاں درخت نہیں ہیں فرمایا جس کو چاہی لکڑیاں ملیں لے آئے وہ لائے اور ایک جگہ ڈھیر لگا دیا اور فرمایا اسی طرح گناہ رفتہ رفتہ جمع ہوتے ہیں پھر فرمایا چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی حقیقتہً سمجھو کیوں کہ ہر گناہ کا بانہ برس کرنے والا ہے اور وہ لکھتا ہے ہر وہ عمل جو جس نے کیا ہے اور ہر وہ نشان جو جس نے چھوڑا ہے اور ہم نے ہر شے کا احصاء امام مبین میں کر دیا ہے۔

## دوسویا لیسواں باب

### گناہوں پر اصرار

((باب)) ۲۲۲

«(الْإِصْرَارُ عَلَى الذَّنْبِ)»

إِمْدَادٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّهْشَبِيِّ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ الْقَنْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لِأَصْفِيرَةٍ مَعَ الْإِصْرَارِ ، وَلَا كَبِيرَةٍ مَعَ الْإِسْتِغْفَارِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو ان بار بار کئے جلتے تو چھوڑنا نہیں رہتا اور

اگر خدا سے قوی نہ ہو تو یہ کس قدر بڑا عذاب ہو جاتا ہے۔

۱۔ اَبُو عَلِيٍّ الْأَشْجَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَمْ يُشِرُُّوا عَلَيَّ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ» قَالَ : الْإِصْرُ إِذَا تَوَلَّى يَدَبُ الذَّنْبِ فَارْتَضَى اللَّهُ وَلَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِتَوْبَةٍ فَذَلِكَ الْإِصْرُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق۔ انھوں نے جو کیا تھا اس پر اصرار نہ کیا دراصل ایسا کہ وہ جانتے ہیں فرمایا اصرار کے معنی یہ ہیں کہ انسان گناہ کرے اور خدا سے استغفار نہ کرے اور توبہ کا ذکر بھی زبان پر نہ لائے اسی کا نام اصرار ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ طَاعَتِهِ عَلَى الْإِصْرِ إِلَّا عَلَى شَيْءٍ مِنْ مَعَاصِيهِ .

۲۔ ابوجعفر سے روای ہے کہ میں نے حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ خدا اپنے اطاعت میں کوئی شے اس شخص سے قبول نہیں کرتا جو گناہوں میں گناہ پر توبہ نہ کرے۔ اور اس کا ٹکرا کر تار ہے۔

## دوسو بیستالیسواں باب

### کفر کے اصول اور ارکان

(باب ۲۴۳)

۵ (فِي أُصُولِ الْكُفْرِ وَآرْطَانِهِ)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أُصُولُ الْكُفْرِ ثَلَاثَةٌ : الْيَرْمُ ، وَالْإِسْتِكْبَارُ ، وَالْحَسَدُ ، فَأَمَّا الْيَرْمُ فَإِنَّ آدَمَ عليه السلام حِينَ لَبِثَ مِنَ الشَّجَرَةِ سَمِعَهُ الْيَرْمُ عَلَى أَنْ أَكَلَ مِنْهَا وَأَمَّا الْإِسْتِكْبَارُ فَأَبْلِسُ حِينَ أَمَرَ بِالسُّجُودِ لِآدَمَ قَائِلًا : وَأَمَّا الْحَسَدُ فَأَبْنَى آدَمَ حِينَ قَتَلَ أَحَدَهُمَا سَاحِبُهُ .

۱۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے اصول کفر تین ہیں۔ حرم تکبر کرنا اور حسد کرنا، حرم ہی تو تھی جس نے شجرہ منورہ سے

آدم کو کھانے پر آمادہ کر دیا۔ حالانکہ خدا نے اس سے روکا تھا اور تکبر ہی تو تھا جس نے ابلیس کو سجدہ آدم سے روکا تھا اور حسد ہی تو تھا جس نے قابیل فرزند آدم کو اپنے بھائی ہابیل قتل پر آمادہ کیا۔

**توضیح :-** اصولی کفر سے مراد یہ ہے کہ بعض اوقات وہ سبب کفر بن جاتا ہے کفر کے بہت سے معنی ہیں ایک یہ کہ خدا کی ربوبیت سے انکار کیا جائے یا اس کی صفات میں دوسروں کو شریک کیا جائے اور بعض اوقات نافرمانی خدا اور رسول کو بھی کفر کہا جاتا ہے کبھی اس کا اطلاق کفرانِ نعمت الہی پر بھی ہوتا ہے اسی کی ایک کمتر صورت ترکِ اولیٰ ہے پس یہی حرم بعض اوقات ترکِ اولیٰ کی داعی بن جاتی ہے اور جب بڑھ جاتی ہے تو انسان گناہانِ صغیرہ و کبیرہ کا مرتکب ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ وجود خدا سے انکار کر جاتا ہے یا کسی کو اس کا شریک بنا دیتا ہے پس آدم میں حرم کی وہ ہلکی سی صورت تھی جو ترکِ اولیٰ کا باعث ہوئی پھر ان کی اولاد میں اس کا زور بڑھتا ہی گیا یہاں تک کہ وہ مشرک اور محمد تک ہو گئے اسی لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ وہ اصل کفر ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ ابْنِ اَبِيهِمْ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ التَّسْكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اَرْكَانُ الْكُفْرِ اَرْبَعَةٌ : الرِّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ وَالسَّخَطُ وَالْفَضَبُ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ارکان کفر چار ہیں۔ متاع دنیا کی طرف رغبت اور زوال متاع دنیا کا خوف اور امام برحق سے ناراض ہونا اور آخر ضلالت کی محبت میں ان پر غصہ کرنا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ نَوْجِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ إِلَهْقَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : إِنْ أَوْلَى لِمَا عَصَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِوَيْتٍ : حُبُّ الدُّنْيَا ، وَحُبُّ الرَّيَاسَةِ ، وَحُبُّ الطَّعَامِ ، وَحُبُّ النَّوْمِ ، وَحُبُّ الرَّاحَةِ وَحُبُّ الشَّوَاءِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا کی سب سے پہلے نافرمانی کرنے والی چھ چیزیں ہیں دنیا کی محبت ، ریاست کی محبت ، کھانے کی محبت ، سونے کی محبت ، راحت کی محبت ، اور عورت کی محبت۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَمَى الْأَعْمَالِ أَنْفُسُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ :

الْشِّرْكَ بِاللَّهِ ، قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : قَطِيعَةُ الشَّرْحِمْ قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : الْأَمْرُ بِالْمَنْكَرِ  
وَالنَّهْيُ عَنِ الْمَعْرُوفِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بنی خثعم میں سے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا کے  
نزدیک کرنا سائل سب سے زیادہ بڑا ہے فرمایا شرک باللہ اس نے کہا اس کے بعد فرمایا قطع رحم اس نے پوچھا پھر فرمایا امر منکر  
لا حکم دینا اور نیک سے شیع کرنا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يَزِيدَ الصَّافِيِّ  
قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : رَجُلٌ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ إِنْ حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِنْ وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِنْ  
أُتْمِنَ خَانَ ، سَأَلْتُهُ ، قَالَ : هِيَ آدَنَى الْمَنَازِلِ مِنَ الْكُفْرِ وَلَيْسَ بِكَافِرٍ .

۵۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص شیعوں پر ہے لیکن جب کہتا ہے جھوٹ اور  
وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا اور دامن بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے اس کا درجہ کیلئے فرمایا یہ کفر کی ادنیٰ منزلت ہے ایسا  
شخص کافر نہیں ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مِنْ عَلَامَاتِ الشَّقَاءِ جُمُودُ الْعَيْنِ وَقَسْوَةُ الْقَلْبِ وَشِدَّةُ الْحَرَمِ فِي مَلَبِ  
الدُّنْيَا وَالْأَصْرَارُ عَلَى الذَّنْبِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا شقاوت کی نشانیاں ہیں آنکھ کا خشک ہونا ایسے نہ رونا ،  
دل کا سخت ہونا ، طلب دنیا کی انتہائی حرص اور گناہ پر اصرار۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الثُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ  
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : حَتَلَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ فَقَالَ : الْأَخِيرُ كُمْ بِبِشَارِكُمْ ؟ قَالُوا :  
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : الَّذِي يَمْنَعُ رِفْدَهُ وَيَضْرِبُ عَبْدَهُ وَيَتَزَوَّدُ وَحْدَهُ ، فَلْتَنُوا أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ  
خَلْقًا هَوَشَرًا مِنْ هَذَا .

تَمَّ قَالَ : الْأَخِيرُ كُمْ يَمْنَعُ هَوَشَرًا مِنْ ذَلِكَ ؟ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : الَّذِي لَا يُرْجَى  
خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ فَلْتَنُوا أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقًا هَوَشَرًا مِنْ هَذَا .

ثُمَّ قَالَ: أَلَا خَيْرٌ كُمْ بِمَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّ الْمُتَقَبِّحِينَ الْمُتَقَبِّحِينَ  
الَّذِي إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَنَهُمْ وَإِذَا ذُكِرُوا لَعَنُوهُ.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم میں بدترین  
انسان کو کہنے لگوں گا کہ جسے رسول اللہ ﷺ نے بدترین انسان قرار دیا ہے، اپنے غلام کو مارے اور تنہا کھائے لوگوں  
نے سمجھا کہ خدا نے اس سے بدترین انسان پیدا ہی نہیں کیا۔ پھر فرمایا کیا میں اس سے بھی بدتر آدمی کو بتاؤں لوگوں نے کہا ضرور  
فرمایا وہ شخص کفار اور لعن کرنے والا کہ جب مومن کا اس کے سامنے ذکر کیا جائے تو ان پر لعن کیسے اور جب اس کا ذکر لوگوں کے سامنے  
ہو تو وہ اس پر لعن کریں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ  
أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَإِنْ مَاتَ وَصَلَّى وَرَمَعَ أَنَّهُ  
مُسْلِمٌ : مَنْ إِذَا اتَّخَذَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي كِتَابِهِ :  
«إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ» وَقَالَ : «أَنْ لَسْتُ أَفْعَلُ بِإِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ» وَفِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَذْكُرُ  
فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا»

۸۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین باتیں جس میں ہوں گی وہ منافق ہے چاہے روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان  
سمجھے۔ اول جرات میں خیانت کرے ، دوسرے وعدہ خلافی کرے ، تیسرے جب بولے کھوٹ ، اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا  
ہے اللہ خائفوں کو دوست نہیں رکھتا اور فرمایا ہے اگر کافرین سے ہے تو اللہ کی اس پراخت اور فرمانا ہے اے رسول  
کتاب میں ذکر واسمعیل کا جو اپنے وعدے کا سچا اور رسول نبی تھا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَلَا خَيْرٌ كُمْ بِأَعْدٍ مِثْلِي قَبِيًّا؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ :  
الْفَاجِسُ الْمُتَقَبِّحُ الْبَذِيءُ الْبَحْلُ الْمُخْتَالُ الْحَقُودُ الْحَسُودُ الْفَاسِي الْقَلْبُ . الْبَعْدُ مِنْ كُنَّ خَيْرٌ  
يُرْجَى ، غَيْرُ الْمَأْمُونِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُشْكِي .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم میں تمہیں بتاؤں کہ مجھ سے اڑوے شباہت  
سب سے زیادہ دور کون ہے لوگوں نے کہا ضرور رسول اللہ ﷺ فرمایا۔ گلیا را ، بے حیا ، بد زبان ، بخیل ، اتر کر چلنے والا  
(یا حیلہ باز اگر یہ نفی محال ہے) کینہ توز ، رشک کرنے والا ، قس القلب ، ہر نیکی سے دور ، ہر شے میں شک و پناہ

اس سے بے خوف ہو کر نیکی کی امید رکھنے والا۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، رَفَعَهُ إِلَى سَلْمَانَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلَاكَ عَبْدٍ نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاةَ ، فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاةَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مَخُونًا فَإِذَا كَانَ خَائِنًا مَخُونًا نَزَعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ ، فَإِذَا نَزَعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا فَقْطًا غَلِيظًا ، فَإِذَا كَانَ فَقْطًا غَلِيظًا نَزَعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْأَيْمَانِ ، فَإِذَا نَزَعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْأَيْمَانِ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا شَيْطَانًا مَلْعُونًا .

۱۰۔ علی بن اسباط نے اس روایت کو سلمان رضی اللہ عنہ تک جو قریب بہ عصمت تھے پہنچا کر بیان کیا کہ جب اللہ کسی بندہ کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے جیسا کہ دور کر دیتا ہے اور جیسا نہیں رہتی تو خائن بن جاتا ہے اور لوگ اس پر بھروسہ نہیں کرتے اور جب ایسا بن جاتا ہے تو سچا ایمان نہیں رہتا اور مصیبتِ امانت باقی نہیں رہتی تو وہ ترش رو اور سخت دل بن جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو طوقِ ایمان اس کی گردن سے نکل جاتا ہے اور جب اس حالت کو پہنچ جاتا ہے تو وہ شیطان ملعون بن جاتا ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زَيْدٍ الْكَرْخِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثُ مَلْعُونَاتٍ مَلْعُونٌ مَنْ قَعَلَهُنَّ : الْمُنْفِقُ طُ فِي ظِلِّ النَّزَالِ ، وَالْمَانِعُ الْمَاءَ الْمُتَنَابِ ، وَالشَّاذُّ الطَّرِيقَ الْمُعْرِبَةَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین باتوں کا ذکر کرنے والا ملعون ہے اول جو اس سایہ دار جگہ میں پاناغہ کرے جہاں مسافر آرام کرتے ہیں دوسرے پانی کے مشترک گھاٹ سے لوگوں کو پانی پینے سے روکے ، تیسرے عام گزرگاہوں پر لوگوں کو چلنے سے روکے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثُ مَلْعُونَاتٍ مَلْعُونٌ مَنْ قَعَلَهُنَّ : الْمُنْفِقُ طُ فِي ظِلِّ النَّزَالِ ، وَالْمَانِعُ الْمَاءَ الْمُتَنَابِ ، وَالشَّاذُّ الطَّرِيقَ الْمَسْلُوكَ .

۱۲۔ ترجمہ وہی ہے جو حدیث سابق میں گزرا ہے۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْأَخْبَرُ كُمْ



۱۳۔ جابر انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے سردوں میں بدترین کون ہے۔ ہم نے کہا۔ ضرور یا رسول اللہ۔ فرمایا بدترین تم میں سے وہ ہے جو لوگوں پر بہتان زیادہ باندھے، گناہوں پر جبری چڑے، بے حیاء بدگو، اکیلا کھانے والا، ہر ہنسی بخشش سے لوگوں کو باز رکھے، اپنے غلام کو مارے اور اپنے ایمان کا باغیض کر ڈالے۔

۱۴۔ ذرا یا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ پانچ شخصوں پر میری کسی نعمت ہے اور ستائش اور ثواب انبیاء کی بھی، پہلا کتاب خدا میں بڑھانے والا، دوسرے میری سنت کو ترک کرنے والا، تیسرے قضا و قدر الہی کی جھگڑنے والا، چوتھے میری عورت کے حق کو اپنے اوپر حلال کرنے والا، پانچواں مالی نعمت میں بے حسن نگاہی کرنے والا۔

سپاء

١ - عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لِعَبَادِ بْنِ كَثِيرٍ الْبَصْرِيِّ فِي الْمَسْجِدِ : وَبِكَ يَاعْبَادُ إِثَاكَ وَالرَّيَاءُ فَإِنَّهُ  
مَنْ عَمِلَ لِقَبْرِ اللَّهِ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى مَنْ عَمِلَ لَهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عباد بن کثیر بصری سے مسجد میں اے عباد! دلائل تو تجھے پہنچے ہو یا نہیں پہنچا کہیں کہ جو عمل اللہ کی خوشنودی کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے کیا جاتا ہے اللہ اس کا اجر اس کے سپرد کرتا ہے جس کے لئے کیا گیا ہو۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قُصَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ  
فَالْ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ هَذَا لِلَّهِ وَلَا تَجْعَلُوا لِلْكَافِرِ وَالْمُشْرِكِ

مَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امر نیک کر وہ اللہ کے لئے کرو، لوگوں کے خوش کرنے یا دکھانے کے لئے نہیں، جو کام رخصتے الہی کے لئے کیا جاتا ہے اس کا ثواب اللہ سے ہوتا ہے اور جو بندوں کے لئے کیا جاتا ہے وہ اللہ کی طرف نہیں جاتا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَقْرَأِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كُلُّ رِيَاءٍ شِرْكٌ ، إِنَّهُ مِنْ عَمَلِ النَّاسِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى النَّاسِ وَمَنْ عَمِلَ لِلَّهِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى اللَّهِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر بیا شرک ہے جو کام بندوں کے لئے کیا جاتا ہے اس کا ثواب دینا بندوں سے متعلق ہوتا ہے اور جو اللہ کے لئے کیا جاتا ہے اس کا اجر اللہ دیتا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَزْأِجِ الْمَذَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «مَنْ كَانَ يَرْيَ لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا» قَالَ : الرَّجُلُ يُعْمَلُ شَيْئًا مِنَ الثَّوَابِ لَا يُطْلَبُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ ، إِنَّمَا يُطْلَبُ تَرْكِيبُ النَّاسِ يَشْتَهِي أَنْ يُسْمِعَ بِهِ النَّاسَ ، فَهَذَا الَّذِي أَشْرَكَ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ أَتَى خَيْرًا فَذَهَبَتْ الْإِيَّامُ أَبَدًا حَتَّى يُظْهِرَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَرًّا فَذَهَبَتْ الْإِيَّامُ أَبَدًا حَتَّى يُظْهِرَ اللَّهُ لَهُ شَرًّا .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق ”جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ عمل نیک کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے کہ جو کوئی ثواب کے لئے کام کر تلخے اور تقرب خدا کو ملحوظ نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ لوگوں کی مرضی کا طالب ہو کہ چاہتے ہیں کہ لوگ اس کے عمل کا چرچا سنیں۔ تو یہ وہ شخص ہے جو اپنے رب کی عبادت میں دوسرے کو شریک بناتا ہے۔ پھر فرمایا جو کوئی پوشیدہ نیک کر تلخے کہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ اللہ اس عمل کا نیک بدلہ دے گا اور جو بدی کو چھپا کر کرے گا کچھ عرصہ بعد خدا اس کے لئے بدلہ ظاہر کر دے گا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُجَدِّ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ : قَالَ لِي الرَّحْمَنُ صَلَّيْ وَسَلِّمْ وَبَرَكَ : يَا ابْنَ عَرَفَةَ : اَعْمَلُوا لِغَيْرِ رِيَاءٍ وَلَا سُمْعَةٍ ، فَإِنَّهُ مِنْ عَمَلِ لَغَيْرِ اللَّهِ وَكُلُّهُ إِلَى مَا عَمِلَ وَبِحَكِّ مَا عَمِلَ أَحَدٌ عَمَلًا إِلَّا رَدَّاهُ اللَّهُ ، إِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ ، وَإِنْ شَرًّا أَفْشَرٌ ،

۵۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے محمد بن عوف سے فرمایا۔ جو عمل کر دے یا دوسرے ہو کیوں کہ جو کام غیر خدا کے لئے

ہوگا تو اللہ اس کو اسی کے سپرد کر دے گا جس کے لئے وہ کیا گیا ہے ورنہ ہر شخص کوئی کام کر لے گا اللہ اس کا ویسا ہی بدلہ دیتا ہے اگر اچھا کام ہے تو اچھا بدلہ دے گا اور اگر برے تو بُرا۔

۶۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: إِنِّي لَا تَمَشِي مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ إِذْ تَلَا هَذِهِ آيَةَ دَبْلِ الْإِنْسَانِ عَلَى نَفْسِهِ بِصَبْرِهِ وَلَوْ أَلْقَى مَعَادِيرَهُ، يَا أَبَا حَفْصٍ مَا يَصْنَعُ الْإِنْسَانُ أَنْ يَتَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِخِلَافِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ تَعَالَى، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَسْرَسَ سِرِيرَةً رَدَّاهُ اللَّهُ رِذَاهَا، إِنْ خَيْرٌ أَفْخِرُ وَإِنْ شَرٌّ أَفْشَرُ.

۶۔ عمر بن زید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھایا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت کی، انسان اپنے نفس سے خود واقف ہے اگرچہ وہ کیسے ہی غدر کرے۔ اے ابو حفص! بخلات اس چیز کے جو علم الہی میں ہے انسان اللہ کا تقرب کیسے حاصل کرے گا رسول اللہ نے فرمایا ہے جو اپنی کسی حالت کو چھپاتا ہے اللہ اسے اپنی چادر رحمت میں ڈھانپتا ہے پھر وہ لوگوں پر ظاہر ہوتی ہے اگر اچھی ہے تو اچھی صورت میں بری ہے تو بری صورت میں۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْمَلِكَ لَيَصْعَدُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مَبْتَهَجًا بِهِ فَإِذَا صَعِدَ بِحَسَنَاتِهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: اجْعَلُوا فِي سِجِّينَ إِنَّهُ لَيْسَ بِإِنْسَانٍ أَرَادَ بِهَا.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب فرشتہ کسی بندے کا عمل لے کر جس سے وہ خوش ہو اور جانتے پس جب وہ اس کی نیکیاں لے کر مقامِ رد و قبول میں جاتا ہے تو خدا فرماتا ہے اے سمین (دوزخ کا آخری طبقہ) میں ڈال دو کیوں کہ اس عمل سے اس نے میرے سوا میرے غیر کو خوش کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

۸۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ: ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ لِلْمُرَائِي: يَنْشَطُ إِذَا رَأَى النَّاسَ وَيَكْسَلُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ، وَيَحِبُّ أَنْ يُحْمَدَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ.

۸۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے خود نمائی کے تین موقع ہیں اول یہ کہ اپنے عمل پر خوش ہو جب لوگ دیکھیں اور اپنے عمل میں سست پڑ جائے۔ جب تنہا ہو اور یہ کہ پسند کرے اس بات کو کہ تمام امور میں اس کی تعریف ہو۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا خَيْرُ شَرِّكَ مِنْ أَشْرَكَ مَعِيَ غَيْرِي فِي عَمَلٍ

عَمِلَهُ لَمْ أَقْبَلَهُ إِلَّا مَا كَانَ لِي خَالِصاً .

۹۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ (حدیث قدسی میں) فرماتا ہے انسان اپنے عمل میں میرے سوا جس کو شریک کرتا ہے میں ان تمام شرکار سے بہتر ہوں میں اس کے عمل کو قبول نہ کروں گا جب تک وہ خالص میرے لئے نہ ہو۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَظْهَرَ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَبَارَزَ اللَّهَ بِمَا كَرِهَهُ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ مَأْقَتْ لَهُ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو شخص لوگوں پر اس عمل کو ظاہر کرتا ہے جسے اللہ دوست رکھتا ہے اور اللہ پر غلو میں ظاہر کرتا ہے وہ چیز جسے وہ دوست نہیں رکھتا تو روز قیامت وہ اللہ کے سامنے اس طرح حاضر ہوگا کہ اللہ اس سے ناخوش ہوگا۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ فَضْلِ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا يَصْنَعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَظْهَرَ حُسْناً وَيَسْتَرِ سَيِّئاً ، أَلَيْسَ يَرْجِعُ إِلَى نَفْسِهِ فَيَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ» إِنَّ السَّرِيرَةَ إِذَا صَحَّتْ قَوِيَّتِ الْعَلَانِيَةُ .

الحسین بن محمد ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ ، عَنْ قُصَّالَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام حُتِلَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تم میں سے ایک شخص نیکی کو ظاہر کرتا ہے اور بدی کو چھپاتا ہے کیا وہ اپنے نفس کی طرف رجوع کر کے یہ پتہ نہیں چلا تا کہ ایسا نہیں ہے جیسا وہ سمجھ رہا ہے خدا فرماتا ہے انسان اپنے نفس سے خبردار ہے جب نیت صحیح ہوتی ہے تو ظاہری حالت قوی ہوتی ہے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْقَبْلِ مِنْ عَمَلِهِ أَظْهَرَ اللَّهُ لَهُ أَكْثَرَهُمَا أَرَادَ ، وَ مَنْ أَرَادَ النَّاسُ بِالْكَثِيرِ مِنْ عَمَلِهِ فِي تَعَبٍ مِنْ بَدَنِهِ وَسَهَرٍ مِنْ آيِلِهِ أَبِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ يُقَلِّلَهُ فِي عَيْنٍ مِنْ سَمْعَةٍ .

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے عمل قلیل سے خدا کو راضی کرنا چاہتا ہے خدا اس کو لوگوں کی نظروں میں زیاں

ظاہر کرتا ہے اور جو اپنے عمل کو لوگوں کے سامنے زیادہ ظاہر کرنا چاہتا ہے اور اپنے بدن کی تکان اور شب بیداری بیان کرتا ہے خدا اس کو لوگوں کی نظر میں کم ظاہر ہونے دیتا ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ ضَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ خَيْرًا إِلَّا لَمْ تَذْهَبِ إِلَّا يَأْمُ حَتَّى يُظْهِرَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَرًّا إِلَّا لَمْ تَذْهَبِ إِلَّا يَأْمُ حَتَّى يُظْهِرَ اللَّهُ لَهُ شَرًّا .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی عمل نیک کر لے کہچہ دن نہیں گزارے کہ اللہ اس عمل خیر کو اس کے لئے ظاہر کر دیتا ہے اور جو عمل بد کر لے کہچہ دن نہیں گزارے کہ اللہ اس عمل شر کو اس کے لئے ظاہر کر دیتا ہے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَحْبُثُ فِيهِ سَرَائِرُهُمْ وَتَحْسُنُ فِيهِ عُلَانِيَتُهُمْ ، طَمَعًا فِي الدُّنْيَا ، لَا يُرِيدُونَ بِهِ مَا عِنْدَ رَبِّهِمْ ، يَكُونُ دِينُهُمْ دِيَارًا لَا يُحْسِلُ طَهُمُ خَوْفٌ ، يَعْمُسُهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ ، فَيَدْعُوهُ دُعَاءَ الْغَرِيقِ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَهُمْ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا عنقریب ایک زمانہ آیا آنے والا ہے کہ لوگوں کی بری نیکیاں پوشیدہ ہوں گی اور ان کے ظاہری اعمال جو بر طبع دنیا ہوں گے لوگوں پر ظاہر ہوں گے جن سے ان کا مقصد تقرب الہی نہ ہوگا بلکہ ان کی یہ دینداری دکھاوا ہوگی عذاب الہی کا خوف ان کے دلوں میں نہ ہوگا اس وقت وہ خدا کو اس طرح پکاریں گے جیسے ڈوبنے والا پکارتا ہے لیکن خدا ان کی دعا کو قبول نہیں کرے گا۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : إِنِّي لَا تَعَشِي مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ : وَبَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرَهُ يَا أَبَاحْفَصٍ مَا يَصْنَعُ الْإِنْسَانُ أَنْ يَعْتَدِلَ إِلَى النَّاسِ بِخِلَافِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ مِنْهُ ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ : مَنْ أَسْرَ سَرِيرَةً أَلْبَسَهُ اللَّهُ دُمًا هَائِلًا خَيْرًا فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرَّ أَفْشَرُ .

۱۵۔ عمر دین یزید نے بیان کیا میں نے رات کا کھانا حضرت ابو عبد اللہ کے ساتھ کھایا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت کی۔ انسان اپنے نفس سے خوب واقف ہے چاہے کتنے ہی عذر کرے پھر فرمایا اے اباحفص جو کچھ اس کے عمل کے متعلق خدا جانتا ہے انسان اس کے خلاف لوگوں سے بیان کر لے کہچہ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنی نیت کو چھپاتا ہے خدا اس پر پردہ ڈالتا ہے لیکن

اگر وہ نیک ہے تو نیک ظاہر ہو کر رہتی ہے اور اگر بد ہے تو بد۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَلِ ، قَالَ : وَمَا الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ ؟ قَالَ : يَعْمَلُ الرَّجُلُ بِصَلَاةٍ وَيَتَّقُ نَفَقَةَ اللَّهِ وَحَدَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ فَكَتَبَ لَهُ سِرًّا ثُمَّ يَذْكُرُهَا فَتَمْحَى فَتُكْتَبُ لَهُ عَلَانِيَةً ، ثُمَّ يَذْكُرُهَا فَتَمْحَى وَتُكْتَبُ لَهُ رِيَاءً .

۱۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ عمل خیر پر باقی رہنا عمل سے زیادہ مشکل ہے کسی نے کہا عمل پر باقی رہنے سے کیا مراد ہے فرمایا ایک صلہ رحم کرتا ہے یا راہ خدا میں صرف خوشنودی خدا کے لئے خرچ کرتا ہے اس کے نام نیکی لکھی جاتی ہے پھر وہ لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے پس دفتر الہی سے پوشیدہ نیکی کرنے کو ظاہری نیکی لکھا جاتا ہے جب وہ پھر لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے تو اس ظاہری نیکی کو بھی محو کر کے ریا کاری لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : اخْشَوْا اللَّهَ خَشْيَةً لَيْسَتْ بِتَعَذُّبٍ ، وَاعْمَلُوا اللَّهَ فِي غَيْرِ رِيَاءٍ ، وَلَا سُمْعَةٍ ، فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَكَلَّهُ اللَّهُ إِلَى عَمَلِهِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو، بغیر سزا کے خوف کے اور بے ریا اور خود نمائی کے عمل کرو۔ کیونکہ جو کوئی غیر خدا کے لئے کوئی عمل کرتا ہے تو خدا اس کو اس کے عمل کی سزا دیتا ہے۔ یعنی اس کا عمل بے جزا رہتا ہے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ الرَّجُلِ يَعْمَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْخَيْرِ فَيَرَاهُ إِنْسَانٌ قَبِيضٌ ، ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : لَا بَأْسَ ، مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَهُوَ يَحِبُّ أَنْ يَظْهَرَ لَهُ فِي النَّاسِ الْخَيْرُ ، إِذَا لَمْ يَكُنْ صَنَعَ ذَلِكَ لِذَلِكَ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب ان سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو کوئی عمل خیر کرے اور اس کو کوئی دیکھے تو وہ خوش ہو کہ اس کا کوئی مضائقہ نہیں کہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب وہ نیکی کرتا ہے تو یہ بھی چاہتا ہے کہ لوگوں پر اس کا انہار ہو لیکن شرط یہ ہے کہ یہ خیال نہ نظر کہ وہ نیکی نہ کی گئی ہو کیوں کہ اس صورت میں ریا ہوگی خالص اللہ کے لئے نہ رہے گی۔

# دوسو پینتالیسواں باب

## طلب ریاست

((باب)) ۲۴۵

(مَلَبِ الرِّثَاةِ)

۱۔ عُمَدُ بْنُ یَحْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ علیہ السلام أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فَقَالَ : إِنَّهُ يُحِبُّ الرِّثَاةَ ، فَقَالَ : مَا ذِئْبَانِ ضَارِبَانِ فِي غَنَمٍ قَدْ تَفَرَّقَ رِعَاؤُهُمَا بِأَخْتَرٍ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ مِنَ الرِّثَاةِ .

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں کے دین میں ہوس ریاست اس سے زیادہ خوفناک و مفر ہے جتنی دوسکاری بھیڑیوں کی موجودگی اس بکریوں کے گلہ کے لئے جو اپنے چرواہے سے الگ ہو گیا ہو۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ ، عَنْ أَجْبِدِ أَبِي عَامِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : مَنْ مَلَبَ الرِّثَاةَ هَلَكَ .

۲۔ حضرت ابو حبیہ رحمہ اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے ہوس ریاست و حکومت کی دو ہلاک ہو گیا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَهُؤُلَاءِ الرُّؤَسَاةِ الَّذِينَ يَتَرَأَّوْنَ قَوْلَ اللَّهِ مَا خَفَقَتِ السَّيَالُ خَلْفَ رَجُلٍ إِلَّا هَلَكَ وَ أَهْلَكَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنے آپ کو ان رئیسوں سے بھاؤ جو ایک دوسرے پر سہقت لے جاتے ہیں۔ واللہ جو ان کے پیچھے چلا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی اس نے ہلاک کیا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرْبَعٍ وَ غَيْرِهِ رَفَعُوهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام مَلَمُونَ مَنْ تَرَأَّسَ ، مَلَمُونَ مَنْ هَمَّ بِهَا ، مَلَمُونَ مَنْ حَدَّثَ بِهَا نَفْسَهُ .

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ملعون ہے وہ کہنے پر ریاست باطلہ کی شمعوں ہے وہ جس نے اس کا ارادہ کیا۔ ملعون ہے وہ جس نے اپنے نفس سے اس کی بات چیت کی۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي ثَوْبٍ ، عَنْ أَبِي عَقِيلَةَ الشَّامِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كُرَّامٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الشَّامِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : إِيَّاكَ وَالرِّثَاةَ وَإِيَّاكَ أَنْ تَعْلَا أَعْقَابَ الرِّجَالِ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَمَا الرِّثَاةُ فَقَدْ عَرَفْتُهَا وَأَمَا أَنْ أَعْلَا أَعْقَابَ الرِّجَالِ فَمَا ثَلَاثًا فِي يَدَيِ الْأَمَةِ دَيْتُكَ أَعْقَابَ الرِّجَالِ ؟ فَقَالَ لِي : لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ ، إِيَّاكَ أَنْ تَنْسَبَ رَجُلًا دُونَ الْحُجَّةِ ، فَخَسَفَتْ قَهْ فِي كُلِّ مَا قَالَ .

۵۔ سر فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو ریاست سے بچاؤ اور لوگوں کے پیچے چلنے سے بچاؤ۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا ریاست باطلہ کو تو میں نے سمجھ لیا۔ لیکن لوگوں کے پیچے نہ چلنے سے کیا مراد ہے؟ اس کے سوا ہمارے پاس چارہ کار نہیں کیونکہ کہ کسب معاش کے لئے حکمت کرنا ضروری ہے فرمایا جو تہمتیں کیا ایسا نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ فرمایا جنت کے سوا دوسرے کو اپنا رہائش گاہ نہ کرو۔ ورنہ اس کی تصدیق کرنا پریشانی کا سبب ہے تمہارے لئے خطروں کا سامنا ہوگا اور اگر کوئی کہہ تو حاکم باطل کے قول کی تائید کرتا ہے اپنے کو بچاؤ۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ لِي : وَجَّهَكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ لَا تَطْلُبَنَّ الرِّثَاةَ وَلَا تَكُنْ دُونَهَا وَلَا تَأْكُلْ بِهَا النَّاسَ ، فَيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ وَلَا تَقُلْ فِيمَا مَا لَا تَعُولُ فِي أَنْفُسِنَا فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ وَمَسْئُولٌ لَا مَخَالَءَ ، فَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا صَدَقْنَاكَ وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا كَذَبْنَاكَ .

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اسے ربیعہ و اسے ابو ربیعہ پر ریاست کو طلب نہ کرو اور ظالم لوگوں کے پیچے نہ چلو اور ہمارے ذریعے سے لوگوں کا دل نہ کھاؤ اور ہمارے بار سے ہیں وہ باتیں بیان نہ کرو جو ہم نہیں کہتے یعنی ہمارے اوصاف میں غلو نہ کرو روز قیامت تجھے خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہے پس اگر تو سچا ہے تو ہم تیری تصدیق کریں گے اور اگر تھوٹا ہے تو ہم تیری تکذیب کریں گے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ ابْنِ مِثْجَاجٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ أَرَادَ الرِّثَاةَ هَلَكَ .



۷۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے ریاست باطل کا ارادہ کیا وہ ہلاک ہوا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : أَمْرِي لَا أَعْرِفُ خِيَارَ كُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ ؟ بَلَى وَاللَّهِ وَإِنْ شَرَّارَكُمْ مِنْ أَحَبِّ أَنْ يُوطَأَ عَقِبُهُ ، إِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ كَذِّ ابْنِ أَوْعَاجِ بْنِ الزَّأَمِيِّ

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارے نیک و بد میں تمیز نہیں کرتا۔ خدا کی قسم میں جانتا ہوں تمہارے نیک و بد وہ ہیں جو چاہتے ہیں کہ لوگ ان کے نیچے چلیں یعنی خواران ریاست ہیں۔ ضرور ہے کہ ایسا شخص اپنے پیروں سے جھوٹ بولے گا یا سچ عاجز الٹے ہے (دوسروں کے کہنے پر چلے گا۔)

## دوسو چھیالیسواں باب

### اعمال آخرت کے سہار دنیا کی گھات میں ہونا

(باب ۲۲۶)

(اِحْتِثَالِ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ قَتِيْبَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَيَلُكِّدِينَ يَحْتَلُونَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ، وَيَوِيلُ لِلَّذِينَ يَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ؛ وَ وَيَلُكِّدِينَ سَبِيلَ الْمُؤْمِنِينَ فِيهِمْ بِالْبَقِيَّةِ ، أَيُّهُمْ يَقْتَرُونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرُونَ ؛ فَبِي حَلَفْتُ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ لَهُمْ فِتْنَةً تَرَاكُمُ الْحَلِيمُ مِنْهُمْ خَيْرَانِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ دین کے حیلے سے دنیا کمانا چاہتے ہیں ان کے لئے ہلاکت ہو اور ان کے لئے بھی جو ایسے لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو دوسروں کو انصاف کرنے کی ہدایت کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جن میں وہ کہ مومن تبقیہ کرے کیا لوگ مجھے دھوکہ دیتے ہیں۔ مجھ کو اپنی جرات دکھاتے ہیں میں نے قسم کھائی ہے کہ ان کو وہ سخت عذاب دیں گا کہ اہل عقل حیران ہو جائیں۔

## دوسو سینتالیسواں باب اس کے بارے میں جو عدل کی تعریف کرے اور اہل خلافت ہو

(باب) ۲۴۴

(مَنْ وَصَفَ عَدْلًا وَعَمِلَ بِغَيْرِهِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ يُونُسَ الْبَرِّيِّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ [مِنْ] أَشَدَّ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا ثُمَّ عَمِلَ بِغَيْرِهِ .  
اگر فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے روز قیامت سب سے زیادہ حسرت میں وہ شخص ہوگا جو انصاف کی تعریف کرنے کے باوجود اس کے خلاف عمل کرے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعَشِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ [مِنْ] أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا وَعَمِلَ بِغَيْرِهِ .  
۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے روز قیامت سب سے زیادہ عذاب میں وہ ہر گز جو انصاف کی تعریف اور عمل اس کے خلاف کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَغْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ مِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا ثُمَّ خَالَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ .  
۳۔ ترجمہ اور ہر گز کہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَكَبِّبُوا فِيهَا لَهُمُ وَالْعَاوُنَ» قَالَ : يَا أَبَا بَصِيرٍ هُمْ قَوْمٌ وَصَفُوا عَدْلًا بِالسَّنَنِ ثُمَّ خَالَفُوهُ إِلَى غَيْرِهِ .  
۴۔ فرمایا حضرت صادق عليه السلام نے اس آیت کے متعلق ان باطل معبودوں اور ان کے پیروؤں کو اندھے منہ جہنم

میں ڈال دو۔ فرمایا اے ابوبکر یہ وہ لوگ ہیں جو عدل کی تعریف کرتے ہیں اور جب دوسرا کرتا ہے تو اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

۵۔ عَمْدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَدٍ بْنِ عَمِيْنٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ حَيْثَمَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَبْلَغُ شَيْعَتَنَا أَنْتَ لَنْ يَنَالَ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِعَمَلٍ وَأَبْلَغُ شَيْعَتَنَا أَنْ أَعْظَمَ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا ثُمَّ يُخَالِفُهُ إِلَى غَيْرِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ کوئی اللہ سے اجر نہ پائے گا بغیر عمل کے اور یہ کہ روز قیامت سب سے زیادہ حسرت اسے ہوگی جس نے عدل کی تعریف کی اور جب دوسرے نے عمل کیا تو اس کی مخالفت کی۔

## دوسواں تالیسواں باب لوگوں سے جھگڑا، خصومت اور لوگوں سے عداوت

(باب) ۲۴۸

۱۰ (الْعُرَآءُ وَالْخُصُومَةُ وَمُعَادَاةُ الرِّجَالِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدْقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِشَاكُمْ وَالْمِرَاءَ وَالْخُصُومَةَ فَإِنَّهُمَا يُمَرِّضَانِ الْقُلُوبَ عَلَى الْإِخْوَانِ وَيَنْبِئُ عَلَيْهِمَا التِّفَاقُ .

۱۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اپنے کو جھگڑے اور خصومت سے بھاؤ یہ دونوں بھائیوں کے حق میں بیماری تلوں اور نفاق کو پیدا کرنے والے ہیں۔

۲۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ثَلَاثٌ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ آتِي بَابٍ شَاءَ : مَنْ حَسَنَ خُلُقَهُ ، وَحَسَنِيَ اللَّهُ فِي الْمَغْشِيِّ وَالْمَحْضَرِ ، وَتَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُجْتَبَأً .

۲۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ تین چیزوں کے ساتھ جو کوئی اللہ سے ملے گا وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا اول جس کا خلق اچھا ہو، دوسرے جو لوگوں کی موجودگی اور عدم موجودگی دونوں حالتوں میں خدا سے ڈرے

تیسرے اکیسویں پر پہنچیں اور ان سے جھگڑا نہ کرے۔

۳۔ وَیَا سَادُو قَالَ : مَنْ نَصَبَ اللَّهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ أَوْثَکَ أَنْ بَکْثِرَ الْإِنْتِقَالُ

۳۔ یہ سند ابی رسول اللہ نے فرمایا جو شخص جھگڑوں میں خدا کی جھوٹی قسم کھاتا ہے بہت جلد اس کا پھرم کھل جائیگا اور وہ اپنی قسم کے خلاف اظہار کرتا ہے۔

۴۔ عَلِیُّ بْنُ إِبْرَاهِیمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ الشَّیْخِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشْرِ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : لَا مَارِیْنَ حَلِیمًا وَلَا سَفِیْہًا ، فَإِنَّ الْحَلِیمَ یَقْبَلُكَ وَالسَّفِیْہَ یُؤْذِیْكَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے : حلیم سے جھگڑا کر دینا قوف سے۔ حلیم تم کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا اور حق تم کو ستلنے پر تیار ہو جائے گا۔

۵۔ عَلِیُّ بْنُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَیْرٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَطِیَّةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ یَزِیدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَا كَادَ جِبْرِئِلُ علیہ السلام یَأْتِیْنِیْ إِلَّا قَالَ : يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ شَحْنَاءَ الرِّجَالِ وَعدَاؤَهُمْ

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا : جب جبریل میرے پاس آئے مجھ سے کہا : اے محمد اپنے لوگوں کے بغض اور دشمنی سے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : قَالَ جِبْرِئِلُ علیہ السلام لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم : إِيَّاكَ وَمَلَأَ حَاةَ الرِّجَالِ

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے جبریل نے کہا : اپنے کو لوگوں کی خصومت سے بچاؤ۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سِیَابَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْمُشَارَةَ فَإِنَّهَا تُورِثُ الْمَعْرَةَ وَتُظْهِرُ الْمَعْوِدَةَ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اپنے کو شرائیکز گفتگو سے بچاؤ کہ وہ باعث گنہگاری اور پوشیدہ عیب کو ظاہر کرانے کا سبب بنتا ہے۔

۸۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْسَةَ الْعَادِي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْخُصُومَةَ ، فَإِنَّهَا تَشْغُلُ الْقَلْبَ وَتُوْرِثُ الْفَقَاةَ وَتَكْسِبُ الشَّقَائِنَ .  
۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو خصومت سے بچاؤ کہ اس سے قلب متفکر ہوتا ہے نفسا قی اور کینہ پیدا ہوتا ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ غَمْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا كَادَ جَبْرِئِيلُ عليه السلام يَأْتِيَنِي إِلَّا قَالَ : يَا عَبْدَ اللَّهِ شَحْنَاءُ إِلَيَّ جَالٍ وَعَدَاؤُهُمْ .  
۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب میرے پاس آئے تو کہتا۔ اے محمد اپنے کو بچاؤ لوگوں کی خصومت اور عداوت سے۔

۱۰۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ بْنِ مَرْزَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا أَتَانِي جَبْرِئِيلُ عليه السلام قَطُّ إِلَّا أَوْطَلَنِي فَأَخْرَجْتَنِي قُلُوبِي : إِيَّاكَ وَمُشَادَّةَ النَّاسِ فَإِنَّهَا تَكْثُرُ الْعُدْوَةَ وَتَهْجُبُ بِالْمَعْرِ .  
۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب میرے پاس آئے تو مجھے نصیحت کی اور انہی بات یہ ہر حق سنی کہ اپنے کو لوگوں کی خصومت سے بچاؤ (شر و گھبرات نہ کہیے) کیونکہ اس سے پرشیدہ عیب ظاہر ہوتے ہیں اور عزت جاتی رہتی ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، حَمِيْدًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ سَبِيحٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا عَمِدَ إِلَيَّ جَبْرِئِيلُ عليه السلام فِي شَيْءٍ مَاعَمِدَ إِلَيَّ فِي مُعَادَاةِ الرَّجَالِ .  
۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جبرئیل نے سب سے بڑا عہد مجھ سے لوگوں سے انہما عداوت کے متعلق کیا یعنی منافقوں سے بھی یہ لطف و مدار بردار کیا جائے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ دَرَعَ الْعَدَاوَةَ حَصَلَ مَا بَدَدَ .

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے عداوت کو بویا اس نے عداوت کو کاٹا۔

## دوسواں پنچاسواں باب غضب

۲۴۹ (بابُ الْغَضَبِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْغَضَبُ يُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ .

۱۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جیسے سرکہ شہد کو۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَيْسَرَةَ قَالَ : ذَكَرَ الْغَضَبُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ فَمَا يَرْضَى أَبَدًا حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ ، فَأَيُّ مَارَ جُلَّ غَضَبٍ عَلَى قَوْمٍ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ مِنْ قَوِيهِ ذَلِكَ ، فَإِنَّهُ سَيَذْهَبُ عَنْهُ رِجْزُ الشَّيْطَانِ ، وَأَيُّ مَارَ جُلَّ غَضَبٍ عَلَى ذِي رِجْمٍ فَلْيَنْزِلْ مِنْهُ فَلْيَمْسَهُ ، فَإِنَّ الرَّجْمَ إِذَا مَسَّتْ سَكَنَتْ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے غصہ کا ذکر کیا گیا تو فرمایا جو شخص غصہ زیادہ کر لے وہ اس کا مادی ہو جاتا ہے پھر بات بات پر غصہ کر کے وہ اپنے کو مستحق جہنم بنا چھوڑتا ہے جس کی کو لوگوں پر غصہ کئے تو اس کو چاہیے کہ اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ ایسا کرنے سے دوسرے شیطان اس سے دور ہو جائے گا اور جس کو اپنے قرابت دار پر غصہ کئے تو اس کو چاہیے کہ اس سے ہاتھ ملائے کیونکہ جب رشتہ دار کا جسم رشتہ دار سے ملتا ہے تو غصہ ساکت ہو جاتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْغَضَبُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غصہ ہر برائی کا کھلی ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : رَجُلٌ

بَدَوِيٌّ فَقَالَ: إِنِّي أَشْكُرُ الْبَادِيَةَ فَمِلْمَنِي جَوَامِعَ الْكَلَامِ، فَقَالَ: أَمَرَكَ أَنْ لَا تَغْتَضِبَ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْأَعْرَابِيُّ الْمَسْأَلَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى رَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى نَفْسِهِ، فَقَالَ: لَا أَشْأَلُ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا، مَا أَمَرَ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا بِالْخَيْرِ. قَالَ: وَكَانَ أَبِي يَقُولُ: أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِنَ الْغَضَبِ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ فَيَقْتُلُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَيَقْذِفُ الْمُحْصَنَةَ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ کے پاس ایک بدو عرب آیا اور کہنے لگا میں ایک مرد و محرابین ہوں۔ مجھے ایسی نصیحت کیجئے جو بہت سی نصیحتوں پر حاوی ہو میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ غصہ نہ کرنا۔ اعرابی نے اپنا یہ سوال تین بار دہرایا حضرت نے وہی جواب دیا۔ اب اعرابی نے اپنے دل میں غور کیا اور کہنے لگا اس کے بعد اب میں رسول اللہ سے کوئی سوال نہ کروں گا کیونکہ حضرت نے مجھے امریک کا حکم دیا ہے اور امام علیہ السلام نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہے غصہ سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں جو غصہ و روتلے وہ ایسے شخص کو قتل کر دیتا ہے جس کا قتل کرنا حرام ہو اور وہ زن عقیقہ پر تہمت لگاتا ہے

۵۔ عَنْهُ، عَنْ ابْنِ قُضَّالٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: عَلِمْنِي عِظَةً أَتَعِظُ بِهَا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْنِي عِظَةً أَتَعِظُ بِهَا، فَقَالَ لَهُ: انْطَلِقْ وَلَا تَغْضَبْ، ثُمَّ أَعَادَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: انْطَلِقْ وَلَا تَغْضَبْ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ..

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت عبد اللہ علیہ السلام سے کہا مجھے کچھ نصیحت فرمائیے تاکہ میں اس پر کاربند ہوں فرمایا جا اور غصہ نہ کر، راوی نے پھر وہی سوال کیا۔ حضرت نے تین بار پھر ہی جواب فرمایا جا اور غصہ نہ کر۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ سَمْعَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَرَّ اللَّهُ عَوْرَتَهُ.

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے غصہ کو روکے گا تو اللہ اس کی شرگاہ کی پردہ پوشی کرے گا

۷۔ عَنْهُ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ حَبِيبِ السَّجِسْتَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى ﷺ: يَا مُوسَى أَمْسِكْ غَضَبَكَ عَمَّنْ مَلَكَتْكَ عَلَيْهِ أَكُفَّ عَنْكَ غَضَبِي.

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ خدا نے وقت مناجات موسیٰ سے کہا۔ اے موسیٰ اپنے غصہ کو روکو

اس شخص سے جس پر اللہ نے تم کو قدرت دی ہے تاکہ میں تم سے اپنا غصہ روکوں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ : يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي فِي عَصِيكَ أَذْكُرَكَ فِي غَضَبِي لَا أَمَحَقَّكَ فِيمَنْ أَمَحَقَّ وَأَرْضَ بِي مُنْتَصِراً فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنْ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے کسی نبی پر وحی کی کہ اے ابن آدم تو اپنے غصہ کے وقت مجھے یاد کر میرے اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور میری یاد بخونہ کروں گا اور میرے انتقام پر راضی ہو کیوں کہ میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِنْهُ ، وَ زَادَ فِيهِ وَإِذَا ظَلَمْتَ بِمَظْلَمَةٍ فَارْضَ بِانْتِصَارِي لَكَ فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنْ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

۹۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے اتنا اور زیادہ ہے جب تیرے اوپر کوئی ظلم ہو تو میرے انتقام پر راضی ہو جا کیوں کہ میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ فِي التَّوْرَةِ مَكْتُوباً : يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي حِينَ تَغْضَبُ أَذْكُرَكَ عِنْدَ غَضَبِي ، فَلَا أَمَحَقَّكَ فِيمَنْ أَمَحَقَّ ، وَإِذَا ظَلَمْتَ بِمَظْلَمَةٍ فَارْضَ بِانْتِصَارِي لَكَ ، فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنْ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

۱۰۔ راوی کہتے ہیں، نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سنا کہ توریت میں لکھا ہے اے ابن آدم غصہ کے وقت تو مجھے یاد رکھ کہ میں اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور جب غصہ والوں کو نظر انداز کروں گا تو تیرے ساتھ ایسا نہ کروں گا۔ جب تجھ پر ظلم کیا جائے تو میرے انتقام پر راضی ہو جا کیوں کہ میرا انتقام بہ نسبت تیرے انتقام کے زیادہ بہتر ہوگا۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعاً ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :



قَالَ دَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي . قَالَ : أَذْهَبَ وَلَا تَغْضَبَ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : قَدَا كُتِفْتُ بِذَلِكَ ، فَمَضَى إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا بَيْنَ قَوْمِهِ حَرْبٌ قَدْ قَامُوا صُفُوفًا وَلِيسُوا السِّلَاحَ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ لَيْسَ سِلَاحُهُ ثُمَّ قَامَ مَعَهُمْ ، ثُمَّ ذَكَرَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : « لَا تَغْضَبْ » فَرَمَى السِّلَاحَ ، ثُمَّ جَاءَ يَمْشِي إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ هُمْ عَدُوُّ قَوْمِهِ ، فَقَالَ : يَا هَؤُلَاءِ مَا كَانَتْ لَكُمْ مِنْ جِرَاحَةٍ أَوْ قَتْلٍ أَوْ ضَرْبٍ لَيْسَ فِيهِ أَثَرُ فَعَلَيْ فِي مَالِي أَنَا وَفِيكُمْ هُوَ فَقَالَ الْقَوْمُ : قَمَا كَانَ فَهَوَلَكُمْ ، نَحْنُ أَوْلَى بِذَلِكَ مِنْكُمْ ، قَالَ : فَاصْطَلَحَ الْقَوْمُ وَذَهَبَ الْغَضَبُ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ سے کہنے لگا مجھے کچھ تعلیم دیجئے۔ فرمایا جاؤ اور غصہ نہ کرو اس نے کہا میرے لئے آپ کا یہ حکم کافی ہے اس کے بعد وہ اپنے گھر چلا گیا۔ وہاں معلوم ہوا کہ اس کی قوم آمادہ جنگ ہے صف بندی ہو چکی ہے اور لوگوں نے ہتھیار بدن پر سج لئے ہیں یہ حال دیکھ کر اس نے بھی اپنے بدن پر ہتھیار سجے اور ان کے ساتھ لڑنے پر آمادہ ہوا تب اس کو رسول اللہ کا قول یاد آیا۔ غصہ نہ کرنا۔ فوراً اپنے بدن کے ہتھیار کھول ڈالے اور ان لوگوں کے پاس آیا جن سے دشمنی تھی اور ان سے کہا۔ لوگو اگر تم میں سے کسی کو زخم لگا ہے یا کوئی قتل ہوا ہے یا چوٹ کھائی ہے جن کا اب اثر نہ ہو تو میں اپنے مال سے دیت دینے کے لئے تیار ہوں میری قوم سے اس کا تعلق نہ ہو گا میں خود یہ وعدہ وفا کروں گا انھوں نے کہا جو تم کہہ رہے ہو یہ تمہارے ہی پاس رہے ہم تم سے زیادہ یہ جو ان مردی دکھانے کے اہل ہیں۔ پس اس کے بعد ان میں صلح ہو گئی اور غصہ دور ہو گیا۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَجْذُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ هَذَا الْغَضَبَ جَفَرَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَوْقَدُ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ وَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا غَضِبَ اخْمَرَتْ عَيْنَاهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ وَدَخَلَ الشَّيْطَانُ فِيهِ ، فَإِذَا خَافَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِهِ فَلْيَلْزِمِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رِجْزَ الشَّيْطَانِ لَيَنْهَبُ عَنْهُ عِنْدَ ذَلِكَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ یہ غصہ و غضب ایک شیطان شرارہ ہے جو آدمی کے قلب میں آگ بھڑکاتا ہے جب تم میں سے کوئی غصہ ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں اور شیطان وسوسے انسان کے اندر داخل ہو جاتے ہیں پس جو تم میں ان شیطان وسوسوں سے ڈرتا ہے اس کو چاہئے کہ زمین گیر ہو جائے یعنی اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہے تو لیٹ جائے اس صورت میں دوسرا شیطان اس سے دور ہو جائیگا۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ : الْغَضَبُ مَمْحَقَةٌ لِقَلْبِ الْحَكِيمِ ، وَقَالَ : مَنْ لَمْ يَمْلِكْ غَضَبَهُ لَمْ يَمْلِكْ عَقْلَهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غصہ ایک عقلمند کے قلب سے بہت سی صلاحیتوں کو مٹا دیتا ہے جو اپنے غصہ پر قابو نہیں رکھتا وہ اپنی عقل پر قابو نہیں رکھتا۔

۱۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ كَفَّتْ نَفْسُهُ عَنْ أَغْرَاضِ النَّاسِ أَقَالَ اللَّهُ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَفَّتْ غَضَبُهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّتْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص لوگوں کی ناموس کی حفاظت نہ کرنے سے اپنے نفس کو نہیں روکتا۔ خدا روز قیامت اس کے عیوب شمار کریگا اور جو لوگوں سے اپنے غصے کو روکے رہتا ہے خدا روز قیامت اس پر عذاب نہیں کرے گا۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ كَفَّتْ غَضَبُهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّتْ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے غصہ و غضب کو لوگوں سے روکتا ہے روز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر عذاب نہیں کرتا۔

## دوسو پچاسواں باب

حسد

(بَابُ الْحَسَدِ) ۲۵۰

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الرِّجْلَ لَيَأْتِي بِأَيِّ بَادِرَةٍ فَيَكْتُمُ وَإِنَّ الْحَسَدَ لَيَأْكُلُ الْإِيمَانَ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو گناہ کہ جلدی میں رہی فکر نہ طور پر ہو جاتا ہے اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور حسد ایمان کو اس طرح کھا کر خاک کر دیتا ہے جیسے آگ سوکھی لکڑی کو جلا کر رکھ بنا دیتا ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَزْأَجِ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ كُلَّ الْأَيْمَانِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حسد ایمان کو اسی طرح کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْجُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيقِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : اتَّقُوا اللَّهَ وَلَا يَحْسُدَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ، إِنَّ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ كَانَ مِنْ شَرِّ رِيعِهِ السَّيِّئِ فِي الْبِلَادِ ، فَخَرَجَ فِي بَعْضِ سَيِّحِهِ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ قَصِيرٌ وَكَانَ كَثِيرَ اللَّزْمِ لِعَيْسَى عليه السلام ، فَلَمَّا أَتَيْتُمَا عَيْسَى إِلَى الْبَحْرِ قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ بِصِحَّةٍ يَقْبَلُ مِنْهُ فَمَشَى عَلَى طَهْرٍ أَلْمَاءُ فَقَالَ الرَّجُلُ الْقَصِيرُ حَبِيبَ نَظَرٍ إِلَى عَيْسَى عليه السلام جَارَهُ : بِسْمِ اللَّهِ ، بِصِحَّةٍ يَقْبَلُ مِنْهُ فَمَشَى عَلَى أَلْمَاءٍ وَدَلَّحَ بِعَيْسَى عليه السلام ، فَدَخَلَهُ الْعُجْبُ بِتَقْسِدٍ . فَقَالَ : هَذَا عَيْسَى رُوحُ اللَّهِ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ وَأَنَا أَمْشِي عَلَى الْمَاءِ ، فَمَا فَضْلُهُ عَلَيَّ ؟ قَالَ : قَرَمَسَ فِي الْمَاءِ فَاسْتَفَاتَ بِعَيْسَى فَتَنَادَاهُ مِنَ الْمَاءِ فَأَخْرَجَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : مَا قُلْتَ يَا قَصِيرُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : هَذَا رُوحُ اللَّهِ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ وَأَنَا أَمْشِي عَلَى الْمَاءِ فَدَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ عُجْبٌ ، فَقَالَ لَهُ عَيْسَى : لَقَدْ وَصَّيْتَ نَفْسَكَ فِي غَيْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَكَ اللَّهُ فِيهِ فَمَمَّنَكَ اللَّهُ عَلَى مَا قُلْتَ فَتَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا قُلْتَ ، قَالَ : فَتَابَ الرَّجُلُ وَعَادَ إِلَى مَرَاتِبَتِهِ النَّبِيِّ وَضَعَهُ اللَّهُ فِيهَا ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا يَحْسُدَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔ عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں شہروں کی سیر کرتا تھا ایک بار وہ سیر کے لئے چلے تو ان کے اصحاب میں سے ایک کوتاہ قد ان کے ساتھ چلا یہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے پہنچے تو خدا کی ذات پر پورا یقین رکھتے ہوئے ہم اللہ پر ہی اور پانی پر چلنے لگے۔ مرد کوتاہ قد نے جب یہ دیکھا تو اس نے بھی پورے یقین کے ساتھ بسم اللہ پڑھی اور پانی پر چل کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جاملہ۔ اب اس کے دل میں غرور نے جگہ پائی۔ کہنے لگا جس طرح حضرت عیسیٰ رُوح اللہ پانی پر چلتے ہیں میں بھی چلتا ہوں۔ لہذا ان کو تجھ پر کیا فضیلت، یہ خیال آتے ہی وہ پانی میں بیٹھنے لگا۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فریاد کی آپ نے اس کو پانی سے نکالا اور فرمایا تو نے کیا کہا۔ اس نے کہا میں نے دل میں کہا جس طرح عیسیٰ پانی پر چلتے ہیں میں بھی چلتا ہوں اس طرح غرور میرے اندر داخل ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ تو نے اپنے دل میں وہ سوچا جس کا تو اہل نہیں۔ اس لئے خدا تجھ سے ناخوش ہوا۔ اب تو اللہ سے توبہ کر، چنانچہ اس نے توبہ کی خدا نے اس کی توبہ قبول کر کے پھر وہی مرتبہ دے دیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كَادَ الْقُرْآنُ يَكُونُ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ نے فرمایا: قریب ہے کہ کفر ہو جائے۔ وجوہ اختیار خدا اور بندوں دونوں کی طرف ہو اور قریب ہے کہ حسد قضا و قدر کو قوی کرے یعنی محسود کی نعمت زیادہ ہو۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : آفَةُ الدِّينِ الْحَسَدُ وَالْعُجْبُ وَالْفَخْرُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دین کے لئے آفت حسد ہے غور ہے اور فخر ہے۔

۶۔ يُونُسُ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِصِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا ابْنَ عِمْرَانَ لَا تَحْسِدَنَّ النَّاسَ عَلَى مَا آتَيْتَهُمْ مِنْ فَضْلِي وَلَا تَمْدَنَّ عَيْنَكَ إِلَى ذَلِكَ وَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ ، فَإِنَّ الْحَايِدَ سَاحِطٌ لِنِعْمِي ، صَادٌ لِقَسَمِي الَّذِي قَسَمْتُ بَيْنَ عِبَادِي وَمَنْ يَكْ كَذَلِكَ فَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ مِنِّي .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا ہے: فرزند عمران میں نے اپنے فضل سے جو کچھ لوگوں کو دیا ہے اس پر حسد نہ کرو اس کی طرف اپنی نگاہیں نہ اٹھاؤ اور اپنے نفس کو تکلیف میں نہ ڈالو۔ کیوں کہ حاسد میری نعمت پر غمہ کرنے والا ہے اور روکنے والا ہے اس تقیم کو جو میں نے اپنے بندوں میں کہہ دیا ہے ایسا شخص نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُنْقَرِيِّ، عَنْ فَصِيلِ بْنِ عِيَّاضٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغِيظُ وَلَا يَحْسِدُ وَالْمُنَافِقُ يَحْسِدُ وَلَا يَغِيظُ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن غیظ کرتا ہے حسد نہیں کرتا اور منافق حسد کرتا ہے غیظ نہیں کرتا (غیظ یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت دیکھ کر خدا سے دعا کرے کہ جس طرح اسے دی ہے مجھ بھی دے اور حسد یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت کا زوال چاہے۔)

# دوسواکیاون وال باب

## عَصِيَّةٌ

### (بَابُ الْعَصِيَّةِ) ۲۵۱

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ التَّمَامِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَارِثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ تَعَصَّبَ أَوْ تَعَصَّبَ لَهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے تعصب (بے جا طرفداری) یا اس کی وجہ سے تعصب کیا گیا تو ایمان کی رسی اس کی گردن سے نکل گئی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، وَدُرُسْتُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَعَصَّبَ أَوْ تَعَصَّبَ لَهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَ الْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ.

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ حَرْدٍ مِنْ عَصِيَّةٍ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ أَغْرَابِ الْأَجَاهِلِيَّةِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے دل میں ایک دانہ کے برابر بھی تعصب ہو گا خدا اسے جاہل غلوں کے ساتھ محشور کرے گا۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ خُضَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ تَعَصَّبَ عَصَبَهُ اللَّهُ بِعَصَابَةٍ مِنْ نَارٍ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کسی کی بے جا طرفداری کر کے اسے بڑھانا چاہتا ہے تو اللہ اس طرفداری کی سزا میں جہنم رسید کرتا ہے۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَعْبٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ غَامِرِ بْنِ السَّمِطِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ حِمِيَّةٌ غَيْرَ حِمِيَّةِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - وَذَلِكَ حِينَ أَسْلَمَ - غَضَبًا لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ السَّلَاةِ الَّذِي أَلْفَعِيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

۵- فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ تعصب نے کسی کو داخل جنت نہیں کیا مگر اس طرف داری نے جس کا ظہور حمزہ بن عبدالمطلب سے حمایت نبی میں ہوا جبکہ حمزہ نے اسلام قبول کیا اور یہ طرفداری اس وقت عمل میں آئی جب مسجد الحرام میں آنحضرت پر کافروں نے وقت نماز آپ پر اوچھڑی پھینکی تھی۔

۶ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَضَالَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانُوا يَخْشَوْنَ أَنْ إِبْلِيسَ مِنْهُمْ وَكَانَ فِي عِلْمِ اللَّهِ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَاسْتَخْرَجَ مَا فِي نَفْسِهِ بِالْحِمِيَّةِ وَالْقَضَبِ فَقَالَ: «دَخَلْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَنِي مِنْ طِينٍ».

۶- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ملائکہ گمان کرتے تھے کہ ابلیس ان میں سے ہے اور علم الہی میں تھا کہ ان میں سے نہیں ہے پس جو نافرمانی رب اور اپنے نفس کی بیجا طرفداری کا جذبہ اس کے اندر تھا وہ اس نے ظاہر کر دیا یہ کہہ کر کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَاسَانِيِّ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ﷺ عَنِ الْعَصِيَّةِ، فَقَالَ: الْعَصِيَّةُ النَّبِيُّ يَأْتُمُّ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا أَنْ يَرَى الرَّجُلُ شِرَارَ قَوْمِهِ خَيْرًا مِنْ خِيَارِ قَوْمِهِ آخِرِينَ وَلَيْسَ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ وَلَكِنْ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُعَيِّنَ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ.

۷- زہری سے مروی ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے عصیت کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: عصیت یہ ہے کہ اس سے صاحب عصیت گنہگار قرار پائے بایں طور کہ اپنی قوم کے شر ترین آدمی کو دوسری قوم کے نیک لوگوں میں شمار کرے اپنی قوم کے کسی شخص کو دوست رکھنا عصیت نہیں۔ بلکہ اگر وہ تعصب اپنی قوم کے کسی ظالم کی مدد کرنا تعصب ہے۔

# دوسو باون واں باب

## کبر

(باب الکبر) ۲۵۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَانٍ ، عَنْ حَكِيمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ أَذْنَى الْإِلْحَادِ ، فَقَالَ : إِنَّ الْكِبْرَ أَذْنَاهُ .

۱۔ حکیم سے مروی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ کم الحاد کے متعلق۔ فرمایا اس کا پتہ درجہ کبر ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْكِبْرُ قَدْ يَكُونُ فِي شِرَارِ النَّاسِ مِنْ كُلِّ جَنْسٍ ، وَالْكَبَرُ رِذَاءُ اللَّهِ ، فَمَنْ نَارَعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رِذَاءَهُ لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا تَعَالًا ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَسَوْدًا تَلْقَطُ السَّرَّاقِينَ فَقَبِلَ لَهَا : تَنْتَحِي عَنْ طَرِيقِ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَتْ : إِنَّ الطَّرِيقَ لَمَعْرُوضٌ فَهَمَّ بِهَا بَعْضُ الْقَوْمِ أَنْ يَتَنَاولَهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : دَعُوَهَا فَإِنَّهَا جَبَّارَةٌ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ تکبر بڑا آدمیوں میں ہر طرح کا ہوتا ہے اور تکبر روئے الہی ہے اس بارے میں جو خدا سے نزاع کرے گا خدا اس کو پستی میں ڈال دے گا رسول اللہ مدینہ کے ایک راستے سے گزر رہے تھے ایک جشی عورت راستے میں گوبر اٹھا رہی تھی اس سے کہا کہ رسول اللہ کے راستے سے ہٹ جا۔ اس نے کہا راستہ کشادہ ہے ایک شخص نے چاہا کہ اسے راستے سے ہٹا دے حضرت نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو یہ کبر پسند ہے (یعنی اگر جبراً ہٹاؤ گے تو یہ ناسزا لفظ استعمال کرے گی۔)

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضِيلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : الْعِزُّ رِذَاءُ اللَّهِ ، وَالْكَبَرُ إِزَادَةٌ ، فَمَنْ تَنَاولَ شَيْئًا مِنْهُ أَكْبَهُ اللَّهُ فِي جَهَنَّمَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے عزت اللہ کی روایاں اور کبر اس کی

اذا رہے ہیں جو کوئی اس کے لئے ان میں سے کسی چیز کا دعویٰ کرے گا خدا اس کو اوندھے منہ جہنم میں داخل کر دے گا۔

٤- أبو علي الأشعري، عن أحمد بن عبد الجبار، عن ابن فضال، عن ثعلبة، عن معمر بن عمر  
ابن عطاء، عن أبي جعفر عليه السلام قال: الكبرياء لله والمنكسر لما راع الله رآه.

۴۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کبر اللہ کی وہ ہے اور متکبر اور خود اپنے اس بارے میں خدا سے نزاع کرتا ہے

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ ، عَنْ  
لَيْثِ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : الْكِبَرُ إِذَا لَمْ يَمُزَّ مِنْ نَارِ اللَّهِ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ أَكْبَرَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کبر اللہ کی روایہ پس جس نے اس میں اللہ سے نزاع کیا خدا اس کو جہنم

٦ - عَنْ أَنَسٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ، عَنْ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ  
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو جعفرؑ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا وہ شخص جس کے دل میں ایک ذرہ برا بھی تکبر ہوگا۔

٧ - عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ مُسْلِمَ ، عَنْ  
أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِيقَاتٌ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْكِبَرِ ، قَالَ :  
فَأَسْتَرْجِعُ ، فَقَالَ : مَا لَكَ تَسْتَرْجِعُ ؟ قُلْتُ : لِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ ، فَقَالَ : لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ ، إِنَّمَا أَغْنِي  
الْجَحْدُ ، إِنَّمَا هُوَ الْجَحْدُ .

۷۔ امام محمد باقرؑ امام جعفر صادقؑ علیہما السلام ہیں۔ کسی نے کہا جنت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ایک کھانسی کے دانے برابر کی نکتہ برداری کہتے ہیں۔ نے یہ سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ فرمایا یہ کہیں کہا میں نے کہا آپ سے سن کر فرمایا۔ ایسا نہیں ہے جیسا تیرا خیال ہے ہادی م آؤ انکار امامت سے کہ وہ گویا انکار ربوبیت ہے۔

٨ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ أَبِي قَضَائِلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَةَ، عَنْ  
أَيُّوبَ بْنِ الْحَرِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْكِبَرُ أَنْ تَعْمِصَ النَّاسَ وَتَسْمَعَهُ الْحَقَّ.



۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سب سے بڑا تکبر یہ ہے کہ لوگوں کو حقیر سمجھے اور حق بات کو بیوقوفی سے نسبت دے

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَكْبَرَ الْكِبَرِ غَمُصُ الْخَلْقِ وَسَفَهُ الْحَقِّ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا غَمُصُ الْخَلْقِ وَسَفَهُ الْحَقِّ ؟ قَالَ : يَجْهَلُ الْحَقَّ وَيَطْعُنُ عَلَى أَهْلِهِ ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ نَارَعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رِذَاءً .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا سب سے بڑا تکبر یہ غمص الخلق اور سفر الحق میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے۔ امام نے فرمایا حق بات کہے، نہ پہچانا، اہل حق پر طعن کرنا جس نے ایسا کیا اس نے خدا سے جھگڑا کیا اس کی روانہ بارے میں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : إِنَّ فِي جَهَنَّمَ لَوَادِيًا لِلْمُتَكَبِّرِينَ يُقَالُ لَهُ : سَقَرٌ ؛ شَكَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شِدَّةَ حَرِّهِ وَوَسَّأَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ لَهُ أَنْ يَنْفَسَ فَيَنْفَسَ فَأُحْرَقَ جَهَنَّمَ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جہنم میں ایک درادی ہے متکبروں کے لئے جس کا نام سقر ہے اللہ سے اس نے اپنی حرارت کو بیان کر کے سانس لینے کی اجازت چاہی، اجازت ملنے پر اس نے سانس لی تو جہنم میں آگ بھڑک اٹھی۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ ؛ عَنْ أَحْمَدِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُتَكَبِّرِينَ يُجْعَلُونَ فِي سُورِ الدَّرِّ ؛ يَتَوَطَّأُهُمُ النَّاسُ حَتَّى يَفْرَغَ اللَّهُ مِنَ الْحِسَابِ .

۱۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا متکبر لوگ روز قیامت چوٹیوں کی صورت میں بنادئے جائیں گے لوگ صاب سے فارغ ہونے تک ان کو پیروں سے کچلیں گے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ؛ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا الْكِبَرُ ؟ فَقَالَ : أَكْبَرُ الْكِبَرِ أَنْ تَسْفَهُ الْحَقَّ وَتَغْمِصَ النَّاسَ ، قُلْتُ : وَمَا سَفَهُ الْحَقِّ ؟ قَالَ : يَجْهَلُ الْحَقَّ وَيَطْعُنُ عَلَى أَهْلِهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ راوی نے پوچھا تکبر کیا ہے فرمایا اعظم تکبر یہ ہے کہ حق کو سفاہت بتایا جائے

اور لوگوں کو احمق سمجھا جائے۔ راوی نے پوچھا سقر احمق کیسے فرمایا حق سے جہالت اختیار کرنا اور اس کے اہل پر طعن کرنا۔

۱۳۔ عَنْهُ : عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنِّي أَكِلُ الطَّعَامَ الطَّيِّبَ وَأَشْمُ الرِّيحَ الطَّيِّبَةَ وَأَرْكُبُ الدَّابَّةَ الطَّيَّارَةَ وَيَتَّبِعُنِي الْعُلَامُ فَتَرَى فِي هَذَا شَيْئًا مِنَ التَّجَسُّرِ فَلَا أَفْعَلُهُ ؟ فَأَطْرَقَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ : إِنَّمَا الْجَبَّارُ الْمَلْعُونُ مَنْ غَمَصَ النَّاسَ وَجَبَلَ الْحَقَّ ، قَالَ عُمَرُ : فَقُلْتُ : أَمَّا الْحَقُّ فَلَا أَجْهَلُهُ وَالْمَغْمَصُ لَا أَدْرِي مَا هُوَ ؛ قَالَ : مَنْ حَقَّرَ النَّاسَ وَتَجَسَّرَ عَلَيْهِمْ فَذَلِكَ الْجَبَّارُ .

۱۳۔ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں اچھا کھانا کھاتا ہوں اچھی خوشبو سونگھتا ہوں اچھے کھورے پر سوار ہوتا ہوں غلام میرے پیچھے چلتا ہے کیا اس میں کوئی بات تکبر کی ہے کہ میں اسے ترک کر دوں حضرت نے سر جھکا لیا۔ پھر فرمایا۔ جبار ملعون وہ ہے جو لوگوں کو بیوقوف سمجھے اور حق سے انکار کرے۔ راوی نے کہا میں حق سے انکار نہیں کرتا۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ غمص کیسے فرمایا جو لوگوں کو حق پرمانے اور ان کے ساتھ تکبر کا برتاؤ کرے یہ ہے جبار۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ؛ عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ؛ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُرْكَبُ عَلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٌ : شَيْخُ زَائِدٍ وَمَلِكُ جَبَّارٌ وَمُقِيلٌ مُخْتَالٌ .

۱۴۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے روز قیامت نہ تو اللہ کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو صالحین میں شمار کرے گا اور ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اولیٰ بوزہا زنا کار، دوسرے ظالم اور شاہ، تیسرے غیر متکبر۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ الشَّيْخُ يَعْقُوبُ عليه السلام دَخَلَهُ عِزُّ الْمَلِكِ ؛ فَلَمْ يَنْزِلْ إِلَيْهِ ؛ فَهَبَطَ جِبْرِئِيلُ عليه السلام فَقَالَ : يَا يُوسُفَ ابْسُطْ رَا حَتَّكَ فَخَرَجَ مِنْهَا نُورٌ سَاطِعٌ ؛ فَصَادَفَنِي جَوْ السَّمَاءِ ؛ فَقَالَ يُوسُفُ : يَا جِبْرِئِيلُ مَا هَذَا النُّورُ الَّذِي خَرَجَ مِنْ رَا حَتِّي ؛ فَقَالَ : نُزْغِيَا النَّبُوَّةَ مِنْ عَيْنِكَ عَقُوبَةُ لِمَا نَزَلَ إِلَى الشَّيْخِ يَعْقُوبَ فَلَا يَكُونُ مِنْ عَيْنِكَ نَبِيٌّ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ یوسف علیہ السلام کے پاس جب یعقوب علیہ السلام آئے تو عزت ملوکت

کا لحاظ کرتے ہوئے وہ تخت سے زائترے جبرئیل نازل ہوئے اور کہا۔ اے یوسف! اپنی ہتھیلی کھولو۔ کھولی تو ایک نور اس سے نکلا جس سے آفتی آسمان روشن ہو گیا۔ یوسف نے پوچھا اے جبرئیل یہ نور میری ہتھیلی سے کیسا خارج ہوا۔ فرمایا نبوت تمہاری نسل سے نکل گئی کیوں کہ تم یعقوبؑ کی تعظیم کے لئے تخت سے نہیں اترے اب تمہاری نسل میں کوئی نبی نہ ہوگا۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ راة العقول شرح اصول کافی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام توضیح :- کا تخت سے نہ اترنا ازراۃ کبریا اپنے باپ کو حقیر سمجھنے کی غرض سے نہ تھا کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی ذوات مقدسہ ایسی باتوں سے دور رہے۔ بلکہ مصر کے شاہانہ قواعد کی رو سے چونکہ بادشاہ کا کسی کے لئے تخت سے اترنا عوام الناس کی نظر میں باعث ذلت و توہین تھا لہذا یوسف علیہ السلام نے علی قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسا کیا تھا جس سے مقصود اصول سیاست کو برقرار رکھنا تھا مگر چونکہ باپ کی تعظیم ایک نبی کے لئے اس سے زیادہ اہم تھی اور ملکی مصلحت اس سے کم درجہ پرستی لہذا یہ فعل ترک ادلی میں تھا اور چونکہ انبیاء سے ترک ادلی پر بھی مواخذہ ہو جاتا ہے لہذا قدرت نے نبوت کا سلسلہ ان کی اولاد میں ختم کر دیا۔ لیکن اس کو تکبر نہیں کہا جاسکتا۔ تکبر سے مشابہ ہو سکتا ہے۔ اپنے مصالح کو خدا ہی بہتر جانتا ہے جس طرح آدم علیہ السلام سے ترک ادلی ہوا تو ان کو جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا گیا حالانکہ ان کو پیدا ہی خلیفۃ الارض ہونے کے لئے کیا گیا تھا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ أَبِيهِ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ لَدَفِي رَأْسِهِ حَكْمَةً وَمَلَكَ يَنْسِكُهَا، فَإِذَا تَكَبَّرَ قَالَ لَهُ: اتَّخِذْ وَصْعَكَ اللَّهُ فَلَا يَزَالُ أَعْظَمَ النَّاسِ فِي نَفْسِهِ وَأَصْغَرَ النَّاسِ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ وَإِذَا تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؛ ثُمَّ قَالَ لَهُ: اتَّعِشْ نَعْمَكَ اللَّهُ فَلَا يَزَالُ أَصْغَرَ النَّاسِ فِي نَفْسِهِ وَأَرْفَعَ النَّاسِ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ.

۱۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر بندہ کے سر میں ایک لجام ہوتا ہے جس کو فرشتہ بکڑے رہتا ہے جب وہ تکبر کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کیا تو نے اللہ کی وضع اختیار کی ہے جو کوئی اپنے کو بڑا سمجھتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں چھوٹا قرار پاتا ہے اور جو متواضع ہوتا ہے اللہ اس کا ترہ بلند کرتا ہے پھر کہتا ہے بلند ہو اللہ تجھے بلند کرے جو کوئی اپنے کو چھوٹا سمجھتا ہے اللہ لوگوں کی نگاہوں میں اسے بلند کرتا ہے۔

۱۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ؛ عَنِ النَّهْدِيِّ؛ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعْبٍ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنِّدِ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا مِنْ أَحَدٍ بَيْنَهُ إِلَّا

مِنْ دَلَّةٍ يَجِدُهَا فِي نَفْسِهِ : وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكَبَّرَ أَوْ تَجَبَّرَ إِلَّا لِدَلَّةٍ وَجَدَهَا فِي نَفْسِهِ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کوئی آدمی تکبر نہیں کرتا مگر اس دلت کی وجہ سے جسے وہ اپنے نفس میں پاتا ہے اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کوئی تکبر و جبر کرنے والا اگر ایسا کرتا ہے تو اس کے لئے وہ اپنے نفس میں دلت محسوس کرتا ہے۔

## دوستو ترپنواں باب عجب

(بَابُ الْعُجْبِ) ۲۵۳

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى : عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ : عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَيَّابٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : إِنْ اللَّهَ عَلِمَ أَنَّ الدُّنْيَا خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْعُجْبِ وَلَوْ أَدْلَكَ مَا ابْتَلَى مُؤْمِنٌ بِدُنْيَا أَدَا .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ جو میں کا گناہ اس کی خود پسندی سے بہتر ہے اگر ایسا نہ ہو تو مومن گناہ میں کہیں مبتلا نہ ہو۔

۲۔ عَنْهُ : عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ : عَنْ أَجْبِدِ أَبِي عَلَامٍ : عَنْ رَجُلٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : مَنْ دَخَلَ الْعُجْبُ هَلَكَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے اندر خود پسندی داخل ہوئی وہ ہلاک ہو گیا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو الْحَلَّالِ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ : عَنْ أَبِي الْعَتَنِ عليه السلام : قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْعُجْبِ الَّذِي يُفْسِدُ الْعَمَلَ : فَقَالَ : الْعُجْبُ دَرَجَاتُ مِنْهَا أَنْ يَرَى الْغَبْدُ سَوْءَ عَمَلِهِ قَبْرًا حَسَنًا فَيُعْجِبُهُ وَيَحْسِبُ أَنَّهُ يُحْسِنُ صُنْعًا وَمِنْهَا أَنْ يُؤْمِنَ الْعَبْدُ بِرَبِّهِ فَيَمُنَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِلَّهِ عَلَيْهِ فِيهِ الْمَنُّ .

۳۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے ٹیک کے متعلق پوچھا جس سے عمل فاسد ہو جاتا ہے۔ فرمایا عجب کے درجات ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ بندہ اپنے بڑے عمل کو اچھا سمجھے اور مغرور ہو کر یہ گمان کرے کہ وہ اچھا کام کر رہا ہے دوسرے یہ کہ عبادت کا اپنے رب پر احسان رکھے حالانکہ خدا کا احسان اس پر ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الرَّجُلُ لِيَذْنِبَ الذَّنْبَ فَيَتَدَمَّرَ عَلَيْهِ وَيَمْلَأُ الْعَمَلَ فَيَسْرُ مَا ذَلِكَ فَيَتَرَأَخِي عَنْ خَالِهِ يَلَاكُ فَلَا أَنْ يَكُونَ عَلَى خَالِهِ تِلْكَ خَيْرٌ لَهُ مِنْمَا دَخَلَ فِيهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہا کہ تیرا یہ پھر اس پر نام ہو تا ہے پھر کوئی اور عمل کر رہا ہے اور اس پر خوش ہو رہا ہے اور خود پسندی اس سے ظاہر ہوتی ہے پس اگر وہ اپنے سے پہلے ہی ندامت والے حال پر باقی رہتا تو اس کو موجودہ حال سے بہتر ہوتا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ نُصْرَةَ بْنِ قُرْدَاسٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَتَى الْعَالِمَ عَابِدًا فَقَالَ لَهُ : كَيْفَ صَلَاتُكَ ؟ فَقَالَ : مِنْ لَيْلِي يُسْأَلُ عَنْ صَلَاتِهِ ؛ وَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ مُتَذَكِّرًا وَ كَذَّاءً ، قَالَ : وَ كَيْفَ بُكَاءُوكَ ؟ قَالَ : أَبْكِي حَتَّى تَجْعَلَ دُمُوعِي ، فَقَالَ لَهُ الْعَالِمُ : فَإِنْ خِشَعَكَ وَأَنْتَ حَافِيٌّ أَفْضَلُ مِنْ بُكَائِكَ وَأَنْتَ مُدِيلٌ ، إِنْ الْمُدِيلُ لَا يَصْعَدُ مِنْ عَمَلِهِ شَيْءٌ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک عالم ایک عابد کے پاس آکا اور اس سے پوچھا آپ کی نماز کا کیا حال ہے اس نے کہا مجھ جیسے کہ نماز کا کیا پوچھنا میں اللہ کی عبادت اس میں طرح کرتا ہوں۔ پوچھا بکا کا کیا حال ہے اس نے کہا کہ آنسوؤں سے روتا ہوں عالم نے کہا تمہارا ہنسنا ایسی حالت میں کہ تم خدا سے ڈرتے افضل ہوتا تمہاری بکا سے۔ دراصل تمہاری بکا تم سے رو رہا ہے اور خود پسند ہو رہا ہے تمہاری خود پسندی تمہارے کسی عمل کو ادا کرنے کے لئے نہیں دے گی۔

۶۔ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِنَا ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : دَخَلَ رَجُلَانِ الْمَسْجِدَ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ فَاسِقٌ فَخَرَّ جَاوِمِ الْمَسْجِدِ وَالْعَاقِبِيُّ مَيِّتٌ وَالْعَابِدُ فَاسِقٌ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ يَدْخُلُ الْعَابِدُ الْمَسْجِدَ مُدْلًا بِعِيَادَتِهِ يُدِيلُ بِهَا فَتَكُونُ فِكْرَتُهُ فِي ذَلِكَ وَ تَكُونُ فِكْرَةُ الْفَاسِقِ فِي التَّدَمُّرِ عَلَى فِسْقِهِ وَيَسْتَفِيرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا سَعَى مِنَ الذُّنُوبِ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادقؑ یا امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ دو شخص مسجد میں داخل ہوئے ایک ان میں عابد تھا اور دوسرا فاسق، وہ عباد کے مسجد سے نکلے۔ فاسق اپنے ایمان میں سچا تھا اور عابد فاسق تھا اس طرح کہ جب عابد مسجد میں داخل ہوا تو وہ اپنی عبادت پر مغرور تھا اور اس کی سوچ بچار اسی بارے میں تھی اور فاسق اپنے فسق پر نام تھا اور اس نے اپنے گناہوں کے تعلق خدا سے استغفار کیا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ وَهُوَ خَائِفٌ مُشْفِقٌ ثُمَّ يَعْمَلُ شَيْئًا مِنَ الْبِرِّ فَيَدْخُلُهُ شَيْبَةُ الْعُجْبِ بِهِ ؟ فَقَالَ : هُوَ فِي خَالِهِ الْأَوَّلَى وَهُوَ خَائِفٌ أَحْسَنُ خَالًا مِنْهُ فِي خَالِهِ عُجْبِهِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادقؑ علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص ایک کام کرتا ہے دراصل وہ خوف زدہ ہے پھر ایک نیک کام کرتا ہے جس سے اس میں خود پسندی پیدا ہو جاتی ہے۔ جعفرؑ نے فرمایا اس کی پہلی خوف کی حالت اس خود پسندی سے بہتر ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : بَيْنَمَا مَوْسَى ﷺ جَالِسًا إِذَا قَبِلَ إِبْلِيسُ وَعَلَيْهِ بُرْسٌ ذُو الْوَأْنِ ، فَلَمَّا دَنَا مِنْ مَوْسَى ﷺ خَلَعَ الْبُرْسَ وَقَامَ إِلَى مَوْسَى فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَوْسَى : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَنَا إِبْلِيسُ ، قَالَ : أَنْتَ فَلَا قَرَبَ اللَّهِ دَارَكَ قَالَ : إِنِّي أَنَا جِئْتُ لِأَسْأَلَكَ لِمَكَانِكَ مِنَ اللَّهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ مَوْسَى ﷺ : فَمَا هَذَا الْبُرْسُ ؟ قَالَ : بِهِ أَخْتَفِئُ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ ، فَقَالَ مَوْسَى : فَأَخْبِرْنِي يَا ذَنْبِي الَّذِي إِذَا أَذْنَبَهُ ابْنُ آدَمَ اسْتَحْوَذَتْ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : إِذَا أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ وَاسْتَكْبَرَتْ عَمَلَهُ وَصَغُرَ فِي عَيْنِهِ ذَنْبُهُ .

وَقَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِدَاوُدَ ﷺ : يَا دَاوُدُ بَشِّرِ الْمُذْنِبِينَ وَانْذِرِ الصَّادِقِينَ قَالَ : كَيْفَ أَبَشِّرُ الْمُذْنِبِينَ وَانْذِرِ الصَّادِقِينَ ؟ قَالَ : يَا دَاوُدُ بَشِّرِ الْمُذْنِبِينَ أَنْبِيَ أَقْبِلُ التَّوْبَةَ وَأَعْفُو عَنِ الذَّنْبِ وَانْذِرِ الصَّادِقِينَ أَلَّا يَعْتَبُوا بِأَعْمَالِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَبْدٌ أَنْصَبُهُ لِلْحِسَابِ إِلَّا هَلَكَ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک روز بیٹھے تھے کہ ابلیس ایک آدمی رنگ رنگ کی ٹوپی پہنے ہوئے آیا اور جناب موسیٰ کے قریب آکر ٹوپی اتار لی اور ان کو سلام کیا۔ انھوں نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا

ابلیس، فرمایا تو ہے ابلیس خدا تجھ سے دور رکھے۔ اس نے کہا میں تو آپ کو سلام کرنے آیا تھا بسبب آپ کی قربت کے جو خدا سے آپ کو حاصل ہے۔ جناب موسیٰ نے کہا یہ ٹوٹی کیسی ہے اس نے کہا میں اس سے بنی آدم کے قلوب اچک لیتا ہوں جناب موسیٰ نے کہا وہ گناہ تباہی آدمی کرتا ہے اور تو اس پر غالب آجاتا ہے اس نے کہا جب اس کا نفس خود پسند ہو جاتا ہے اور وہ زیادہ عمل کر کے گناہ کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ داؤد علیہ السلام سے خدا نے کہا۔ اے داؤد گنہگاروں کو بشارت دے دو اور صدیقیوں کو ڈراؤ، انھوں نے کہا یہ دونوں صورتیں کیسے ہوں۔ فرمایا گنہگاروں سے کہو میں تو بہ کا قبول کرنے والا ہوں اور گناہوں کا بخشنے والا اور صدیقین کو اس بات سے ڈراؤ کہ وہ اپنے اعمال پر مغرور نہ ہوں کیوں کہ جس کو میں روز حساب پکڑ دوں گا وہ ہلاک ہو جائے گا

## دوسو چوٹواں باب محبت دنیا اور اس کی حرص

((باب)) ۲۵۴

(حُبِّ الدُّنْيَا وَالْعِزِّ عَلَيْهَا) \*

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ دُرُسْتِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، وَهَيْشَامٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: رَأْسُ كُلِّ حَاطِيَةِ حُبِّ الدُّنْيَا.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر گناہ کی اصل بنیاد حب دنیا ہے

۲۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا دُثِّبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَنَمٍ قَدْ فَارَقَهَا رِعَاؤُهَا، أَحَدُهُمَا فِي أَوَّلِهَا وَالْآخَرُ فِي آخِرِهَا بِأَفْسَدَ فِيهِمَا مِنْ حُبِّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ دو بھوکے بھیڑیوں کا بکریوں کے ایک گلدے کے آگے پیچھے ہونا جس کا چرواہا اس دنیا سے جدا ہو گیا ہو اس سے زیادہ نقصان رساں دنیا کی محبت اور دین اسلام میں ریاست کی خواہش ہے

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا دُثِّبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَنَمٍ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ، هَذَا فِي أَوَّلِهَا وَهَذَا فِي آخِرِهَا بِأَسْرَعَ فِيهِمَا مِنْ حُبِّ

الْمَالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُؤْمِنِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مال دنیا کی محبت اور دین اسلام میں حکومت کی خواہش اس سے زیادہ خطرناک ہے جو اس نکل کے لئے ہو جس کا چرواہا اپنی بکریوں سے جدا ہو گیا ہو۔ اور ایک شکاری بھیڑیا اس کے آگے ہو اور دوسرا اس کے پیچھے۔

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقَبِ بْنِ الْحَزَازِ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يُدْبِرُ ابْنَ آدَمَ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا أَعْيَاهُ جَعَلَ لَهُ عِنْدَ الْمَالِ فَاتَّخَذَ بَرَقَبَتَهُ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اولاد آدم کا رخ ہر حرام چیز کی طرف موڑ دیتا ہے اور جب آدمی اسے در ماندہ بنا دیتا ہے تو ان کے لئے اس کی کین گاہوں میں بیٹھتا ہے پھر جب وہ محبت مال میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کی گردن پکڑ لیتا ہے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الشَّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِعَزَائِلِ اللَّهِ تَقَطَّعَتْ نَفْسُهُ حَسْرَاتٍ عَلَى الدُّنْيَا وَمَنْ أَتْبَعَ بَصَرَهُ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ كَثُرَ هَمُّهُ وَلَمْ يَشْفَعْ عَيْظُهُ وَمَنْ لَمْ يَرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ نِعْمَةٌ إِلَّا فِي مَطْعَمٍ أَوْ مَشْرَبٍ أَوْ مَلْبَسٍ فَقَدْ قَصَرَ عَمَلُهُ وَدَنَا عَذَابُهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص تقدیر الہی پر صبر نہیں کرتا تو اس کا نفس مال دنیا کی محبت میں پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور جو اپنی آنکھ لگائے رہتا ہے ان چیزوں کی طرف جو لوگوں کے پاس ہے تو اس کا غم زیادہ ہوتا ہے اور اس کا عقہہ فرو نہیں ہوتا اور جو خدا کی نعمت صرف کھانے پینے اور لباس ہی میں جانتا ہے تو اس کا عمل کوتاہ ہو جاتا ہے اور عذاب اس سے قریب ہو جاتا ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؛ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زِيَادِ الْقَنْدِيِّ عَنْ أَبِي ذَكِيجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّمْعَانِيِّ ، عَنْ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ ؛ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ الدُّنْيَا وَالْآثَرُ أَهْلَكَمَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَهُمَا مُهْلِكَاكُمْ .

۶۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ دنیا و آثر دوسرے تم سے پہلوں کو بھی ہلاکت



کیا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقْبَةَ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ؑ : مَثَلُ الْحَرْبِ عَلَى الدُّنْيَا مَثَلُ دَوْدَةَ الْقَرَى ، كُلَّمَا ارْدَادَتْ مِنَ الْقَرَى عَلَى نَفْسِهَا لَعَنًا كَانَ أَبْعَدَ لَهَا مِنَ الْخُرُوجِ حَتَّى تَمُوتَ غَمًّا . وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ : أَغْنَى الْفَقِيرَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لِلْحَرْبِ أَسِيرًا ، وَ قَالَ : لَا تَشْعِرُوا قُلُوبَكُمْ الْإِسْتِغَالَ بِمَا قَدْ فَاتَ فَتَشْعَلُوا أَذْهَانَكُمْ عَنِ الْاِسْتِغَادِ لِمَا لَمْ يَأْت .

، فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا میں حرص کی مثال ریشم کے کیڑے کی سی ہے کہ جس قدر اپنے اوپر تنہا جاتا ہے اسی قدر اس سے نکلنا بعید ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ غم سے مر جاتا ہے اور حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا سب سے زیادہ غمی وہ ہے جو اسیر حرص نہ ہو اور فرمایا اور جو چیز نیرت ہو گئی یعنی جاتی رہی اس کی طرف دل نہ لگائے تاکہ جو چیز اسکی نہیں آتی ہے اپنی قوتِ شکر اس کے متعلق کھو بیٹھو یعنی کارِ آخرت سے بے خبر ہو جاؤ۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعًا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْغَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : سَأَلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ؑ أَمِي الْأَعْمَالِ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ ؟ قَالَ : مَا مِنْ عَمَلٍ بَعْدَ مَعْرِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ ؐ أَفْضَلَ مِنْ بَقِيضِ الدُّنْيَا قَانَ لِذَلِكَ لَشَعْبًا كَثِيرَةً وَلِلْمَعَاصِي شُعْبٌ فَأَوَّلُ مَا عَصَى اللَّهُ بِهِ الْكِبَرُ : مَعْصِيَةُ إِبْلِيسَ جِنِّ أَبِي وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ثُمَّ الْجِرْمُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ آدَمَ وَ حَوَا ؑ جِنِّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا : « كَلَا مِنْ جَيْثٍ يَنْشُئَانِ وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ » فَأَخَذَا مَا لَا حَاجَةَ لَهُمَا إِلَيْهِ ، فَدَخَلَ ذَلِكَ عَلَى ذَرِّ يَتِيمَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَذَلِكَ أَنَّ أَكْثَرَ مَا يَطْلُبُ ابْنُ آدَمَ مَا لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَيْهِ ، ثُمَّ الْحَسَدُ وَ هِيَ مَعْصِيَةُ ابْنِ آدَمَ حَيْثُ حَسَدَ أَخَاهُ فَقَتَلَهُ ، فَتَشَعَّبَ مِنْ ذَلِكَ حُبُّ النَّسَاءِ وَ حُبُّ الدُّنْيَا وَ حُبُّ الرِّثَاسَةِ وَ حُبُّ الرِّاحَةِ وَ حُبُّ الْكَلَامِ وَ حُبُّ الْعُلُوِّ وَالشَّرَوَةِ ، فَصِرْنَ سَبْعَ خِصَالٍ فَاجْتَمَعْنَ كُلُّهُنَّ فِي حُبِّ الدُّنْيَا فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ بَعْدَ مَعْرِفَةِ ذَلِكَ : حُبُّ الدُّنْيَا أَسْرُ كُلِّ حَاطِيَةٍ وَالدُّنْيَا دُنْيَانِ وَالدُّنْيَا بَلَاغٌ وَالدُّنْيَا مَلْمُوءَةٌ

۸۔ حضرت امام علی بن الحسین علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ بیشِ خدا کون سا عمل افضل ہے فرمایا اللہ اور رسول کی معرفت کے بعد افضل عمل دنیا سے بغض رکھنا ہے کیونکہ اس کی بہت سی شائقین ہیں اور گناہوں کی بھی بہت سی صورتیں ہیں

سب سے پہلے معصیت خدا کرنے والی چیز بکتر ہے جس کا اظہار ابلیس سے ہوا جبکہ اس نے سمجھو آدم سے انکار کیا اور کافروں میں سے ہو گیا اس کے بعد حرص ہے اور وہ آدم و حوا کا ترک اولیٰ ہے۔ خدا نے ان سے کہا تھا کہ جو چاہو کھاؤ۔ مگر اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے پس انھوں نے اس چیز کو اختیار کیا جس کی ان کو ضرورت نہیں تھی پس خدا نے قیامت تک کے لئے اس حرص کو ذریت آدم میں داخل کر دیا اس کے بعد حسد ہے اور وہ آدم کے بیٹے (قائیل) کا گناہ تھا۔ جس نے اپنے بھائی سے حسد کیا اور اس کو قتل کر دیا۔ ان میں شافعیں پھوٹیں عورتوں کی محبت، دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، راحت کی محبت، کلام کی محبت، بلندی اور ثروت کی محبت، یہ سب مل کر سات ہو گئیں اور یہ سب جمع ہو گئیں حب دنیا میں انبیاء اور علماء نے ان چیزوں کو پہچانتے ہوئے کہا ہے کہ محبت دنیا تمام خطاؤں کا گھر ہے۔ اور دنیا اولیٰ اور پست ہے اور دنیا ملعونہ ہے۔

۹۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ ، عَنْ الْمَيْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِي مُنَاجَاةِ مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى إِنَّ الدُّنْيَا ذَارُ عَقُوبَةٍ ، عَاقِبَتْ فِيهَا آدَمَ عِنْدَ خَطِيئَتِهِ وَ جَعَلَتْهَا مَلْعُونَةً ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا مَا كَانَ فِيهَا ، يَا مُوسَى إِنَّ عِبَادِي الصَّالِحِينَ زَهِدُوا فِي الدُّنْيَا يَقْدِرْ عَلَيْهِمْ وَ سَائِرُ الْخَلْقِ رَغِبُوا فِيهَا يَقْدِرْ جَهْلُهُمْ وَمَا مِنْ أَحَبَّ عَظَمًا فَقَرَّ شَعْنَاهُ فِيهَا وَلَمْ يَحْقِرْ هَا أَحَدٌ إِلَّا أَنْتَفَعَ بِهَا .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جناب موسیٰ سے وقتِ مناجات خدا نے کہا۔ اے موسیٰ دنیا عذاب کا گھر ہے آدم نے اپنی خطا کا خمیازہ بھگتا۔ میں نے دنیا کو ملعون قرار دیا ہے اور ملعون ہے ہر وہ چیز جو اس میں ہے صرف وہ نہیں جو میری خوشنودی کے لئے کی جائے اے موسیٰ میرے نیک بندوں نے دنیا سے بقدر اپنے علم کے دنیا کو ترک کیا اور عام لوگوں نے بقدر اپنی جہالت کے اس کی طرف رغبت کی اور جس نے دنیا کو حقیر سمجھا اس نے نائدہ پایا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا ذَنْبَانِ ضَارِيَانِ فِي عَمٍّ قَدْ فَارَقَهَا رِغَاؤُهَا ، وَاحِدٌ فِي أَوْلِيَا وَ هَذَا فِي آخِرِهَا يَافَسَدَ فِيهَا مِنْ حُبِّ الدَّالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مال اور اسلام میں ریاست کی محبت اس سے زیادہ خطرناک ہے جو بکریوں کے اس گلہ کو پیش آئے۔ حسن کا چرواہہ اس سے جدا ہو گیا ہوا اور ایک بھوکا بھیڑیا اس کے آگے ہوا اور دوسرا اس کے پیچھے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَمِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ حَمِيدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ مُهَاجِرِ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَرَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام عَلَى قَرْيَةٍ قَدَّمَتْ أَهْلَهَا وَطَبَّرَهَا وَدَوَّابُهَا فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَمُوتُوا إِلَّا سَخَطَةً وَلَوْ مَاتُوا مُتَغَرِّفِينَ لَتَدَافَنُوا ، فَقَالَ الْحَوَارِيُّونَ : يَارُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ ، أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُخَيِّبَهُمْ لَنَاقِضُوا مَا كَانَتْ أَعْمَالُهُمْ فَتَجَنَّبَهَا ، فَدَعَا عِيسَى عليه السلام رَبَّهُ فَنُودِيَ مِنَ الْجَوِّ أَنْ : نَادِهِمْ ، فَقَامَ عِيسَى عليه السلام بِاللَّيْلِ عَلَى شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ : يَا أَهْلَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ فَأَجَابَهُ مِنْهُمْ مُجِيبٌ : لَبَّيْكَ يَارُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ ، فَقَالَ : وَيَحْكُمُ مَا كَانَتْ أَعْمَالُكُمْ ؟ قَالَ : عِبَادَةُ الطَّاغُوتِ وَحُبُّ الدُّنْيَا مَعَ خَوْفٍ قَلِيلٍ وَأَمَلٍ بَعِيدٍ وَغَفْلَةٍ فِي لَهْوٍ وَلَعِبٍ ، فَقَالَ : كَيْفَ كَانَ حُكْمُكُمْ لِلدُّنْيَا ؟ قَالَ : كَحُبِّ الصَّيِّ لَا مِثْلِهِ ، إِذَا أَقْبَلَتْ عَلَيْنَا فِرْحَانًا وَسَرَرْنَا وَإِذَا أَذْبَرَتْ عَنَّا بَكَيْنًا وَحَزَنًا ، قَالَ : كَيْفَ كَانَتْ عِبَادَتُكُمْ لِلطَّاغُوتِ ؟ قَالَ : الطَّاعَةُ لِأَهْلِ الْمَعَاصِي ، قَالَ : كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِكُمْ ؟ قَالَ : يَتَنَالِلَةُ فِي عَاقِبَةٍ وَ أَصْبَحْنَا فِي الْهَآوِيَةِ ، فَقَالَ : وَمَا الْهَآوِيَةُ ؟ فَقَالَ : سَجْدُ قَالَ : وَمَا سَجْدُ ؟ قَالَ : جِنَالٌ مِنْ جَعْفَرٍ تُوَقَّدُ عَلَيْنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ : فَمَا قُلْتُمْ وَمَا قِيلَ لَكُمْ ؟ قَالَ : قُلْنَا رُدُّنَا إِلَى الدُّنْيَا فَتَزْهَدْ فِيهَا قِيلَ لَنَا كَذَبْتُمْ ، قَالَ : وَ يَحْكُ كَيْفَ لَمْ يُكَلِّمْنِي غَيْرُكَ مِنْ بَيْنِهِمْ ؟ قَالَ : يَارُوحَ اللَّهِ إِنَّهُمْ مُلْحَمُونَ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ بِيَدِي مَلَائِكَةٍ غَلَاظُ شِدَادٍ وَإِنِّي كُنْتُ فِيهِمْ وَلَمْ أَكُنْ مِنْهُمْ ، فَلَمَّا نَزَلَ الْعَذَابُ عَنِّي مَعَهُمْ فَأَنَا مَمْلُوقٌ بِشَعْرَةٍ عَلَى شَفْرِ جَهَنَّمَ لَا أَدْرِي أَوْ كُنْتُ فِيهَا أَمْ أَنْجُو مِنْهَا ، فَالْتَفَتَ عِيسَى عليه السلام إِلَى الْحَوَارِيِّينَ فَقَالَ : يَا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ أَكُلَ الْخُبْزِ الْيَاسِ بِالْمِلْحِ الْجَرِيشِ وَالتَّوَمُّ عَلَى الْمَزَايِلِ خَيْرٌ كَثِيرٌ مَعَ عَاقِبَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ ایک گاؤں کی طرف سے گزرے جس کے باشندے پرندے اور چوپائے مر گئے تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ عذاب الہی سے مرے ہیں اگر جدا جدا مرتے تو دفن کئے جاتے۔ حواریوں نے کہا۔ اے روح اللہ، اے کلمۃ اللہ، خدا سے دعا کیجئے کہ لوگ ہمیں جواب دیں اور ہم معلوم کریں کہ ان کے اعمال کیا تھے تاکہ ہم ان سے اجتناب کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی۔ اُنق سے آواز آئی کہ ان کو پکارو حضرت عیسیٰ رات کے وقت ایک نیل پر گئے اور فرمایا۔ اے گاؤں کے رہنے والو! ان میں سے ایک نے جواب دیا۔ لیکن اے روح اللہ، اے کلمۃ اللہ، فرمایا دسے ہو تم پر تمہارے کیا اعمال ایسے تھے کہ تم پر عذاب آیا اس نے کہا ہم نے شیطان کی عبادت کی تھی اور دنیا کی محبت میں خون خدا بہت کم رہا تھا اور امیدیں طولانی ہو گئی تھیں اور ہر دلعب میں دن گزارنے تھے فرمایا حب دنیا کس حد تک تھی اس نے کہا جیسے ایک بچہ کو اپنی ماں کی ہوتی ہے جب دنیا ہماری طرف متوجہ ہوتی تو ہم خوش ہوتے جب روگردانی کرتی تو ہم روتے اور رنجیدہ ہوتے

فرمایا تمہاری شیطانی عبادت کا کیا حال تھا اس نے کہا ہم نے گنہگاروں کی اطاعت کی تھی فرمایا پھر انجام کیا ہوا۔ اس نے کہا رات کو ہم عاقبت سے تھے اور صبح کو جہنم رسید ہوئے۔ پوچھا بادیر کیا ہے اس نے کہا سچین، پوچھا سچین کیا ہے اس نے کہا وہ چنگاریوں کے پہاڑ ہیں جو قیامت تک ہمارا اور اس کے شعلے بھڑکتے رہیں گے۔ فرمایا پھر تم نے خدا سے کیا کہا۔ اس نے کہا میں نے کہا یا اللہ ہمیں دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم اسے ترک کریں۔ ہم سے کہا گیا۔ تم جھوٹے ہو فرمایا وائے ہو تجھ پر، تیرے علاوہ کسی اور نے کلام کیوں نہ کیا اس نے کہا اے روح اللہ ان کے ذہنوں پر آگ کی لگام چڑھی ہوئی ہے جو سخت گیر ملائکہ کے ہاتھوں میں رہتی ہے۔ میں ان کے درمیان تھا لیکن شیطان کا بیماری نہ تھا جب عذاب نازل ہوا تو میں بھی اس لئے پیٹ میں آگیا کہ ان کے درمیان سے نکل کیوں نہ گیا اب ہم سر کے بالوں سے جہنم کے کنارے ٹٹکے ہوئے ہیں نہیں معلوم اس میں گریں گے یا پک جائیں گے۔ اب حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے اولیائے خدا سو کھی روٹی بد مزہ تمک سے کھانا اور کوڑے گھر پر سونا بہتر ہے دنیا و آخرت کی عاقبت کے لئے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى عَبْدِ بَابَا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْآخِرَةِ مِثْلَهُ .

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے جس امر دنیا کا دروازہ کھولا ہے اس پر اسی طرح آخرت کا دروازہ کھول دیا ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْمُثَنَّى بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : تَعْمَلُونَ لِلدُّنْيَا وَأَنْتُمْ تَرْتَدُّونَ فِيهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ وَلَا تَعْمَلُونَ لِلْآخِرَةِ وَأَنْتُمْ لَا تَرْتَدُّونَ فِيهَا إِلَّا بِالْعَمَلِ ، وَيَلَكُمْ عِلْمًا سَوًّا ، الْأَجْرُ تَأْخُذُونَ ، وَالْعَمَلُ تُصَيِّعُونَ ، يَوْشِكُ رَبُّ الْعَمَلِ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلَهُ وَيَوْشِكُ أَنْ يُخْرِجُوا مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا إِلَى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ ، كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ هُوَ فِي مَسِيرِهِ إِلَى آخِرَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلَى دُنْيَاةٍ وَمَا يَصْرِفُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا يَنْقُمُهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم دنیا کے حصول میں سعی کرتے ہو حالانکہ اس میں رزق بے محنت خدا تمہیں دیتا ہے اور آخرت کے لئے عمل نہیں۔ حالانکہ وہاں بے عمل کو کوئی رزق نہیں دیا جاتا۔ دے ہو تم پر، اے علمائے سوشم! جو چاہتے ہو اور عمل کو ضائع کرتے ہو۔

قریب ہے کہ صاحبِ عمل کا عمل قبول کیا جائے اور قریب ہے تم دنیا کی خشکی سے نکل کر قبر کی تاریکی میں چلے جاؤ۔

کیا حال ہو گا ان اہل علم کا جنہیں آخرت کی طرف جانا چاہیے اور وہ دنیا کی طرف متوجہ ہیں جو چیز ان کے لئے محبوب ہے وہ نفس والی چیز میں تغیر پیدا کرنے والی نہ ہوگی۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو - فِيمَا أَعْلَمَ - عَنْ أَبِي عَالِيَةَ الْحَدَّادِ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، وَنَحْوِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : أَبْعَدُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا لَمْ يَهْمُهُ إِلَّا بَطْنُهُ وَفَرْجُهُ .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا سے دوری ہے اس بندہ کے لئے جو اپنے شکم و شرمگاہ کے سوا فکر آخرت کرنا ہی نہیں۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ وَنَحْوِ بْنِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَغْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ أَصْبَحَ وَأَمْسَى وَاللَّهُ نَبَاً أَكْبَرَ هَمِّهِ جَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْفَقْرَيْنِ عَيْنِيهِ وَشَتَّتْ أَمْرَهُ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ اللَّهِ نَبَاً إِلَّا مَا قَسَمَ اللَّهُ لَهُ وَ مَنْ أَصْبَحَ وَ أَمْسَى وَالْآخِرَةُ أَكْبَرُ هَمِّهِ جَعَلَ اللَّهُ الْغِنَى فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ أَمْرَهُ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص فکر دنیا میں صبح و شام رہتا ہے اللہ فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اس کے معاملات کو پراگندہ کر دیتا ہے اور وہ دنیا سے اتنا ہی پاتا ہے جتنا اس کے مقدر میں ہے اور جو کوئی فکر آخرت میں صبح و شام گزارتا ہے خدا اس کے قلب کو مطمئن بنا دیتا ہے اور اس کے معاملات میں اس کو سکون عطا کرتا ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ قُرَيْطٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ كَثُرَ اشْتِيَاؤُهُ بِاللَّهِ نَبَاً كَانَ أَشَدَّ لِحُسْرَتِهِ عِنْدَ فِرَاقِهَا .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کا انہماک دنیا کی طرف زیادہ ہوتا ہے وہ تلے سے تلے کا غم اسے اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَغْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ تَمَلَّقَ قَلْبُهُ بِاللَّهِ نَبَاً تَلَقَّى قَلْبُهُ بِثَلَاثِ خِصَالٍ : هَمٌّ لَا يَمْنَى ، وَأَمَلٌ لَا يَنْدَكُ ، وَرَجَا لَا يَأْسُ .

۱۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جس کا دل دنیا کی طرف متوجہ ہو رہا ہے اس کے لئے تین باتیں پیدا ہوتی ہیں غم اس سے دور نہیں ہوتا اپنی آرزو پاتا نہیں امید اس کی پوری ہوتی نہیں۔

## دوسو پچپن واں باب طمع

۲۵۵ (بَابُ الطَّمَعِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا أَقْبَحَ بِالْمُؤْمِنِ أَنْ تَكُونَ لَهُ رَغْبَةٌ تَذَلُّهُ .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک مومن کے لئے کس قدر قبیح ہے یہ بات کہ وہ ایسے امر کی طرف راغب ہو جو اسے ذلیل کرے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، بَلَغَ بِهِ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَشُ الْعَبْدُ عَبْدٌ لَهُ طَمَعٌ يَقْوَدُهُ وَيَشُ الْعَبْدُ عَبْدٌ لَهُ رَغْبَةٌ تَذَلُّهُ .

۲۔ فرمایا حضرت علی بن حسین علیہما السلام نے میں نے پوری نیکی کو جمع دیکھا اس امر میں کہ قطع حرص کی جلے اس چیز سے جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُتَقَرِّي ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّمَرِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : رَأَيْتُ الْخَيْرَ كُلَّهُ قَدْ اجْتَمَعَ فِي قَطْعِ الطَّمَعِ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے سب سے بڑا وہ بندہ ہے جس کی قاعدہ طمع ہو اور برا ہے وہ بندہ جس کی رغبت اس چیز کی طرف ہو جو اسے ذلیل کرے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِنَا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ رَشِيدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : [مَا الَّذِي يُثَبِّتُ الْإِيمَانَ فِي الْعَبْدِ؟ قَالَ : الْوَرَعُ ، وَالَّذِي يُخْرِجُهُ مِنْهُ؟ قَالَ : الطَّمَعُ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا بندہ میں ایمان کو ثابت رکھنے والی کیا چیز ہے فرمایا گناہوں سے پرہیز میں نے کہا اور ایمان سے خارج کرنے والی کیا چیز ہے فرمایا طمع۔

## دوسو چھپٹن واں باب خرق

### (بَابُ الْخُرْقِ) ۲۵۶

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ اصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ أَبِيهِ : عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام قَالَ : مَنْ قُصِمَ لَهُ الْخُرْقُ حُجِبَ عَنْهُ الْإِيمَانُ .

۱۔ نہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس کے افعال میں ناہمواری ہے ایمان ۳۱ سے پوشیدہ ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى : عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : لَوْ كَانَ الْخُرْقُ خَلْقًا يَرَى مَا كَانَ شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللَّهُ أَفْضَحَ مِنْهُ .

نہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول خدا نے اگر ناہمواری افعال

آدمی کی شکل میں پیدا کی جاتی تو اس سے زیادہ بد موثر کوئی دوسری شکل نہ ہوتی۔

## دوسو ستاون واں باب سور خلق

### ((بَابُ سُوءِ الْخُلُقِ)) ۲۵۷

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

۱۔ قَالَ : إِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بد خلقی عمل نیک کو اس طرح خراب کرتی ہے جیسے سرکہ شہد کو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْقَلِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَمَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِصَاحِبِ الْخُلُقِ السَّيِّئِ بِالتَّوْبَةِ قَبْلَ : وَ كَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : لِأَنَّهُ إِذَا غَابَ مِنْ ذَنْبٍ وَقَعَ فِيهِ ذَنْبٌ أَكْثَرُ مِنْهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا نے انکار کیا ہے صاحب خلق سوری کی توبہ قبول کرتے ہیں کسی سے کہا۔ یا رسول اللہ یہ کیوں۔ فرمایا جب وہ ایک گناہ کرتا ہے تو توبہ کرتا ہے پھر اس سے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيْرَةَ ، عَنْ ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : إِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ يُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الْعَمَلَ الْعَسَلَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بد خلقی ایمان کو اس طرح خراب کرتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو۔

۴۔ عَنْهُ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْيَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : مَنْ سَاءَ خُلُقُهُ عَذَّبَ نَفْسَهُ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے اخلاق خراب ہیں اس کا نفس عذاب میں ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ : الْخُلُقُ السَّيِّئُ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا بد خلقی عمل نیک کو اس طرح بگاڑ دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔



## دوسواٹھاون وال باب

سفر (جلد شتمل ہوجانا، گالیاں دینا اور تند مزاجی ظاہر کرنا)

### (بَابُ السَّفَةِ) ۲۵۸

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : إِنَّ السَّفَةَ حَقٌّ لَيْمٍ ، يَسْتَبِيلُ عَلَى مَنْ [هُوَ] دُونَهُ وَيَجْصَعُ لِمَنْ [هُوَ] فَوْقَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ سفر عادت بد ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے سے  
پست پر غصہ کرتا ہے اور اپنے مرتبہ سے زیادہ اپنے کو دکھاتا ہے اور اپنے سے بڑے کے سامنے اظہار عاجزی کرتا ہے

۲۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ ، عَنِ الْحَاجِيِّ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : لَا تَسْفَهُوا فَإِنَّ أَيْمَتَكُمْ لَيَسْوَا سُفَهَاءَ .  
وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ : مَنْ كَافَأَ السَّفِيهَ بِالسَّفَةِ فَقَدْ رَضِيَ بِمَا أَتَى إِلَيْهِ حَيْثُ اسْتَحْذَى مِثَالَهُ .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے سبکی اور حماقت کی باتیں نہ کرو کیوں کہ تمہارے اکبر سبک سرا اور  
اجتناب نہ کیے اور حضرت نے یہ بھی فرمایا جو اجتناب کو حماقت سے بدل دے گا تو وہ راضی ہو اس بات پر کہ احمقانہ فعل کی پیروی کرے

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ  
أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ؑ فِي رَجُلَيْنِ يَتَسَابَحَانِ فَقَالَ : الْبَادِي مِنْهُمَا الظُّلْمُ ، وَوَزْرُهُ وَوَزْرُ صَاحِبِهِ عَلَيْهِ  
مَا لَمْ يَتَعَدَّ الْمَظْلُومُ .

۳۔ امام موسی کاظم علیہ السلام نے ایسے دو شخصوں کے بارے میں فرمایا جو ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے  
ان میں ابتدا کرنے والا زیادہ ظلم کرنے والا ہے دوسرے کے گناہ کا بار بھی اسی پر ہوگا جب تک کہ مظلوم حد سے نہ گزرے ۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
ؑ قَالَ : إِنَّ أَبْغَضَ خَلْقِ اللَّهِ عَبْدَ اتَّقَى النَّاسِ لِمَا نُهُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مخلوق میں سب سے زیادہ دشمن خدا وہ ہے جس کی بدزبان سے لوگ ڈریں۔

## دوسواں سٹھواں باب

بذار (زبان درازی)

۲۵۹ (بَابُ الْبَذَاءِ)

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ ، عَنْ أَبِي جَبْرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : [ إِنْ ] مِنْ عَلَامَاتِ شُرْكِ الشَّيْطَانِ الَّذِي لَا يَشْكُ فِيهِ أَنْ يَكُونَ فَتَنًا ، لَا يُنَالِي مَا قَالُ وَلَا مَا قِيلَ فِيهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بے شک ایک علامت اس کی کہ شیطان اس شخص کے باپ کے جماع میں شریک تھا ہے کہ وہ بد گو ہے اور گفتگو کے وقت اس پر غور نہیں کرتا کہ کیا کہا اور کس کے بارے میں کہا۔

۲۔ عَنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ لَا يُنَالِي مَا قَالُ وَلَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّهُ لَفَتَنَةٌ أَوْ شُرْكَ شَيْطَانٍ

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب تم کسی کو دیکھو کہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کیا بکا اور اس کے لئے کیا کہا گیا تو سمجھ لو کہ وہ نازادہ ہے یا وقت جماع شیطان اس کے باپ کے ساتھ شریک جماع تھا

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ اللَّهُ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلَى كُلِّ فَحَّاشٍ بَذِيٍّ ، قَلِيلِ الْحَيَاءِ ، لَا يُنَالِي مَا قَالُ وَلَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّهُ لَفَتَنَةٌ لَمْ تَجِدْهُ إِلَّا لَغِيَةً أَوْ شُرْكَ شَيْطَانٍ فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي النَّاسِ شُرْكَ شَيْطَانٍ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَمَا تَرَأَوْا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَنَارِ كُفْرِهِمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ، وَعَدِمْهُمْ

قَالَ : وَسَأَلْ دَجُلٌ قُبَيْبًا : هَلْ فِي النَّاسِ مَنْ لَا يُبَالِي بِمَا قَبِلَ لَهُ ؟ قَالَ : مَنْ تَعَرَّضَ لِلنَّاسِ يَشْنَعُهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ لَا يَشْرُكُونَهُ ، فَذَلِكَ الَّذِي لَا يُبَالِي بِمَا قَبِلَ وَلَا مَا قَبِلَ فِيهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا نے جنت کو حرام کیا ہے ہر اس شخص پر جو بدگو، بد زبان اور کم حیا والا ہے اس کی پروا نہیں کرتا کہ اس نے کیا کہا اور نہ اس کی پروا کرتا ہے کہ اس کے لئے کیا کہا گیا ہے۔ پس اگر تم اس کے حالات کی جستجو کر گئے تو معلوم ہو گا کہ وہ یا تو نازا زادہ ہے یا اس کے لطف میں شیطان شریک ہے اس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے فرمایا کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں پڑھ لیا سورۃ النور (۱) خدا نے شیطان سے فرمایا تو آدمیوں کے مال اور اولاد میں ان کا شریک بن (ترے پیروی کرنے والوں کی سزا جہنم ہے) اور امام نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک فقیہ سے پوچھا کیا ایسے لوگ بھی ہیں جو پرواہ نہیں کرتے کہ ان کے لئے کیا کہا گیا ہے فرمایا جو لوگوں کو یہ جانتے ہوئے گایاں دیتا ہے کہ وہ بھی اس کو گایاں دیں گے تو یہی ان کا لالہ بانی بن ہے کہ اپنے کہنے کی برواہ نہ دوسروں کے کہنے کی۔

۴۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، بِرَفْعِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُبَيِّضُ الْفَاجِشَ الْمُتَمَعِّشَ .

۴۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ دشمن جانتا ہے اس کو جو نہ بُرا کہنے کی پروا کرے اور نہ بُرا سننے کی۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ نُعْمَانَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : كَانَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام صَدِيقٌ لَا يَكْادُ يُفَارِقُهُ إِذَا ذَهَبَ مَكَانًا فَيَبْتَغِي مَا هُوَ بِمَشْيِ مَعَهُ فِي الْحَدِّائِينَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ سِنْدِي يَمْشِي خَلْفَهُمَا إِذَا انْفَلَتَ الرَّجُلُ جُلُّ يَرِيدُ ، غُلَامُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَلَمَ يَرَاهُ فَلَمَّا نَظَرَ فِي الرِّائِمَةِ قَالَ : يَا أَبْنَ الْفَاعِلَةِ أَتَيْنَ كُنْتُ ، قَالَ : قَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَدَهُ فَصَلَّ بِهَا حِمَّةَ نَفْسِهِ ، ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ تَقْدِيفُ أُمَةٍ قَدْ كُنْتُ أَرَى أَنَّ لَكَ وَدْعًا فَإِذَا الْبَيْسَ لَكَ وَدْعٌ ، فَقَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أُمَّ سِنْدِيَّةَ مُشْرِكَةٌ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ نِكَاحًا ، تَنَحَّ عَنِّي ، قَالَ : فَمَا رَأَيْتُهُ يَمْشِي مَعَهُ حَتَّى قَرَى الْمَوْتَ بَيْنَهُمَا .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ نِكَاحًا تَحْتَجِزُونَ بِهِ مِنَ الرِّثَا .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک دوست تھا جہاں کہیں آپ جاتے وہ آپ کے ساتھ جاتا تھا ایک روز حضرت کے ساتھ کفش و زردی کی طرت سے گزرا اس کا ایک غلام پسند کیجے آ رہا تھا اس

شخص نے تین بار مکرر اپنے غلام کو دیکھا تو موجود نہ پایا جو کبھی بار دیکھا تو موجود پایا۔ کہنے لگا اور زنا زادے تو کہاں تھا حضرت نے یسن کر ماتھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا سبحان اللہ تو اس کی ماں کو زنا کی ہمت لگاتا ہے۔ میں تو تجھے پرہیزگار جانتا تھا اب پتہ چلا کہ ایسا نہیں ہے اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں اس کی ماں سند یہ مشرک تھی فرمایا تجھے کیا معلوم نہیں کہ ہر امت کا نکاح اسلام میں جائز سمجھا گیا ہے مجھ سے دور ہو۔ راوی کہتے ہیں تادم مرگ پھر حضرت کے ساتھ اس کو نہ دیکھا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہرگز وہ کا نکاح نہ اسے روکتا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ ابْنِ أُدَيْقَةَ، عَنْ دُرَادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ النُّحْشُ لَوْ كَانَ مِثْلًا لَكَانَ مِثْلًا سَوْءٍ .

۷۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ بدگوئی کا اگر مجسم بنایا جاتا تو وہ بدترین صورت کا ہوتا۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِيسَى، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَدَّعَا اللَّهُ أَنْ يَرُدَّ قَدْ غُلَامًا ثَلَاثَ سِنِينَ فَلَمَّا رَأَى أَنَّ اللَّهَ لَا يُجِيبُهُ قَالَ : يَا رَبِّ أَبْعِدْ أُنَامِيكَ فَلَا تَسْمَعْنِي أَمْ قَرِيبَ أَنْتَ وَبَنِي فَلَا تُجِيبُنِي قَالَ : فَأَنَاءَ آتٍ فِي مَنَامِهِ فَقَالَ : إِنَّكَ تَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُنْذُ ثَلَاثِ سِنِينَ بِلِسَانٍ يَدْنِي وَقَلْبٍ غَابَ غَيْرَ بَقِيٍّ وَبَنِي غَيْرَ صَادِقَةٍ ، فَأَقْلَعَ عَنْ بَدَائِكَ وَلَبَسْتَ اللَّهَ قَلْبَكَ وَلَنَحْشُنْ يَتْنِكَ ، قَالَ : فَفَعَلَ الرَّجُلُ ذَلِكَ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ فَوَلَدَ لَهُ غُلَامٌ .

۸۔ فرمایا ابو عیسیٰ اللہ علیہ السلام نے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے خدا سے دعا کی کہ تین سال کے اندر اس ایک لڑکا دے جب اس نے دیکھا کہ اللہ اس کی دعا قبول نہیں کرتا تو کہنے لگا۔ اے میرے رب کیا تو مجھ سے دور ہے کہ میری بات نہیں سنتا یا قریب ہے اور میری دعا قبول نہیں کرتا خواب میں کسی کہنے والے نے اس سے کہا۔ تو تین سال سے ناشائستہ زبان میں اور سرکش اور ناپرہیزگار دل سے اور جھوٹی نیست سے دعا کر رہا ہے۔ ان باتوں کو چھوڑ اپنے دل کو اللہ سے ڈرا اور اپنی نیت کو درست کر۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اس نے ایسا ہی کیا پھر خدا سے دعا کی۔ خدا نے اس کو لڑکا عطا فرمایا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تَكَرَّرَ مُجَالَسَتُهُ لِنَحْشِهِ .

۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، بدگوئی خدا سے اور ایمان سے دوری ہے اور یہ دوری جہنم کی

لے جانے والی ہے۔

۹۔ وَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْبَدَاءُ مِنَ الْخِفَاءِ وَالْخِفَاءُ فِي النَّارِ .

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے بندوں میں بدترین بندہ وہ ہے جس کی بدگوئی کی وجہ سے اس کی مجاستہ کردہ قرار پاتی ہے۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ الْحَسَنِ الصَّقْفِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ الْفُحْشُ وَالْبَدَاءُ وَالسَّلَاطَةُ مِنَ التَّفَاقِي .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حد سے بڑھتا بدگوئی اور زبان کی تیزی لغتاف ہے۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْخٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ اللَّهُ يَمْلُؤُ الْفَاحِشَ الْبَدَنِيَّ وَالسَّائِلَ الْمَلْجِفَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا دشمن رکھتا ہے حد سے تجاوز کرنے والے بدگو کو اور اس میں سسائیں کو جو بغیر نیئے ہوئے پٹے ہی نہیں۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا غَائِثَةُ إِنْ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مُمَثَّلًا لَكَانَ مِثَالُ سَوْءٍ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جناب عائشہ سے ، اے عائشہ حد سے تجاوز کرنے والے کا اگر مجسمہ بنایا جاتا تو سب سے برا مجسمہ ہوتا۔

۱۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ قَالَ : قَالَ مَنْ فَحَّشَ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ نَزَعَ اللَّهُ مِنْهُ بَرَكَهَ رِزْقِهِ وَوَكَلَهُ إِلَى نَفْسِهِ وَأَقْسَدَ عَلَيْهِ مَعِيشَتَهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت نے جس نے اپنے مسلمان بھائی سے بدزبانی کی خدا اس سے رزق کی دولت اٹھا لیتا ہے اور اس کا کام اسی کے سپرد کر دیتا ہے اور فاسد کر دیتا ہے اس پر اس کی روزی۔

۱۴ - عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَسَّانٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لِي مُبْتَدَأًا : يَا سَمَاعَةُ مَا هَذَا الَّذِي كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ جَمَاعِكَ ؟ إِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ فَخَاشًا أَوْ صَخَابًا أَوْ لَعَنًا ، فَقُلْتُ : وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ ذَلِكَ ، إِنَّهُ ظَلَمَنِي ، فَقَالَ : إِنْ كَانَ ظَلَمَكَ لَقَدْ أَزَيَّيْتُ عَلَيْهِ إِنَّ هَذَا لَيْسَ مِنْ فِعَالِي وَلَا أَمْرٍ بِهِ شَيْعَنِي ، اسْتَغْفِرُكَ وَلَا تَعُدْ ، قُلْتُ : اسْتَغْفِرُ اللَّهَ ؛ وَلَا أَعُودُ .

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے کلام کی ابتدا کر کے فرمایا اے سماعہ تیرے اور تیرے شرابان کے درمیان یہ معاملہ ہوا اپنے کو بدگوئی، زیادہ بلند آواز سے بولنے اور زیادہ طعن کرنے سے بچا۔ میں نے کہا اس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ فرمایا تیرا ظلم اس سے زیادہ ہوا یہ ہمارا طریقہ کار نہیں اور نہ میں اپنے شیعوں کو اس کا حکم دیتا ہوں۔ خدا سے استغفار کر اور پھر ایسا نہ کرنا میں نے کہا میں توبہ کرتا ہوں اور پھر ایسا نہ کروں گا۔

## دوسواٹھواں باب

### وہ شخص جس کے شر سے بچا جائے

((بَابُ مَنْ يُتَّقَى شَرُّهُ)) ۲۶۰

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَا هُوَذَا يَوْمَ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : يَشَأْ أَحْوَالُ الْعَشِيرَةِ ، فَقَامَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلَتْ الْبَيْتَ وَادْرَأَتْ رِسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِتَرَى جُلِي ، فَلَمَّا دَخَلَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَيُسْرِهِ [إِلَيْهِ] يُحَدِّثُهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ وَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَا أَنْتَ تَذْكُرُ هَذَا الرَّجُلَ بِمَا ذَكَرْتَهُ بِهِ إِذَا قَبِلْتَ عَلَيْهِ بِوَجْهِكَ وَبَشْرِكَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَ ذَلِكَ : إِنْ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تُكْرَهُ مُجَالَسَتُهُ لِفَحْشِيهِ .

۱۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا ایک روز خانہ جناب عائشہ میں تھے کہ ایک شخص نے اذن طلبی کی۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ قبیلہ کا بد آدمی جناب عائشہ اسٹھ کہ اندر چلی گئیں اور حضرت نے اسے بلایا جب وہ آیا تو آپ نے کشادہ روی کے ساتھ بات چیت کی۔ جب وہ چلا گیا تو عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اس شخص کے لئے ایسا کیا فرمایا تھا لیکن جب وہ آیا تو آپ نے کشادہ روی سے بات چیت کی۔ سنا یا یہ بدترین

آدمی زبان دراز بدگو ہے اور ان میں سے ہے جس کی بدزبانی سے اس کی ہم نشینی بڑی معلوم ہوتی ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَرُّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَكْرُمُونَ اتِّعَاءَ شَرِّهِمْ .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے روز قیامت خدا کے نزدیک بدترین لوگ وہ ہیں جن کی تعظیم ان کے شر سے بچنے کے لئے کی جاتی ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ خَافَ النَّاسَ لِسَانَهُ فَهُوَ فِي النَّارِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کی بدزبانی سے لوگ ڈرتے ہوں اس کی جگہ جہنم میں ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ :  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَرُّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَكْرُمُونَ اتِّعَاءَ شَرِّهِمْ .  
۴۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے روز قیامت بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی تعظیم لوگ ان کے شر سے بچنے کے لئے کریں۔

## دوسواکسٹھواں باب

بغی (زیادہ روی)

(بَابُ الْبَغْيِ) ۲۶۱

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ  
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَعْجَلَ الشَّرِّ عُقُوبَةَ الْبَغْيِ  
۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے۔ بغاوت کا عذاب سب سے جلد آنے والا ہے شر ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ ، عَنْ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَقُولُ إِبْلِيسُ لِحُودِهِ : أَلْقُوا بَيْنَهُمُ الْحَسَدَ وَالْبَغْيَ ، فَإِنَّهُمَا يَعْدِلَانِ عِنْدَ اللَّهِ الشَّرَّكَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اپنے لشکر سے کہتا ہے بنی آدم کے درمیان حسد اور بغاوت پیدا کرو کیونکہ یہ دونوں اللہ کے نزدیک شرک کے برابر ہیں۔

۳۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ أَبِي سَيَّارٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام كَتَبَ إِلَيْهِ فِي كِتَابٍ : أَنْظِرْ أَنْ لَا تَكَلِّمَنَّ بِكَلِمَةٍ بَنِيَّ أَبَدًا وَإِنْ أَعْجَبَتْكَ نَفْسُكَ وَعَشِيرَتُكَ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے خط میں لکھا کہ کسی زبان سے سرکشی کی بات نہ کہو۔ اگرچہ تمہارا نفس اور قبیلہ تمہیں تعجب میں ڈالے۔

۴۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْشُومٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ وَيَعْقُوبَ السَّرَّاجِ ، جَمِيعًا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْبَغْيَ يَقُودُ أَصْحَابَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنْ أَوَّلَ مَنْ بَغَى عَلَى اللَّهِ عَنَاقُ بَنِي آدَمَ ، فَأَوَّلُ قَتِيلٍ قَتَلَهُ اللَّهُ عَنَاقُ وَكَانَ مَجْلِسُهَا حَرْبِيًّا فِي حَرْبٍ وَكَانَ لَهَا عَشْرُونَ إَصْبَعًا فِي كُلِّ إَصْبَعٍ ظُفْرَانِ حَتَّى الْمَنْجَلَيْنِ فَسَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهَا أَسَدًا كَالْفِيلِ وَدُوْبًا كَالْبَعِيرِ وَتَسْرًا مِثْلَ الْفِيلِ ، فَفَتَلْنَهَا وَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ الْجَبَّارَةَ عَلَى أَفْضَلِ أَحْوَالِهِمْ وَأَمَرْنَا مَا كَانُوا .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا ہے لوگو! بغاوت اپنے لوگوں کو جہنم کی طرف کھینچنے لگتی ہے سب سے پہلے جس نے خدا سے بغاوت کی وہ عناق بنت آدم تھی۔ سب سے پہلے جس کو خدا نے قتل کیا وہ عناق تھی وہ اتنی بھاری بھر کم تھی کہ کئی حربہ زمین بھینٹنے کے لئے درکار تھی اس کی بیس انگلیاں تھیں ہر انگلی میں دو ناخن تھے درستی جیسے اللہ نے اس پر ہاتھی میسے شیر کو اذیت دینے کے لئے بھیڑنے کو خرچ میسے گدھ کو مسلط کیا انھوں نے اس کو قتل کر دیا اور اللہ نے قتل کیا جباروں کو ان کے بہترین حالات اور امن کی صورت میں۔

## دوسو باسٹھواں باب

(بَابُ الْفَخْرِ وَالْكِبَرِ) ۲۸۲

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ عَظُمَ بَنِي



سالم ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام : عَجَبًا لِلْمُتَكَبِّرِ الْفَخُورِ ، الَّذِي كَانَ بِالْأَمْسِ نُطْفَةً ثُمَّ هُوَ عَدَا حِقَّةً .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے تعجب ہے اس تکبر اور فخر کرنے والے پر جو گزشتہ کل ایک نطفہ تھا اور آئندہ کل مردار بن جائے گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : آفَةُ الْحَسْبِ الْإِفْتِخَارُ وَالْعُجْبُ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ نے حسب کے لئے فخر اور گھمنڈ اُفت ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَنَا عُقْبَةُ بْنُ بَشِيرٍ الْأَسَدِيُّ وَأَنَا فِي الْحَسْبِ الْعُجْبُ مِنْ قَوْمِي قَالَ : فَقَالَ : مَا تَمَنَّ عَلَيْنَا بِحَسْبِكَ ؟ إِنْ اللَّهَ رَفَعَ بِالْإِيمَانِ مَنْ كَانَ النَّاسُ يُسَمُّوهُ وَضِعًا إِذَا كَانَ مُؤْمِنًا وَوَضَعَ بِالْكَفْرِ مَنْ كَانَ النَّاسُ يُسَمُّوهُ شَرِيفًا إِذَا كَانَ كَافِرًا ، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ حُسْنٌ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا بِالتَّقْوَى

۳۔ عبد عقبہ ابن بشیر اسدی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں عقبہ بن بشیر اسدی ہوں میں لمحاظ نسب اپنے قبیلہ میں صاحب عظمت ہوں حضرت نے فرمایا اس سے ہر پر کیا احسان جاتا ہے جس مومن کو لوگ ذیل جانتے تھے اللہ نے اس کے ایمان کے سبب اس کا مرتبہ بلند کیا اور وہ کافر جس کو لوگ شریف سمجھتے تھے خدا نے اس کے کفر کے سبب ذلیل کیا سوائے تقویٰ کے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عِيسَى بْنِ الشَّحَّادِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : عَجَبًا لِلْمُخْتَالِ الْفَخُورِ ، وَإِنَّمَا خَلِقَ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ يَعُودُ حِقَّةً وَهُوَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ لَا يَنْدَرِي مَا يُصْنَعُ بِهِ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا گھمنڈی تکبر پر تعجب ہے وہ نطفہ سے تو پیدا کیا گیا ہے اور مرنے پر مردار بن جائے گا اور ان دونوں حالتوں کے درمیان جو اس پر گزرے گی اسے وہ کیا جائے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :  
أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ حَتَّى عَدَّ تِسْعَةً ، فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
أَمَا إِنَّكَ غَايِرُهُمْ فِي النَّارِ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگا ابن فلان  
بن فلان ہوں یہاں تک کہ نوپشتوں کے نام لگائے۔ رسول اللہ نے فرمایا تو ان کا رسواں فی النار ہے (وہ خود بھی کافر  
اور اپنے کافر اجداد پر غصہ کر رہا تھا)۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : آفَةُ الْحَسْبِ الْإِفْتِخَارُ .

۶۔ فرمایا رسول اللہ نے حب لب کی آفت نفخر کرنا ہے۔

## دوسوڑسٹھواں باب قساوت قلب

(بَابُ الْقَسْوَةِ) ۲۶۳

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى رَفَعَهُ ، قَالَ :  
فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى لَا تَطْوِلْ فِي الدُّنْيَا أَمَلَكُ فَيَقْسُو قَلْبُكَ وَالْقَاسِي  
الْقَلْبِ مِنْبِي بَعِيدٌ .

۱۔ امام نے فرمایا خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ اے موسیٰ دنیا میں اپنی امیدوں کو طولانی نہ بناؤ۔ ورنہ تمھارا  
دل سخت ہو جائے گا اور سخت دل آدمی مجھ سے دور ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ دِيَّاسٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا خَلَقَ اللَّهُ الْمَيِّتَ فِي أَصْلِ الْخَلْقَةِ كَافِرًا لَمْ يَمُتْ حَتَّى يُحَبِّبُ اللَّهُ إِلَيْهِ الشَّرَّ  
فَيَقْرَبُ مِنْهُ فَأَبْتَلَاهُ بِالْكِبَرِ وَالْجَبَرِيَّةِ فَسَاقَلَبُهُ وَسَاءَ خُلُقُهُ وَغَلَطَ وَجْهُهُ وَظَهَرَ فَحْشُهُ وَفَلَّ حَيَاؤُهُ

وَكَشَفَ اللَّهُ سِتْرَهُ وَرَكِبَ الْمَخَارِمَ فَلَمْ يَنْرَعْ عَنْهَا ، ثُمَّ رَكِبَ مَعَاصِيَ اللَّهِ وَ أَبْغَضَ طَاعَتَهُ وَ وَكَبَ عَلَى النَّاسِ ، لَا يَشْبَعُ مِنَ الْخُصُومَاتِ ، فَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ وَاطْلُبُوا حَامِيَتَهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب خدا نے اصل خلقت میں کسی کو کافر پیدا کیا۔ پس وہ نہیں مارتا نیک اللہ شر کو اس کے لئے محبوب بنا دیتا ہے پس وہ اس سے قرب ہو جاتا ہے پھر خدا اس کو مبتلا کر تلے تکبر و جبر پسندی میں لہذا اس کا دل سخت ہو جاتا ہے عادت خراب ہو جاتی ہے اور ترش رو بن جاتا ہے بد گوئی کرنے لگتا ہے۔ اس کی حیا کم ہو جاتی ہے اور خدا اس کے بھید کھول دیتا ہے وہ محرمات بجالاتا ہے وہ ان سے نکل نہیں پاتا اور معاصی کا ارتکاب کئے چلا جاتا ہے اور اللہ کی اطاعت کو دشمن رکھتا ہے اور لوگوں پر حملہ کرتا ہے اور جھگڑوں سے سیر نہیں ہوتا۔ پس تم اللہ سے عافیت کا سوال کرو اور اس سے عافیت کے طالب نہ ہو۔

**توضیح :-** اس حدیث کے اس جملہ سے ”جب خدا نے اصل خلقت میں کسی کو کافر پیدا کیا“ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا جسے چاہتا ہے مومن پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے کافر۔ تو اس سے جبر لازم آتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک مجازی صورت ہے بایں طور کہ خدا خلق کے رقت جانتا تھا کہ فلاں شخص کفر اختیار کرے گا پس گویا اس کو کافر پیدا کیا یہ ایک مجازی نسبت ہوئی یا خلق یہاں بمعنی تقدیر (اندازہ) اور بعض معنی میں معاصی کا تعلق اسی تقدیر سے ہے اسی طرح شر کو محبوب کرنا بھی مجازی نسبت ہے بایں طور کہ خدا نے بد اعمالی کی وجہ سے اپنی توفیق کو اس سے سلب کر لیا اور اس کے نفس کا تعلق شیطان سے ہو جانے کی بنا پر اس نے شر کو محبوب رکھا۔ یہ نسبت ایسی ہے جیسی اس آیت میں حَبِيبٌ اِلَيْكُمْ اَلْاِيْمَانُ وَ ذُرِّيَّتُهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْكُفْرُ وَالْفُسُوقُ وَالْعِصْيَانُ ، علم و اندازہ الہی مقتضی جبر نہیں کیونکہ کوئی کافر یا اختیار خود اپنی زندگی میں جو کچھ کرنے والا ہوتا ہے خدا اپنے علم ذاتی سے اس وقوع فعل سے پہلے جان لیتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَمَتَانِ : لَمَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمَةٌ مِنَ الْمَلِكِ ، فَلَمَتَةُ الْمَلِكِ : الرِّقَّةُ وَالْقَهْمُ وَلَمَةُ الشَّيْطَانِ السُّهُوُ وَالْقَسْوَةُ .

۳۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ دریافت کرنا دو طرح کا ہے ایک کا تعلق شیطان سے ہے اور دوسرے کا فرشتہ سے فرشتہ سے معلومات رقت قلب اور فہم کو پیدا کرتا ہے اور شیطان سے لینا فراموشی اور قسوت کو پیدا کرتا ہے۔

# دوسو چونسٹھواں باب

## ظلم

### (باب الظلم) ۲۶۴

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الظُّلْمُ ثَلَاثَةٌ : ظَلَمَ يَغْفِرُهُ اللَّهُ وَظَلَمَ لَا يَغْفِرُهُ اللَّهُ وَظَلَمَ لَا يَدْعُهُ اللَّهُ ، فَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لَا يَغْفِرُهُ ، فَالْشُّرْكُ ، وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي يَغْفِرُهُ ، فَظَلَمَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ ، وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لَا يَدْعُهُ ، فَالْمُدَايَنَةُ بَيْنَ الْعِبَادِ

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ظلم میں طرح کا ہے ایک وہ جسے اللہ بخش دے گا دوسرا وہ جسے نہ بخشے گا تیسرا وہ جسے اللہ نہ چھوڑے گا جو جرم اللہ نہ بخشے گا وہ شرک ہے اور جو ظلم بخش دے گا وہ انسان کا ظلم ہے اپنے نفس پر ان معاملات میں جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہیں اور جس کو بے فیصل کئے نہ چھوڑے گا وہ ظلم ہے بندوں کا بندوں پر اس میں انصاف کرے گا

۲۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ نُجَيْدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ رَبَّكَ لَيَالْمِزَاصِ» قَالَ : قَنْطَرَةٌ عَلَى الصِّرَاطِ لَا يَجُوزُ هَا عَبْدٌ بِمُظْلَمَةٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ”بے شک تمہارا رب کین گاہ میں ہے کہ مرا ط پر ایک بل ہوگا جس کو وہ بندہ عبور نہ کر سکے گا جس پر کوئی مظلم ہوگا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ وَعَبِيدِ اللَّهِ الطَّوِيلِ عَنْ شَيْخٍ مِنَ النَّحَجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنِّي لَمْ أَذَلْ وَإِلْيَا هَذَا زَمَنُ الْحِجَابِ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَهْلِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَدَّتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : لَأَحْتَسِبُ تَوْدِيَّ إِلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا میں حجاب کے زمانہ سے آج تک برسرِ مروت ہوں پس آیا میری توبہ قبول ہوگی یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے اور پھر فرمایا نہیں ہوگا جب تک تو ہر صاحب حق کا حق ادا

نہ کرے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ  
الْحَمِيدِ ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ مَظْلَمَةٍ أَشَدَّ مِنْ مَظْلَمَةِ لَا يَجِدُ  
صَاحِبَهَا عَلَيْهَا عَوْنًا إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی مظلوم (حق الناس) اس سے بدتر نہیں کہ ایسے شخص کا حق لیا  
جائے جس کا کوئی مددگار خدا کے سوا نہ ہو۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ دُرُسْتِ بْنِ أَبِي مُصَوَّبٍ  
عَنْ عَيْسَى بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا حَضَرَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ  
عليهما السلام الْوَفَاةَ ضَمَنِي إِلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ : يَا بَنِي أَوْصِيكَ بِمَا أَوْصَانِي بِهِ أَبِي عليه السلام حِينَ حَضَرَتْهُ  
الْوَفَاةَ وَبِمَا ذَكَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَاهُ بِهِ ، قَالَ : يَا بَنِي إِثَّاكَ وَظَلَمَ مَنْ لَا يَجِدُ عَلَيْكَ نَاصِرًا إِلَّا اللَّهَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو  
مجھے چھاتی سے لگایا اور فرمایا۔ بیٹا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں جو میرے باپ نے اپنی موت کے وقت مجھے کی تھی۔ فرمایا  
تھا بیٹا اپنے کو اس پر ظلم کرنے سے بچاؤ جس کا مددگار اللہ کے سوا کوئی نہ ہو۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَنِّهِمِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :  
قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : مَنْ خَافَ الْقَوَامَ كَفَّ عَنْ ظُلْمِ النَّاسِ .

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمایا ہے امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو قصاص سے ڈرے گا  
وہ لوگوں پر ظلم نہیں کرے گا۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّادٍ قَالَ :  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ أَصْبَحَ لَا يَنْوِي ظُلْمَ أَحَدٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا ذَنْبَ ذَلِكَ الْيَوْمَ مَا لَمْ يَسْفِكْ دَمًا أَوْ  
يَأْكُلْ مَالَ يَنْبِئِهِ حَرَامًا .

۷۔ فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے جو اس طرح صبح کرے کہ کسی پر ظلم کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو تو خدا اس

دن کے گناہ بخش دے گا بشرطیکہ کسی کو قتل نہ کیا ہو یا کسی یتیم کا مال حرام طریقہ سے نہ کھایا ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ : عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهُمُّ بِظُلْمِ أَحَدٍ غَفَرَ اللَّهُ مَا اجْتَرَمَ .

۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے اس صبح کی کہ کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ ظَلَمَ مَظْلَمَةً أَخَذَ بِهَا فِي نَفْسِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص کسی کا حق لے لے گا اس کا بدلہ لیا جائے گا اس کے نفس سے اس کے مال سے یا اس کی اولاد سے ۔

۱۰۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :  
اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّهُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ظلم سے بچو کیوں کہ وہ روز قیامت کی تاریکی ہے

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، [عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى] عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِشَامِ  
ابْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّهُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .  
۱۱۔ ترجمہ اوپر گزر چکے ہیں۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدْنَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ  
أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَظْلِمُ بِمَظْلَمَةٍ إِلَّا أَخَذَهُ اللَّهُ بِهَا فِي نَفْسِهِ وَمَا لَهُ وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي بَيْنَهُ  
وَبَيْنَ اللَّهِ فَإِذَا تَابَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی ہذا را ظلم کسی کا حق لیتا ہے اس کا بدلہ اس کے نفس یا مال سے لیا جاتا ہے اور ظلم جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے اگر توبہ کرے گا تو خدا بخش دے گا۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مُبْتَدِئًا : مَنْ ظَلَمَ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ [أَوْ عَلَى عَقِبِهِ] أَوْ عَلَى عَقِبِ عَقِبِهِ أَوْ عَلَى عَقِبِ عَقِبِهِ ؛ أَيْ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَ كُوفَرًا مِنْ خَلْقِهِمْ دُرَيْتَهُ ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا»

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کلام کی ابتداء اپنی طرف سے کر کے جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا تو خدا اس پر یا اس کے اولاد پر یا اولاد کی اولاد پر کسی کو مسلط کرے گا یا رادی نے کہا یہ کیسے ظلم کرے کوئی اور بدلہ لیا جائے اولاد سے۔ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے (سورہ ناز) اور ان لوگوں کو ڈرنا اور خیال کرنا چاہیے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد (نئے نئے) بچے چھوڑ جاتے تو ان پر کس قدر ترس آتا پس ان کو (غریب بچوں پر سختی کرنے میں) ڈرنا چاہیے۔

**توضیح :-** مراد العقول میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں۔ سائل کو بعید معلوم ہوا اس صورت کا وقوع نہ کر مٹائی عدل جان کہ حضرات نے اسے جواب دیا کہ اس کی صورت وہی ہے جو خدا نے سورۃ ناس میں یتیموں کے بارے میں بیان کی ہے تاکہ لوگ یتیموں پر ظلم کرنے سے ڈریں اور نہ سائل میں ظلم کی قابلیت نہ تھی۔ لہذا صرف وقوع کی صورت بیان کر دی یا یہ کہا جائے کہ حضرت نے سائل کے استبعاد کو بہ دلیل انی بیان کیا اور دلیل می کو ترک کیا۔ فرمایا اب رہا ظلم کا اس بارے میں تو اس کا جواب یہ ہے کہ فعل الم بال غیر لطف خدا ہو۔ دوسروں پر جب کہ الم پہنچنے والے کو دو چند عوض اس الم کا ملے اور جب وہ الم کے بدلے پر غور کرے تو اس الم پر راضی ہو جائے جیسے بچوں کی بیماری ماں باپ کے لئے ازدیاد اجر کا باعث ہو تو وہ اس پر راضی ہوں ممکن ہے کہ یہ صورت ہو کہ عادت الہیہ یہ ہو کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا اور ظلم سے یتیم کا مال کھائے گا تو اللہ اس کی اولاد کو اس قسم کے ظلم میں مبتلا کرے گا۔ لطف الہی ہوگا ہر اس شخص کے لئے جو اس صورت کو مشاہدہ کرے یا اس کی صداقت کو کسی خبر دینے والے سے سنے تو وہ یتیم وغیرہ پر ظلم کرنے سے رک جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کا اولاد سے بدلہ دنیا میں لینا اور آخرت میں مواخذہ کرنا ممکن ہے اس کا سبب ہو جائے تو لوگ آپس میں صلح کر لیں اور گناہوں سے باز رہیں ہمیں معلوم ہے کہ ظالموں کی اولاد اگر اپنے باپ دادا کی دولت پالیتی ہے تو اسی طرح فتنہ و فساد برپا کرتی ہے جس طرح ان کے باپ دادا نے کیا تھا لہذا اولاد سے بدلہ لینے کی صورت میں جو خوف ہوگا وہ ان کی اصلاح کا باعث ہوگا اس صورت میں کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

علامہ طباطبائی مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ رادی کے لئے اشکال پیدا ہوا ہے کہ اللہ کی طرف

سے اس کا وقوع کیسے ہو گا امام علیہ السلام نے اس کا جواب آیت سے دیا۔ اب رہا یہ اعتراض کہ ایک کے فعل میں دوسرے کو دھڑکنا ظلم ہے تو یہ دوسرا اشکال ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ امور کو بنیہ مرتبہ میں دوسرے اسباب سے جو اسباب جن وقوع اقوال سے علاوہ ہیں جیسے صفات والدین اور جسمانی اور روحانی خصوصیات کا اکثر اوقات اولاد میں بطور وراثت پایا جانا وغیرہ۔ خدا نے فرمایا ہے جو مصیبت تم پر آئی ہے وہ تمھاری ہی پیدا کی ہوئی ہے اور جسمانی تعلق جمع کرے گا تمام آباء اجداد اولاد کو ایک ہی جیسیمہ رایت کے نیچے کیونکہ آخر والے انہی عادات کو رکھنے والے تھے جو اول والے تھے۔

اولاد سے بدلے کا خوف ظالم و مظلوم دونوں کے لئے لطف الہی ہے ظالم دے گا اس سے کہ اس کے فعل سے اس کی اولاد تک کو صدمہ پہنچے گا اور اولاد سے چونکہ فطری محبت ہوتی ہے لہذا وہ ظلم سے رکے گا اور مظلوم کو انتقام کے متعلق تسلی ہوگی۔

۱۴۔ عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى نَبِيِّ مِنْ أَنْبِيَائِهِ فِي مَمْلَكَةٍ جَبَّارِينَ أَنْ أَتَيْتَ هَذَا الْجَبَّارَ فَقُلْ لَهُ : إِنِّي لَمْ أَسْمِعْكَ عَلَى سَفْكَ الدَّمَاءِ وَاتِّخَاذِ الْأَمْوَالِ وَإِنَّمَا اسْتَعْمَلْتُكَ لِنَفْسِي عِتْبِي أَصَوَاتَ الْمَظْلُومِينَ فَإِنِّي لَمْ أَدْعَ ظُلْمَتَهُمْ وَإِنْ كَانُوا كُفَّارًا .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ نے ایک نبی سے جو ایک جابر بادشاہ کی حکومت میں تھے فرمایا تم اس جابر کے پاس جاؤ اور کہو کہ میں نے تجھے لوگوں کے خون بہانے اور لوگوں کا مال غصب کرنے کے لئے حکومت نہیں دی بلکہ اس لئے دی ہے کہ مظلومین کی فریاد تجھ تک نہ پہنچے۔ میں ان پر ظلم کو نظر آنے سے روک کر ان کا چلے وہ کافر ہی ہوں۔

۱۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثَيْبٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ عَنْ أَبِي بَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ أَكَلَ مَالَ أَخِيهِ ظُلْمًا وَلَمْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِ أَكَلَ جَنَدَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۱۵۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا جو اپنے بھائی کا مال ظلم سے کھائے گا اور اسے واپس نہ دے گا وہ روز قیامت آگ کی چنگاریاں کھائے گا۔

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثَيْبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْعَامِلُ بِالظُّلْمِ وَالْمُعِينُ لَهُ وَالرَّاضِي بِهِ شَرُّكُمْ ، ثَلَاثَتُهُمْ .



۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ظلم کرنے والا اس کا مددگار اور اس پر راضی ہونے والا تینوں اس ظلم میں شریک ہیں۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ : أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ مَظْلُومًا قَبْلَ أَنْ يَدْعُو حَتَّى يَكُونَ ظَالِمًا .

۱۷۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک بندہ مظلوم ہو کر جب ظالم کے لئے ہمیشہ بددعا ہی کرتا رہتا ہے اور اس میں حد سے تجاوز کر جاتا ہے تو خود ظالم بن جاتا ہے۔

۱۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَشَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ عَدَّ ظَالِمًا يَظْلِمُهُ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ فَإِنْ دَعَا لَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ وَلَمْ يَأْجِرْهُ اللَّهُ عَلَى ظُلَامَتِهِ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو ظالم کو اس کے ظلم کرنے میں معذور جانتا ہے خدا اس پر ایک ظالم کو مسلط کرتا ہے پس اگر وہ خدا سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی اور اس کے مظلوم پر کوئی اجر نہ ملے گا

۱۹۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَا اتَّصَرَ اللَّهُ مِنْ ظَالِمٍ إِلَّا بَظَالِمٍ ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَكَذَلِكَ نُؤْتِي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا .

۱۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا ظالم کے عوض ظالم کو ظالم سے ٹکرا دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے ہم ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر بنا دیتے ہیں۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنْ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ ظَلَمَ أَحَدًا فَقَاتَلَهُ فَلَيْسَتْغْفِرَ اللَّهُ لَهُ فَإِنَّهُ كَفَّارَةٌ لَهُ .

۲۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو ظالم سے کسی کا مال لے اور پھر رد کرنے کے لئے اسے نہ پائے تو چاہیے کہ اس کے لئے اللہ سے استغفار کرے کہ یہ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْكُوفِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلْبٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ

المروری، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ: مَنْ أَسْبَحَ وَهَوَّلَ بِهِمْ يَظْلُمُ أَحَدٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَجْتَرَمَ.

۲۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو صبح کرے ایسے حال میں کہ کسی پر ظلم کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا

۲۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن محبوب، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي بصير قال: دخل رجلان على أبي عبد الله عليه السلام في مذاكرة بينهما ومعاملة، فلما أن سمع كلامهما قال: أما إن ما ظفر أحدٌ بخير من ظفر بالظلم أما إن المظلوم يأخذ من دين الظالم أكثر مما يأخذ الظالم من مال المظلوم، ثم قال: من يفعل الشر بالناس فلا ينكر الشر إذا فعل به، أما إن إسماعيل بن آدم ما يزرع وليس يجمع أحدٌ من المرء خلقاً ولا من الخلو منراً فأصطلح المرء جلان قبل أن يقوموا.

۲۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ دو شخص اپنے جھگڑے کو بیان کرنے کے لیے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے حضرت نے دونوں کا کلام سن کر فرمایا: نیکی میں کسی نے اس سے زیادہ فتح نہیں پائی جتنی مظلوم نے ایک ظالم سے مقابلہ مظلوم ظالم کے دین سے اس سے کہیں زیادہ پالیتا ہے جتنا ظالم مظلوم کے مال سے پالتا ہے۔ پھر فرمایا جو دوسروں کے ساتھ برائی کرتا ہے تو اگر اس کے ساتھ برائی کی جائے تو اسے برائے سمجھے بے شک آدمی جو برتا ہے وہی کاتب کوئی کر دے بیچ کو بکر میٹھا پھل نہیں کھائے گا اور نہ میٹھا بکر کر دیا پھل، یہ سن کر انھوں نے اٹھنے سے پہلے صلح کر لی۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ: مَنْ خَافَ الْقِيَامَ كَفَّ عَنْ ظُلْمِ النَّاسِ.

۲۳۔ جو قیامت سے ڈرتا ہے اسے چاہیے کہ ظلم سے رک جائے۔

## دوسو پینسٹھ وال باب

خواہشوں کی پیروی

(باب اتباع الهوى) ۲۶۵

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن ابن محبوب، عن أبي عبد الله الوائلي قال:

سَيَعْتُ أَتَابِعُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : اخَذُوا أَهْوَاءَ كَمَا تَحَدَّدُونَ أَعْدَاءَ كَمْ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَعْدَى لِلرَّجُلِ خَالٍ مِنْ اتِّبَاعِ أَهْوَائِهِمْ وَحَصَائِدِ أَلْسِنَتِهِمْ .

۱. فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنی بدخواہشوں سے اس طرح بچو جیسے اپنے دشمنوں سے بچتے ہو کوئی شے انسان کے لئے خواہشوں کی پیروی اور زبان کا نرم نکلنے سے زیادہ دشمن نہیں۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَ عَظَمَتِي وَ كِبَرِيَّائِي وَ نُورِي وَ عَلَوِّي وَ ارْتِفَاعِي مَكَانِي لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ هَوَاءَ عَلَى هَوَايَ إِلَّا شَتَّتْ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَ لَبَسَتْ عَلَيْهِ ذُنُوبُهُ وَ شَغَلَتْ قَلْبَهُ بِهَا وَلَمْ أَؤْتِهِ مِنْهَا إِلَّا مَقْدَرَتْ لَهُ ، وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي وَ عَظَمَتِي وَ نُورِي وَ عَلَوِّي وَ ارْتِفَاعِي مَكَانِي لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ هَوَاءَ عَلَى هَوَايَ إِلَّا اسْتَحَفَّظْتُهُ مَلَائِكَتِي وَ كَفَلْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ وَ رِزْقَهُ وَ كُنْتُ لَهُ مِنْ وَدَاوِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ وَ أَتَتْهُ الدُّنْيَا وَ هِيَ رَاغِمَةٌ .

۲. فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ قسم اپنی عزت و جلال کی اور اپنی عظمت اور کبریائی کی اور اپنے نور اور بلند درجہ اور مکانی بلندی کی کہ اگر کوئی بندہ اپنی خواہش کو میری خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو میں اس امر کو برا گندہ کر دیتا ہوں اور دنیاوی معاملات میں پھنسا دیتا ہوں اور اس کا دل دنیا کی طرف لگا دیتا ہوں اور اس کو نہیں دیتا مگر اتنا ہی جتنا اس کے لئے مقدر ہو چکا ہے اور قسم ہے اپنی عزت و جلال کی اور اپنی عظمت کی اور اپنے نور اور طور مرتبت کی اور اپنی مکانی بلندی کی کہ اگر کوئی بندہ میری مرضی پر اپنی خواہش کو ترجیح دیتا ہے تو میرے ملائکہ سموات اس کی نگرانی کرتے ہیں اور آسمان و زمین اس کے رزق کے کفیل بھی ہوتے ہیں مگر میرا معاملہ اس کے ساتھ دیا ہی ہوتا ہے جیسے ہر تاجر کا سودا گری میں کہ جتنا دوتاں اور دینا جو ذلیل ہے اس کے پاس آتی ہے۔

۳ - الْحُسَيْنُ بْنُ عَمِّيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمِّيٍّ ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ : إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ اثْنَتَيْنِ اتِّبَاعُ الْهَوَى وَ طُلُوعُ الْأَمَلِ أَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَإِنَّهُ يُصَدُّ عَنِ الْحَقِّ وَأَمَّا طُلُوعُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ .

۳. فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے۔ میں دو باتوں سے تم کو ڈراتا ہوں ایک خواہش کی پیروی دوسرے

آندوں کا پھیلنا، خواہشوں کی پیروی انسان کو حق سے روک دیتی ہے اور خیالہشوں کا زیادہ ہونا آخرت سے بھلا دیتا ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : اتَّقِ الْمُرْتَقَى السَّهْلَ إِذَا كَانَ مُتَحَدِّدٌ وَغَرًّا .

قال : وَكَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَدْعِ النَّفْسَ وَهَوَاهَا فَإِنَّ هَوَاهَا فِي رِذَالِهَا ، وَتَرْكُ النَّفْسِ وَمَاتَهْوَى أَذَاهَا ؛ وَكَفَّ النَّفْسَ عَمَّا تَهْوَى دَوَاهَا .

۴۔ نفس اور اس کی خواہشات کو دعوت نہ دو کیونکہ خواہشات نفس (کی پیروی) میں ہلاکت ہے اور نفس اور اس کی خواہشات ترک کرنے سے نفس کو تکلیف پہنچتی ہے نفس کو خواہشات سے روکا اس کا علاج ہے۔

## دو سو چھیاسٹھواں باب مکر و غدر و فریب

(باب) ۲۶۶

\*(الْمَكْرُ وَالْفُتْرُ وَالْخَدِيعَةُ)\*

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَوْلَا أَنْ الْمَكْرَ وَالْخَدِيعَةَ فِي النَّارِ لَكُنْتُ أَمَكْرَ النَّاسِ .

۱۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے اگر مکر و فریب کی سزا جہنم نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ مکر کرنے والا ہوتا۔

۲۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ التَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَجِبُ كُلُّ غَادِرٍ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ - بِإِمَامٍ مَا بَلَ شِدْقُهُ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ وَيَجِبُ كُلُّ نَاكِثٍ بَيْعَةٍ إِمَامٍ أَجَدَمَ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ غدر کرنے والا روز قیامت اپنے امام کے ساتھ

اس طرح آئے گا کہ اس کی باجھنگ ہوگی اور اس طرح وہ داخل دوزخ ہوگا اور ہر وہ جس نے امام منصوریؒ سے اللہ کی بیعت توڑی ہوگی وہ بصورت مجزوم داخل دوزخ ہوگا۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَيْسَ مِثْلَانِ مَا كَرَّ مُسْلِمًا .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے وہ مسلمان جو مکر کرے۔

۴۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَرَبَتَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مَلِكٌ عَلَى حِدَةٍ، اقْتَتَلُوا ثُمَّ اصْطَلَحُوا، ثُمَّ إِنَّ أَحَدَ الْمَلِكَيْنِ غَدَرُ بِصَاحِبِهِ فَجَاءَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَفْرَغُوا مِنْهُمْ تِلْكَ الْمَدِينَةَ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا يَتَّبِعِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْدَرُوا وَلَا يَأْمُرُوا بِالْفِرَارِ وَلَا يَقَاتِلُوا مَعَ الَّذِينَ غَدَرُوا وَلَكِنَّهُمْ يَقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدُوهُمْ وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِمْ مَا عَاهَدَ عَلَيْهِ الْكُفَّارُ

۴۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے جب سوال کیا کسی نے ان دو قریبوں کے متعلق جو کافران حربی کے تحت حکم تھے ان میں سے ہر ایک کا بادشاہ الگ تھا پہلے ان دونوں نے جنگ کی پھر صلح کر لی۔ پھر ایک بادشاہ نے دوسرے سے بے وفائی کی اور وہ مسلمانوں کے پاس آیا اور ان سے صلح کر کے کہنے لگے کہ وہ اس کے ساتھ ہو کر دوسرے بادشاہ سے جنگ کریں۔ حضرت نے فرمایا مسلمانوں کو عذر نہ کرنا چاہیے اور نہ دوسروں کو عذر کا حکم دینا چاہیے عذر کرنے والوں کے ساتھ ان کو لڑنا نہ چاہیے ہاں مشرکوں کو جہاں چاہیں قتل کریں اور کفار کے ساتھ مسلمانوں کو صلح کے معاہدہ پر ہر ہر ضروری نہیں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَجِبُ كُلُّ غَائِبٍ بِإِمَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا لَا شَدَقَهُ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر غدر کرنے والا اپنے امام کے ساتھ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کا باجھائیڑھا ہوگا اور اسی حالت میں وہ داخل جہنم ہوگا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَبْدِيِّ : عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ : عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَاتَ

يَوْمَ وَهُوَ يُخْطَبُ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَوْلَا كَرَامَةُ الْفَدْرِ كُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّاسِ ، إِلَّا  
إِنْ لِكُلِّ عَدُوٍّ فَجْرَةٌ وَلِكُلِّ فَجْرَةٍ كُفْرَةٌ : أَلَا وَإِنَّ الْفَدْرَ وَالْفُجُورَ وَالْخِيَانَةَ فِي النَّاسِ .

۲۔ ابن سنی بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک روز منبر کو فرما کر اپنے خطبہ میں فرمایا : لوگو !  
عذر کرنا ناپسندیدہ نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ دشمنوں پر بلا لانے والا ہوتا آگاہ ہو کہ ہر عذر کرنے والے کے لئے معاصی میں  
بے پردائی ہے اور یہ بے پردائی کفر ہے اور عذر دینے پر دالی اور خیانت کا نتیجہ جہنم رسید ہونا ہے۔

## دوسو ستر سٹھواں باب کذب

(بَابُ الْكِذْبِ) ۲۶۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّادٍ ،  
عَنْ أَبِي التَّعْمَانِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا أَبَا التَّعْمَانِ لَا تَكْذِبْ عَلَيْنَا كَذِبَ قَسَلَتِ الْحَنِيفِيَّةَ ، وَلَا تَطْلُبَنَّ  
أَنْ تَكُونَ رَأْسًا فَتَكُونَ ذَنْبًا ، وَلَا تَسْتَأْكِلِ النَّاسَ بِمَا فَتَفْتَقِرُ ؛ فَإِنَّكَ مَوْفُوفٌ لِمَعَالَةٍ وَمَسْئُولٌ ، فَإِنْ  
صَدَقْتَ صَدَقْنَاكَ وَإِنْ كَذَبْتَ كَذَبْنَاكَ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ابو نعمان سے : ہم پر کوئی جھوٹ نہ بول ورنہ دین سے خارج ہو جائے گا اور  
سرِ رادی کے خواستگار نہ ہو ورنہ بھیڑ یا بن کر لوگوں پر ظلم کر دے اور ہماری مداحی بہ غلو کر کے لوگوں کا مال نہ کھاؤ ورنہ محتاج  
ہو جاؤ گے۔ تم روز قیامت پیش خدا کھڑے ہو گے اور تم سے سوال کیا جائے گا۔ پس اگر تم نے ہمارے متعلق سچ کہا ہے تو ہم  
تصدیق کریں گے اور جھوٹ کہا ہے تو تمہیں بھٹلائیں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ شَيْخِ بْنِ  
عَمِيرَةَ ، عَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ لَوْلَيْدِهِ  
اتَّقُوا الْكِذْبَ ، الصَّغِيرَ مِنْهُ وَالْكَبِيرَ فِي كُلِّ جِدٍّ وَهَزَلٍ ؛ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَذَبَ فِي الصَّغِيرِ اجْتَرَى  
عَلَى الْكَبِيرِ ، أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَصْنَعُ حَتَّى يَكْتَبَهُ اللَّهُ صِدْقًا  
وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْتَبُ حَتَّى يَكْتَبَهُ اللَّهُ كَذِبًا أَبَا .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین نے اپنی اولاد سے کہا۔ کذب سے بچو۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ معقول بات چیت ہو یا دل لگی کیوں کہ جب آدمی چھوٹے جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے تو بڑے بڑے جھوٹ بولنے لگتا ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی ہمیشہ سچ بولتا ہے تو اللہ اس کو صدیق لکھتا ہے اور جب ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے تو کذاب لکھتا ہے۔

۳۔ عَنْهُ : عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ أَقْفَالًا وَجَمَلَ مَغَاتِيحَ تِلْكَ الْأَقْفَالِ الشَّرَابَ ؛ وَالْكِذْبَ شُرَّ مِنَ الشَّرَابِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے شر باتوں پر تالے ڈالے ہیں ان تالوں کی کنجیاں شراب کو قرار دیا ہے اور جھوٹ شراب سے بھی بدتر ہے۔

۴۔ عَنْهُ : عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْكِذْبَ هُوَ خَرَابُ الْإِيمَانِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جھوٹ ایمان کی خرابی کا سبب ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعًا ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : الْكِذْبُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِنَ الْكِبَائِرِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا و رسول پر جھوٹ بولنا گناہان کبیرہ سے ہے

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِيانٍ الْأَحْمَرِ ، عَنْ فَضْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَكْذِبُ بِالْكَذِّابِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ الْمَلَائِكَةُ ، ثُمَّ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ كَاذِبٌ .

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کاذب کو سب سے پہلا جھٹلانے والا اللہ ہے پھر وہ دو فرشتے جو اس کے ساتھ رہتے تھے پھر وہ خود جانتا ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔

۷- عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ، [عَنْ أَبِي] ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ الْكَذَّابَ يَهْلِكُ بِالْبَيِّنَاتِ وَيَهْلِكُ أَتْبَاعُهُ بِالشُّبُهَاتِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ بہت زیادہ دروغ گو ظاہر بظاہر دلائل سے ہلاک ہوتا ہے اور اس کے پیرو شہبہات میں پڑ کر ہلاک ہوتے ہیں

۸- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ آيَةَ الْكَذَّابِ بَيِّنٌ يُخْبِرُكَ خَيْرَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَإِذَا سَأَلْتَهُ عَنْ حَرَامِ اللَّهِ وَحَلَالِهِ لَمْ يَكُنْ عَنْدهُ شَيْءٌ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ جھوٹے کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ وہ تجھ سے آسمان زمین اور مشرق و مغرب کی خبریں بیان کرے گا اگر تو حرام و حلال کے متعلق پوچھے گا تو اس کے پاس کچھ نہ ہوگا۔

۹- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَسْوُودِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بصير قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ الْكَذَّابَ لَطَعِطُرُ السَّائِمِ ؛ قُلْتُ : وَأَيْنَا لَا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْهُ ؟ قَالَ : لَيْسَ حَيْثُ ذَهَبَتْ إِنَّمَا ذَلِكَ الْكِذْبُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْأَيْمَةِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ .

۹۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جھوٹ بولنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے میں نے کہا میں اس میں ایسا کون ہے جو کبھی جھوٹ نہ بولے۔ فرمایا اس سے مراد خدا اور رسول اور ائمہ پر جھوٹ بولنا ہے۔

۱۰- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ذِكْرُ الْخَائِنِ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ مَلْعُونٌ فَقَالَ : إِنَّمَا ذَلِكَ الَّذِي يَحْكُمُ الْكِذْبَ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ ﷺ .

۱۰۔ ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ایک جملہ کہہ کر کیا کہ وہ ملعون ہے فرمایا وہ اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ کا تانا بانا بنتا ہے۔

۱۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِي ؛ عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ : لَا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَتْرَكَ الْكِذْبَ مَزَلَةً وَجَدَةً .



۱۱۔ اصبح بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ بندہ ایمان کا مزہ نہیں چکے گا جب تک کہ اس کی ہوا حقیقت، ہر ایک صورت میں جھوٹ کو ترک نہ کرے گا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْكَذَّابُ هُوَ الَّذِي يَكْذِبُ فِي الشَّيْءِ ، قَالَ : لَا ؛ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْهُ وَلَكِنْ الْمَطْبُوعُ عَلَى الْكُذْبِ

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ سائل نے پوچھا کہ کیا ہر جھوٹے کے لئے ایمان سے بے نصیبی ہے فرمایا نہیں یہ اس کے لئے ہے جس نے جھوٹ کو پسندیدہ خاطر بنا لیا ہو۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ : عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُضِلُّ لَيْسَ بِكَذَّابٍ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جس کا جھوٹ زیادہ ہو گا اس کی آبرو جاتی رہے گی۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَنْبَغِي لِلزُّجَلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَجْتَنِبَ مُوَاخَاةَ الْكَذَّابِ ، فَإِنَّهُ يَكْذِبُ حَتَّى يَجْعَلَ بِالصِّدْقِ فَلَا يَصْدُقُ

۱۴۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے مرد مسلمان کو چاہیے کہ وہ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے برادرانہ تعلقات ترک کر دے۔ کیوں کہ جب سچی بات اس کے سامنے آتی ہے تو وہ تصدیق نہیں کرتا۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ شَعْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنْ مِمَّا أَعَانَ اللَّهُ [يَه] عَلَى الْكَذِّ ابْنِ النِّسْيَانِ .

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ زیادہ جھوٹ بولنے والوں پر اللہ نسیان کو غالب کر دیتا ہے۔

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْكَلَامُ ثَلَاثَةٌ : صِدْقٌ وَكُذْبٌ وَإِسْلَاحٌ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ : قِيلَ لَهُ : جُعِلَتْ

وَذَاكَ مَا الْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ؟ قَالَ: تَسْمَعُ مِنَ الرَّجُلِ كَلَامًا يَبْلُغُهُ فَتَحْبُثُ نَفْسُهُ فَلَتْلَقَاهُ فَتَقُولُ: سَمِعْتُ مِنْ فُلَانٍ قَالَ فَبِكَ مِنَ الْخَيْرِ كَذَا وَكَذَا؛ خِلَافَ مَا سَمِعْتُ مِنْهُ.

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت صادق آل محمد نے فرمایا کہ کلام میں یہی سچ، جھوٹ اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنا پوچھا گیا لوگوں کے درمیان اصلاح کی کیا صورت ہے فرمایا جب تم کسی سے ایسی بات سُنو جس سے وہ دل گرفتہ ہو گیا ہو تو تم اس سے کہو کہ میں نے تو تمہارے بارے میں اس اس طرح کلمہ خیر کہتے سنتا ہے جو اس کے بالکل خلاف ہے جو تم نے سنا۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ حَمَلَةَ بْنِ عُمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّقَلِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا قَدَرْنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِي يَوْسُفَ: «دَأَيْتُهَا الْبُعْرُ أَنْتُمْ لَسَارِقُونَ»؛ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا سَرَقُوا وَمَا كَتَبَ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَاسْأَلُوا لَهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ»؛ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا فَعَلُوا وَمَا كَتَبَ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «مَاعِنْدَكُمْ فِيهَا يَصِقَلُ؟» قَالَ: فَقُلْتُ: مَا عِنْدَنَا فِيهَا إِلَّا التَّسْلِيمُ، قَالَ: فَقَالَ: إِنْ اللَّهَ أَحَبَّ اثْنَيْنِ وَأَبْغَضَ اثْنَيْنِ أَحَبَّ الْخَطَرَ فِيمَا بَيْنَ الصَّفَتَيْنِ وَأَحَبَّ الْكَيْدَ فِي الْإِصْلَاحِ وَأَبْغَضَ الْخَطَرَ فِي الطَّرَفَاتِ وَأَبْغَضَ الْكَيْدَ فِي غَيْرِ الْإِصْلَاحِ، إِنْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا قَالَ: «بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا» إِرَادَةَ الْإِصْلَاحِ وَدَلَالَةً عَلَى أَنَّهُمْ لَا يَفْعَلُونَ؛ وَقَالَ يَوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِرَادَةَ الْإِصْلَاحِ.

۱۸۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اس قول کے متعلق ”اے قافلہ والو تم جو رہو“ کہ واللہ نہ وہ جو رہے اور نہ یوسف نے جھوٹ بولا، اور حضرت ابراہیم کے اس قول کے متعلق فرمایا بلکہ ان کے بڑے نے ایسا کیا ہے اگر وہ بولیں تو ان سے پوچھ لو کہ نہ انھوں نے کیا تھا نہ ابراہیم نے جھوٹ بولا۔ راوی سے حضرت نے پوچھا اے ستیل تمہارا کیا خیال ہے اس نے کہا سوائے مان لینے کے اس میں چارہ کار کیا ہے فرمایا خدا دو باتوں کو دوست رکھتا ہے اور دو کو دشمن رکھتا ہے۔ دو کو وہ مشکورانہ رفتار کو اس وقت دوست رکھتا ہے جبکہ میدان جنگ میں دونوں طرف سے صف آرائی ہو اور دوست رکھتا ہے کذب کو اصلاح بین الناس کے علاوہ اور دشمن رکھتا ہے مشکورانہ رفتار کو شہر کے عملی کو چوں میں اور دشمن رکھتا ہے کذب کو غیر اصلاحی امور میں۔ ابراہیم علیہ السلام نے جو فرمایا کہ ان کے بڑے نے کیا ہے اس سے مراد عبودان کافروں کی اصلاح تھی تاکہ وہ اقرار کریں کہ بتوں میں یہ طاقت نہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو فرمایا تو یہ بھی اصلاح حال کے ارادہ کی بنا پر تھا۔

۱۸۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي مُخَلَّدٍ السَّرَّاجِ، عَنْ عَيْسَى بْنِ حَنَّانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: كُلُّ كَذِبٍ مَسْئُولٌ عَنْهُ صَاحِبُهُ يَوْمًا إِلَّا [كَذِبًا] فِي ثَلَاثَةِ: رَجُلٌ كَايِدٌ

فِي حَرْبِهِ قَهْوَ مَوْضُوعٍ عَنْهُ ، أَوْ رَجُلٌ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَلْقَى هَذَا بِغَيْرِ مَا يَلْقَى بِهِ هَذَا ، يُرِيدُ بِذَلِكَ  
الْإِصْلَاحَ مَا بَيْنَهُمَا ، أَوْ رَجُلٌ وَعَدَاهُ شَيْئًا وَهُوَ لَا يُرِيدُ أَنْ يَنْتَمِ لَهُمْ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر جھوٹ کے متعلق ایک دن سوال کیا مجھے لگا مگر تین شخصوں سے  
اول دشمن سے حرب میں ازراہ فریب جھوٹ بولنا۔ دوسرے لوگوں میں اصلاح کے لئے جھوٹ بولنا ایک سے مل کر کچھ کہنا اور  
دوسرے سے مل کر کچھ۔ تاکہ ان کے درمیان مصالحت ہو جائے اور تیسرے وہ جو اپنے اہل سے کسی چیز کا وعدہ کرے اور  
پھر اسے پورا نہ کر سکے۔ تو ان کو دل شکنی سے بچانے کے لئے جھوٹ بول دے۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ؛ عَنْ  
مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اصلاح کے ارادہ سے جھوٹ بولنے والا جھوٹا نہیں ہوتا۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَدِيثٍ ، فَقُلْتُ لَهُ  
جُعِلَتْ فِدَاكَ أَلَيْسَ رَعَمْتُ لِي السَّاعَةَ كَذَا وَكَذَا ؟ فَقَالَ : لَا ، فَعَظَمَ ذَلِكَ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : بَلَى وَاللَّهِ  
رَعَمْتُ : فَقَالَ : لَا وَاللَّهِ مَا رَعَمْتُهُ ، قَالَ : فَعَظَمَ عَلَيَّ فَقُلْتُ : جُعِلَتْ : فِدَاكَ بَلَى وَاللَّهِ قَدْ قُلْتُهُ ، قَالَ :  
نَعَمْ قَدْ قُلْتُهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ كُلَّ زَعَمٍ فِي الْقُرْآنِ كِذْبٌ .

۲۰۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کچھ بات چیت کی۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں  
کیا آپ نے میرے متعلق ایسا ایسا گمان ابھی نہیں کیا۔ فرمایا۔ نہیں۔ میرے اوپر یہ بات شاق گزری۔ میں نے کہا۔ واللہ  
میرا گمان تو یہی ہے فرمایا ایسا نہیں ہے جیسا تو نے گمان کیا ہے میرے اوپر یہ فرمانا شاق ہوا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا  
ہوں آپ نے یہ فرمایا تھا۔ فرمایا میں نے ضرور کہا تھا۔ لیکن تو یہ نہیں جانتا کہ قرآن میں گمان (دعوے) باطل کذب ہے دینیے میرے  
قول سے تو نے غلطی سمجھ نکالا۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ  
قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : إِثَاكُمْ وَالْكِتَابَ فَإِنَّ كُلَّ رَاجٍ ظَالِمٍ وَكُلِّ  
خَائِفٍ هَارِبٍ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین فرمایا کرتے تھے کہ اپنے کو جھوٹ سے بچاؤ کیونکہ ہر امیدوار ثواب الہی اچھے افعال کا طلب گار ہوتا ہے اور ہر وہ جو عذاب سے ڈرتا ہے افعالِ بد سے بھاگتا ہے۔

۲۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا كِتَابَ عَلَى مُصْلِحٍ، ثُمَّ تَلَا: «أَيُّهَا الْعَبِيرُ إِنَّا نَسْرِقُونَ» ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا سَرَقُوا وَمَا كُنْتُ، ثُمَّ تَلَا: «وَبَلَّ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ» ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا فَعَلُوهُ وَمَا كُنْتُ.

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اصلاح کرنے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا۔ پھر یہ آیت پڑھی: ”اے قافلہ والو تم چور ہو۔“ پھر فرمایا اللہ نہ وہ چور تھے نہ یوسف جھوٹ بولے۔“ پھر یہ آیت تلاوت کی۔ ”بلکہ یہ فعل ان کے بڑے نے کیا ہے اگر یہ بولیں تو پوچھ لو۔“ پھر فرمایا نہ بڑے بت نے یہ کیا تھا نہ ابراہیم جھوٹ بولا۔

## دوسواڑسٹھواں باب

### ذو لسانین (دو زبان والا)

#### (بَابُ ذِي اللِّسَانَيْنِ) ۲۶۸

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَوْنِ الْقَلَابِيسِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَفْصَرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ لَقِيَ الْمُسْلِمِينَ بِوَجْهَيْنِ وَلِسَانَيْنِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ لِسَانَانِ مِنَ نَارٍ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مسلمانوں سے دو رخ اور دو زبانوں سے ملے گا روز قیامت اس کی دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَنْسُ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَكُونُ ذَا وَجْهَيْنِ وَذَا لِسَانَيْنِ، يُطْرَقُ لِأَخَاهُ شَاهِدًا وَيَأْكُلُهُ غَائِبًا إِنْ أُعْطِيَ حَسَدُهُ إِنْ ابْتُلِيَ خَدْلُهُ.

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سب سے بڑا وہ بندہ ہے محمد و آو اور دوزبان والا ہو۔ جب دوست کے منانے آئے تو اس کی تعریف کرے اور غائب ہو تو اسے کھا جائے اگر اسے عطا کیا جائے تو حمد کرے اور اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو اسے بے مدد کے چھوڑ دے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ : يَا عِيسَى لِيَكُنْ لِسَانُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْعَلَانِيَةُ لِسَانًا وَاحِدًا وَكَذَلِكَ قَلْبُكَ ، إِنِّي أَحْذَرُكَ نَفْسَكَ وَكَفَى بِي خَبِيرًا ، لَا يَصْلَحُ لِسَانَانِ فِي فَمٍ وَاحِدٍ وَلَا سَيِّفَانِ فِي عِمْدٍ وَاحِدٍ وَلَا قَلْبَانِ فِي صَدْرٍ وَاحِدٍ ، وَكَذَلِكَ الْأَذْهَانُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام سے اے عیسیٰ ظاہر و باطن میں ایک زبان ہونی چاہیے اور ایسے ہی تمہارا دل ہو میں تم کو تمہارے نفس سے ڈرتا ہوں اور میں خبر رکھنے کے لئے کافی ہوں ایک منہ میں دوزبان ایک نیسام میں دو تلواریں اور ایک سینہ میں دو دل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح اذہان میں دنیا و آخرت دونوں کے ارادے۔

## دوسوا نہترواں باب

### ہجرت

(کسی سے غصہ سے بات کرنا)

### (بَابُ الْهَجْرَةِ) ۲۶۹

۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ فِي وَصِيَّةِ الْمُفَضَّلِ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : لَا يَفْتَرِقُ رَجُلَانِ عَلَى الْهَجْرَانِ إِلَّا اتَّوَجَبَ أَحَدُهُمَا الْبَرَاءَةَ وَاللَّعْنَةَ وَرُبَّمَا اسْتَحَقَّ ذَلِكَ كِلَاهُمَا ، فَقَالَ لَهُ مَعْتَبٌ : جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ هَذَا الظَّالِمُ فَمَا بِالْمَظْلُومِ ؟ قَالَ : لِأَنَّهُ لَا يَدْعُو أَخَاهُ إِلَى صِلَتِهِ وَلَا يَتَقَامَسُ لَهُ عَنْ كَلَامِهِ ، سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : إِذَا تَنَازَعَ اثْنَانِ فَعَادَّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَلْيَرْجِعِ الْمَظْلُومُ إِلَى صَاحِبِهِ

حَتَّى يَقُولَ لِصَاحِبِهِ: أَيُّ أَحَبِّي أَنَا الظَّالِمُ، حَتَّى يَقَطَعَ الْهَجْرَانِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَكَمٌ عَدْلٌ يَأْخُذُ لِمَظْلُومٍ مِنَ الظَّالِمِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر دو شخص آپس کی دوستی کو قطع کرتے ہیں تو ایسے دو آدمی کچھ ترک تعلق کریں غصہ سے بات کر کے، ان میں سے جو ظالم ہو گا خدا و رسول اس سے بری اور ان کی لعنت کا مستحق ہو گا اور بعض اوقات دونوں ہوں گے۔ آپ کے غلام معتب نے کہا۔ اس میں مظلوم کا کیا قصور، فرمایا یہ ہے کہ اس نے اپنے دوست سے صلہ رحم کیوں نہ کیا۔ اور اس کے کلام سے چشم پوشی کیوں نہ کی۔ میں نے اپنے پدر بزرگوار سے سنا۔ جب دو شخص جھگڑا کریں اور ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرے تو مظلوم کو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ میں ظالم ہوں تاکہ دونوں کے درمیان جو قطع تعلق ہو گیا ہے وہ ختم ہو جائے چونکہ اللہ تعالیٰ حاکم و عادل ہے اس لئے وہ مظلوم کا بدلہ ظالم سے لے لیا

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَتَحَدَّثَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا هِجْرَةَ فَوْقَ ثَلَاثَ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غصہ تین روز سے زیادہ نہ رہنا چاہیے ورنہ وہ عداوت بن جائے گا۔

۳۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ وَهَبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَصْرُمُ ذَوِي قَرَابَتِهِ مِمَّنْ لَا يَعْرِفُ الْحَقَّ؟ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَصْرُمَهُ.

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو کہ اپنے قریب داروں سے اس بنا پر قطع تعلق کرتا ہے کہ وہ حق کو امر امت کو نہیں پہچانتے۔ فرمایا اس کے سزاوار ہے کہ ترک تعلق نہ کرے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَازِمٍ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: كَانَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يَلْقُبُ شَلْقَانُ وَكَانَ قَدْ صَبَّرَهُ فِي نَفَقَةٍ وَكَانَ سَيِّئَ الْخُلُقِ فَهَجَرَهُ، فَقَالَ لِي يَوْمًا: يَا مُرَازِمُ [وَأَتَكَلِّمُ عَيْسَى؟] فَقُلْتُ نَعَمْ، فَقَالَ: أَصَبْتَ لَا خَيْرَ فِي الْمُهَاجَرَةِ.

۴۔ مرارم بن حکیم سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب سے ایک شخص شلقان نامی تھا جس کا لفظ امام کے ذمہ تھا اور

وہ مرد بدخو تھا مزارم نے اس سے غصہ میں ترک تعلق کیا حضرت نے ایک دن مجھ سے فرمایا۔ اسے مزارم! بیٹے سے بد خو جاو  
میں نے کہا بہتر، فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ ترک تعلق میں بہتری نہیں ہے۔

۵۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَعْمَاطِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ  
قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ تَهَاوَرَا  
فَمَكَثَا ثَلَاثًا لَا يَصْطَلِحَانِ إِلَّا كَانَا خَارِجِينَ مِنَ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا وَلَايَةٌ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ إِلَى كَلَامِ أَخِيهِ  
كَانَ السَّابِقُ إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْحِسَابِ.

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہر دو مسلمان جو غصہ  
میں ہم کلامی کے بغیر تین دن رہیں اور صلح نہ کریں گے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے اور ان کے درمیان دوستی نہ رہے  
گی جو کوئی ان میں سے سب سے پہلے اپنے بھائی سے کلام کرے گا وہ روز قیامت پہلے جنت میں جائے گا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَدِينَةَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يُغَرِّي بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَمْ يَرْجِعْ أَحَدُهُمْ عَنْ دِينِهِ؛ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ اسْتَلْقَا  
عَلَى قَفَاءٍ وَتَمَدَّدَا، ثُمَّ قَالَ: فُزْتُ، فَرَجَمَ اللَّهُ أَمْرًا أَلْفَ بَيْنَ وَلَيْتَيْنِ أَنَا، يَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِينَ تَأَلَّقُوا  
وَتَعَاطَفُوا.

۶۔ سرایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شیطان عداوت ڈالتا ہے مومنین کے درمیان جب تک وہ اپنے دین  
سے برگشتہ نہ ہوں۔ جب وہ ایسا کر لیتا ہے تو اپنے کام سے ناراض ہو کر آرام سے لیٹ جاتا ہے۔ پھر کہتا ہے میں کامیاب ہو گیا  
اللہ رحم کرے اس پر جو ہمارے دو دوستوں کے درمیان محبت قائم کر لے۔ اے مومنو! ایک دوسرے سے محبت کرو  
اور ہر بانی کا برتاؤ کرو۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْفُوظٍ، عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ الثُّعْمَانِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا يَزَالُ ابْنُ بِلَسْ فَرَحًا  
مِنْ أَهْلِ حَرِّ الْمُسْلِمَانِ؛ فَإِذَا التَّقِيَا أَصْطَكَّتْ رُكْبَتَاهُ وَتَحَلَّعَتْ أَوْصَالُهُ وَنَادَى يَا وَيْلَهُ، مَا لِي مِنَ النَّبُورِ.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مسلمان آپس میں بنا بر غصہ کے ہم کلام نہیں ہوتے تو شیطان خوش  
ہو جاتا ہے اور جب وہ ملتے ہیں تو اپنے گھٹنے پیٹ لیتا ہے اور اس کے بدن کے جوڑے پڑ جاتے ہیں اور چرخ کر کہتا ہے ہائے

نہی بلاکت کاسانہ ہے۔

## دوسو ستروال باب

### قطع رحم

### (نسبی رشتہ سے قطع تعلق)

### (بَابُ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ) ۲۷۰

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدْبَسَةَ ؛ عَنْ مَسْعَدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فِي حَدِيثٍ أَلَّا إِنَّ فِي النَّبَاطِطِ الْحَالِقَةِ ، لَا أَغْنِي خَالِقَةُ الشَّعْرِ وَلَكِنْ خَالِقَةُ الدِّينِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا آگاہ ہو کہ آپس میں بعض رکھنا سرمنہ والے ہیں لیکن اس سے میری مراد سرمنہ دانا نہیں بلکہ دین کا سرمنہ دانا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْفَضِيلِ ؛ عَنْ حَدِيثِهِ مَنُورٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اتَّقُوا الْحَالِقَةَ فَإِنَّهَا تُهَيِّئُ الرِّجَالَ ؛ قُلْتُ : وَمَا الْحَالِقَةُ ؟ قَالَ : قَطِيعَةُ الرَّحِمِ .

۲۔ منہر یا احقرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حالتہ سے بچو۔ وہ لوگوں کو مارا روالتلہ ہے لوگوں نے پوچھا حالہ کیا ہے فرمایا وہ قطع رحم کرنا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ إِخْوَتِي وَبَنِي عَمِّي قَدْ صَيَّفُوا عَلَيَّ الدَّارَ وَالْجَاوِزِي مِنْهَا إِلَى بَيْتٍ وَلَوْ تَكَلَّمْتُ أَخَذْتُمْ مَافِي أَيْدِيهِمْ ؛ قَالَ : فَقَالَ لِي : اصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجًا قَالَ : فَأَنْصَرَفْتُ وَوَقَعَ أَوْبَاءُ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ [وَمِائَةً] فَمَاتُوا وَاللَّهُ كُلُّهُمْ فَمَاقِي مِنْهُمْ أَحَدٌ ؛ قَالَ : فَخَرَجْتُ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ : مَا خَالَ أَهْلَ بَيْتِكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَدْ مَاتُوا وَاللَّهُ كُلُّهُمْ ؛ فَمَاقِي مِنْهُمْ أَحَدٌ ؛



قَالَ: هَوَيْمَا مَنَعُوا بِكَ وَ يَمَقُوقِهِمْ إِيَّاكَ وَقَطَعَ رَحِيمِهِمْ بَيَرُوا أَتَجِبُ أَنَّهُمْ يَقُوا وَأَنَّهُمْ سَبَقُوا عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: إِي وَاللَّهِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ راوی نے کہا کہ میرے بھائی اور چچا زاد بھائی میرے دشمن ہو گئے ہیں اور انھوں نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے اور میں دوسرے گھر میں چلا گیا ہوں۔ اگر مجھ کو قدرت ہوتی تو جو انھوں نے کیا ہے اسے واپس کر لیتا۔ حضرت نے فرمایا صبر کر اللہ عنقریب کثاد کی عطا فرمائے گا۔ یہ سن کر چلا آیا۔ ۱۳۱ھ میں دیار پھیلی وہ سب مر گئے اس کے بعد میں حضرت کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے خاندان والوں کا کیا حال ہے میں نے کہا سب مر گئے کوئی باقی نہیں رہا فرمایا یہ اسی کا نتیجہ ہے جو انھوں نے تمہارے ساتھ کیا تھا اور قطع رحم کر کے تم پر ظلم کیا تھا کیا تم چاہتے تھے کہ وہ زندہ رہتے اور تم کو تنگ کئے جلتے۔ میں نے کہا خدا کی قسم نہیں۔

۴۔ عَنْهُ: عَنْ أَحْمَدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُودٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ: قَالَ: فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَمُوتُ صَاحِبُهَا أَبَدًا حَتَّى يَرَى وَبِالْهَيْئَةِ: الْبَقِيَّةُ الرَّحِيمُ وَالْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ، يَبَارِزُ اللَّهُ بِهَا، وَإِنْ أَعْجَلَ الطَّاعَةُ تَوَابًا لِمِلَّةِ الرَّحِيمِ وَإِنْ أَلْغَمَ لِيَكُونُوا فُجَارًا قَبْتُوا وَاصْلَوْا فَتَنَّمِي أَمْوَالَهُمْ وَيُشْرَوْا وَإِنْ الْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ وَ قَطِيعَةُ الرَّحِيمِ لَتَنَازِلِ الدِّ يَارِ يَلْقَعُ مِنْ أَهْلِهَا وَتَقْلُ الرَّحِيمُ وَإِنْ تَقْلُ الرَّحِيمُ انْقِطَاعُ السَّلِيلِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان کا وبال دیکھے بغیر ان دنیا سے اٹھتا ہی نہیں۔ ایک بغاوت (اللہ و رسول سے) دوسرے قطع رحم، تیسرے جھوٹی قسم کہ یہ اللہ سے جنگ ہے اور سب سے زیادہ جلد ثواب دلانے والی چیز صلہ رحم ہے اگر کچھ لوگ فاجر ہوں اور صلہ رحم کریں تو ان کے اموال میں زیادتی ہوگی اور وہ صاحب ثروت ہو جاتے ہیں اور جھوٹی قسم کھانا اور قطع رحم کرنا۔ گھروں کو اس کے اہل سے خالی کر کے اجاڑ دیتے اور رشتہ داری کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ نقی رحم انقطاع نسل ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَايِدِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَشَكَاَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَقَارِبَهُ! فَقَالَ لَهُ: اكْظِمْ غَيْظَكَ وَافْعَلْ، فَقَالَ: إِنَّهُمْ يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ! فَقَالَ: أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْكُمْ.

۵۔ راوی کہتا ہے ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور اپنے اعزہ کی شکایت کی۔ فرمایا اپنے غصہ کو پی جاؤ اور نیکی کرو۔ اس نے کہا وہ تو ایسا عمل کرتے ہیں فرمایا۔ کیا تم بھی ان کی مثل مہرنا چاہتے ہو تا کہ خدا تمہاری طرف

نذریہ۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَقْطَعْ رَحِمَكَ وَإِنْ قَطَعَتْكَ .

۷۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا۔ تم قطع رحم نہ کرو اگر تم قطع رحمی کر دگے تو ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي خُطْبَةٍ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْكَوَاكِبِيِّ الشَّكْرِيُّ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْتَكُونُ ذُنُوبُ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَيْلَكَ قَطِيعَةُ الرَّاحِمِ ، إِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَجْتَمِعُونَ وَيَتَوَاسُونَ وَهُمْ فَجْرَةٌ فَيَرُدُّهُمْ اللَّهُ وَإِنْ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَنْفَرُ قَوْمٌ وَيَقْطَعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَحْرِمُهُمُ اللَّهُ وَهُمْ أَتَقِيَاءُ .

۸۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ بعض گناہ ایسے ہیں جن سے موت جلد آجاتی ہے۔ عبد اللہ بن کواکبی نے کہا۔ اے امیر المؤمنین کیا ایسے بھی گناہ ہیں جن سے جلد موت آجائے۔ فرمایا۔ ہاں۔

اور وہ قطع رحم ہے جس خاندان کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں تو اگرچہ وہ بدکار ہوں اللہ ان کے رزق میں برکت دیتا ہے اور جس گھروں کے متفرق ہوتے ہیں اور قطع رحم کرتے ہیں تو اللہ ان کو محروم کر دیتا ہے پہلے پرہیزگاروں کو

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِذَا قَطَعُوا الْأَرْحَامَ جُعِلَتِ الْأَمْوَالُ فِي أَيْدِي الْأَشْرَارِ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب لوگ قطع رحم کرتے ہیں تو ان کی دولت اشرا کے ہاتھوں میں پہنچ جاتی ہے۔

## دوسوا کہترواں باب عقوق (نافرمانی والدین)

### ((بَابُ الْعُقُوقِ)) ۲۷۱

۱۔ عَدِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَدِّ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَدْنَى الْعُقُوقِ أَفْوَى ، وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنْهُ لَنَهَى عَنْهُ .  
۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ نافرمانی کم سے کم ماں باپ سے اُن کہنے پر اگر خدا کے علم میں کوئی اور چیز اس سے بھی منع کرتا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كُنْ بَارًا وَأَقْتَصِرْ عَلَى الْجَنَّةِ وَإِنْ كُنْتَ غَاقًا [فَقَطًّا] فَأَقْتَصِرْ عَلَى النَّارِ .  
۲۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے بنو اگر جنت درکار ہے اور نافرمان بنو اگر دوزخ میں جانا چاہتے ہیں۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ صَالِحِ الْحَدَّادِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُشِفَ غِطَاءُ مَنْ أُعْطِيَ الْجَنَّةَ فَوَجَدَ رِجْلَهَا مِنْ كَانَتْ لَهُ رَوْحٌ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ إِلَّا صِفَ وَاحِدٌ ، قُلْتُ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : الْعَاقُونَ لِوَالِدَيْهِ .  
۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز قیامت جنت کے پردوں میں سے ایک پردہ ہٹایا جائے گا جس کی وجہ سے ایک جان رکھنے والا پانسو برس کی راہ سے اس کی خوشبو سونگھ لے گا سوائے ایک گروہ کے۔ راوی نے پوچھا یہ کون لوگ ہوں گے فرمایا والدین کے نافرمان برادر۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَوْقَ كُلِّ ذِي بَرٍّ، حَتَّى يُقْتَلَ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِذَا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَيْسَ فَوْقَهُ بَرٌّ، وَإِنْ فَوْقَ كُلِّ عَقُوفٍ عَقُوفٌ حَتَّى يُقْتَلَ الرَّجُلُ أَحَدًا وَالِدِيهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَلَيْسَ فَوْقَهُ عَقُوفٌ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہر نیکی کے اوپر ایک نیکی ہے یہاں تک کہ قتل کیا جائے ایک شخص راہِ خدا میں۔ پس جب راہِ خدا میں قتل ہو تو اس سے بڑھ کر نیکی نہیں اور ہر نافرمانی کے اوپر ایک نافرمانی ہے یہاں تک کہ قتل کرے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو۔ ایسا کرے گا تو اس سے بڑھ کر کوئی نافرمانی نہیں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ نَظَرَ إِلَى أَبِيهِ نَظْرَ مَوْتٍ وَهُمَا ظَالِمَانِ لَهُ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اپنے والدین پر غضبناک نظر ڈالی۔ دراصل انہوں نے اس پر ظلم کیا ہو تو بھی اس کی نگاہ قبول نہ ہوگی۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُرَاتٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي كَلَامِهِ لَهُ: إِنَّا كُمْ وَعَقُوفُ الْوَالِدَيْنِ فَإِنْ رَجَعَ الْجَنَّةَ تَوَجَّدَ مِنْ مَسْبَرَةِ الْفِغَامِ وَلَا يَجِدُهَا عَاقٌ وَلَا قَاطِعٌ رَحِمٌ وَلَا شَيْخٌ زَانٍ وَلَا جَارٌ إِذَا أَرَادَ خِيَلًا، إِنَّمَا الْكِبْرِيَاءُ تَلَبَّتِ الْعَالَمِينَ.

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنے کلام کے درمیان بچاؤ اپنے کو والدین کی نافرمانی سے، جنت کی خوشبختی جو ایک ہزار سال کی مسافت سے سونگھیں ملے گی۔ عاق انسان اس کو نہ سونگھ پائے گا اور نہ قاطع الرحم اور نہ بوڑھا زانی اور نہ وہ جو اپنے زیر جامہ کو تکبر سے کہیں گے۔ بے شک کبر فدا ہی کے لئے ہے۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْإِلَادِ [السَّلَمِيِّ]، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْ عَلِمَ اللَّهُ شَيْئًا أَذْنَى مِنْ أَقْبَلْنَاهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَذْنَى الْعُقُوفِ وَمِنْ الْعُقُوفِ أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ إِلَى وَالِدَيْهِ فَيَجِدَ النَّظَرَ إِلَيْهِمَا.

۷۔ فرمایا ابو حمزہ علیہ السلام نے اگر خدا کے علم میں اتنے سے کم کوئی کام ہو تا تو وہ اس سے بھی منع کرتا اور نافرمانی میں یہ بھی داخل ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین کو غصہ میں گھور کر دیکھے۔

۸۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَنِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ:

إِنَّ أَبِي نَظَرَ إِلَى رَجُلٍ رَمَعَهُ ابْنُهُ بِمِشْطٍ وَالْإِبْنُ مُشْكِيٌّ عَلَى ذِرَاعِ الْأَبِ : قَالَ : فَمَا كَلِمَةُ أَبِي ؟  
مَقَالَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا جا رہا تھا یہ شخص اس طرح کہ بیٹا اس کے ہاتھ پر تکیہ کئے ہوئے تھا امام نے فرمایا کہ مرتے دم تک میرے والد نے اس بیٹے سے کلام نہ کیا

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَدَمُ الْعَفْوُ أَقْبَى ، وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ أَيْسَرُ مِنْهُ لَنَهَى عَنْهُ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے نافرمانی کی وہی صورت یہ ہے کہ ماں باپ کے لئے اُت کہا جائے۔ اگر علم خدا میں اس سے کم کوئی لفظ ہوتا تو وہ اس سے بھی منع کرتا۔

## دوسو بہتر وال باب

الاستغناء  
(دوسروں کے مقابل نسب پر فخر)

(بَابُ الْإِئْتِفَاءِ) ۲۷۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :  
كَفَرُ بِاللَّهِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اللہ سے کفر کیا اس شخص نے جس نے کسی کے نسب سے بیزاری ظاہر کی اگرچہ وہ نسب ضعیف ہو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ أَبِي الْعَفْرَاءِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ،  
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَفَرُ بِاللَّهِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ .

۷۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَادٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، وَابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ رِجَالٍ  
مَشْهُورِينَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَا : كَفَرُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ الْإِئْتِفَاءُ مِنْ حَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ .

۳۔ فرمایا ابی عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر کسی نے بوجہ نسب کسی سے بیزاری کا اظہار کیا تو اس نے کفر باللہ کیا اگرچہ نسب ضعیف ہی کیوں نہ ہو۔

## دوست ہتھرواں باب مسلمانوں کو اذیت اور حقیر سمجھنا

(باب) ۲۷۳

﴿مَنْ آذَى الْمُسْلِمِينَ وَاحْتَقَرَهُمْ﴾

۱۔ عَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّادٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : لِيَأْذَنَ بِحَرْبٍ مِنْهُنَّ مَنْ آذَى عَبْدِي الْمُؤْمِنَ وَلِيَأْمَنَ غَضَبِي مَنْ أَكْرَمَ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ ؛ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مِنْ خَلْقِي فِي الْأَرْضِ فِيمَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَاحِدٌ مَعَ إِمَامٍ عَادِلٍ لَأَسْتَفْتَيْتُ بِيَعَادَتَيْهِمَا عَنْ جَمِيعِ مَا خَلَقْتُ فِي أَرْضِي وَلَقَامَتْ سَبْعُ سَمَاوَاتٍ وَ أَرْضِينَ بِهِمَا وَلَجَعَلْتُ لَهُمَا مِنْ إِيْمَانِهِمَا أُنْسًا لَا يَحْتَاجَانِ إِلَى أُنْسٍ سِوَاهُمَا .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے (حدیث قدسی) مجھ سے جنگ کے لئے آادہ ہوا وہ جس نے بندہ مومن کو اذیت دی اور میرے غضب سے بے خوف ہوا جس نے میرے بندہ مومن کی عزت کی، اگر روئے زمین پر مشرق و مغرب کے درمیان میری کوئی مخلوق بھی سوائے ایک مومن اور امام عادل کے نہ رہے تو میں ان دونوں کی عبادت کے سبب تمام مخلوقات ارض کی عبادت سے بے پروا ہوں گا ان دونوں کی وجہ سے سات آسمان اور زمینیں قائم رہیں گی ان کے ایمان سے اس رکھنے کی وجہ سے وہ اپنے غیر کے انس کے محتاج نہ ہوں گے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّادٍ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ فَادَى مُنَادٍ : أَيُّ الصُّدُودِ لَا وَلِيَّاهُمْ فَيَقُومُ قَوْمٌ لَيْسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ لَحْمٌ ؛ فَيَقَالُ : هَؤُلَاءِ الَّذِينَ آذَوْا الْمُؤْمِنِينَ وَنَبَّوْا لَهُمْ وَعَانَدُوهُمْ وَعَتَقُوهُمْ فِي دِينِهِمْ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا کہ اس ہیں رکاوٹ پیدا

کرنے والے میرے دوستوں کے معاملہ میں پس کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جن کے چہروں پر گوشت نہ ہوگا ان کے لئے کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مومنوں کو ستایا ان سے تعصب برتا، دشمنی کی، ان پر ظلم کیا۔ حکم ہوگا انہیں جہنم میں ڈالو۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ؛ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ أَرَادَ لِمُحَادِبَتِي.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جس نے میرے دوست کی توہین کی وہ مجھ سے جنگ پر تیار ہوا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ حَقَرُ مُؤْمِنًا أَوْ غَيَّرَ مَسْكِنًا لَمْ يَزَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَاقِرَ آلِهِ مَا قَاتَا، حَتَّى يَرْجِعَ عَنْ مَحَقَرَتِهِ إِيَّاهُ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن مسکین یا غیر مسکین کو حقیر سمجھا خدا اس کو ذلیل کرے گا اور اس پر غضب ناک رہے گا جب تک وہ اس مومن کی حقارت سے باز نہ آئے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ؛ عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ؛ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ أَرَادَ لِمُحَادِبَتِي، وَأَنَا أَسْرَعُ شَيْءٍ إِلَى نَصْرَةِ أَوْلِيَائِي.

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے (حدیث قدسی میں) کہا ہے جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا وہ مجھ سے جنگ پر آمادہ ہوا اور میں ہر شے سے زیادہ اپنے اولیاء کی نصرت کرنے والا ہوں۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ نَابَدَنِي مَنْ أَدَلَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ.

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس نے میرے بندہ

مومن کو ذلیل کیا اس کلمہ کھلا مجھ سے دشمنی مولیٰ۔

۷. مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ آذَنَ لِمُعَارَبِيهِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدٌ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْمَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَنْتَقِرُ بِي إِلَيَّ بِالثَّاقِلَةِ حَتَّى أُجِبَهُ فَإِذَا أُجِبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يُنْطِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْتَطِشُ بِهَا ، إِنْ دَعَانِي أُجِبْتُهُ وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ ، وَمَا تَرَدَّدَتْ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّ دِي عَنْ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا کہتا ہے جس نے میرے دوست کی توہین کی وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا اور میرا تقرب بندہ نے اس چیز سے حاصل کیا جو مجھے زیادہ محبوب ہے یعنی جو میں نے اس پر واجب کیا ہے اسے پورا کر کے اور وہ اس تقرب کو زیادہ کر لے تاکہ میں اسے دوست رکھوں اور جب میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ تو میں ہوتا ہوں اس کا حق سامع جس وہ سنتا ہے اور جس باصرہ جس سے وہ دیکھتا ہے اور جس ناطقہ جس سے وہ بولتا ہے اور اس کے ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ حملہ کر لے یعنی یہ چاروں باتیں میرے حکم کے بموجب سرزد ہوتی ہیں پس جو عداوت مجھ سے کرتا ہے۔ قبول کرتا ہوں اور جو مانگتا ہے دیتا ہوں اور میں اپنا حکم نہیں ہٹاتا۔ مگر موت مومن کے لئے جب بندہ مرنے نہیں چاہتا تو میں اس کو آزر دہ کرنا نہیں چاہتا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَاطِ ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يَا رَبِّ مَا خَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَكَ ؟ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَأَنَا أَسْرُخُ شَيْءٌ إِلَى نُصْرَةِ أَوْلِيَائِي وَمَا تَرَدَّدَتْ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّ دِي عَنْ وَفَاءِ الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ ؛ وَإِنْ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يَصْلَحُهُ إِلَّا الْإِنْفِي وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَهَلَكَ ، وَإِنْ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يَصْلَحُهُ إِلَّا الْفَقْرُ وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَهَلَكَ وَمَا يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْمَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَنْتَقِرُ بِي إِلَيَّ بِالثَّاقِلَةِ حَتَّى أُجِبَهُ فَإِذَا أُجِبْتُهُ كُنْتُ إِذَا سَمِعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يُنْطِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْتَطِشُ بِهَا ، إِنْ دَعَانِي أُجِبْتُهُ وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ .



۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسول خدا معراج کو تشریف لے گئے تو واللہ سے کہہاں تیرے نزدیک مومن کا کیا حال ہے۔ فرمایا۔ اے محمد جو کوئی میرے دوست کی امانت کرتا ہے وہ مجھ سے جنگ پر آمادہ ہوتا ہے میں اپنے اولیاء کی نصرت کے لئے ہر شے سے زیادہ جلدی کرنے والا ہوتا ہوں میں جس کا ذکر کرنے والا ہوں اس سے نہیں پھرتا مثل اس پھرنے کے جو فنا مومن کے متعلق ہوتا ہے جب وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ تو میں اس کی آزدگی ناپسند کرتا ہوں۔ میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں کہ ان کی درستی حال مالدار بنانے میں ہوتی ہے اگر میں ان کی اس حالت کو بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ مومن ایسے ہیں کہ ان کی درستگی حال فقر میں ہوتی ہے اگر میں اس صورت حال کو بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں۔ بندہ کے تقرب کے لئے میرے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ ادا کرے اپنے فرائض کو۔ جب وہ فرض کے بعد نفل سے تقرب چاہتا ہے تو میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ جب میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو اس کے کان جن سے وہ سنتا ہے میرے کان بن جاتے ہیں اور آنکھیں جن سے وہ دیکھتا ہے میری آنکھیں اور زبان جن سے وہ بولتا ہے میری زبان بن جاتی ہے اور اس کے ہاتھ جن سے وہ حملہ کرتا ہے میرے ہاتھ ہو جاتے ہیں میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور جو مانگتا ہے اسے دیتا ہوں۔

**توضیح :-** شہوات اور اراہل سے خالی کر لیتا ہے اور اس کی عقل و روح اور سامع اور مشاعر پر محبت الہی جلوہ لگن ہو جاتی ہے۔ اور اپنے تمام امور خدا کے سپرد کر دیتا ہے اور خدا کے ہر فیصلہ پر راضی ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ تعریف کرتا ہے اس کی عقل اور طلب اور تمام قوتوں میں اور ان تمام امور کو وہ انجام دیتا ہے جن کو وہ پسند کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے۔ بندہ اپنے مولا کی مشیت کے مطابق ہر کام کرتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ تَشَاءَ اللَّهُ ثُمَّ فِي جَابِئِهِ جُؤَالُ اللَّهِ جَابِئِهِ (اور اس آیت کی تاویل میں وارد ہوا ہے کہ وہ چاہتا ہے داخلہ خواہشیں انہیں معاوان حکم و اسرار میں آئمہ انبیاء میں۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے مومن کا قلب خدائے رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس طرف اسے چاہتا ہے پھرا دیتا ہے اور اسی طرح خدا کا تعریف تمام اعضاء و جوارح میں ہوتا ہے جیسا کہ اپنے رسول سے فرماتا ہے یہ خاک تم نے مشرکین کی طرف نہیں پھینکی ہے (وملو صیت اذ رعیت و لکن اللہ رحمی) اور فرماتا ہے۔ (ان الذین یبایعونک اغنیاب یعون اللہ بید اللہ فوق اید یہم) (جن لوگوں نے تم سے بیعت کی بے شک انھوں نے اللہ سے بیعت کی اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر تھا) (ان الذین یبایعونک اغنیاب یعون اللہ بید اللہ فوق اید یہم) اس بناء پر ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت اللہ کی معصیت، اب مطلب واضح ہو گیا حدیث بالا میں ان الفاظ کا میں اس کے کان، آنکھ، زبان اور ہاتھ بن جاتا ہوں اسی طرح تمام اعضاء و جوارح مرد عارف کے نور ربانی سے ضیا بار ہو جاتے ہیں

اور تمام اعضاء کی حرکت موتوں ہو جاتی ہے تدبیر الہی پر جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ فینسوح الیسی۔  
 اور محقق طوسی نور اللہ ترقی نے فرمایا ہے عارف جب معاملات دنیا سے اپنے نفس کو قطع کر لیتا ہے اور  
 حق سے اتصال کر لیتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ اس کی ہر قدرت اس قدرت کے بحرِ محبت میں ڈوبی ہوئی ہے جو  
 متعلق ہے تمام مقدرات سے اور ہر علم غرق ہے اس علم میں جس سے موجودات کی کوئی شے پوشیدہ نہیں اور  
 اس کا ہر ارادہ مستغرق ہو جاتا ہے اس ارادہ میں جس سے ممکنات کی ہر شے وجود میں آتی ہے اس منزل پر حق اس  
 کی بصر بن جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور کان بن جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی قدرت بنتا ہے جس  
 سے وہ کام کرتا ہے اور علم بنتا ہے جس سے وہ جانتا ہے پس اس حالت میں عارف کامل فی الحقیقت احدی  
 الہیہ سے آراستہ ہو جاتا ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام  
 قَالَ : مَنْ اسْتَدَّلَ مُؤْمِنًا وَاسْتَحَقَّرَهُ لِقَلَّةِ ذَاتِ يَدَيْهِ وَلِفَقْرِهِ شَتْرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ :

۹۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ جس نے بندہ مومن کو ذلیل کیا اور اس کی عزت و تکرار کے سبب اسے ذلیل و حقیر  
 جانا اللہ تعالیٰ روز قیامت تمام مخلوق کے سامنے اسے مشہور کرے گا یعنی ہر کی علامت اس کے چہرہ پر نمایاں کر کے لوگوں  
 پر ظاہر کر دیتا ہے

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام  
 قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَقَدْ أَسْرَى رَبِّي فَأَوْحَى إِلَيَّ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَوْحَى وَشَافَنِي  
 [إِلَى] أَنْ قَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ أَذَلَّ لِي وَلِيًّا فَقَدْ أَرَصَدَنِي بِالْمُخَاذَبَةِ ، وَمَنْ خَادَبَنِي خَارِبَتُهُ ، قُلْتُ : يَارَبِّ  
 وَمَنْ وَلِيَّكَ هَذَا ، فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ مَنْ خَادَبَكَ خَارِبَتُهُ ، قَالَ لِي : ذَلِكَ مَنْ أَخَذْتُ مِيثَاقَهُ لَكَ وَلَوْ  
 صَبَّحْتَ وَلَئِنْ بَيْنَكُمَا بِالْوَلَايَةِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ شبِ معراج پس پردہِ قدس نے مجھ پر وحی کی جو  
 چاہا اور مجھ سے بے واسطہ کلام کیا۔ اسے محمد جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی  
 میں بھی اس سے جنگ کروں گا میں نے کہا اسے میرے رب یہ تیرا کون دوست ہے یہ تو میں نے جان لیا کہ جو تجھ سے جنگ کرے گا تو بھی  
 اس سے جنگ کرے گا لیکن وہ دوست کون ہے یہ نہیں جانا۔ فرمایا۔ میں نے روزِ استِ تہاری اور تمہارے دمی اور تمہاری  
 اولاد کی ولایت کا عہد لیا ہے (جو اس کے خلاف کرے گا وہی دشمن ہے)۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ اسْتَذَلَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْخَارِبَةِ وَمَاتَرَدَّتْ فِي شَيْءٍ أَنَا فَأَعْلَهُ كَتَرْدِي فِي عَبْدِي الْمُؤْمِنِ ، إِنِّي أُحِبُّ لِقَاءَهُ فَيَكْرَهُ الْمَوْتَ فَأَصْرِفُهُ عَنْهُ ، وَإِنَّهُ لَيَدْعُونِي فِي الْأُمْرِ فَأَسْتَجِيبُ لَهُ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے میرے بندہ مومن کو ذلیل کیا تو وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا۔ میرا تردد کسی شے جس کا میں ناعل ہوں ایسا نہیں جیسا اس بندہ مومن کے متعلق جس کی بقا کو میں دوست رکھتا ہوں اور وہ موت سے کراہت کرتا ہے میں اس کو اس سے ہٹا دیتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں جو امر اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اسے قبول کر لیتا ہوں۔

## دوسو چوتھو باب ان لوگوں کے بارے میں جو دوسروں کے عیب ڈھونڈتے ہیں

((باب)) ۲۷۴

«مَنْ طَلَبَ عَثَرَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَوْرَاتِهِمْ»

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالْفَضْلِ ابْنَيْ يَزِيدَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَ : أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاجِهُ الرَّجُلَ عَلَى الذَّنْبِ فِيْهِ خَصْمِي عَلَيْهِ عَثَرَاتِهِ وَزَلَاتِهِ لِيُغْنِفَهُ بِهَا يَوْمًا مَا .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے کفر سے زیادہ قریب یہ ہے کہ کوئی کسی کو دینی بھائی بنائے پھر اس کی غلطیوں اور لغزشوں کو شمار کرے تاکہ کسی روز ان کی وجہ سے ان پر ظلم کرے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَخْلُصِ الْإِيمَانَ إِلَى قَلْبِهِ لَا تَتَّبِعُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ ، وَ مَنْ تَتَّبَعَ اللَّهُ تَعَالَى عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي بَيْتِهِ .

عَنْهُ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليہ السلام مِثْلَهُ .

۲۔ فرمایا: ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ رسول اللہ نے فرمایا: اسے وہ لوگو جو صرف زبان سے اسلام لائے ہو اور ایمان غلوں کے ساتھ ان کے دل میں نہیں ہیں۔ ان لوگوں کی مذمت نہ کرو ورنہ خدا تمہارے پریشیدہ عیب نکال کھڑا کرے گا اور تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ ذُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاخِيَ الرَّجُلَ الْجُلَّ عَلَى الَّذِينَ عَلَيْهِ عَثْرَاتِهِ وَزَلَاتِهِ لِيُعْفِيَهُ بِهَا يَوْمَئِذَا .

۳۔ اس کا ترجمہ حدیث اول میں گزرا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ الْحَجَّالِ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بصير ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَسْلَمْ بِقَلْبِهِ لَا تَتَّبِعُوا عَثْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَّبَعَ عَثْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ وَمَنْ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ يَفْضَحْهُ .

۴۔ رسول اللہ نے فرمایا اسے وہ لوگو جو زبان سے اسلام لائے دل سے قبول نہ کیا۔ مسلمانوں کی لغزشیں تلاش نہ کرو جو ایسا کرے گا اللہ اس کے عیب ظاہر کر دے گا اور وہ رسوا ہو کر رہے گا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَوْ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَطْلُبُوا عَثْرَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ مَنْ تَتَّبَعَ عَثْرَاتِ أَخِيهِ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَثْرَاتِهِ وَمَنْ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَثْرَاتِهِ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ بَيْتِهِ .

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ مومنین کی خطاؤں کو تلاش نہ کرو جو اپنے بھائی کی غلطیاں تلاش کرے گا اللہ اس کی غلطیاں اجاگر کر دے گا اور جس کی غلطیاں خدا نے اجاگر کیں تو چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو وہ رسوا ہو کر رہے گا۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ قَسَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ ذُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاخِيَ الرَّجُلَ الْجُلَّ عَلَى الَّذِينَ عَلَيْهِ زَلَاتِهِ لِيُعْفِيَهُ بِهَا يَوْمَئِذَا .

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر سے کس قدر قریب ہے یہ کہ ایک شخص کسی کو اپنا دینی بھائی بنائے اور پھر ان کی خطاؤں کو جمع کرے تاکہ اس کو عیب لگائے اور سرزنش کرے۔

۷۔ عَنْهُ؛ عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَبْعَدُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ يُؤَاجِي لِرَجُلٍ وَهُوَ يَحْفَظُ [عَلَيْهِ] زَلَّاتِهِ لِيَعِيرَهُ بِهَا يَوْمَ مَا .

۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سب سے زیادہ خدا سے دور رہنے والی بات یہ ہے کہ ایک شخص کسی کو اپنا دینی بھائی بنائے اور پھر اس کی غلطیاں یاد کرے اس لئے کہ ایک دن اسے عیب لگائے اور سرزنش کرے۔

## دوسو پچھتر واں باب

### مذمت سرزنش مومن

(بَابُ التَّعْيِيرِ) ۲۷۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أَنْتَبَ مُؤْمِنًا أَنْتَبَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندہ مومن کو سرزنش کرے گا خدا اس کو دنیا و آخرت میں سرزنش کرے گا۔

۲۔ عَنْهُ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَدَاعَ فَاحِشَةً كَانَ كَمَبْتَدِيهَا وَمَنْ عَيَّرَ مُؤْمِنًا بِشَيْءٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَكَبَهُ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے بد کام کو شہرت دی وہ اس کی مانند ہے جس نے اس کی ابتداء کی اور جس نے کسی کام پر مومن کو سرزنش کی۔ مرنے سے پہلے وہ اس کا مرتکب ہو گا۔

۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ عَيَّرَ مُؤْمِنًا يَدْنِبُ لِمَمَّتْ حَتَّى يَرَى كِبَةً .

۳۔ جس نے مومن کو کسی فعل پر سرزنش کی۔ وہ مرنے سے پہلے اس کا مرتکب ہو گا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَلِيمَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ بِمَا يُؤْنِسُهُ أَنَّهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ مومن کو سرزنش کرنے لگے گا اللہ دنیا و آخرت میں اسے سرزنش کرے گا۔

## دوسو چھتر واں باب غیبت و بہتان

(بَابُ ۲۷۶)

\*(الْغَيْبَةُ وَالْبُهْتَانُ)\*

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْغَيْبَةُ أَسْرَعُ فِي دِينِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْأَكْلَةِ فِي جَوْفِهِ . قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْجُلُوسُ فِي الْمَسْجِدِ أَنْتِظَارَ الصَّلَاةِ عِبَادَةٌ مَا لَمْ يُحَدِّثْ ، نَبِيلٌ يَأْتِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا يُحَدِّثُ ؟ قَالَ : الْإِغْتِيَابُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ غیبت مرد مسلمان کے دین کو اس طرح ہلاک کرتی ہے جس طرح سرطان کسی کے پیٹ میں ہو اور اسے ہلاک کر دے اور یہ بھی فرمایا کہ مسجد کے اندر انتظار نماز میں بیٹھنا عبادت ہے جب تک نیا امر واقع نہ ہو۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیا۔ فرمایا غیبت کوئی نہ ہو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا دَأَّاهُ عَيْنَاهُ وَ سَمِعَتْهُ أُذُنَاهُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ مِنَ الدِّينِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِنَّ الدِّينَ

يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن کے بارے میں ہر وہ بات کہہ دی جو آنکھوں سے دیکھی یا کان سے سنی ہو تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے وہ اس بات کو درست رکھتے ہیں کہ مومنوں کے متعلق بُری باتیں مشہور کریں ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرِّحَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ : هُوَ أَنْ تَقُولَ لِأَخِيكَ فِي دِينِهِ مَا لَمْ يَفْعَلْ وَتَبْتَ عَلَيْهِ أَمْرًا قَدْ سَرَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ لَمْ يَقُمْ عَلَيْهِ فِيهِ حَدٌّ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غیبت کے متعلق پوچھا فرمایا وہ یہ ہے کہ تم اپنے ربی بھائی کے متعلق وہ بات بیان کرو جو اس نے نہ کی ہو اور ایسا اس کے لئے ثابت کرو جس کو اللہ نے چھپایا ہو اور اس پر حد شرعی نہ لگائی گئی ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمرَ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ : مَا كَفَّارَةُ الْأَعْيَابِ قَالَ : تَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِمَنْ أَعْيَبْتَهُ كُلَّمَا ذَكَرْتَهُ .

۴۔ حضرت رسول خدا سے کسی نے پوچھا کہ غیبت کا کفارہ کیا ہے فرمایا جس کی تم نے غیبت کی جب بھی اس کی یاد آئے اس کے لئے خدا سے استغفار کرو۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ بَهَتْ مُؤْمِنًا أَوْ مُؤْمِنَةً بِمَا لَيْسَ فِيهِ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي طَبِئَةِ خَبَالٍ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا قَالَ ، قُلْتُ : وَمَا طَبِئَةُ الْخَبَالِ ؟ قَالَ : صَدِيدٌ يَخْرُجُ مِنْ فُرُوجِ الْمُؤْمِنَاتِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن یا مومنہ پر تہمت رکھی خدا اسے روز قیامت طہیت خبال سے اٹھائے گا پوچھا طہیت خبال کیا ہے فرمایا وہ پیپ ہے جو زنا کار عورتوں کی شرمگاہوں سے نکلے گا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْعَاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ لَانْعَلَمَهُ إِلَّا بِحَسَى الْأَزْدَقِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : مَنْ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ خَلْفِهِ بِمَا هُوَ فِيهِ مِمَّا

عَرَفَهُ النَّاسُ لَمْ يَغْتَبِهِ وَمَنْ ذَكَرَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِمَا فَعَلَ فِيهِمْ لَأَيُّهَا النَّاسُ وَالشَّيْءُ وَمَنْ ذَكَرَهُ بِمَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَهُ.

۶۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جو کسی کی پس پشت ایسی بُرائی بیان کرے جو لوگوں میں مشہور ہوگئی ہو اور اس نے کی بھی ہو تو اس نے غیبت نہ کی اور جو ایسی بُرائی بیان کرے جو اس نے کی ہو مگر مشہور نہ ہوئی ہو تو یہ غیبت ہوگی اور جس نے ایسی بات بیان کی جو اس نے کی نہ ہو تو یہ بہتان ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَبَابَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : النَّبِيَّةُ أَنْ تَقُولَ فِي أَخِيكَ مَا سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ أَمَّا الْأَمْرُ الظَّاهِرُ فِيهِ مِنْهُ الْحِدَّةُ وَالسَّجَلَةُ فَلَا : وَالْبَهْتَانُ أَنْ تَقُولَ فِيهِ مَا لَيْسَ فِيهِ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے بارے میں بُری بات کہو جس کو اللہ نے چھپایا ہو۔ لیکن جو غیبت کھلم کھلا جو جیسے عدد مزاحی یا جلد بازی تو وہ غیبت نہیں۔

## دوسو ستہتراواں باب نقل سخن ہر مومن

(باب ۲۷۷)

(الرَّوَايَةُ عَلَى الْمُؤْمِنِ)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْنَانَ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ رَوَى عَلَى مُؤْمِنٍ رِوَايَةً يُرِيدُ بِهَا شَيْئًا وَهَدَمَ مَرْوَعَتَهُ لِيَسْقُطَ مِنْ أَعْيُنِ النَّاسِ آخِرُ حُجَّةِ اللَّهِ مِنْ وَلَايَتِهِ إِلَى وَلَايَةِ الشَّيْطَانِ فَلَا يَقْبَلُهُ الشَّيْطَانُ .

۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندہ مومن کے متعلق ایسی روایت بیان کرے جس سے اس کے عیب ظاہر ہوں اس کی مروت ختم ہو جائے اور لوگوں کی نگاہوں میں اس کا وقار ختم ہو جائے تو اللہ اس کو اپنی ولایت سے نکال کر ولایت شیطان میں داخل کرے اور شیطان بھی اس کو قبول نہیں کرتا۔



۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : عَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : تَعْنِي سِفْلِيهِ قَالَ : لَيْسَ حَيْثُ تَنْهَبُ ، إِنَّمَا هِيَ إِذَا عُرِّيَتْ .

۲۔ عبد اللہ حسن بن محبوب سے کہا کیا عورت مومن، مومن پر حرام ہے فرمایا ہاں میں نے کہا کیا اس سے مراد آپ کی اندریں شرمگاہیں ہیں۔ فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد کسی مومن کا راز کھولنا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مُخْتَارٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ ، قَالَ : مَا هُوَ أَنْ يَنْكَشِفَ قَتَرِي مِنْ شَيْءٍ إِذَا مَا هُوَ أَنْ زَوَّيَ عَلَيْهِ أَوْ قُمِيهِ .

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عورت مومن، مومن پر حرام ہے لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ شرمگاہ کھول کر اس کو کوئی حقہ دے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے متعلق کوئی ایسی بات کہ جس سے اس کا عیب ظاہر ہو۔

## دوسوا ہترواں باب

### شہادت

(بَابُ الشَّهَادَةِ) ۲۷۸

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا تَبْنِي الشَّهَادَةَ إِلَّا جَبِكَ فَبَرَحَ اللَّهُ وَ يَصِيرَ هَابِكَ ، وَقَالَ : مَنْ شَمَتَ بِمُصِيبَةٍ نَزَلَتْ بِأَخِيهِ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُوتَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، اپنے بھائی کی مصیبت پر اہل رنجوشی نہ کرو۔ ورنہ اللہ اس پر رنج کرے گا اور وہ مصیبت تم پر نازل ہو جائے گی اور یہ بھی فرمایا۔ جو اپنے بھائی کی مصیبت پر شہادت کرے گا وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک کسی آزمائش میں نہ پڑ جائے۔

# دوسو آنسی وال باب

## سبب (گلیارا)

(باب السبب) ۲۷۹

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبَابُ الْمُؤْمِنِ كَالْمَشْرِيفِ عَلَى الْهَلَكَةِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: مومن کو گالی دینے والا اپنے کو جہنم کے کنارے پہنچانے والا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ، وَأَكْلُ لَحْمِ نَعِصَةٍ، وَخُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: مومن کو گالی دینے والا سب سے بڑا فاسق ہے اس سے لڑنا کفر ہے اور اس کی غیبت کرنا معصیت ہے اور اس کے مال کا احترام اسی طرح لازم ہے جیسے اس کے خون کا احترام لازم ہے۔

۳۔ عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَوْصِنِي، فَكَانَ فِيمَا أَوْصَاهُ أَنْ قَالَ: لَا تَسُبُّوا النَّاسَ فَتَكْتَسِبُوا الْعَدَاوَةَ بَيْنَهُمْ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بنی تمیم کا ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کچھ ہدایت فرمائیے۔ پس بنجلہ باتوں کے حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کو گالی نہ دو کیونکہ اس سے آپس میں عداوت پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ إِبْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ﷺ فِي رَجُلَيْنِ يَتَسَابَّانِ قَالَ: الْبَادِي مِنْهُمَا أَظْلَمُ، وَوَرَرُهُ وَوَرُّصَاحِبِهِ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يَمْتَدِدْ إِلَى الْمَظْلُومِ.

۳۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب دو آدمی آپس میں ایک دوسرے کو گالی دے رہے ہوں تو ابستاد کرنے والا زیادہ ظالم ہوگا اس کا اور اس کے دوسرے کا گناہ اس پر ہوگا جب تک وہ مظلوم سے معافی نہ مانگے۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا شَهِدَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ بِكُفْرٍ فَقَطَّ الْأَبَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا ، إِنْ كَانَ شَهِدَ [بِهِ] عَلَى كَافِرٍ مُتَقَدِّمٍ وَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا رَجَعَ الْكُفْرَ عَلَيْهِ ، فَإِيَّاكُمْ وَالطَّغْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک آدمی اگر دوسرے کے کفر کی گواہی دے تو ان میں ایک کافر ہوگا اگر جس کے متعلق کفر کی گواہی دی ہے وہ کافر ہے تب تو یہ سچا ہے اور اگر وہ مؤمن ہے تو کفر اس کی طرف رجوع کرے گا۔ پس اپنے کو یمن پر طعن کرنے سے بچاؤ۔

۶۔ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَقْبَةَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنْ اللَّعْنَةُ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ فِي صَاحِبِهَا تَرَدَّتْ فَإِنْ وَجِدَتْ مَسَاعًا وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَى صَاحِبِهَا .

۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب کوئی کسی پر لعن کرتا ہے تو اگر وہ مستحق لعن ہے تو اس کی طرف لوٹتی ہے اور اگر نہیں تو لعن کرنے والے کی طرف جاتی ہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ اللَّعْنَةُ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ فِي صَاحِبِهَا تَرَدَّتْ بَيْنَهُمَا فَإِنْ وَجِدَتْ مَسَاعًا وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَى صَاحِبِهَا .

۷۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ لعنت جب کسی کے منہ سے نکلتی ہے تو گھومتی ہے دونوں کے درمیان اگر وہ صحیح ہے تو خیر ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف عود کرتی ہے۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ ثَقِيْبِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ : أَيْدِي خُرُجٍ مِنْ وَلَايَتِهِ وَإِذَا قَالَ : أَنْتَ عَدُوِّي كَفَرَا أَحَدُهُمَا ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْ مُؤْمِنٍ عَمَلًا وَهُوَ مُضْمِرٌ عَلَى أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ سَوَاءً .

۸۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے جب کوئی کسی مومن بھائی کے متعلق کوئی بری بات کہتا ہے تو اس کی ولایت سے خارج ہو جاتا ہے اور جب کہتا ہے تو میرا دشمن ہے تو ان میں سے ایک کافر ہو گا اور اللہ کسی ایسے مومن کے عمل کو قبول نہ کرے گا جس کے دل میں اپنے مومن بھائی کی طرف سے بدی چھپی ہو۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ رِثْمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْقُضَيْبِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ إِنْسَانٍ يَطْمَعُ فِي عَيْنِ مُؤْمِنٍ إِلَّا مَاتَ بِشَرِّ مَبْتَلَةٍ وَكَانَ قَبِيحًا أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَى خَيْرٍ .

۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے کسی مومن کو اس کے سامنے طعنہ دیا وہ بدترین موت مرے گا اور اس کا سزاوار ہو گا کہ امریکہ کی طرف رجوع نہ کرے۔

## دوسوا سی وال باب تہمت و بدگمانی

(باب ۲۸۰)

۵ (التَّهْمَةُ وَسُوءُ الظَّنِّ)

۱۔ یَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ أَخَاهُ اثْنَاتِ الْإِيمَانِ مِنْ قَلْبِهِ كَمَا يَنْتَاهُ الْبَلْعُ فِي الْمَاءِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مومن اپنے مومن بھائی پر تہمت لگانے پر تو ایمان اس کے دل میں اس طرح پگھل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ اتَّهَمَ أَخَاهُ فِي دِينِهِ فَلَا حُرْمَةَ بَيْنَهُمَا وَمَنْ غَامَلَ أَخَاهُ بِمِثْلِ مَا غَامَلَ بِهِ النَّاسُ فَهُوَ بِرِيءٌ مِمَّا يَنْتَحِلُ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اپنے دینی بھائی پر تہمت لگائی تو ان دونوں کے درمیان حرمت باقی

نہ رہے گی اور جس نے اپنے مومن بھائی سے وہ برتاؤ کیا جو مخالف لوگ کرتے ہیں تو وہ اپنے دعوئے ایمانی سے الگ ہو جائیگا۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَدَّثَهُ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ  
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي كَلَامِهِ: «صَغُرَ أَهْلُكَ عَلَى أَحْسَنِهِ حَتَّى تَأْتِيكَ مَائِدَةٌ لِيَاكَ مِنْهُ، لَا تَقْشَرُ بِكَلِمَةٍ  
خَرَجَتْ مِنْ أَهْلِكَ» وَأَنَّ تَعْدِلَهَا فِي الْخَيْرِ أَجْمَلًا.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اپنے برادر مومن سے بہترین سلوک کرو  
جب تک اس سے ایسا امر سرزد نہ ہو جو تمہیں عاجز بنادے اور اپنے بھائی سے بدگمان نہ ہو جب تک تم اسے غم نہ کرے پاؤ۔

## دوسواکیاسی واں باب

### اس کے بارے میں جو اپنے بھائی کو نصیحت نہ کرے

(بَابُ ۲۸۱)

«مَنْ لَمْ يَنْصَحْ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ»

۱۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الثَّعْلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ فَلَمْ  
يَنْصَحْهُ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ»

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی کسی مومن بھائی کی حاجت براری میں  
سعی تو کرے لیکن اسے نصیحت نہ کرے تو اس نے خدا و رسول سے خیانت کی۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ:  
سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ فَلَمْ يَنْصَحْهُ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

۲۔ ترجمہ اور گزارش۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَسَّانٍ  
جَمِيعًا، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُصْبِحِ بْنِ هِلْفَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

یَقُولُ : اَيْتَمَّا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِنَا اسْتَعَانَ بِوَ رَجُلٍ مِنْ اِخْوَانِهِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُبَالِغْ فِيهَا بِكُلِّ جَهْدٍ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ أَبُو بَصِيرٍ : قُلْتُ : لَا يَهِيَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ : مَا تَعْنِي بِقَوْلِكَ : وَالْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : وَنَزَلْنَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى آخِرِهِمْ .

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ہمارے اصحاب میں سے اگر کسی سے کوئی طالب امداد ہوا اور وہ اس کی پوری طرح امداد نہ کرے تو اس نے خدا اور رسولؐ اور مومنین سے خیانت کی۔ ابو بصیر نے کہا۔ آپ کی مومنین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا امیر المومنینؑ سے امام آخر تک۔

۴۔ عَنْهُمَا جَمِيعًا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ مَشَى فِي حَاجَةٍ أَخْبَهُ ثُمَّ لَمْ يُنَاصِحْهُ فِيهَا كَانَ كَمَنْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَكَانَ اللَّهُ حَصَمَهُ .

۴۔ راوی نے کہا میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جس نے برادر مومن کی حاجت براری میں سعی کی اور اس کو نصیحت نہ کی وہ اس کی مشی ہے جس نے اللہ و رسولؐ سے خیانت کی۔ اللہ اس کا دشمن ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَزِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ اسْتَشَارَ أَخَاهُ فَلَمْ يَمَحْضْهُ مَحْضَ الرَّأْيِ سَلَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَأْيَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے برادر مومن سے مشورہ کرے اور وہ سچی رائے اسے نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کی عقل کو سلب کر لیتا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : اَيْتَمَّا مُؤْمِنٌ مَعَ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُنَاصِحْهُ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ مومن کی حاجت براری کے لئے چلے اور اس کو نصیحت نہ کرے تو اس نے خدا اور رسولؐ سے خیانت نہ کی۔

## دوسو بیاسی وال باب

### خلف وعدہ

#### (بَابُ خُلْفِ الْوَعْدِ) ۲۸۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: عِدَّةُ الْمُؤْمِنِ أَخَاهُ نَذْرٌ لَا كَفَّارَةَ لَهُ، فَمَنْ أَخْلَفَ فَيُخْلَفِ اللَّهُ بَدَأَ وَلِغَيْبِهِ تَعَزُّزٌ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَعْمَلُونَ ۖ كَبُرَ مَقْنَعًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَعْمَلُونَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ مومن سے مومن کا وعدہ کرنا ایک قسم کی نذر ہے جس کا کفارہ نہیں جس نے وعدہ کے خلاف کیا اس نے اللہ سے خلف وعدہ کی ابتداء کی اور خدا کی دشمنی پر آمادہ ہوا۔ خدا سورہ الصف میں فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں، خدا کے نزدیک سب سے بڑی دشمنی کی بات یہ ہے کہ جو کہو اسے پورا نہ کرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْعَقَرِ قُوفِيٍّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَفِ إِذَا وَعَدَ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ جب وعدہ کرے اسے پورا کرے۔

## دوسو تراسی وال باب

اس کے بار میں جس سے برادر مومن ملے آئے اور وہ نہ ملے

#### (بَابُ) ۲۸۳

(مَنْ حَبَبَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنِ) ۵

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَسَّانٍ، وَعِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ

جَمِيعًا . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُؤْمِنٍ جِجَابٌ مَرَبَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ سُورٍ مَا يَنْزِلُ السُّورُ إِلَى السُّورِ مَسِيرَةَ أَلْفِ غَامٍ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مومن برادر مومن کے اذن دخول سے مانع ہوا اللہ اس کے اور جنت کے درمیان ستر ہزار دیواریں کھڑی کر دے گا ایک دیوار کا فاصلہ دوسری دیوار سے ایک ہزار برس کی راہ کا ہوگا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْهُورٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ الرَّضَا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ كَانَ فِي زَمَنِ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرْبَعَةُ قَبْرِينَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَتَى وَاحِدٌ مِنْهُمُ الثَّلَاثَةَ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ فِي مَنْزِلٍ أَحَدِهِمْ فِي مَنَاطِرَةٍ بَيْنَهُمْ قَرَعَ الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْغُلَامُ فَقَالَ : أَتَيْنَ مَوْلَاكَ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ هُوَ فِي الْبَيْتِ قَرَجَ الرَّجُلُ وَدَخَلَ الْغُلَامُ إِلَى مَوْلَاهُ فَقَالَ لَهُ : مَنْ كَانَ الَّذِي قَرَعَ الْبَابَ ؟ قَالَ : كَانَ فُلَانٌ فَقُلْتُ لَهُ : لَسْتُ فِي الْمَنْزِلِ فَسَكَتَ وَلَمْ يَكْتُمِرْ وَلَمْ يَلْمُ غُلَامَهُ وَلَا اعْتَمَ أَحَدٌ مِنْهُمْ لِرُجُوعِهِ عَنِ الْبَابِ وَأَقْبَلُوا فِي حَدِيثِهِمْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِيبِ كَرَّ إِلَيْهِمُ الرَّجُلُ فَأَصَابَهُمْ وَقَدْ خَرَجُوا يَرِيدُونَ ضَيْعَةً لِبَعْضِهِمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ : أَنَا مَعَكُمْ ؟ فَقَالُوا لَهُ : نَعَمْ وَلَمْ يَتَذَكَّرُوا إِلَيْهِ وَكَانَ الرَّجُلُ مُخَنَاجًا ضَعِيفَ الْحَالِ ، فَلَمَّا كَانُوا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذَا عِمَامَةٌ قَدْ أَظْلَمَتْهُمْ فَظَنُّوا أَنَّهُ مَطَرٌ ، فَبَادَرُوا فَلَمَسَا اسْتَوَتْ الْعِمَامَةُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ إِذَا مَنَادٌ يُنَادِي مِنْ جَوْفِ الْعِمَامَةِ أَيُّهَا النَّارُ خُذِيهِمْ وَأَنَا جِبْرِئِيلُ رَسُولُ اللَّهِ ، فَإِذَا نَارٌ مِنْ جَوْفِ الْعِمَامَةِ قَدْ اخْتَلَطَتْ الثَّلَاثَةُ النَّفَرُ وَبَقِيَ الرَّجُلُ مَرْعُوبًا يَعْجَبُ مِمَّا نَزَلَ بِالْقَوْمِ وَلَا يَدْرِي مَا السَّبَبُ ؟ فَارْجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَقِيَ يُوْشَعَ بْنَ نُونٍ عليه السلام فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ وَمَا رَأَى وَمَا سَمِعَ ، فَقَالَ يُوْشَعُ بْنُ نُونٍ عليه السلام : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدَ أَنْ كَانَ عَنْهُمْ رَاضِيًا وَذَلِكَ بِفِعْلِهِمْ بِكَ ، فَقَالَ : وَمَا فَعَلْتُمْ بِي ؟ فَحَدَّثَهُ يُوْشَعُ فَقَالَ الرَّجُلُ : فَأَنَا أَجْعَلُهُمْ فِي جِلٍّ وَأَعْمُو عَنْهُمْ ، قَالَ : لَوْ كَانَ هَذَا قَبْلَ لَتَعْمَهُمْ فَأَمَّا الشَّاعَةُ فَلَا ، وَعَسَى أَنْ يَنْقُصَهُمْ مِنْ بَعْدِ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس فرمایا اسے محمد بن سنان زمانہ بنی اسرائیل میں چار شخص مومنین میں سے تھے ان میں سے ایک تین سے ملنے آیا۔ وہ ایک گھر میں بائیں کر رہے تھے اس شخص نے دن الباب کیا ایک غلام نکلا اس نے کہا تیرا آقا کہاں ہے اس نے کہا وہ تو گھر پر نہیں ہیں وہ شخص لوٹ گیا۔ غلام جب آقا کے پاس آیا تو اس نے پوچھا دن الباب کس نے کیا تھا اس نے کہا فلاں نے، میں نے کہہ دیا آپ گھر پر نہیں ہیں یہ سن کر وہ چپ رہا اور نہ پروا کی۔



اور نہ غلام کو سہ زنش کی اور نہ ان میں سے کسی کو اس بات کا رنج ہوا۔ دوسرے علی الصبح وہ شخص بھرتا اور ان سے ملا وہ کسی کے کھیت پر جانے کا ارادہ کر رہے تھے اس نے سلام کیا اور کہا کہ میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں انھوں نے کہا اچھا۔ اس سے معافی نہ مانگی۔ یہ شخص مرد محتاج تھا راہ میں جا رہے تھے کہ بادل سر پر چھایا۔ وہ سمجھے بارش آ رہی ہے چال تیز کی جب بادل ان کے سروں پر چھا گیا تو اس کے اندر سے ایک منادی نے ندا کی اے آگ ان کو پکڑ لے میں جبریل اللہ کا رسول ہوں ناگاہ آگ بادل سے نکلی اور ان تینوں کو جلادیا۔ وہ شخص اس حادثہ سے خوف زدہ اور متعجب باقی رہا۔ اسے پتہ نہ چلا کہ اس کا سبب کیلے ہے شہر کے اندر آیا تو حضرت یوشع بن نون سے ملاقات ہوئی۔ اس نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا ان سے بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا تجھے معلوم نہیں یہ ان پر خدا کا غصہ تھا اس عمل پر جو انھوں نے تیرے ساتھ کیا تھا اس نے کہا وہ کیسا عمل تھا۔ حضرت یوشع نے بیان کیا۔ اس نے کہا میں نے خدا کے لئے ان کو معاف کر دیا۔ فرمایا یہ معافی پہلے ہوتی تو ان کے لئے فائدہ بخش ہوتی اب تو آخرت ہی میں کام آئے گی۔

۳۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيَانٍ ، عَنْ مُنْصَبِلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَيْمًا مُّؤْمِنٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُؤْمِنٍ حِجَابٌ صَرَبَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ سُوْرٍ ، غَلَطَ كُلِّ سُورٍ مَسِيرَةُ أَلْفٍ غَامٍ [مَا بَيْنَ السُّورِ إِلَى السُّورِ مَسِيرَةُ أَلْفٍ غَامٍ] .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر ایک مومن دوسرے مومن سے ملنا پسند نہ کرے تو اس کے اور جنت کے درمیان ستر دیواریں حائل ہوں گی اور ہر دیوار ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر موٹی ہوگی اور ایک کا فاصلہ دوسری سے ہزار سالہ راہ کی مسافت پر ہوگا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حَمِيدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ فِي مُسْلِمٍ آتَى مُسْلِمًا زَائِرًا [أَوْ طَالِبَ حَاجَةٍ] وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ ؛ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ ؛ قَالَ : يَا أَبَا حَمْزَةَ أَيْتَا مُسْلِمًا زَائِرًا أَوْ طَالِبَ حَاجَةٍ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَاسْتَأْذَنَ لَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ لَمْ يَزَلْ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ أَفْقَلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ ؛ قَالَ : نَعَمْ يَا أَبَا حَمْزَةَ .

۴۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے میں نے کہا۔ اگر ایک مسلمان، مسلمان کے پاس آتا ہے اس سے ملاقات کر کے کوئی ضرورت پوری کرنے کے لئے اور وہ اپنے گھر میں موجود ہوتا ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے اور وہ اجازت نہیں دیتا اور گھر میں سے نہیں نکلتا تو آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا۔ اے ابو حمزہ جو ایسا کرے

گا اس پر اللہ کی لعنت ہوتی رہے جب تک وہ ملیں نہیں۔ میں نے کہا اللہ کی لعنت ہوگی۔ فرمایا ہاں۔ اے ابو حمزہ۔

## دوسو چوراسی واں باب

اس کے بارے میں جس سے اس کا بھائی مدد چاہے اور وہ نہ کرے

۲۸۴ (باب)

﴿مَنْ اسْتَعَانَ بِهِ اخُوهُ فَلَمْ يُعَنْهُ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَمِيْنٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ بَخِلَ بِمَعُونَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ وَالْقِيَامَ لَهُ فِي حَاجَتِهِ [إِلَّا] ابْتَلِيَ بِمَعُونَةٍ مِنْ يَأْتُمُ عَلَيْهِ وَلَا يُوجِرُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی کی اعانت یا اس کی حاجت بر لانے میں بخل کرے گا تو وہ مبتلا ہوگا ایسے شخص کی مدد پر جس کی مدد سے وہ گناہگار ہوگا اور اس نیکی کا کوئی اجر نہ پائے گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ شِيعَتِنَا أَتَى رَجُلًا مِنْ إِخْوَانِهِ فَاسْتَعَانَ بِهِ فِي حَاجَتِهِ فَلَمْ يُعَنْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ إِلَّا ابْتِلَاءُ اللَّهِ بِأَنْ يَقْضِيَ حَوَائِجَ غَيْرِهِ مِنْ أَعْدَائِنَا يُعَذِّبُ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے شیعوں میں اگر کسی کے پاس کوئی برادر مومن آئے اور اپنی کسی ضرورت میں مدد چاہے اور وہ باوجود مدد کرنے کے قابل ہونے کے مدد نہ کرے تو خدا اس سے سلب توفیق کر کے ہمارے دشمنوں میں سے کسی کی مدد کرتا ہے تاکہ اسے روز قیامت تک عذاب میں مبتلا رکھے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ الْخَطَّابِ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَدِيدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَمْ يَدْعُ رَجُلٌ مَعُونَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ حَتَّى يَسْعَى فِيهَا وَيَوَاسِيَهُ إِلَّا ابْتَلِيَ بِمَعُونَةٍ مِنْ يَأْتُمُ عَلَيْهِ وَلَا يُوجِرُ.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی برادر مومن کی اعانت اور اس کے بارے میں سعی و ہمدردی چھوڑ دیتا ہے خدا اس کو ایسے شخص کی اعانت میں مبتلا کرے جس کی اعانت گناہ ہو اور کوئی اجر نہ رکھے۔

۴۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ [أَخِيهِ] أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ مُسْتَجِيرٌ بِهِ فِي بَعْضِ أَحْوَالِهِ فَلَمْ يَجِرْهُ بَعْدَ أَنْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَقَدْ قَطَعَ وَلَايَةَ اللَّهِ عَنْ وَجَلِّ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس اس کا مومن بھائی بعض حالات میں طالب پناہ ہو اور وہ باوجود قدرت اسے پناہ نہ دے تو وہ ولایت خدا سے خارج ہو جاتا ہے۔

## دوسو پچاسی واں باب

### جو کوئی برادر مومن نہ خود کوئی چیز دے نہ دوسرے کو دینے دے

(باب) ۲۸۵

۵ (مَنْ مَنَعَ مُؤْمِنًا شَيْئًا مِنْ عِنْدِهِ أَوْ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِ) ۵

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ فَرَاتِ بْنِ أَحْقَفَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَنَعَ مُؤْمِنًا شَيْئًا مِمَّا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِ أَقَامَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْتِيَامِ مَسْجُوداً وَجْهَهُ مَزْرُوقَةً عَيْنَاهُ مَمْلُوءَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ قَبِيلًا: هَذَا الْخَائِنُ الَّذِي خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندہ مومن کو باوجود قدرت رکھنے نہ خود کوئی شے دے اور نہ دوسروں سے دلانے تو وہ روز قیامت اس طرح محسوس ہوگا کہ کلامی نیکی انکھیں دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے لوگ پوچھیں گے یہ کون ہے کہا جائے گا یہ خائن ہے جس نے خدا اور رسول سے خیانت کی پھر اسے جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔

۲۔ اِبْنُ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا يُونُسُ مَنْ حَسِبَ حَقَّ الْمُؤْمِنِ أَقَامَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَمْسِمِائَةَ عَامٍ عَلَى رَجُلَيْهِ حَتَّى يَسْبِلَ عَرَفَهُ أَوْدَمُهُ وَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ : هَذَا الظَّالِمُ الَّذِي حُسِّنَ عَنْ اللَّهِ حَقُّهُ قَالَ : فَيُوبَخُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ۔

۲۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے یونس جس نے حق مومن کو روکا۔ اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت پانچ سو سال تک کھڑا رکھے گا یہاں تک کہ پسینہ یا خون (بہاؤ گناہ) اس کے پیروں سے بہے گا اور ایک منادی ندا کرے گا یہ وہ ہے جس نے اللہ کا حق روکا۔ پھر وہ چالیس روز سزائے کرنے کے بعد دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ كَانَتْ لَهُ دَارٌ فَاحْتَاجَ مُؤْمِنٌ إِلَى سُكْنَاهَا فَمَنَعَهُ إِثَابَهَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا مَلَأْتُكَ بَنِي أَبْخَلَ عَبْدِي عَلَى عَبْدِي بِسُكْنَى الدَّارِ الدُّنْيَا وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يَسْكُنُ جَنَانِي أَبَدًا۔

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کے پاس گھر تھا اور برادر مومن اس گھر کا محتاج ہو اور وہ اس کو رہائش کے لئے نہ دے تو خدا فرماتا ہے میرے ملائکہ! اس میرے بندے نے میرے بندے کو دنیا میں گھر نہ دیا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں اس کو اپنی جنت میں ہرگز جگہ نہ دوں گا۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَاقِبًا إِلَيْهِ فَإِنْ قِيلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَصَلَهُ بِوَلَايَتِنَا وَهُوَ مَوْصُولٌ بِوَلَايَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ شُجَاعًا مِنْ نَارِ يَنْهَشُهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَغْفُورٌ لَهُ أَوْ مَعْدُوبٌ ، فَإِنْ عَنَدَهُ الطَّالِبُ كَانَ أَسْوَأَ خَالًا قَالَ : وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ مُسْتَجِيرٌ بِهِ فِي بَعْضِ أَخْوَالِهِ فَلَمْ يُجِرْهُ بَعْدَ أَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ فَقَدْ قَطَعَ وَلايَةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس کوئی برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اللہ کی رحمت ہے اس نے اس محتاج کو اس کے پاس بھیجا اگر اس نے اس کی ضرورت پوری کر دی تو اس کی ہماری اور اللہ کی مدد حاصل ہوئی اور اگر اس کو رد کر دیا تو رائیگاں اس کو بھالانے پر قدرت تھی تو خدا اس پر ایک آزد ہا مسلط کریگا۔ آگ کا بنا ہوا روز قیامت اس کو نوچتا رہے گا مغفور ہو یا معذب اور اگر طالب عذر خواہ تو اور برسال ہو گا اور یہ بھی فرمایا جو کسی کے پاس کسی خاص مصیبت میں طالب پناہ ہو کر آئے تو وہ باوجود قدرت مدد نہ کرے تو اللہ کی مدد اس سے منقطع ہو جائے گی۔

# دوسو چھیاسی وال باب

## جو مومن کو ڈرائے

((باب ۲۸۶))

﴿مَنْ أَخَافَ مُؤْمِنًا﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ نَظَرَ إِلَى مُؤْمِنٍ نَظْرَةً لِيُجْبِفَهُ بِهَا أَخَافَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کسی مومن کو خوفزدہ کرنے کی نیت سے دیکھے تو اس کو اللہ اس دن خوات زدہ بنائے گا جس روز سوائے اس کی پناہ کے کوئی پناہ نہ ہوگی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْحَقَّافِ ، عَنْ بَعْضِ الْكُوفِيِّينَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ رَوَّعَ مُؤْمِنًا يُلْصِقُهُ مِنْهُ مَكْرُوهٌ فَلَمْ يُصِبْهُ فَهُوَ فِي النَّارِ ؛ وَمَنْ رَوَّعَ مُؤْمِنًا يُلْصِقُهُ مِنْهُ مَكْرُوهٌ فَأَصَابَهُ فَهُوَ مَعَ فِرْعَوْنَ وَآلِ فِرْعَوْنَ فِي النَّارِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کسی مومن کو بادشاہ سے ڈرائے تاکہ اس پر کوئی مصیبت آجائے پس اگر وہ محفوظ رہے تب تو ڈرانے والا جہنم میں جائے گا اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچ گئی تو وہ فرعون اور آل فرعون کے ہمراہ جہنم میں جائے گا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَغَانَ عَلَى مُؤْمِنٍ بِشْطَرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْنُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ : أَوْسٍ مِنْ رَحْمَتِي .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مومن کے خلاف ذرا سی بھی کوشش کریگا روز قیامت اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا میری رحمت سے مایوس۔

# دوستی والی باب

## چغل خوری

(باب النمیمۃ) ۲۸۷

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَلَا أُتِيْتُكُمْ بِشِرَارِكُمْ ، قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : الْمَشَاوُونَ بِالنَّمِيمَةِ ، الْمَقْرُ قُونَ بَيْنَ الْأَجْبَةِ ، الْبَاغُونَ لِلْبُرَاءِ الْمَعَايِبَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ فرمایا کیا میں تم میں بدترین انسان کو نہ ہے لوگوں نے کہا۔ فرود یا رسول اللہ فرمایا چغل خور، لوگوں میں جدائی ڈالنے والا، معائب سے بری ہونے سے بغاوت کرنے والا۔

۲۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَحَرَّمَةٌ الْجَنَّةُ عَلَى الْقَتَائِنِ الْمَشَائِبِ بِالنَّمِيمَةِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حرام ہے جنت باتوں پر کان لگانے والے چغل خوردوں پر۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : شِرَارُكُمْ الْمَشَاوُونَ بِالنَّمِيمَةِ ، الْمَقْرُ قُونَ بَيْنَ الْأَجْبَةِ ، الْمُبْتَغُونَ لِلْبُرَاءِ الْمَعَايِبَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا بدترین انسان چغل خور، اجاب میں تفرقہ ڈالنے والے اور گناہوں کی برأت سے بغاوت کرنے والے۔

# دوسواٹھاسی وال باب

## افشائے راز

(( بَابُ الْإِذَاعَةِ )) ۲۸۸

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَيَّرَ أَقْوَامًا بِالْإِذَاعَةِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ» فَأَيُّكُمْ وَالْإِذَاعَةُ .

۱۔ راوی کتب سے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے سزائش کی ہے منافقوں کو افشائے راز کے متعلق اپنے اس قول میں "جب اللہ کے لئے کوئی معاملہ امن یا خوف کا ہو تو ہے تو وہ اس کو افشا کر دیتے ہیں" پس اپنے کو افشائے راز سے بچاؤ۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيثَنَا فَهُوَ يَمْنُرُ لَوْ مَنْ جَعَدْنَا حَقًّا . قَالَ : وَقَالَ لِمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ : الْمُدْبِعُ حَدِيثَنَا كَالْجَاهِدِ لَهُ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام جس نے ہمارا افشائے راز کیا ایسا ہے گویا ہمارے حق سے انکار کیا اور معلى بن خنيس سے فرمایا ہماری بات کو دوسروں (مخالفوں) سے بیان کرنے والا اس سے انکار کرنے والے کی مانند ہے۔

۳۔ يُونُسُ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيثَنَا سَلَبَهُ اللَّهُ الْإِيمَانَ .

۳۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے ہماری حدیث کا افشا کیا اللہ نے اس کے ایمان کو سلب کر لیا۔

۴۔ يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا قَتَلْنَا مَنْ أَذَاعَ حَدِيثَنَا قَتْلَ حَتْلٍ وَلَكِنْ قَتَلْنَا قَتْلَ عَمْدٍ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوہریرہؓ: اللہ علیہ السلام نے جس نے ہماری حدیث کا انشائیہ اس نے ہم کو غلام نہیں بلکہ خدا قتل کیا۔

۵۔ یونس، عَنِ الْمَلَأِ عَنْ عَبْدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: يُحْشَرُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَدَى دَمًا فَيَنْدَفِعُ إِلَيْهِ شِبْهُ الْمَجْحَمَةِ أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ قَبَالَ لَهُ: سَهْمُكَ مِنْ دَمِ فَلَانٍ، فَيَقُولُ: يَارَبِّ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنَّكَ قَبَضْتَنِي وَمَا سَفَكْتُ دَمًا فَيَقُولُ: بَلَى سَمِعْتُ مِنْ فَلَانٍ رَوَايَةً كَذَاوُ كَذَا، فَرَوَيْتَهَا عَلَيْهِ فَتَقَلَّتْ حَتَّى صَارَتْ إِلَى فَلَانٍ الْجَبَّارِ فَقَتَلَهُ عَلَيْهَا وَهَذَا سَهْمُكَ مِنْ دَمِهِ.

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روز قیامت ایک ایسا شخص لایا جائے گا جس نے کسی کا خون نہ بہایا ہوگا اس کی طرف ایک جماعت بنانے کا آکر یا اس سے بڑی کوئی چیز بڑھا کر کہا جائے گا کہ یہ ہے یہ حصہ فلاں کے خون بہانے کے سلسلے میں وہ کہے گا۔ پروردگار آج تمہارے دم تک میں نے کسی کا خون نہ بہایا تھا خدا فرمائے ہاں لیکن تو نے فلاں سے بات سنی تھی تو نے اس کو نقصان پہنچانے کے لئے دوسروں سے بیان کیا وہ نقل ہو رہا ہے ہر سہ فلاں ظالم تک پہنچی جس نے اس کو قتل کر دیا لہذا یہ تیرا حصہ ہے اس کے خور ہے۔

۶۔ یونس عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتِلَاوَتِهِ الْآيَةَ: ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا قَتَلُوهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَلَا ضَرَبُوهُمْ بِأَسْيَافِهِمْ وَلَكِنَّهُمْ سَمِعُوا أَحَادِيثَهُمْ فَأَذَاعُوهَا فَأَخَذُوا عَلَيْهَا فَقَتَلُوا فَصَارَ قَتْلًا وَأَعْيَادًا وَمَعْصِيَةً.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلمیح کی کہ یہ سزا ان کو اس لئے دی گئی ہے کہ وہ آیات الہی سے انکار کرتے تھے اور نبیوں کو بے گناہ قتل کرتے تھے اس لئے کہ وہ نافرمان تھے حد سے تجاوز کرنے والے پھر فرمایا واللہ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے قتل کیا تھا نہ تلواروں سے مارا تھا بلکہ انہوں نے انبیاء سے احادیث سن کر انہیں راز کیا تھا جس پر وہ پکڑے گئے اور قتل کئے گئے یہ بھی قتل ہی تھا اور حد سے تجاوز کرنا اور معصیت میں مبتلا ہونا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقِّ» فَقَالَ: أَمَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلُوهُمْ بِأَسْيَافِهِمْ وَلَكِنْ أَذَاعُوا سِرَّهُمْ وَأَفْشَوْا عَلَيْهِمْ فَقَتَلُوا.

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہ وہ انبیاء کو بے گناہ قتل کرتے تھے واللہ انہوں



نے تلواروں سے قتل نہیں کیا۔ اپنے انبیاء کے بھید لوگوں پر ظاہر کئے اور افشائے راز کئے جس کی بنا پر وہ قتل کئے گئے

۸۔ عَنْ عُمَانَ بْنِ عِمْسَى، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَيَّرَ قَوْمًا بِالْإِذَاعَةِ، فَقَالَ: «وَإِذَا جَاعَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ» فَإِنَّا كُنَّا وَالْإِذَاعَةُ.

۸۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے سرزنش کی ہے لوگوں کو افشائے راز پر جیسا کہ فرماتا ہے جب ان کے سامنے کوئی معاملہ امن یا خوف کا آیا تو انہوں نے افشا کر دیا، اپنے کو افشائے راز سے بچاؤ۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مَنْ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا فَوَهُوَ كَمَنْ قَتَلَنَا عَمْدًا وَلَمْ يَقْتُلْنَا خَطَأً.

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے ہمیں ضرر پہنچانے کے لئے ہمارے معاملات کا کوئی چیز کو افشا کیا تو گویا عہد اس نے ہم کو قتل کیا نہ کہ خطاؤ۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نَصْرِ بْنِ صَاعِدٍ مَوْلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مُذْبِغُ السِّرِّ شَاكٌّ وَقَائِلُهُ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَافِرٌ وَمَنْ تَمَسَّكَ بِالْمَرْوَةِ الْوُثْقَى فَهُوَ نَاجٍ، قُلْتُ: مَا هِيَ؟ قَالَ: التَّسْلِيمُ.

۱۰۔ راوی کہتے ہیں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ ہمارے رازوں کا افشا کرنے والا ہمارا امامت میں شک کرنے والا ہے اور نا اہلوں سے اس کا بیان کرنے والا کافر ہے اور جس نے خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا وہ نجات پانے والا ہے میں نے پوچھا عروۃ الوثقی کیلئے فرمایا ہمارے امر امامت کو تسلیم کرنا۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنْ دَجَلِ بْنِ الْكُوفِيِّ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابَلِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الدِّينَ دَوْلَتَيْنِ دَوْلَةَ آدَمَ – وَهِيَ دَوْلَةُ اللَّهِ – وَدَوْلَةُ إِبْلِيسَ: فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُعْبِدَ عِلَاقِيَّةً كَانَتْ دَوْلَةُ آدَمَ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُعْبَدَ فِي السِّرِّ كَانَتْ دَوْلَةُ إِبْلِيسَ، وَالْمُذْبِغُ إِمَّا أَرَادَ اللَّهُ سِتْرَهُ مَارِقٌ مِنَ الدِّينِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں دو حکومتیں قرار دی ہیں حکومت آدم

Presented by [www.ziaraat.com](http://www.ziaraat.com)

۲۔ جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کہ ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کو راضی کیا۔ اللہ اس کے مدارج کو اس کا مذمت کرنے والا بنادے گا اور جس نے اللہ کی اطاعت میں مخلوق کو ناراض کیا۔ اللہ ہر دشمن کی عداوت سے ہر حاسد کے حسد سے اور ہر رافی کی بغاوت سے اسے بچائے گا اور اس کا فرد مرد دگار ہوگا۔

۳۔ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَائِقٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : عَظَمَنِي بِحَرْفَيْنِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : مَنْ حَاوَلَ أَنْ يَمْغِصَنِي اللَّهُ كَانَ أَقْوَمَ لِمَا يَرَجُو وَأَسْرَعَ لِمَجْبِيءٍ مَا يَحْذَرُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کو لکھا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے حضرت نے تحریر فرمایا۔ جو نصیحت خدا کا قصد کرے گا وہ سب سے زیادہ کھونے والا ہوگا اپنی امید کا اور جس چیز سے ڈرتا ہے بہت جلد اس کے سلسلے آئے گی۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ ثَعْنَانَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ مُسْلِمٍ : قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لِأَدِينٍ لِمَنْ دَانَ بِطَاعَةِ مَنْ عَصَى اللَّهَ ، وَلِأَدِينٍ لِمَنْ دَانَ بِفِرْقَةِ بَاطِلٍ عَلَى اللَّهِ ، وَلِأَدِينٍ لِمَنْ دَانَ بِجُحُودِ شَيْءٍ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو خدا کے نافرمان بندہ کی اطاعت سے قریب ہو اس کا دین گیا جو باطل سے جا ملتا اس کا دین کی گیا اور جس نے کسی آیت کا کلمہ آیات الہیہ سے انکار کیا اس کا دین بھی رخصت ہوا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ [الأنصاري] قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَرْضَى سُلْطَانًا يَسْخَطُ اللَّهَ حَرَجَ مِنْ دِينِ اللَّهِ .

۵۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا میں نے فرمایا سلطان ممان کرنے کے لئے خدا کا غضب بول زیادہ دین سے خارج ہوا۔

## دوسو نوے والی باب دنیا میں گناہوں کی سزا (باب)

۲۹۰

(فی عقوبات المعاصی العاجلة)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّادٍ ، جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ

عَبْدُ اللَّهِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَمْسٌ إِنْ أَدْرَكْتُمُوهُنَّ قَتَلْتُمُوهُنَّ دُخَا بِاللَّهِ مِنْهُنَّ : لَمْ تَنْظُرُوا الْمَاجِئَةَ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يَعْلَمُوا هِيَ الْأَظْهَرُ فِيهِمُ الطَّاعُونَ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ فِي أَشْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا ، وَلَمْ يَنْقُضُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أَخَذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَوْتِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ ، وَلَمْ يَمْنَعُوا الرِّكَاهَ إِلَّا مَنَعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا ، وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ وَأَخَذُوا بِأَيْدِيهِمْ ، وَلَمْ يَحْكُمُوا بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ (عَزَّ وَجَلَّ) إِلَّا أَحْلَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَسْمِهِمْ بَيْنَهُمْ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا پانچ باتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تم میں پیدا ہو جائیں تو اللہ سے پناہ مانگو (۱) جب کسی قوم میں بالا علان نہ رہا ہوئے گئے تو طاعون اور ایسی بیماریاں پھیلیں گی جو ان کے اسلاف کے لئے نہ تھیں (۲) کہ نہ تو لا جائے کہ نہ پایا جائے ورنہ تھوڑی سالی نمودار ہوگی اور خرچ میں سختی ہوگی بادشاہ ظلم کرے گا (۳) زکوٰۃ نہ روکی جائے ورنہ بارش رک جائے گی چوپائے نہ ہوں گے تو ایک قطرہ نہ برسے گا اور چھتر ہدا کو اور عہد رسول کو نہ توڑیں ورنہ خدا ان کے دشمن کو ان پر مسلط کر دے گا اور ان کو کچھ مال نہ دے گا (۴) جو احکام اللہ نے نازل کئے ہیں ان کے خلاف فیصلہ نہ کرو ورنہ اللہ ان کے خوف و ہراس پیدا کر دے گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً عَنْ أَبِي مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : إِذَا ظَهَرَ الرِّقَا مِنْ بَعْدِي كَثْرَةُ وَتِ الْعِجَاةِ وَإِذَا طُعِفَ الْمِكْيَالُ وَالْمِيزَانُ أَحْنَمَهُمُ اللَّهُ بِالسِّنِينَ وَالنَّقْصِ وَإِذَا مَنَعُوا الرِّكَاهَ مَنَعَتِ الْأَرْضُ بَرَكَتِهَا وَنَزَلَ الرِّجْعُ وَالتَّمَارُ وَالْمَعَادِينُ كُلُّهَا وَإِذَا جَارُوا فِي الْأَحْكَامِ تَعَاوَنُوا عَلَى الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِذَا نَقَضُوا الْعَهْدَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ وَإِذَا قَطَعُوا الْأَرْحَامَ جَعَلَتِ الْأَمْوَالُ فِي أَيْدِي الْأَشْرَارِ وَإِذَا لَمْ يَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ يَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَمْ يَسْمِعُوا الْأَخْيَارَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ شُرَادَهُمْ فَيَدْعُو خِيَارَهُمْ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَهُمْ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کی کتاب میں میں نے دیکھا جب میرے بعد زمانا کا زور ہوگا تو مرگ مفاہات زیادہ ہوگی اور جب لوگ کم تو ہیں اور نہ پائیں گے تو قحط سالی ہوگی اور جب زکوٰۃ نہ دیں گے تو کھیتی اور بھولوں کی برکت اٹھ جائے گی اور جب احکام میں جو کر کے تو ظلم و بغاوت میں باہم مددگار ہوں جب نقص عہد کریں گے تو اللہ ان کا دشمن ان پر مسلط کرے گا اور جب قطع رحم کریں گے تو ان کے اموال شریروں کے قبضہ میں آجائیں گے اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کریں گے اور میرے اہلبیت کی پیروی نہ کریں گے تو خدا ان پر شریروں کو مسلط کرے گا وہ نیکیوں کو پکاریں گے مگر وہ جواب نہ دیں گے۔

# دوسوا گیارہویں باب گنہگاروں سے ہم نشینی

(باب) ۲۹۱

۵ (مُحَاَلَاةُ أَهْلِ الْعَصَابِ) ۵

۱۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍ، عَنْ أَبِي زُبَايْدَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَتَّبِعِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَجْلِسَ مَجَاساً يُعْصَى اللَّهُ فِيهِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى تَغْيِيرِهِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن کو کہیں جا پہنچے کہ وہ ایسے مجلس میں بیٹھیں جس میں لوگ اللہ کی نافرمانی کرتے ہوں اور ان کو باز رکھنے پر قادر نہ ہوں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: مَا لِي دَأْبُكَ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ خَالِي؛ فَقَالَ: إِنَّهُ يَقُولُ فِي اللَّهِ قَوْلًا عَظِيمًا، يَمْنَعُ اللَّهَ وَلَا يُؤْصَفُ؛ فَمَاذَا جَلَسْتَ مَعَهُ وَتَرَكْتَنَا؟ وَإِنَّمَا جَلَسْتَ مَعَنَا وَتَرَكْتَهُ؟ فَقُلْتُ: هُوَ يَقُولُ مَا شَاءَ؛ أَيُّ شَيْءٍ عَلَيَّ مِنْهُ إِذَا لَمْ أَقُلْ مَا يَقُولُ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: أَمَا خَافَ أَنْ تَنْزِلَ بِهِ نَقْمَةُ فَتُجَبِّبَكُمْ جَمِيعًا أَمَا عَلِمْتَ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُوسَى عليه السلام وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ فِرْعَوْنَ فَلَمَّا لَحِقَتْ خَيْلُ فِرْعَوْنَ مُوسَى تَخَلَّفَ عَنْهُ لِيُطَاوَأَهُ فَبَلَغَتْهُ بِمُوسَى فَمَضَى أَبُوهُ وَهُوَ رَاغِبٌ حَتَّى بَلَغَا طَرَفَا بَنِ الْبَحْرِ فَعَرَفَا جَمِيعًا فَأَتَى مُوسَى عليه السلام الْخَبْرُ فَقَالَ: هُوَ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَكِنَّ النَّقْمَةَ إِذَا نَزَلَتْ لَمْ يَكُنْ لَهَا عَسَنٌ فَارَبُّ الْمُدُوبِ دِفَاعٌ.

۲۔ جعفری راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے سنا۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم کو عبد الرحمن بن یعقوب کے ساتھ دیکھتا ہوں۔ میں نے کہا وہ میرا دوست ہے حضرت نے فرمایا وہ خدا کی تعریف اس کے غیر وصف کے ساتھ کہتے ہیں یا تو تم اس کے ساتھ رہو ہمیں چھوڑ دو یا ہمارے ساتھ رہو اس کو چھوڑ دو، میں نے کہا وہ جو چاہے مجھ سے کیا تعلق جو وہ کہتا ہے میں نہیں کہتا۔ حضرت نے فرمایا کیا تم اس سے نہیں ڈرتے کہ اگر کوئی عذاب اس پر نازل ہو تو تم بھی اس کی پیٹ میں آ جاؤ کیا تمہیں علم نہیں کہ ایک شخص اصحاب موسیٰ میں ایسا تھا جس کا باپ فرعون کے

ساتھ تھا جب شکر فرعون موسیٰ سے جا ملا تو شکر موسیٰ سے نکلا تا کہ اپنے باپ کو نصیحت کرے اور وہ فرعون کو چھوڑ کر موسیٰ سے جا ملے۔ وہ اپنے باپ کے پاس آیا اور مذہب بالذکر بظاہر بیان کیا یہاں تک کہ وہ دونوں باتیں کرتے دریا کے کنارے پہنچے اور وہ دونوں ڈوب گئے۔ جب جناب موسیٰ کو معلوم ہوا تو فرمایا اس پر رگرتِ خدا ہوگی۔ لیکن عذاب جب نازل ہوتا ہے تو گنہگار کے جو قریب ہوتا ہے وہ بھی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا تَصْحَبُوا أَهْلَ الْبِدْعِ وَلَا تَجَالِسُوهُمْ فَتَصِيرُوا عِنْدَ النَّاسِ كَوَاجِدٍ مِنْهُمْ؛ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ وَقَرِينِهِ.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بدعت پسندوں کے مصاحب نہ بنو اور ان کے پاس نہ بیٹھو ورنہ لوگ تم کو بھی انہی میں سے جانیں گے رسول اللہ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اور اپنے ہم نشین کے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمْ أَهْلَ الرَّيْبِ وَالْبِدْعِ مِنْ بَعْضِي فَأَطِروا الْبِرَاءَةَ مِنْهُمْ وَأَكْثِرُوا مِنْ سَبِّهِمْ وَالْقَوْلِ فِيهِمْ وَالْوَقِيعَةَ وَبَاهُتُوهُمْ كَيْلًا يَنْطَمِعُوا فِي الْقَسَادِ فِي الْإِسْلَامِ وَيَتَخَذَهُمُ النَّاسُ وَلَا يَتَقَلَّبُوا مِنْ يَدَيْهِمْ يَكْتَسِبُ اللَّهُ لَكُمْ بِذَلِكَ الْحَسَنَاتِ وَيَرْفَعُ لَكُمْ بِهَا الدَّرَجَاتِ فِي الْآخِرَةِ.

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تم احکامِ شریعہ میں شک کرنے والوں اور بدعت پسندوں کو میرے بعد دیکھو تو ان سے اپنی برأت ظاہر کرو اور اپنے دل میں اکثر ان کو برا کہو اور ان کے مذہب کے ابطال میں گفت گو کرو تا کہ وہ اسلام میں فساد برپا کرنے کی طمع نہ کریں اور لوگوں کو ان سے ڈراؤ اور ان سے بدعات کو نہ سیکھو یا سائل کرنے پر اللہ تمہارے لئے حسنات لکھے گا اور آخرت میں تمہارے درجات بلند کرے گا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مِسْبَرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يُوَآخِيَ الْفَاجِرَ وَلَا الْأَخْقَ وَلَا الْكَذَّابَ

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسلمانوں کو نہیں چاہیے کہ وہ بدکار آدمی سے بھان چاہے کریں اور نہ احمق اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے۔

۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ حَذَنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِذَا صَعِدَ الْمَنِيرَ قَالَ: يَتَّبِعُنِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَجْتَنِبَ مُوَاخَاةَ ثَلَاثَةٍ: الْمَاجِنِ وَالْأَحْمَقِ وَالْكَذَّابِ؛ فَأَمَّا الْمَاجِنُ فَيُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ وَلَا يُعِينُكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ وَمَعَارِكَ، وَمَقَارَنُهُ جَفَاءٌ وَقَسْوَةٌ وَمَدْحَلُهُ وَمَخْرَجُهُ عَلَيْكَ... وَأَمَّا الْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ لَا يُشِيرُ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ وَلَا يُرْجِي لِيَصْرِفَ السُّوءَ عَنْكَ وَلَوْ أَجْرَدَ نَفْسَهُ وَرُبَّمَا أَرَادَ مَنَفَعَتَكَ فَضَرَكَ قَمُونَهُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاتِهِ وَسُكُونُهُ خَيْرٌ مِنْ نَظْفِهِ وَبَعْدَهُ خَيْرٌ مِنْ قُرْبِهِ، وَأَمَّا الْكَذَّابُ فَإِنَّهُ لَا يَهْتَنُكَ مَعَهُ عَيْشٌ يَنْتَقِلُ حَدِيثَكَ وَيَنْتَقِلُ إِلَيْكَ الْحَدِيثَ، كُلَّمَا أَفْنَى أَحَدُوثَهُ مَطَّطَهَا بِأُخْرَى حَتَّى أَنَّهُ يُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ فَمَا يَصْدَقُ وَيُغَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ بِالْعِدَاوَةِ فَتُضَيِّتُ السَّخَائِمَ فِي الصُّدُورِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَانظُرُوا لِأَنْفُسِكُمْ.

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے برسرِ منبر فرمایا: مسلمان کے لئے سزاوار ہے کہ برہنہ ہرگز سے بدستی سے تین شخصوں کی اقل وہ چھپنے قول و فعل کی پرواہ نہ ہو۔ دوسرے الحق، تیسرے بہت زیادہ جھوٹا۔ پہلا شخص اپنے فعل کو تمہاری نظر میں زینت دے گا اور تم کو اپنے جیسا بنانا پسند کرے گا اور تمہارے ابر دین اور امر قیامت تمہاری مدد نہ کرے گا اس کی ہم نشینی ظلم اور سنگدلی ہے اور اس کا تمہارے پاس آنا جانا باعثِ شرم ہے دوسرے حق یہ تمہیں کوئی اچھا مشورہ نہ دے گا اور تم سے کسی بدی کو دفع نہ کرے گا اگرچہ کتنی ہی کوشش کرے۔ بسا اوقات تم کو فائدہ پہنچانا چاہے گا۔ لیکن پہنچا دے گا نقصان اس کا مرنا زندگی سے بہتر ہے اس کی فاموشی نطق سے بہتر ہے اس کی دوری نزدیکی سے بہتر ہے۔ تیسرے بہت زیادہ جھوٹا اس کا تمہارے ساتھ رہنا درست نہیں، وہ تمہاری بات دوسروں سے بیان کرتا ہے اور دوسروں کی تم سے جب کوئی عجیب بات ختم کر لے گی اگر سچ بھی بولتا ہے تو اس میں بھی جھوٹ ملا دیتا ہے اور لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کر دیتا ہے اور ان کے سینوں میں حسد اور کینہ کا بیج بوتا ہے۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نظر کر لو تا کہ تم میں حسد اور کینہ پیدا نہ ہو جائے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَدَاوٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَوْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا: يَا بَنِيَّ انْظُرْ حَمْسَةً فَلَا تُصَاحِبَهُمْ وَلَا تُحَادِثْهُمْ وَلَا تُرَاقِبْهُمْ فِي طَرِيقٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: إِيَّاكَ وَمَصَاحِبَةَ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ يَمْنَزِلُكَ السَّرَابَ يَقْرُبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَيُبَاعِدُ لَكَ الْقَرِيبَ وَإِيَّاكَ وَمَصَاحِبَةَ الْفَاسِقِ فَإِنَّهُ يَأْتِيكَ بِكَلِمَةٍ أَوَّلَ مِنْ ذَلِكَ وَإِيَّاكَ وَمَصَاحِبَةَ الْبَخِيلِ فَإِنَّهُ يَحْدُثُ فِي مَالِهِ أَحْوَاجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ وَإِيَّاكَ وَمَصَاحِبَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرَكَ

وَإِنَّاكَ وَمُصَاحَبَةُ الْفَاطِمِ لِرَحِمِهِ قَاتِي وَحَدَّثَهُ مَلْعُونًا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَ تَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ هـ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ» وَقَالَ : «الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ» وَقَالَ فِي الْبَقَرَةِ : «الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ الْخَالِيسُونَ» .

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ مجھ سے علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ پانچ قسم کے لوگوں پر نظر رکھو نہ تو ان کے پاس بیٹھو اور نہ ان سے بات چیت کرو اور نہ راہ میں ان کے ساتھ چلو۔ میں نے پوچھا کہ کون ہیں۔ فرمایا جھوٹے کی مصاحبت سے بچو کہ وہ مثل سراب کے ہے وہ بعید کو تمہیں قریب بتائے گا۔ قریب کو دور۔ اپنے کو فاسق سے بھاؤ کہ وہ مال دنیا یا اس سے بھی کم قیمت چیز پر تمہارے دین کو بیچ ڈالے گا اور اپنے کو بخسب کی صحبت سے بھاؤ کہ وہ اپنے مال سے تمہیں محروم رکھے گا۔ جبکہ تم کو اس کی شدید احتیاج ہوگی اور الحق عبت سے بچو کیونکہ وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے اور ہمدردی نہ کرے۔ اور اپنے کو صالح الہم سے بھاؤ۔ میں نے کتاب خدا میں اس کو تین جگہ ملعون یا ایسے اول غفر جب تم کو حکومت مل جائے گی تو روئے زمین پر فساد برپا کر دے گی اور قطع رحم کر دے گی ایسے لوگوں پر خدا کی لعنت ہے خدا نے ان کو اندھا اور بہرہ بنا دیا ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہے وہ خدا سے کئے ہوئے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور جن سے ملنے کا حکم فرمایا ہے ان سے قطع رحم کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد کرتے ہیں ان پر خدا کی لعنت ہے اور ان کے لئے بُرا گھر ہے اور سورہ بقرہ میں فرمایا ہے وہ ہدایت کو کھینچ کر لے کر بند توڑ دیتے ہیں اور اصل کی جگہ قطع رحم کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں یہی خسارہ پانے والے ہیں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ شُعْبَةَ الْعَقَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا . إِلَى آخِرِ الْآيَةِ» فَقَالَ : «إِسْمَاعِيلِيُّ بِهَذَا : [إِذَا سَمِعْتُمْ] الرَّجُلُ [الَّذِي] يَجْعَدُ الْحَقَّ وَيَكْذِبُ بِهِ وَيَقْعُ فِي الْأَيْمَةِ قَمَمٍ مِنْ عَيْدِهِ وَلَا تَعَاوَدُهُ ، كَأَيْنَا مَنْ كَانَ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ تم پر کتاب میں یہ نازل کیا ہے جب تم کتاب خدا کو سنو گے تو اس کا انکار کر دے گے اور مذاق اڑاؤ گے الخ۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم کسی کے متعلق یہ سنو کہ اس نے حق بات سے انکار کر دیا ہے اور جھوٹ بولنا ہے اور انہم علیہم السلام کے متعلق بری باتیں کہتے ہیں تو تم اس کے پاس سے اٹھ کر بھاؤ اور توبہ جو کچھ ہو اس کے پاس نہ بیٹھو۔



۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَغَيْنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا يَنْتَقِصُ فِيهِ إِمَامٌ أَوْ يُعَابُ فِيهِ مُؤْمِنٌ

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لانے والا ایسے جلسے میں نہیں بیٹھتا جہاں امام کے نقص بیان ہوں یا مومن کے عیب۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقُومُ مَكَانَ رِيَّةٍ.

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان لانے والا ہے وہ نہت اور شک کی جگہ کسی کھڑا نہ ہوگا۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقْعُدَنَّ فِي مَجْلِسٍ يُعَابُ فِيهِ إِمَامٌ أَوْ يَنْتَقِصُ فِيهِ مُؤْمِنٌ.

۱۱۔ ترجمہ میں دیکھئے۔

۱۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي وَعَمِّي، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: ثَلَاثَةٌ مَجَالِسٌ يَمَقِّنُهَا اللَّهُ وَيُرْسِلُ يَقَعُّهُ عَلَى أَهْلِهَا فَلَا تَقَاعِدُوهُمْ وَلَا تَجَالِسُوهُمْ مَجْلِسًا فِيهِ مَنْ يَصِفُ إِسَانَهُ كَذِبًا فِي فِتْنَاءٍ، وَمَجْلِسًا ذُكِرَ أَعْدَاؤُنَا فِيهِ جَدِيدٌ وَذُكِرْنَا فِيهِ دَثٌ، وَمَجْلِسًا فِيهِ مَنْ يَصَدِّعُنَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ، قَالَ: ثُمَّ ثَلَاثُ أَهْوَاءَ اللَّهِ عليه السلام ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ كَأَنَّمَا كُنْ فِي فِيهِ. أَوْ قَالَ [فِي] كَفَيْهِ: «وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ». «وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ». «وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِنَفْتَرِ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ».

۱۲۔ فرمایا صادق آلِ محمد نے تین جلسے ہیں جن کو اللہ دشمن رکھتا ہے اور اس میں شرکت کرنے والوں پر عذاب نازل

کرتاہے لہذا تم ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو اور ان سے مجالست نہ کرو اول وہ مجلس جس میں کوئی اپنے جھوٹے فتوے اور سوائے  
ظن و قیاس بیان کرتا ہے اور وہ مجلس جس میں دشمنوں کا ذکر تازہ سمجھا جاتا ہو اور ان کی مدح ہو رہی ہو اور ہمارا ذکر پڑانا  
سمجھا جاتا ہو اور ہماری مذمت کی جاتی ہو دوسرے وہ مجلس جس میں ہمارے ذکر سے لوگوں کو روکا جاتا ہو اور آنحضرت کے مخالفین کے تمہارے  
علم میں یہ بات ہو۔ پھر حضرت نے فی الفور تین آیتیں پڑھیں گویا آپ کی زبان یا ہاتھ ہی میں تھیں ”تم لوگوں کے باطل معبودوں  
کو گالیاں نہ دو۔ ورنہ وہ تمہارے خدا کو از روئے چہالت گالیاں دیں گے جب تم دیکھو گے کہ لوگ ہماری آیات میں قیاس و  
ظن سے کام لے کر افترا پردازی کر رہے ہیں تو وہاں سے ہٹ جاؤ تاکہ اس موضوع کو چھوڑ کر کسی اور گفتگو کرنے لگیں اور ایسی بات  
نہ کہو جس سے تمہاری زبانیں جھوٹ سے موصوف ہوں اپنی رائے سے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام۔ ورنہ تم اللہ پر افترا پردازی کر رہے

۱۳۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْبُجَمَجِيُّ  
قَالَ : حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا ابْتَلَيْتَ بِأَهْلِ النَّسَبِ وَمَجَالِسِهِمْ فَكُنْ  
كَأَنَّكَ عَلَى الرَّصْفِ حَتَّى تَقُومَ فَإِنَّ اللَّهَ يَمَقُّهُمْ وَيَلْعَنُهُمْ ، فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ يَخُوضُونَ فِي ذِكْرِ إِمَامٍ  
مِنَ الْأَئِمَّةِ فَقُمْ فَإِنَّ سَخَطَ اللَّهِ يَنْزِلُ هُنَاكَ عَلَيْهِمْ .

۱۳۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جب تم نا صبیوں میں پھنس جاؤ اور مجبوراً ان کے پاس بیٹھنا ہو تو اس  
طرح اپنے دماغ سے اٹھنے کے لیے چین رہو گویا تم چلتے پھرتوں پر بیٹھے ہو کیوں کہ خدا ایسے لوگوں کا دشمن ہے اور ان پر لعنت کرنا  
اور جب دیکھو کہ وہ تمہارے کسی امام کی مذمت کر رہے ہیں تو وہاں سے کھڑے ہو جاؤ کیوں کہ اللہ کا عذاب ان پر نازل ہوگا

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَعَدَ عِنْدَ سَبَابِ لَاؤِيَاءِ اللَّهِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ تَعَالَى .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی ایسے شخص کے پاس بیٹھے جو اولیائے خدا کو گالیاں دے رہا ہو اس  
نے اللہ کا نافرمانی کی۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ  
رِزَاةٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَعَدَ فِي مَجْلِسٍ يَسُبُّ فِيهِ إِمَامًا مِنَ الْأَئِمَّةِ ، يَقْعُدُ  
عَلَى الْإِتِّصَابِ فَلَمْ يَفْعَلْ أَلَسَهُ اللَّهُ الذِّلَّ فِي الدُّنْيَا وَعَذَابُهُ فِي الْآخِرَةِ وَ سَلَبَهُ صَالِحَ مَأْمَنٍ بِهِ عَلَيْهِ  
مِنْ مَعْرِفَتِنَا .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی ایسی مجلس میں بیٹھے گا جہاں امام کو گالیاں دی جاتی ہوں اور وہ انتقام کی قدرت رکھتے ہوئے انتقام نہ لے تو دنیا و آخرت میں خدا سے ذلت کا لباس پہنائے گا اور اپنی بہترین نعمت جو ہماری معرفت ہے اسے سلب کرے گا۔

۱۶۔ الْحَسَنِ بْنُ عُمَرَ، وَنَحْنُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: عَلِيُّ بْنُ النُّعْمَانِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ الْيَمَانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: رَأَيْتُ يَحْيَى بْنَ أُمِّ الطَّوِيلِ وَقَفَ بِالْكَنَاسَةِ ثُمَّ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: فَيَقُولُ: مَعَاشِرَ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ إِنَّا بَرَاءٌ مِمَّا تَسْمَعُونَ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ سَبٌّ لِعَنْةِ اللَّهِ وَنَحْنُ بَرَاءٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ وَمَا يَعْصِدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ، ثُمَّ يَخْفِضُ صَوْتَهُ فَيَقُولُ: مَنْ سَبَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَلَا تَقَاعِدُوهُ، وَمَنْ شَكَّ فِيمَا نَحْنُ عَلَيْهِ فَلَا تَفَاتِحُوهُ، وَمَنْ اخْتَلَجَ إِلَى مَسَائِلِكُمْ مِنْ إِخْوَانِكُمْ فَقَدْ خَنْتُمُوهُ، ثُمَّ يَقْرَأُ: «إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا».

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے یحییٰ ابن ام الطویل کو کناسہ (محلہ کوفہ) میں کھڑا دیکھا جو بآواز بلند کہہ رہا تھا۔ اے دوستانِ خدا جو تم سنتے ہو میں اس سے بری ہوں جس نے علی علیہ السلام کو گالی دی اس پر خدا کی لعنت اور ہم نیز اس میں اولاد مروان سے اور ہم سے۔ یہ وہ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں پھر اس نے آواز کو دھما کر کے کہا۔ جو علی کو گالیاں دے اس کے پاس مت بیٹھو اور جو ہمارے مذہب اور میر میں شکرت کرے۔ بات مذکور اور جو مومن بھائی تم سے سوال کرے اور تم نے قبل سوال اسے نہ دیا تو تم نے خیانت کی۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ہم نے ظالموں کے لئے آگ تہیائی جس سے ان کو گھوٹے ہوگی اور جب پیلے ہو کر فریاد کریں گے تو ان کو پکھلا ہوا تانبہ جیسا پانی دیا جائے گا جو ان کے چہرے بھون دے گا کیسا برا پینا ہے اور کیسی بری، یہی جگہ ہے۔

## دوسو بالوے وال باب

### اصناف مردم

((باب)) ۲۹۲

«(اصناف الناس)»

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ مَوْلَى طَرِبَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامٌ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ الطَّيَّارِ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: النَّاسُ عَلَى سِتَّةِ أَصْنَافٍ:

قَالَ : قُلْتُ أَتَأْتَن لِي أَنْ أَكْتُبَهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ فَلْتُ : مَا أَكْتُبُ ؟ قَالَ : أَكْتُبُ أَهْلَ الْوَعِيدِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلَ النَّارِ وَأَكْتُبُ دَوَّارُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا ۚ قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ قَالَ : وَخِشْيَتِي مِنْهُمْ قَالَ : وَأَكْتُبُ دَوَّارُونَ مَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ قَالَ : وَأَكْتُبُ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً إِلَى الْكُفْرِ ، وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا إِلَى الْإِيمَانِ ۚ فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُو عَنْهُمْ ۚ قَالَ : وَأَكْتُبُ أَصْحَابَ الْأَعْرَافِ قُلْتُ : وَمَا أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ ؟ قَالَ : قَوْمٌ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ ۚ فَإِنْ أَدْخَلَهُمُ النَّارَ فَيَذْنُوبُهُمْ وَإِنْ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ فَيَرَحِمُهُمْ ۚ

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ چھ قسم کے ہیں میں نے کہا اجازت ہو تو میں لکھ لوں۔ فرمایا ضرور میں نے کہا لکھوں۔ فرمایا لکھو اہل وعدہ و وعید جو جنت والے ہیں اور دوزخ والے اور لکھو ایک گروہ وہ ہے جس نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور نیک و بد اعمال کو ملا دیا میں نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا وہ، وہ ہیں جو گناہوں سے وحشت کرتے ہیں اور گناہوں سے ان کی نیکیاں زیادہ ہیں۔ فرمایا لکھو ایک گروہ بخشش الہی کے امیدواروں کا ہے خدا چاہے گا تو ان پر عذاب کرے گا اور چاہے گا تو ان کی توبہ قبول کرے گا اور فرمایا لکھو ایک گروہ ضعیف الاعتقاد مردوں، عورتوں اور بچوں کا ہے جو اپنی عقل کی کمزوری سے نہ گناہ سے بچنے کی تدبیر کرتے ہیں اور نہ صحیح راستہ کی طرف ہدایت پاتے ہیں یعنی نہ توبہ کفر سے بچنے کی اہلیت رکھتے ہیں نہ اور ارت پر کرنے کی ممکن ہے خدا ان کے گناہ معاف کر دے اور لکھو ایک گروہ اصحاب اعران کا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جن کے حسنات و سیئات برابر ہیں اگر وہ دوزخ میں جائیں گے تو اپنے گناہوں کی بدولت اور اگر جنت میں جائیں گے تو اللہ کی رحمت سے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ الطَّيَّارِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : النَّاسُ عَلَى سِتِّ فِرَاقٍ ، يُؤْوِلُونَ كُلُّهُمْ إِلَى ثَلَاثٍ فِرَاقٍ : الْإِيمَانُ وَالْكَفَرُ وَالضَّلَالُ ، وَهُمْ أَهْلُ الْوَعْدَيْنِ الَّذِينَ وَعَدَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ : الْمُؤْمِنُونَ وَالْكَافِرُونَ وَالْمُسْتَضْعَفُونَ وَالْمَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَالْمُعْتَرِفُونَ بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا وَأَهْلُ الْأَعْرَافِ ۚ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگوں کے چھ گروہ ہیں جن کے تین فرقے بنتے ہیں ایمان والے، کفر والے، ضلالت والے وعدہ و وعید والے یہی لوگ ہیں جن سے اللہ نے جنت و دوزخ کا وعدہ کیا ہے مومن ہیں کافر ہیں ضعیف الایمان ہیں اور امر خدا کے امیدوار ہیں چاہے ان کو عذاب دے یا توبہ قبول کرے اور ایک گروہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والا ہے جنہوں نے اچھے اور

بڑے اعمال کو ملار کھا ہے اور ایک گروہ اہل اعراف کا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں لوگوں کو اولاتین فرقوں میں تقسیم کیا۔ ایمان، کفر اور ضلال، پھر اہل توضیح:- ضلال کو چار قسموں میں کیا اس طرح چھ فرقے ہو گئے۔

اول۔ جن سے جنت کا وعدہ ہے وہ مومنین ہیں جو اللہ و رسول اور تمام مابجا رب الرسول پر زبان و قلب سے ایمان لائے اور اپنے اعضاء و جوارح سے اللہ کی اطاعت کی۔

دوم۔ اہل وعید و التار اور وہ کافر ہیں جنہوں نے اللہ و رسول اور مابجا ربہ البنی میں سے کسی چیز کا بھی زبان اور قلب سے انکار کیا اور حقیر سمجھ کر فرائض کو ترک کیا۔

سوم۔ مستضعف وہ ہیں جنہوں نے عدم قابلیت کی وجہ سے ایمان کی طرف ہدایت نہ پائی جیسے لڑکے دوانے یا احمق اور وہ جس تک دعوت اسلام نہ پہنچی۔

چہارم۔ امر الہی کے امید واریہ وہ ہیں جن کے لئے حکم قیامت پر موقوف ہے چاہے ان کو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر سے توبہ کی۔ اور اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام نے ان کے تلوہ میں جر نہیں پکڑی اور وہ اللہ کی کچھ عبادت نہ کرائے اور مر گئے نہ ایمان ہی مستحکم ہوا نہ کفر ہی چھوٹا۔ اہل ضلال سب مرحومین لامر اللہ میں ہیں۔

پنجم۔ فساد المومنین جنہوں نے نیک و بد عمل کو خلط ملط کر دیا پھر اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ممکن ہے خدا ان کی توبہ قبول کرے۔

ششم۔ اصحاب اعراف یہ وہ لوگ ہیں جن کے حسنات و سیئات برابر ہیں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں اس لئے ان کے لئے نہ مرہن جنت ہے نہ دوزخ، وہ اعراف میں رہیں گے جب تک اللہ و امر و من میں سے ایک کو ترجیح نہ دے یہ اس کی مشیت پر موقوف ہے۔

۳۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ زُرَّارَةَ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَحُمْرَانُ - أَوْ أَنَا وَبَكَيْرٌ - عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّا نُمَدُّ الْمِطْمَارَ قَالَ : وَمَا الْمِطْمَارُ؟ قُلْتُ : التُّرَابُ فَمَنْ وَافَقْنَا مِنْ عَلَوِيٍّ أَوْ غَيْرِهِ تَوَلَّيْنَاهُ وَمَنْ خَالَفْنَا مِنْ عَلَوِيٍّ أَوْ غَيْرِهِ بَرَّئْنَا مِنْهُ ، فَقَالَ لِي : يَا زُرَّارَةُ قَوْلُ اللَّهِ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ ، فَأَيُّ الدِّينِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَعْلِمُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا» أَيْنَ الْمَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ؟ أَيْنَ الَّذِينَ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا؟ أَيْنَ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ أَيْنَ الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ؟

وَزَادَ حَمَّادٌ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَ : فَأَرْتَفَعَ صَوْتُ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَوْتِي حَتَّى كَادَ يَسْمَعُهُ مَنْ عَلَى بَابِ الدَّارِ  
وَزَادَ فِيهِ جَمِيلٌ . عَنْ زُرَّارَةَ : فَلَمَّا كَثُرَ الْكَلَامُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ لِي : يَا زُرَّارَةُ حَقًّا عَلَى اللَّهِ  
أَنَا لَا يَدْخُلُ الضَّلَالُ الْجَنَّةَ .

۳۔ زرارہ نے کہا میں اور عمران یا میں اور کیرام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ میں نے کہا ہم مدد لیتے ہیں ملہار سے (وہ دوری جس کو لگا کر عمار یہ دیکھتا ہے کہ کون اینٹ آگے ہے کون پیچھے) حضرت نے پوچھا ملہار کیا ہے کہا ترپس جو ہم سے موافق ہوتا ہے۔ علوی ہو یا غیر علوی ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور جو ہمارے خلاف ہو علوی ہم اس پر تہرا کرتے ہیں حضرت نے فرمایا اے زرارہ اللہ کے قول سے زیادہ سچا ہے کہاں جائیں گے وہ لوگ جن کے لئے خدا فرماتا ہے اور ضعیف الاعتقاد مرد عورتیں اور لڑکے جو نہ گمراہی سے بچنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ صبح و سہرے کی طرف ہدایت پاتے ہیں اور کہاں جائیں گے وہ لوگ جو امر خدا کے امیدوار ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے نیک و بد کو ملا دیا ہے اور اصحاب اعراف اور روضۃ القلوب (مطلب یہ ہے کہ زکارہ نے اقسام ناس کو دو قسموں میں محدود کر دیا تھا حضرت نے فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ خدا خود اور قسمیں بھی بیان کی ہیں۔

حماد نے اس حدیث میں اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کی آواز بلند ہوئی اور میری بھی یہاں تک کہ جو دروازہ پر تھے انھوں نے سن لی اور جنہیں نے زرارہ سے نقل کیا ہے کہ جب میرے اور حضرت کے درمیان بات بڑھی تو حضرت نے فرمایا اے زرارہ اللہ کو یہ حق ہے کہ وہ اہل ضلال کو داخل جنت کر دے (توبہ کے بعد)

توضیح۔ اس حدیث سے زرارہ کی قدر ثابت ہوتی ہے اور سوائے ادب کی دلیل ہے لیکن چونکہ وہ صاحب علمت و جلال و رفعت تھے اور ان کی فضیلت پر لوگوں کا اجماع اور احادیث آئمہ بھی اس پر دلالت ہیں لہذا حدیث کے آخری ٹکڑے کی طرف توجہ نہ کی جائے گی ممکن ہے اس قسم کی باتیں کمال معرفت حاصل ہونے سے پہلے ہوتی ہوں یا ان کی عادت زور سے بولنے اور سخت کرنے کی جو اور اپنے نفس پر قابو نہ رکھتے ہوں اور یہ گفتگو برائے شک نہ ہو بلکہ ان کا قصد اس مسئلہ میں مخالفین سے مناظرہ کرنے کے لئے ثبوت حاصل کرنا اور مناظرہ کی کیفیت سے آگاہ ہونا ہو یا امر دین میں وہ حد درجہ ہوں اور حضرات آئمہ سے شدید محبت رکھتے ہوں اور کسی مخالف امام کا جنت میں داخل ہونا جائز نہ جانتے ہوں۔

## دوسو ترانوے والی باب

کفر

(بَابُ الْكُفْرِ) ۲۹۳

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِيعِيِّ

قَالَ : قُلْتُ : لَا يَا عَبْدَ اللَّهِ ﷺ : سُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَفَرًا عِضُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَرَضَ قَرَائِصَ مُوجِبَاتٍ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ تَرَكَ قَرِيبَةً مِنَ الْمُوجِبَاتِ فَلَمْ يَعْمَلْ بِهَا وَجَحَدَهَا كَانَ كَافِرًا وَأَمَرَ [رَسُولُ اللَّهِ] يَا مُؤَدِّ كُلِّهَا حَسَنَةً فَلَيْسَ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عِبَادَهُ مِنَ الطَّاعَةِ بِكَافِرٍ ، وَلَكِنَّهُ تَارِكٌ لِلْفَضْلِ ، مَنَقُوصٌ مِنَ الْخَيْرِ .

۱۔ راوی کہتے ہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا، کیا سنت رسول اور فراموش خدا برابر ہیں۔ فرمایا خدا نے جو فرض رکھے ہیں وہ بندوں پر لازم ہیں جو کوئی ان میں سے ایک فریضہ ترک کرے گا اور عمل نہ کرے گا اور اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے اور جن امور کا رسول اللہ نے حکم دیا ہے وہ حقائق ہیں پس جو کوئی بعض اس چیز کا جس میں اطاعت کا حکم اللہ نے دیا ہے تارک ہو جائے تو وہ کفر نہیں بلکہ فضیلت کا تارک اور نیکی میں کمی کرنے والا ہوگا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيبٍ ، عَنْ ذُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : وَاللَّهِ إِنْ الْكُفْرَ لَا قَدَمٌ مِنَ الشِّرْكِ وَأَخْبَثُ وَأَعْظَمُ ، قَالَ : ثُمَّ ذَكَرَ كُفْرَ إِبْلِيسَ حِينَ قَالَ اللَّهُ لَهُ : اسْجُدْ لِآدَمَ فَأَبَى أَنْ يَسْجُدَ ، فَالْكَفْرُ أَعْظَمُ مِنَ الشِّرْكِ فَمَنْ أَخَارَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَبَى الطَّاعَةَ وَأَقَامَ عَلَى الْكِبَائِرِ فَهُوَ كَافِرٌ وَمَنْ نَسَبَ دِينًا غَيْرَ دِينِ الْمُؤْمِنِينَ فَهُوَ مُشْرِكٌ .

۲۔ زرارہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کفر شرک سے آگے ہے اور اس سے زیادہ برا ہے۔ حضرت نے کفر ایلیس کا ذکر کیا کہ جب خدا نے سجدہ آدم کے لئے اس سے کہا تو اس نے انکار کیا۔ پس کفر شرک سے بڑا ہوا یا نہیں جس نے نافرمانی الہی کی جرات اور اس کی اطاعت سے انکار کیا اور گناہان کبیرہ پر آمادہ ہوا وہ کافر ہے اور جس نے مومنین کے دین کے خلاف کوئی دین نکال کر اکیادہ مشبک ہے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ ذُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : ذَكَرَ عِنْدَهُ سَالِمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ : إِنَّهُمْ يَنْكِرُونَ أَنْ يَكُونَ مِنْ خَارِبٍ عَلِيًّا ﷺ مُشْرِكِينَ ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ كُفَرَاءُ ، ثُمَّ قَالَ لِي : إِنْ الْكُفْرَ أَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ ثُمَّ ذَكَرَ كُفْرَ إِبْلِيسَ حِينَ قَالَ اللَّهُ : اسْجُدْ فَأَبَى أَنْ يَسْجُدَ ، وَ قَالَ : الْكُفْرُ أَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ ، فَمَنْ اجْتَرَى عَلَى اللَّهِ فَأَبَى الطَّاعَةَ وَأَقَامَ عَلَى الْكِبَائِرِ فَهُوَ كَافِرٌ يَسْتَحِقُّ كَافِرٌ .

۳۔ زرارہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے سالم بن ابی حفصہ

اور اس کے اصحاب کا ذکر آیا کہ وہ اس کے لشکر میں کہ جنہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے جنگ کی وہ مشرک تھے حضرت نے فرمایا تو وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ کافر تھے پھر فرمایا کفر تو شرک سے کبید تر ہے پھر کفر ابلیس کا بھی ذکر کیا۔ جب اس سے کہا سجدہ کر تو اس نے انکار کیا۔ حضرت نے فرمایا کفر شرک سے آگے ہے جس نے نافرمانی خدا کی جرأت کی اور اطاعت سے انکار کیا اور گناہان کبیرہ پر اصرار کیا تو وہ کافر یعنی احکام الہی کو شقی سمجھنے والا کافر ہے۔

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا» قَالَ: «إِمَّا أَخَذَ قَهْوًا شَاكِرًا وَإِمَّا تَارَكَ قَهْوًا كَافِرًا».

۴۔ حمزان بن اعین سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم نے اس کو مراد مستقیم کی طرف ہدایت کیا اب وہ چاہے شکر گزار ہو چاہے کافر ہو۔ فرمایا اگر اس نے مراد خدا کو اختیار کیا تو شاکر ہے اور ترک کیا تو کافر ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَبَلٍ، عَنْ حَنَافِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ» قَالَ: «تَرَكَ آلَهُ مِلَّيَ الَّذِي أَقْبَرُ بِهِ: وَنَ ذَلِكَ أَنْ تَتْرَكَ الصَّلَاةَ وَنَ عَمِلَ بِمَقَامٍ وَلَا تَعْمَلَ».

۵۔ ابی زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا جس نے ایمان سے انکار کیا اس کا عمل ضائع ہوا۔ فرمایا جس نے ایسا عمل ترک کیا جس کا انفرادی چلچاپ ایمان میں سے ایک یہ ہے کہ نماز کو بغیر بیماری یا خاص شغلیت کے ترک کیا۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَنِ الْكُفْرِ وَالْيَتْرُكِ أَيهُمَا أَوْدَمُ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: «مَا عَهْدِي بِكَ تَخَاصُمَ النَّاسِ قُلْتُ: أَمْرُنِي هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ أَنَّ أَشَأْلَكَ عَنْ ذَلِكَ» فَقَالَ لِي: «الْكُفْرُ أَوْدَمُ وَهُوَ الْجُحُودُ» قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى دَأْسُكُفْرًا وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ».

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کفر و شرک میں کون مقدم ہے۔ حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ میں نے تو تمہیں لوگوں سے مباحثہ کرتے نہیں دیکھا۔ مطلب یہ ہے اس مسئلہ کا تعلق تو مناظرہ سے ہے اور تم مناظرہ نہیں کرتے میں نے کہا ہشام بن سالم نے یہی سوال کوئے کو مجھ سے کہا۔ فرمایا کفر شرک سے آگے ہے کیونکہ وہ انکار ہے آیات الہی



سے خدا فرماتا ہے شیطان نے سجدہ سے انکار کیا۔ تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ ذُرَّادَةَ قَالَتْ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَدْخُلُ النَّارَ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : لَا لِلَّهِ ، قُلْتُ فَمَا يَدْخُلُهَا إِلَّا كَافِرٌ ؟ قَالَ : لَا إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمَّا ذَرَدْتُ عَلَيْهِ مِرَادًا قَالَ لِي أَيْ ذُرَّادَةُ إِنِّي أَقُولُ : لَا ، وَأَقُولُ : إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ، وَأَنْتَ تَقُولُ : لَا ، وَلَا تَقُولُ : إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ .

قَالَ فَقَدْ ثَبَتَنِي هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ ، عَنْ ذُرَّادَةَ قَالَتْ : قُلْتُ فِي نَفْسِي : شَيْخٌ لَا يَعْلَمُ لَهُ بِالْخُصُومَةِ . قَالَ : فَقَالَ لِي : يَا ذُرَّادَةُ مَا تَقُولُ بَيْنَ أَفَرْ لَكَ بِالْحُكْمِ أَتَقْتَلُهُ ؟ مَا تَقُولُ فِي خَدَمِكَمْ وَأَهْلِيكَمْ أَتَقْتَلُهُمْ ؟ قَالَ : قُلْتُ : أَنَا - وَاللَّهِ - الَّذِي لَا يَعْلَمُ لِي بِالْخُصُومَةِ .

۸۔ زراره سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا مومن جہنم میں جائے گا؟ فرمایا خدا کو قسم نہیں۔ پوچھا کیا صرف کافر ہی جائے گا۔ فرمایا نہیں مگر جس کو اللہ چاہے جب میں نے بار بار حضرت سے یہی سوال کیا تو فرمایا۔ اسے زراره میں کہتا ہوں نہیں اور جس کو اللہ چاہے تم کہتے ہو نہیں، مگر یہ نہیں کہتے جس کو اللہ چاہے۔ راوی اقل کہتا ہے زراره نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ امام علیہ السلام بڑھے ہو گئے ہیں ان کو سنی مخالف سے مناظرہ کا علم نہیں، نہ عقلی دلیل کی بیان کی نہ نقل حضرت نے پھر مجھ سے کہا۔ تم کیا کہتے ہو۔ اس کے بارے میں جس نے تم کو آقا مان لیا ہو کیا تم اس کو قتل کر دو گے اور کیا کہتے ہو اپنے نوکروں اور خاندان والوں کے متعلق کیا تم انہیں قتل کر دو گے تب میں نے کہا مناظرہ کا علم مجھ ہی کو نہ تھا۔

علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہاں مومن سے مراد وہ شیعہ ہے جو گناہان **توضیح** کبیرہ سے اجتناب کرتا ہو اور صغیرہ پر اصرار نہ ہو اور کافر سے مراد وہ ہے کہ جس کے عقائد میں خلل ہو مگر توحید و نبوت و امامت و قیامت کے بارے میں بختہ عقیدہ رکھتا ہو اور تمام حجت اس پر ہو سکے اس کی عقل کے کامل ہونے کی وجہ سے۔ ان دونوں کے درمیان اور لوگ بھی ہیں وہ امامیہ لوگ جو گناہان کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور عام لوگوں میں متضعفین اور وہ لوگ ہیں جن پر حجت تمام نہیں ہوئی ان لوگوں کے جہنم میں داخل ہونے کا احتمال ہے اور نہ ہونے کا بھی۔ یہ گروہ مومن و کافر درمیان واسطہ نہیں زراره واسطوں کا منکر تھا وہ یہ نہیں مانتا تھا کہ کافر و مومن کو دسائٹ میں داخل کرے اور بعض کو مبین میں اور بعض کو کافری میں شامل کرے۔ اس کے نزدیک جہان ناز نہ تھا مومن کا دوزخ میں جانا اور اور غیر مومن کا جنت میں جانا۔ اسی لئے اس نے شیعہ ہونے کے بعد شادی نہ کی کیونکہ وہ اپنے مخالفوں کو کافر جانتا تھا۔ اور اس کا تمکک لیکن آیت سے، ان آیتوں سے تھا۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ

کافروں میں سے کہتے ہیں اور قسویق فی الجنة وفسویق فی الشیطان اور اس کا یہ کہنا کہ  
امام بوٹہ میں اور علم نہیں رکھتے چونکہ زبان سے نہ تھا بلکہ صرف دل میں یہ خیال آیا تھا لہذا اسے مواخذہ نہیں  
تخلیہ یہ ہے کہ امام نے مومن و کافر کے درمیان کچھ اور لوگوں کو بطور وساطت کے بتایا کیونکہ مخالفین میں  
بعض احکام میں مکمل مسلمین میں ہوتے ہیں اور اگرچہ وساطت کا ذکر کیا گیا ان کے غیر مومن تو محمد بنیہ النار  
ہوں گے اور آخر میں جو حضرت نے سمجھایا اس کی توضیح یہ ہے کہ اگر غیر متقی کافر ہو تو اس کے نوکچا کبھی کافر  
ہوں گے پس اگر اس صورت میں ان کا آتہ ہونا قبول نہ کرے گا تو خلافت اجماع اسلام اور علی رسول ہوگا  
اور اگر ان کا آتہ ہونا قبول کرے گا اور قتل نہ کرے گا تو یہ حکم الہی کے خلاف ہوگا۔ اِنَّ اَکْثَرَ الْکَافِرِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ  
فَکَیْفُ اَرْثَاۤءِ اَیْسَیْتُمْ الَّذِیْنَ یُکْفَرُوْنَ اَفْخَرَبَ السَّیِّئَاتِ ، مقصد یہ ہے کہ جب زرارہ کی نظر میں صرف  
وہی صورتیں ہیں مومن و کافر تو اس تیسری صورت میں کیا ہوگا۔

۸۔ عَلِیُّ بْنُ إِبْرَاهِیمَ ، عَنْ حَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ  
عَلِیَّہِ السَّلَامُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالشِّرْکَ أَیْسَهُمَا أَقْدَمُ ؟ فَقَالَ : الْکُفْرُ أَقْدَمُ وَذَٰلِکَ أَنَّ إِبْلِیسَ أَوَّلَ مَنْ کَفَرَ  
وَلَمْ یَلَمْسْ کُفْرًا غَیْرَ شِرْکٍ لِأَنَّهُ لَمْ یَدْعُ إِلَى عِبَادَةِ غَیْرِ اللَّهِ وَإِنَّمَا دَعَا إِلَى ذَٰلِکَ بَعْدَ فَتْرَةٍ .

۹۔ داؤد کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جب ان سے سوال کیا گیا کہ کفر و شرک میں کون مقدم  
ہے فرمایا کفر از ریہ اس لئے کہ ابلیس نے سب سے پہلے کفر کیا اور اس کا یہ کفر غیر شرک باللہ کے تھا اس نے اس سے پہلے دعوت  
شرک نہیں دی تھی۔ ایسا بعد میں کیا جس سے وہ شرک قرار پایا۔

۹۔ حَارُونُ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالشِّرْکَ أَیْسَهُمَا أَقْدَمُ ؟ فَقَالَ : لَآئِنَّ الرَّابِیَ وَمَا  
لَا تُسَمِّیہُ کَافِرًا وَتَارِکَ الصَّلَاةِ قَدْ سَمَّیْتَهُ کَافِرًا وَمَا الْحُجَّةُ فِی ذَٰلِکَ ؟ فَقَالَ : لِأَنَّ الرَّابِیَ وَمَا  
أَشْبَهَہُ إِنَّمَا یَفْعَلُ ذَٰلِکَ لِکَانَ الشَّہْوَةِ لِأَنَّهُ تَغْلِیہُ ، وَتَارِکَ الصَّلَاةِ لَا یَتَرُکُهَا إِلَّا اسْتِخْفَافًا بِهَا وَذَٰلِکَ  
لِأَنَّکَ لَا تَجِدُ الرَّابِیَ یَأْتِیَ الْمَرْءَ إِلَّا وَهُوَ مُسْتَلِذٌ لِإِثْمَانِہِ إِثْمَانًا قَاصِدًا إِلَیْہَا ، وَکُلُّ مَنْ تَرَکَ  
الصَّلَاةَ قَاصِدًا إِلَیْہَا فَلَیْسَ یَكُونُ قَصْدُہُ لِتَرْکِہَا اللَّذَّةَ ، فَإِذَا نَفِیْتَ اللَّذَّةَ وَقَعَ الْإِسْتِخْفَافُ وَإِذَا وَقَعَ  
الْإِسْتِخْفَافُ وَقَعَ الْکُفْرُ .

قَالَ : وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَقَبْلَہُ : مَا قَوْفُ بَیْنَ مَنْ نَظَرَ إِلَى امْرَأَةٍ فَرَزَنَى بِہَا أَوْ خَمَرَ  
فَصَرَبَهَا وَبَیْنَ مَنْ تَرَکَ الصَّلَاةَ حَتَّى لَا یَتَّخِذَ الرَّابِیَ وَشَارِبِ الْخَمْرِ مُسْتِخْفًا کَمَا یَسْتِخْفِی تَارِکُ  
الصَّلَاةِ وَمَا الْحُجَّةُ فِی ذَٰلِکَ وَمَا الْعِلَّةُ الَّتِی تَفْرِقُ بَیْنَهُمَا ؟ قَالَ : الْحُجَّةُ أَنَّ کُلَّمَا أَدْخَلْتَ أَنْتَ

تَسَلَّكَ فِيهِ لَمْ يَدْعَكَ إِلَيْهِ دَاعٍ وَلَمْ يَقْلِبْكَ غَالِبٌ شَبِهُهُ وَمِثْلُ الرَّفِي وَشَرِبَ الْحَمِيرَ وَأَنْتَ دَعَوْتَ تَسَلَّكَ إِلَى تَرْكِ الصَّلَاةِ وَلَيْسَ تَمَّ شَهْوَةٌ قَبُولُ الْإِسْتِخْفَافِ يَعْنِيهِ وَهَذَا فَرْقٌ مَا بَيْنَهُمَا .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا، کیا وجہ ہے کہ آپ زانی کو کافر نہیں کہتے اور تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں۔ فرمایا زانی وغیرہ غلبہ شہوت سے ایسا کہتے ہیں اور تارک الصلوٰۃ نماز کو ترک نہیں کرتا مگر استخفافاً زانی جب کسی عورت کے پاس جاتا ہے تو مقصد حصول لذت ہوتا ہے بر غلاف تارک الصلوٰۃ کے کہ اسے ترک میں لذت نہیں ملتی بلکہ وہ استخفافاً ایسا کرتا ہے کیونکہ جب لذت کی نفی ہوتی تو استخفاف واقع ہوا۔ اور استخفاف ہوا تو کفر ہوا اور حضرت سے یہ بھی سوال کیا گیا کہ تارک شخص نے ایک عورت کو دیکھا اور اس نے زنا کیا یا شراب پی۔ کیا فرق ہے اس اور تارک الصلوٰۃ کے درمیان اور اس پر کیا دلیل ہے کہ ان کا حکم جدا جدا ہے فرمایا جب تو نے نماز کو ترک کیا تو کسی شہرت کا غلبہ نہ تھا مثل زنا اور شراب کے اور تو نے ترک صلوٰۃ میں اپنے نفس کو خود آمادہ کیا کوئی شہوت نہ تھی اور یہ استخفاف ہے یہی فرق ہے دونوں کے درمیان۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي مَعْشُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ شَاكَ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ ﷺ فَهُوَ كَافِرٌ .

۱۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جس کو اللہ اور اس کے رسول میں شک ہوا وہ کافر ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَسَنَوَيْنَ ، عَنْ مَعْمُورِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مَنْ شَاكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : كَافِرٌ ، قُلْتُ : فَمَنْ شَاكَ فِي كَثَرِ الشَّاكِّ فَهُوَ كَافِرٌ ؟ فَأَمْسَكَ عَنِّي فَزِدْتُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاسْتَمْتُ فِي وَجْهِهِ الْعَصَبُ .

۱۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جو شخص شک کرے رسالت رسول میں اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا وہ کافر ہے میں نے کہا جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے اس کے لئے کیا حکم ہے یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے میں نے تین بار یہ سوال دہرایا تو حضرت کے چہرہ پر آثار غضب نمودار ہوئے۔ غالباً ترک جواب اس لئے ہو کہ یہ تفصیل وارد نہیں اور سنا عدہ کلیہ نہیں ہے نہ کفر میں نہ عدم کفر میں۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي فِضَالٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ : مَنْ تَرَكَ الْعَمَلَ الَّذِي أَقَرَّ بِهِ ، قُلْتُ : فَمَا مَوْضِعُ تَرْكِ الْعَمَلِ ؟ حَتَّى يَدْعَاهُ أَجْمَعُ ؟ قَالَ : مِنْهُ الَّذِي يَدْعُو الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا لِأَمْنٍ شَكٍّ وَلَا مِنْ عِلَّةٍ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا جس نے ایمان سے انکار کیا اس کا عمل ضائع ہوا۔ فرمایا جس نے اس عمل کو ترک کیا جس کا وہ اقرار کر چکا ہے میں نے پوچھا کہ ترک عمل کی وہ کیا صورت ہے جسے ہم چھوڑ دیں۔ فرمایا ان تارکوں میں ایک وہ ہے جو قصداً تارک نماز ہے نہ نشہ کی وجہ سے نہ کسی بیماری کی وجہ سے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَكِيمٍ وَحَمَّادٍ، عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: فَقَالَ لِي: مَا هُمْ؟ قُلْتُ: مُرْجِيَّةٌ وَقَدْرِيَّةٌ وَحَرُورِيَّةٌ فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ تِلْكَ الْبَلَاءَ الْكَافِرَةَ الْفَاسِقَةَ الْبَغِيَّةَ لَا تَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى شَيْءٍ.

۱۳۔ ابو مسروق سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے اہل بصرہ کے متعلق پوچھا۔ یہ کس عقیدہ کے متعلق پوچھا۔ یہ کس عقیدہ کے لوگ ہیں۔ میں نے کہا مرجیہ و قدریہ و حروریہ ہیں فرمایا۔ خدا لعنت کرے ان کافر و مشرک ملتوں پر جو کسی طرح اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

**توضیح:** یہ وہ لوگ ہیں جو امیر المومنین علیہ السلام کو خلافت میں آخری درجہ دیتے ہیں اور یہ عقیدہ مرجیہ کہتے ہیں کہ ایمان کے ہونے سے معصیت نقصان نہیں پہنچاتی، قدریہ، وہ ہیں جو تقویٰ کے قائل ہیں اور یہ کہ ہمارے افعال ہماری غفلت ہی خدا کی معصیت و منہیت و ارادہ کو اس میں دخل نہیں دیتے۔ حروریہ، فرقہ خراج جو قریہ صمدیہ کی طرف منسوب ہے اور کوفہ کے قریب ہے۔

۱۴۔ عَنْهُ. عَنِ الْخَطَّابِ بْنِ مُسْلِمَةَ وَأَبَانٍ، عَنِ الْفَضْلِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ فَلَمَّا قَدَّمْتُ قَامَ الرَّجُلُ فَخَرَجَ، فَقَالَ لِي: يَا فَضْلُ مَا هَذَا عِنْدَكَ، قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: حَرُورِيَّةٌ. قُلْتُ: كَافِرٌ. قَالَ: إِي وَاللَّهِ مُشْرِكٌ.

۱۴۔ تفصیل راوی ہیں کہ میں ابی جعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کے پاس ایک آدمی موجود تھا جب میں آیا تو وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا امام علیہ السلام نے فرمایا اسے تفصیل تمہارے پاس کیا ہے، میں نے کہا، وہ کیا ہے ارشاد فرمایا وہ حروری عقیدہ آدمی ہے میں نے عرض کیا وہ کافر ہے ارشاد فرمایا خدا کی قسم وہ مشرک ہے۔

۱۵۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَبْرِ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: كُلُّ شَيْءٍ يَجُوزُ الْإِفْرَازَ وَالْتَسْلِيمَ قَوْمُ الْإِيمَانِ وَكُلُّ شَيْءٍ يَجُوزُ الْإِنْكَارَ وَالْجَحْدَ قَوْمُ الْكُفْرِ.

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ ہر وہ شے جو اقرار و تسلیم کو کھینچے ایمان ہے اور ہر وہ شے

بہ انکار اور جو کچھ کر لائے وہ کفر ہے۔

۱۶۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ بَابُ فَتْحِهِ اللَّهُ ، مَنْ دَخَلَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا .

۱۶۔ ابو حمزہ نے کہا میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ علی علیہ السلام وہ دروازہ ہے جسے اللہ نے کھولا ہے۔

جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، وَأَبِي سِنَانٍ ، وَسَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : طَاعَةٌ عَلِيٍّ عليه السلام دَلٌّ وَمَعْصِيَتُهُ كُفْرٌ بِاللَّهِ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، كَيْفَ يَكُونُ طَاعَةٌ عَلِيٍّ عليه السلام دَلًّا وَمَعْصِيَتُهُ كُفْرًا بِاللَّهِ ؟ قَالَ : إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام يَحْمِلُكُمْ عَلَى الْحَقِّ فَإِنْ أَطَعْتُمُوهُ دَلَلْتُمْ وَإِنْ عَصَيْتُمُوهُ كُفَرْتُمْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۷۔ انہرما حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا علی کی اطاعت تو سنی ہے خدا کے نزدیک اور ان کی

معصیت کفر باللہ ہے کسی نے پوچھا یہ کیسے فرمایا علی تم کو حق کی طرف سے باتیں گے، مگر تم نے ان کی اطاعت کی تو عنہ را اللہ تم شکوہ فرمائی قرار پاؤ گے اور اگر نافرمانی کا تو اللہ سے کفر کر دے۔

۱۸۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْهَدْيِ ، فَمَنْ دَخَلَ مِنْ بَابِ عَلِيٍّ عليه السلام كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّذِينَ لَمْ يَفِيهِمُ الْمَشِيقَةُ .

۱۸۔ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ علی ہدایت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں اس میں داخل

ہوئیہر الامومن ہے اور اس سے خارج ہونے والا کافر اور جو نہ داخل ہوا نہ خارج ہوا تو وہ ان لوگوں کے گروہ میں ہے جن کا معاملہ مشیت ایزدی سے متعلق ہے۔

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ ذُرَّاءَ ، عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَوْ أَنَّ الْعِبَادَ إِذَا جَهِلُوا وَقَفُوا وَلَمْ يَجْعَدُوا لَمْ يَكْفُرُوا .

۱۹۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا بندے اگر نہ جانتے ہوں تو اپنی رائے میں توقف کریں اور انکار و یسیت نہ کریں اور کافرت نہ ہوں۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَصَبَ عَلِيًّا عليه السلام عَلِمًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِرًا وَمَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالًّا وَمَنْ نَصَبَ مَعَهُ شَيْئًا كَانَ مُشْرِكًا وَمَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ جَاءَ بِعَدَاوَتِهِ دَخَلَ النَّارَ .

۲۰۔ ہر فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے علی کو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان علامت بنا لیا ہے پس جس نے ان کی معرفت حاصل کی وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جو ان سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی شے کو قائم کیا وہ مشرک ہے جس نے ان کی ولایت کا اقرار کیا وہ داخل جنت ہوا اور جس نے ان سے عداوت کی وہ داخل جہنم ہوا۔

۲۱۔ يُونُسَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَكْرِ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ : إِنْ عَلِيًّا عليه السلام بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَمَنْ دَخَلَ بَابَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْ بَابِهِ كَانَ كَافِرًا ، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّتِي اللَّهُ فِيهِمُ الْعَمِيَّةُ .

۲۱۔ ابی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا علی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے جو خارج ہوا وہ کافر ہو جو داخل ہوا نہ خارج اس کی بجات کا معاملہ شیئ الہی پر موقوف ہے۔

## دو سو چورائے ال باب

### وجہ کفر

#### (بَابُ وَجْهِ الْكُفْرِ) ۲۹۴

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الزَّيْبَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَخْبِرْنِي عَنْ وَجْهِ الْكُفْرِ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

قَالَ : الْكُفْرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَلَى خَمْسَةِ أَوْجُهٍ :  
فَمِنْهَا كُفْرُ الْجُحُودِ ، وَالْجُحُودُ عَلَى جِهَيْنِ ، وَالْكُفْرُ بِتَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ ؛ وَ كُفْرُ الْبِرَاءَةِ ؛  
و كُفْرُ النِّعَمِ .

فَأَمَّا كُفْرُ الْجُحُودِ فَهُوَ الْجُحُودُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُ مَنْ يَقُولُ : لَا رَبَّ وَلَا جَنَّةَ وَلَا نَارَ وَهُوَ  
قَوْلُ صَنَفَيْنِ مِنَ الزَّنادِقَةِ يُقَالُ لَهُمْ : الدَّهْرِيَّةُ وَهُمْ الَّذِينَ يَقُولُونَ «وَمَا يَهْدِيكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ» وَهُدُودُنِ  
وَصُغُوهُ لَا تُفَسِّهُمُ بِالِاسْتِحْسَانِ عَلَى غَيْرِ تَبَيُّنٍ مِنْهُمْ وَلَا تَحْقِيقٍ لَشَيْءٍ مِمَّا يَقُولُونَ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ :  
«إِنَّهُمْ لَا يُظَنُّونَ» أَنْ ذَلِكَ كَمَا يَقُولُونَ . وَقَالَ : «إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أُنذِرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ  
لَا يُؤْمِنُونَ» ، يَعْنِي بِتَوْحِيدِ اللَّهِ تَعَالَى قَدْ أَتَى أَحَدَ وَجْهِهِ الْكُفْرُ .

وَأَمَّا الْوَجْهُ الْآخَرُ مِنَ الْجُحُودِ عَلَى مَعْرِفَةٍ وَهُوَ أَنْ يَجْحَدَ الْجَاوِدُ وَهُوَ  
يَعْلَمُ أَنَّهُ حَقٌّ ، قَدِ اسْتَمَرَّ عِنْدَهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا»  
وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا  
بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ» فَهَذَا تَقْسِيرُ وَجْهِ الْجُحُودِ .

وَالْوَجْهُ الثَّلَاثُ مِنَ الْكُفْرِ كُفْرُ النِّعَمِ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يُخْبِكِي قَوْلُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذَا مِنْ  
فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَشْكُرْ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ،  
وَقَالَ : «لَنْ شُكِّرْتُمْ لَا زِيدْتُكُمْ وَلَكِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ» ، وَقَالَ : «فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ  
وَأَشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ» .

وَالْوَجْهُ الرَّابِعُ مِنَ الْكُفْرِ تَرْكُ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَإِذَا أَخَذْنَا  
مِيثَاقَكُمْ لَاسْتَفِيكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ» ثُمَّ  
أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ  
وَإِنْ يَأْتُواكُمْ آسَارُ تَفَادَوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ  
بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ ، فَكُفْرُهُمْ بِتَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَتَسَبُّهُ إِلَى الْإِيمَانِ  
وَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُمْ وَلَمْ يَتَّعِظْ مِنْهُمْ فَقَالَ : «فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ» .

وَالْوَجْهُ الْخَامِسُ مِنَ الْكُفْرِ كُفْرُ الْبِرَاءَةِ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يُخْبِكِي قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

وَكُفِّرْنَا بَكُمْ وَبِدَائِبِنَا وَبَيْنَكُمْ الْعِدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدَهُ، يُعْنِي تَبَرَّأْنَا مِنْكُمْ، وَ قَالَ يَذْكُرُ إِبْلِيسَ وَتَبَرَّأَتْهُ مِنْ أَوْلِيَائِهِ مِنَ الْإِنْسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : «إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونَ مِنْ قَبْلُ، وَ قَالَ : إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَلَكِنَّ بَعْضُكُم بَعْضًا، يُعْنِي تَبَرَّأَ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ .

۱۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کتاب خدا میں وجود کفر کیا کیا ہیں۔ فرمایا۔ قرآن میں پانچ صورتیں ذکر کی گئی ہیں لیکن ان میں کفر جو وہ ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں اور تیسرے کفر ہے کہ اللہ جو حکم دیا ہے اس سے انکار کرے اور کفر برات اور کفر نعم کفر جو دوسرے مراد ہے انکار ربوبیت باری تعالیٰ اور وہ یہ کہنا ہے کہ نہ رب ہے نہ جنت و دوزخ ہے اور یہ قول ان زندقوں کا ہے جن کو دہرہ کہا جاتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ یہ دین انھوں نے خود اپنے لئے بنا کر کھڑا کیا ہے جن کا نہ کوئی ثبوت ہے نہ کوئی تحقیقی بات، انہی لوگوں کے لئے خدا نے فرمایا ہے جو لوگ کفر چکے اسے رسول چاہے تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ۔ وہ ایمان لانے والے نہیں یعنی توحید انہی پر ایک وجہ کفر تو یہ ہوئی دوسری وجہ انکار معرفت ہے اور وہ یہ ہے کہ انکار کرنے والا انکار کرے کسی ایسے امر کا جس کو وہ حق جانتا ہے اور اس کے نزدیک ثابت ہے۔ خدا ان کے متعلق فرماتا ہے۔ انھوں نے اس سے انکار کیا۔ حالانکہ ان کے نفسوں کو یقین تھا ظلم اور اپنے تکبر کا، اور اللہ فرماتا ہے جو رسول کے آنے سے فسق کے طالب تھے ان لوگوں پر جو دین موسیٰ میں کافر ہو گئے تھے لیکن جب وہ رسول آیا جسے توریت کے ذریعے پہچان چکے تھے تو انکار کر دیا۔ کافروں پر خدا کی لعنت، یہ تفسیر ہے جو دہرہ کی دو صورتوں کی تیسری وجہ کفر انعم ہے خدا نے قول سلیمان کی حکایت یوں کی ہے یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزما کر میں شکر ادا کرتا ہوں یا کفر جو شکر کہ تلبیہ وہ اپنے نفس کے لئے اور جو کفر کہ تلبیہ۔ تو میرا خدا غنی و کریم ہے اور خدا نے یہ بھی فرمایا ہے اگر شکر کرو گے تو تمہاری نعمتوں کو زیادہ کر دوں گا۔ اور اگر تم نے کفر کیا تو میرا عذاب سخت ہے اور یہ بھی فرمایا۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ میرا شکر ادا کرو اور اگر کافر نہ بنو۔ جو سخی وجہ ترک کرنا ہے احکام خدا کا۔ وہ فرماتا ہے اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ تم اپنے خون نہ بہاؤ اور اپنے لوگوں کو اپنے شہروں سے نہ نکالو تو تم نے اقرار کر لیا اور اس پر تم خود گواہ ہو۔ پھر تم وہی ہو کہ اپنی کوتاہی کرتے ہو اور اپنے شہروں سے ایک گروہ کو جلا وطن کر دیتے ہو اور گناہ اور ظلم پر ایک دوسرے کی پشت پناہی کرتے ہو اور جب تمہارے پاس قیدی آتے ہیں تو ان کا فدیہ دے کر رہا کرتے ہو حالانکہ ان کا جلا وطن کرنا ہی تم پر حرام تھا۔ پس تم کتاب کے بعض احکام پر عمل کرتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو پس یہ ہے امر خدا سے انکار کی صورت اس نے ایسے لوگوں کو ایمان سے نسبت دی ہے اور اس کو قبول نہیں کیا اور نہ ایسا ایمان پیش کیا۔ خدا ان کو فائدہ دینے والا ہے جیسا کہ فرماتا ہے "جو تم میں سے ایسا کرنے والے ہیں ان کی سزا دنیا میں رسوائی اور روز قیامت خدا میں مبتلا ہوں گے اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے غافل نہیں، کفر کی پانچویں صورت کفر برات ہے جیسا کہ قرآن میں حضرت ابراہیم کے قول کی حکایت



کی ٹی ہے ہم نے تم سے انکار کیا اور ہمارے درمیان عداوت ظاہر ہوئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم خدا سے واحد پر ایمان نہ لاؤ۔ یعنی ہم نے تم سے برات ظاہر کی اور شیطان کے ذکر اور روز قیامت اس کا اپنے دوستوں سے تبرک کرنے کے متعلق فرماتا ہے انسان سے، تم نے جو دنیا میں مجھے خدا کا شریک بنایا میں اس سے بیزار ہوں اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم نے اللہ چھوڑ کر بتوں کو معبود بنایا۔ دنیا میں تمہاری دوستی ان سے رہی۔ اب قیامت میں تم ایک دوسرے سے برات ظاہر کرتے ہو اور ایک دوسرے پر لعن کرتے ہو۔ یعنی ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کرتے ہو۔

## دوسو پچانوے واں باب

### کفر کے ستون اور اس کی شاخیں

(بَابُ) ۲۹۵

\*(دَعَائِمُ الْكُفْرِ وَشُعْبَةُ)\*

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ، عَنْ أَنَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: بُنِيَ الْكُفْرُ عَلَى أَرْبَعٍ دَعَائِمٌ: الْفِسْقُ وَالْفُلُؤُ وَالشَّكُّ وَالشُّبْهَةُ. وَالْفِسْقُ عَلَى أَرْبَعٍ شُعْبٍ: عَلَى الْجَفَاءِ، وَالْعَمَى، وَالْغَفْلَةِ، وَالْعَنُو، فَمَنْ جَفَا أَحْتَقَرَ الْحَقَّ، وَمَعَتَ الْفُقَهَاءَ، وَأَصَرَّ عَلَى الْجَنَاحِ الْعَظِيمِ، وَمَنْ عَمِيَ نَسِيَ الذِّكْرَ، وَاتَّبَعَ الظَّنَّ، وَبَادَرَ خَالِقَهُ، وَالْتَمَعَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ، وَطَلَبَ الْمَغْفِرَةَ بِالتَّوْبَةِ وَلَا اسْتِكَانَةَ وَلَا غَفْلَةَ، وَمَنْ غَفَلَ جَنَى عَلَى نَفْسِهِ، وَانْقَلَبَ عَلَى ظَهْرِهِ، وَحَسِبَ غَيْبَهُ رُشْدًا، وَغَرَّتْهُ الْأَمَانِيُّ، وَأَخَذَتْهُ الْحَسْرَةُ وَالنَّدَامَةُ إِذَا فُضِيَ الْأَمْرُ، وَانْكَشَفَ عَنْهُ الْفُطَامُ وَبَدَّاهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَسِبُ، وَمَنْ عَتَا عَنْ أَمْرِ اللَّهِ شَكَّ وَمَنْ شَكَّ تَعَالَى اللَّهُ عَلَيْهِ قَاذَلَهُ سُلْطَانُهُ وَصَغَّرَهُ جَلَالُهُ كَمَا اغْتَرَّ بِرَبِّهِ الْكَرِيمَ وَفَرَطَ فِي أَمْرِهِ.

وَالْفُلُؤُ عَلَى أَرْبَعٍ شُعْبٍ: عَلَى التَّعَمُّقِ بِالرَّأْيِ، وَالتَّنَازُعِ فِيهِ، وَالتَّرَيُّعِ، وَالتَّقْيَاقِ؛ فَمَنْ تَعَمَّقَ لَمْ يُبَيِّنْ إِلَى الْحَقِّ وَلَمْ يَزِدْ إِلَّا غُرْفًا فِي الْقَمَرَاتِ وَلَمْ تَنْحَسِرْ عَنْهُ فِتْنَةٌ إِلَّا غَشِيَتْهُ أُخْرَى، وَانْخَرَقَ دِينُهُ قَبْلَ يَوْمِهِ فِي أَمْرِ مَرِيحٍ، وَمَنْ تَارَعَ فِي الرَّأْيِ وَخَاصَمَ شُهْرًا بِالْعَمَلِ مِنْ طَوْلِ اللَّجَاجِ وَمَنْ زَاغَ قَبَحَتْ عِنْدَهُ الْحَسَنَةُ وَحَسُنَتْ عِنْدَهُ السَّيِّئَةُ وَمَنْ شَاقَّ أَغَوَّرَتْ عَلَيْهِ طُرْفُهُ وَاعْتَزَّضَ عَلَيْهِ

أَمْرُهُ ، فَضَاقَ عَلَيْهِ مَخْرَجُهُ إِذْ أَلَمَ يَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُؤْمِنِينَ .  
وَالشَّكُّ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى الْمِرْيَةِ ، وَالْهَوَى ، وَالتَّرَدُّدِ ، وَالْإِسْتِسْلَامِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
«فَيَأْتِي آلَؤُا رَبِّكَ تَتَمَارَى» .

وَفِي رِوَايَةِ أُخْرَى : عَلَى الْمِرْيَةِ ، وَالْهَوَى مِنَ الْحَقِّ ، وَالتَّرَدُّدِ ، وَالْإِسْتِسْلَامِ لِلْجَهْلِ وَأَهْلِهِ .  
وَمَنْ هَالَهُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ تَكْصَعًا عَلَى عَقِبَيْهِ ، وَمَنْ أَمْتَرَى فِي السَّبِيلِ تَرَدَّدًا فِي الرَّيْبِ ، وَسَبَقَهُ  
الْأُولُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَأَذْرَكَ الْآخَرُونَ ، وَوَلَّيْتَهُ سَنَابِكَ الشَّيْطَانِ ، وَمَنْ اسْتَسْلَمَ لِهَلَكَةِ الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ هَلَكَ فِيمَا بَيْنَهُمَا ، وَمَنْ نَجَّاهُ ذَلِكَ فَمِنْ فَضْلِ الْيَقِينِ ، وَلَمْ يَخْلُقِ اللَّهُ خَلْقًا أَقَلَّ مِنَ الْيَقِينِ .  
وَالشُّبْهَةُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : إِعْجَابُ بِالزَّيْنَةِ ، وَتَسْوِيلُ النَّفْسِ ، وَتَأَوُّلُ الْعُوجِ وَلَبْسُ الْحَقِّ  
بِالْبَاطِلِ ، وَذَلِكَ بَيِّنُ الزَّيْنَةِ تَصْنِيفُ عَنِ الْبَيِّنَةِ وَأَنْ تَسْوِيلُ النَّفْسِ يَقَعُجُ عَلَى الشَّهْوَةِ ؛ وَأَنْ الْعُوجَ  
بِعَمَلٍ يَصَاحِبُهُ مِثْلًا عَظِيمًا ، وَأَنْ اللَّبْسَ ظُلُمَاتُ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَذَلِكَ الْكُفْرُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعْبَةُ .

۱۔ راوی کہتا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر کی بنیاد چار ارکان پر ہے فسق، غلو، شک و شبہ ،  
فسق کی چار شاخیں ہیں جفا، غمی، غفلت اور عتو، جفا کے یہ معنی ہیں کہ جفا کرنے والا امر حق کو حقیر سمجھتا ہے اور  
عالمان دین کا دشمن ہوتا ہے اور گناہ عظیم پراصر کرتا ہے غمی سے مراد یہ ہے کہ ذکر خدا کو بھول جاتا ہے اور ظن کی پیروی کرتا  
ہے اور اپنے خالق کا مقابلہ کرتا ہے اور اس پر شیطان کا غلبہ ہوتا ہے اور وہ طلب مغفرت کرتا ہے بغیر توبہ کے اور بغیر استغفار  
کے اپنی سستی اور غفلت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نقصان پہنچاتا ہے اور راہ حق میں بجائے چلنے کے چت لیرا جاتا ہے  
اور اپنی گمراہی کو نیکی جانتا ہے امیدیں اسے دھوکہ دیتی ہیں اور حسرت و ندامت نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے اور جب معاملہ ہو  
چلتا ہے تو آنکھوں سے پردہ ہٹتا ہے تو اس پر وہ ظاہر ہوتا ہے جس کا اسے گمان نہ تھا۔ عتو سے مراد یہ ہے کہ وہ امر خدا کے  
مقابل سرکشی دکھاتا ہے۔ شک کرنے میں اور جس نے شک کیا تو خدا اسے ذلیل کرنا ہے اپنی قوت سے اور حقیر بناتا ہے اپنے عزت و  
جلال سے کیونکہ اس نے اپنے رب کریم کو دھوکا دیا اور اس کے معاملہ میں تفریط سے کام لیا۔

غلو کی چار صورتیں تعین بالرائے یعنی اپنی رائے سے مسائل دین میں دخل دینا اور لوگوں سے اپنی غلط رائے کی بنا  
پر جھگڑانا اور کج رائی اور اس سے مخالفت کا اظہار پس جس نے ایسا کیا وہ حق کی طرف رجوع نہیں کر سکتا اور وہ تارکین ہیں  
دوست ہی چلا جائے گا اور ایک فتنہ کے بعد دوسرا اسے گھیر لے گا اور دین اس کا تباہ ہو جائے گا اور ایک پریشان کن معاملہ  
میں پڑ جائے گا اور جس نے مسائل دین میں خود رائی سے نزاع کیا اور خصوصیت کا اظہار کیا اور مخالفت کی تو وہ حماقت میں  
مشہور ہوا اپنے منطوقانی جھگڑنے کی وجہ سے اور جس نے راہ حق سے کبھی کی اس کی نظر میں نیکی بری بن گئی اور بدی نیکی اور حق نے

رسول اور آئمہ کی مخالفت کی تو غیر مفید ہوئے اس کے لئے وہ راستے جو اس نے اختیار کئے۔ اور دشوار ہو گیا اس کا معاملہ، اس پر اور چونکہ اس نے راہ مومنین کا اتباع نہ کیا۔ لہذا اس کو وہاں سے نکلنا دشوار ہو گیا۔ اور شک کی چار صورتیں ہیں مرتبہ، ہوا، تردد اور استسلام مرتبہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے تم خدا کی کون سی نعمت کے بارے میں شک اور جھگڑا کرو گے دوسری روایت میں ہے اور حق بات سے خوف اور حق سے وحشت اور بچاوت اور اس کے اہل سے تعلق ہو جائے پس جو وحشت میں مبتلا ہوا ان باتوں سے جو اس کے سامنے ہیں تو وہ اپنے کھلے پاؤں پلٹ گیا اور جس نے اپنی رائے سے دینی امور میں جھگڑا کیا وہ شک میں جا پڑا۔ مومنین اولین نے چونکہ شک و محاسن سے تعلق نہ رکھا۔ لہذا انھوں نے علم مع اترتی کی اور آخر دلے لکد کو ب میں آگے اور جس نے اس کی بات مان لی۔ اس کی دنیا و آخرت تباہ اور ہلاک ہوئی اور وہ چہر جو ان کے درمیان ہے جس نے اس سے نجات پائی وہ یقین کی تفصیل سے بہرہ ور ہوا اور خدا نے یقین سے کم کوئی چیز پیدا نہیں کی یعنی اہل یقین بہت کم ہیں۔

اور شبہ کی چار صورتیں ہیں اعجاب بالوہیۃ، تسویل نفس، تاویل عروج اور لبس الحق بالباطل، شبہ یعنی حق کو باطل کی مثل بنانا ان میں پہلی چیز امر باطل کو قیاسات شعریہ پر آراستہ کرنا جو پلٹ دیتی ہے کھلی دلیل سے دوسرے قریب نفس جو آدمی کو شہوت سے مغلوب کر لے اور کج فہمی آدمی کو بری طرح مائل کرتی ہے اور لبس سے مراد تاریکیوں پر تاریکی ہے یہ ہے کفر اور اس کے ستون اور شاخیں۔

## دو سو چھیانوے والے باب

### صفت نفاق و منافق

(باب) ۲۹۶

﴿صِفَةُ النِّفَاقِ وَالْمُنَافِقِ﴾

قَالَ: وَالنِّفَاقُ عَلَى أَرْبَعٍ دَعَائِمٍ: عَلَى الْهَوَى، وَالْهَوَيْنَا، وَالْحَفِيفَةِ، وَالطَّمَعِ.  
قَالَ الْهَوَى عَلَى أَرْبَعٍ شُعَبٍ: عَلَى الْبَغْيِ، وَالْمُدُونِ، وَالشَّهْوَةِ، وَالطُّغْيَانِ، فَمَنْ بَغَى كَثُرَتْ غَوَائِلُهُ وَتَحَلَّى مِنْ قَصْرِ عَلَيْهِ، وَمَنْ اعْتَدَى لَمْ يَوْمَنْ بِوَأَيْقُنُوا لَمْ يَسْلَمْ قَلْبُهُ لَمْ يَمْلِكْ نَفْسَهُ مِنَ الشَّهَوَاتِ وَمَنْ لَمْ يَمْنَعْ نَفْسَهُ فِي الشَّهَوَاتِ خَاسَ فِي الْخَسْبَاتِ، وَمَنْ طَفَى مَلَّ عَلَى عَمْدٍ بِالْأُحْيَةِ.  
وَالْهَوَيْنَا عَلَى أَرْبَعٍ شُعَبٍ: عَلَى الْغَرَوِ، وَالْأَمَلِ، وَالْهَيْبَةِ، وَالْمُطَامَلَةِ، وَذَلِكَ بِأَنَّ الْهَيْبَةَ

تَرَدُّ عَنِ الْحَقِّ ، وَالْمُعَاطَلَةُ تَقَرِّطُ فِي الْعَمَلِ حَتَّى يُقَدِّمَ عَلَيْهِ الْأَجَلَ ؛ وَلَوْلَا الْأَمَلُ عِلْمُ الْإِنْسَانِ حَسَبَ مَا هُوَ فِيهِ وَلَوْ عِلْمَ حَسَبَ مَا هُوَ فِيهِ مَا تَخَفَاتَا مِنَ الْهَوْلِ وَالْوَجَلِ ، وَالْفِرَّةُ تَقْصِرُ بِالْعَمَلِ عَنِ الْعَمَلِ .

وَالْحَفِیْظَةُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْكِبَرِ وَالْفَخْرِ وَالْحِمِيَّةِ وَالْمَعِیَّةِ ، فَمَنْ اسْتَكْبَرَ أَذْبَرَ عَنِ الْحَقِّ وَمَنْ فَخِرَ فَجَرَّ وَمَنْ حَقِيَ أَصَرَ عَلَى الذُّنُوبِ وَمَنْ أَخَذَتْهُ الْمَعِیَّةُ جَارَ فَبُئْسَ الْأَمْرُ بَيْنَ إِذْبَارِهِ وَفُجُورِهِ وَإِصْرَارِهِ وَجَوْرِ عَلَى الصِّرَاطِ .

وَالطَّمَعُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: الْفَرَحِ ، وَالْمَرَجِ ، وَاللَّجَاجَةِ ، وَالتَّكَاثُرِ ، فَالْفَرَحُ مَكْرُوهٌ عِنْدَ اللَّهِ ، وَالْمَرَجُ خِيَلًا ، وَاللَّجَاجَةُ بَلَاءٌ لِمَنْ اضْطَرَّتْهُ إِلَى حَمْلِ الْآثَامِ ، وَالتَّكَاثُرُ لَهُوَ وَ لَعِبٌ وَ شُغْلٌ وَاسْتِئْذَالُ الَّذِي هُوَ أَذْنِي بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ .

فَذَلِكَ الْيَتَاقُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعْبَةُ . وَاللَّهُ قَاهِرٌ فَوْقَ عِبَادِهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّ وَجْهُهُ وَأَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَانْبَسَطَتْ يَدَاهُ وَوَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ وَظَهَرَ أَمْرُهُ وَ أَشْرَقَ نُورُهُ وَفَاضَتْ بَرَكَتُهُ وَ اسْتَضَاعَتْ حِكْمَتُهُ وَهَمَّ مِنْ كِتَابِهِ وَفَلَجَتْ حُجَّتُهُ وَخَلَصَ دِينُهُ وَاسْتَظْهَرَ سُلْطَانُهُ وَ حَقَّتْ كَلِمَتُهُ وَ أَقْسَطَ مَوَازِينُهُ وَبَلَعَتْ رُسُلُهُ ، فَجَعَلَ السَّيِّئَةَ ذَنْبًا وَالذَّنْبَ فِتْنَةً وَالْفِتْنَةَ دَنَسًا ، وَ جَعَلَ الْحُسْنَى عُنًى وَالْعُنًى تَوْبَةً وَالتَّوْبَةَ طَهُورًا ، فَمَنْ تَابَ اهْتَدَى ، وَمَنْ أَفْتَنَ غَوَى مَا لَمْ يَتَّبِعْ إِلَى اللَّهِ وَيَعْتَرِفْ بِذَنْبِهِ ، وَلَا يَهْلِكْ عَلَى اللَّهِ إِلَّا هَالِكٌ .

اللَّهُ اللَّهُ فَمَا أَوْسَعَ مَا لَدَيْهِ مِنَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْبُشْرَى وَالْجِلْمِ الْعَظِيمِ وَمَا أَنْكَلَ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْأَنْكَالِ وَالْجَحِيمِ وَالْبَطْشِ الشَّدِيدِ ، فَمَنْ ظَفِرَ بِطَاعَتِهِ اجْتَلَبَ كَرَامَتَهُ وَمَنْ دَخَلَ فِي مَعْصِيَتِهِ ذَاقَ وَبَالَ نِقْمَتِهِ وَعَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ .

اردیہ تمہرے حدیث سابق کا نفاق کے چار ستون ہیں، پیروی خواہش نفس، سہل انکا، دوسروں کے سامنے اپنی فروتنی کے اظہار سے بچنا اور طبع، پیروی خواہش نفس کی چار صورتیں ہیں۔ بغاوت، ظلم، شہوت اور سرکشی، جس نے خدا و رسول سے بغاوت کی تو شیطان کی طرف سے اس کے ہلاک کرنے والے بہت ہو گئے اور توفیق اپنی اس سے منقطع ہوئی اور شیطان سے اس کی یاری ہوئی اور جس نے حد سے تجاوز کیا تو لوگ اس کی بلاؤں سے محفوظ نہ رہے اور اس کا دل مسلمان نہ ہوا اور اس نے خواہشات نفسانی سے اپنے نفس کو نہ بچایا اور بدکرداریوں میں جا پھنسا اور جس نے معصیت پر اصرار کیا وہ دانستہ بلا کی حجت کے گمراہ ہوا اور ہونیا کی چار صورتیں ہیں۔ غفلت، آرزو، کاہلی اور ثاں مٹول، یہ اس لئے ہے کہ کاہلی حتی سے ہٹاتی ہے اور ثاں مٹول عمل کو دور رکھتی ہے یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اگر آرزوئے زندگی نہ ہو تو آدمی اپنا فرض جانتا اور جب جانتا

اور بے خوف مرتا اور غرہ کو تابی عمل ہے۔

اور اپنے کوفرتی سے بچانا اس کی چار صورتیں ہیں۔ اپنی بزرگی کی ادعا اور شیخی کے ساتھ اپنی تعریف اور اپنی طرف داری اپنے سے نسبت رکھنے والوں کی طرف داری، پس جس نے مکبر کیا وہ حق سے پھر گیا اور جس نے گھنڈ کیا وہ فاجر ہوا جس نے اپنی بات کی بچ کی اس نے گناہوں پر اصرار کیا اور جس نے دوسروں کی طرف داری کی وہ راہ حق سے ہٹ گیا۔ پس بڑی ہے وہ بات جو ادا بار و خیر اور جور کے درمیان ہو۔

اور طمع کی چار صورتیں ہیں۔ خوش ہونا ناجائز امور پر بکری کی چال، مضطر ہونا طلب مال میں، مال دنیا کی زیادتی چاہنا حرام مال یا امور محرّمہ پر خوش ہونا عند اللہ ناپسندیدہ ہے اور اگر کر چلنے دے و توفی ہے اور طلب مال میں اضطراب بلا ہے جو بے فائدہ بناتی ہے گناہ کرنے پر اور نکات ترہم و لعب ہے اور ایسا کام ہے جو نیکی کا بدل ادنیٰ چیز کے ساتھ ہو۔

یہ ہے نفاق اور اس کے ارکان اور شافعی اور خدا غالب ہے اپنے بندوں پر اس کا ذکر بلند ہے اس کی ذات اجل و ارفع ہے اور اس نے ہر شے کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے اور دست کش دہ (کریم) ہے اس کی رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کا حکم ظاہر ہے اس کی عظمت کا نور ہر جگہ چمکتا ہے اور اس کی برکت ہر طرف پھیل رہی ہے اور اس کی حکمت کے دلائل روشن ہیں اور اس کی کتاب میں ہر شے کا بیان ہے اور اس کی حجت ظاہر و باہر ہے اس کا دین اسلام خالص دین ہے اور قوت سب پر غالب ہے اور اس کا کلمہ سچا ہے اور اس کی جانچ پڑتال مبنی بر عدل ہے اس کے رسول ہدایت کے لئے آئے اور انھوں نے تبلیغ احکام الہی کی پس خدا نے بدی کو گناہ قرار دیا اور گناہ کو فتنہ اور فتنہ کو ناپاکی اور نیکی اپنی رضامندی کا فعل قرار دیا اور توبہ کو رضا کا ذریعہ بنایا اور توبہ سے معافی سے بچنا ظاہر ہوا۔ پس جس نے توبہ کی ہدایت پائی اور جس نے فتنہ پر داری کی وہ گمراہ ہوا جب تک خدا سے توبہ نہ کرے اور اپنے گناہوں کا مقررہ ہو اور اللہ کے مقابلہ کی حیثیت نہیں مگر جو کہ جہتی ہو۔

اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، توبہ کے بعد اس کی رحمت میں بڑی وسعت ہے اور بشارت ہے نیکو کاروں کے لئے اور علم عظیم ہے اس گناہوں کے لئے اور کبسا سخت ہے اس کے نزدیک عذاب جہنم اور اس کی پیکر کتنی سخت ہے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے اس کی بخشش حاصل کی اور جو معصیت میں داخل ہوا اس نے اس کے عذاب کا مزہ چکھا اور روز قیامت تداوت حاصل ہوگی۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ جَمْعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُضَيْلِ قَالَ : كُنْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَسْأَلُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ : يَا الْمُنَافِقِينَ يُخَافُونَ اللَّهَ وَهُمْ خَادِعُونَ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالَى يُرَاوُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا مَذْبُوبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا لِيُؤْمَرُوا مِنَ الْكَافِرِينَ وَلِيُؤْمِنُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، يَظْهَرُونَ الْإِيمَانَ وَيَصْبِرُونَ إِلَى

الْكَفْرِ وَالْكَذِبِ لَعْنَهُمُ اللَّهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک مسئلہ کا جواب پوچھا حضرت نے تحریر فرمایا۔ منافق اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں اور ان کے قریب کار د کرتا ہے اور جب نماز پڑھتے ہیں انکس کے وہ لوگوں کو دکھا دے کے لئے کرتے ہیں۔ ریا کار ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں مذہب لوگ ہیں نہ ادھر کے نہ ادھر کے جس کو اللہ مگر ہی میں چھوڑ دے پھر اسے صحیح راستہ نہیں ملتا۔ یہ منافق نہ تو کافر ہیں اور نہ مومن اور نہ مسلمان ایمان کو ظاہر کرتے ہیں اور عمل کافروں کا سا ہے اور وہ امر حق کو جھٹلاتے ہیں۔ خدا کی ان پر لعنت ہو۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : قَالَ : إِنَّ الْمُنَافِقَ يَنْهَى وَلَا يَنْتَهِي وَيَأْمُرُ بِمَا لَا يَأْتِي وَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَرَضَ . قُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ وَمَا الْإِعْتِرَاضُ ؟ قَالَ : الْإِلْتِفَاتُ . وَإِذَا رَكَعَ رِبَضٌ ، يُمَسِّي وَهَمَّةُ الْعِشَاءِ وَهُوَ مُفْطِرٌ وَيُصْبِحُ وَهَمَّةُ النَّوْمِ وَلَمْ يَسِرْ ، إِنْ حَدَّثَكَ كَذِبَكَ وَإِنْ ائْتَمَمْتَهُ خَانَكَ وَإِنْ غَبَتَ اغْتَابَكَ وَإِنْ وَعَدَكَ أَخْلَفَكَ .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے منافق دوسروں کو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں آتا جس کا حکم دوسروں کو دیتا ہے اور خود بجا نہیں آتا۔ جب نماز پڑھتا ہے تو اعتراض کرتا ہے راوی پوچھا یا بن رسول اللہ اعتراض کیا۔ فرمایا ادھر ادھر دیکھتا ہے اور جب رکوع کرتا ہے تو بغیر سر اٹھائے بیٹھ جاتا ہے شام کرتا ہے تو رات کے کھانے کی دھن ہوتی ہے حالانکہ وہ وعدہ سے نہیں ہوتا اور صبح اس طرح کرتا ہے کہ اس کا ارادہ ہونے کا ہوتا ہے حالانکہ رات کو جاگا نہیں، جب تم سے بات کرے گا تو تمہیں جھٹلائے گا تم سے امین بناؤ گے خیانت کرے گا۔ اگر اس سے الگ ہو گے تو غیبت کرے گا اگر تم سے وعدہ کرے گا تو وعدہ خلافی کرے گا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ جُمُورٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ بَجْرِ ، رَفَعَهُ مِثْلَ ذَلِكَ . وَزَادَ فِيهِ - إِذَا رَكَعَ رِبَضٌ وَإِذَا سَجَدَ تَقَرَّ ، وَإِذَا جَلَسَ شَفَرَ .

۴۔ اور امام زین العابدین علیہ السلام ہی کی سند سے عبد الملک نے حدیث سابقہ میں آٹا اضافہ اور کیلئے کہ جب رکوع کرتا ہے تو سر ہوا معلوم ہوتا ہے اور سجدہ اس طرح کرتا ہے جسے پرندہ ٹھونگ مارے اور جب دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تو ناقص نشست یعنی فی الفور دوسرے سجدہ میں چلا جائے۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْمَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ جَذَعِ النَّخْلِ أَرَادَ مَا جَاءَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهِ فِي بَعْضِ بَنَائِهِ فَلَمْ يَسْتَقِمَّ لَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي أَرَادَ ، فَحَوَّلَهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ فَلَمْ يَسْتَقِمَّ لَهُ فَكَانَ آخِرُ ذَلِكَ أَنْ أَحْرَقَهُ النَّارُ

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا منافق کی مثال درخت کھجور کے اس تنہ کی ہے جس کا مالک اپنے زیرِ تعمیر مکان میں ایک جگہ فٹ کرنا چاہے مگر وہ وہاں فٹ نہ موی۔ پھر دوسری جگہ نصب کرنا چاہے وہ وہاں بھی فٹ نہ ہو آخر کھجور ہر جگہ لڑے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يَسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا زَادَ خُشُوعُ الْجَسَدِ عَلَى مَا فِي الْقَلْبِ فَهُوَ عِنْدَنَا نَفَاقٌ

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کسی کی ریاضت بدن صفائی قلب سے زیادہ ہو۔ (جیسا کہ مکار صوفی کرتے ہیں) تو یہ ہمارے نزدیک نفاق ہے۔

## دوستانوں سے والی باب شرک

(بَابُ الشِّرْكِ) ۲۹۷

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَرِيدِ الْعَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ أَدْنَى مَا يَكُونُ الْعَبْدُ بِهِ مُشْرِكًا ، قَالَ : قَالَ : مَنْ قَالَ لِلنَّوَاةِ : إِنَّهَا حَصَاةٌ وَلِلْحَصَاةِ : إِنَّهَا نَوَاةٌ ثُمَّ ذَانَ بِهِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبکہ ان سے کسی نے پوچھا کہ کس سے کس بات سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے جو شخص سترہ کی ٹٹھی کو سنگریزہ کہہ دے اور سنگریزہ کو ٹٹھلی اور اپنے اس نطن پر اپنے دین کی بنیاد رکھے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَدْنَى مَا

يَكُونُ بِهِ الْإِنْسَانُ مُشْرِكًا ، قَالَ : فَقَالَ : مَنْ ابْتَدَعَ رَأْيًا فَاجَبَتْ عَلَيْهِ أَوْ ابْغَضَ عَلَيْهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں نے کہ وہ کوئی بات ہے جس سے انسان مشرک بن جاتا ہے فرمایا جس نے کوئی نئی رائے بطور حق و قیاس قائم کر کے کسی سے محبت کی یا بغض کیا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَاسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ » قَالَ : يُطْبِعُ الشَّيْطَانُ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ فَبُشْرِكَ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق : ” ان میں سے بہت سے ایمان نہیں لائے اور وہ مشرک ہی رہے کہ انہوں نے شیطان کی اطاعت اس طرح لاعلمی میں کی کہ انہیں پتہ ہی نہ چلا پس اس سے شرک ان میں آگیا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ ثَعْبَانَ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ صُرَيْسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ » قَالَ : بُشْرُكَ طَاعَةٌ وَلَكِنَّ شِرْكَ عِبَادَةٍ . وَعَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمِنَ النَّاسِ مَن يَمُودُّ اللَّهَ عَلَى حَرَفٍ » قَالَ : إِنْ آيَةٌ تَنَزَّلُ فِي الرَّجُلِ ثُمَّ تَكُونُ فِي أَتْبَاعِهِ ثُمَّ قُلْتُ : كُلُّ مَنْ نَسَبَ دُونَكُمْ شَيْئًا فَمَوْ بِمَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرَفٍ ، فَقَالَ : نَعَمْ وَقَدْ يَكُونُ مَحْضًا .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق : ” انہیں ایمان لائے اللہ پر ان میں سے اکثر شرک یہ کہ وہ مشرک بن رہے کہ اس سے مراد شرک طاعت ہے نہ کہ شرک عبادت اور اس آیت کے متعلق کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کی عبادت ایک کنارے پر رکھتے ہو کر کرتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ آیت نازل تو ہوئی تھی ایک شخص کے بارے میں لیکن اس کا مصداق وہ سب بنے جنہوں نے اس شخص کی پیروی کی میں نے پوچھا جو آپ کی جگہ دوسرے کو امام ماننے وہ بھی اس آیت کا مصداق ہے فرمایا ہاں۔ کبھی جزئی صورت بھی ہوتی ہے یعنی ایک شخص خود ہی ایسا کرتا ہے بغیر تابعین۔

۷۔ يُونُسَ ، عَنْ زَاوِدَ بْنِ قَرْقَبَةَ ، عَنْ حَسَّانِ الْجَمَّالِ ، عَنْ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَمَرَ النَّاسَ بِمَعْرِفَتِنَا وَالرَّيِّ إِلَيْنَا وَالتَّسْلِيمِ لَنَا ؛ ثُمَّ قَالَ : وَإِنْ ضَامُوا وَصَلُّوا وَشَهِدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَعَلُوا فِي أَنْفُسِهِمْ أَنْ لَا يَرُدُّوا إِلَيْنَا كَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کو ہماری معرفت کا حکم دیا گیا ہے اور ہماری طرف رجوع کرنے، ہماری بات کو ماننے کا بھی۔ پھر فرمایا اگر وہ لوگ روزہ رکھیں، نماز پڑھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں



اور اپنے دلوں میں یہ ارادہ رکھیں کہ ہم سے رجوع نہ کریں گے تو اس سے مشرک بن جائیں گے  
یہ مشرک اس معنی سے ہوگا کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کو خدا نے امام بنایا ہے لہذا ان کی اطاعت  
**توضیح :-** فرض ہوئی پس ائمان کی بجائے دوسرے کے بنائے ہوئے کو امام تسلیم کیا تو گویا اس دوسرے  
کو خدا کا شریک بنایا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ  
قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَوْ أَنَّ قَوْمًا عَبَدُوا اللَّهَ وَحَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ  
وَحَجَّوْا الْبَيْتَ وَصَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ ثُمَّ قَالُوا لِنَفْسِنَا صَنَعَهُ اللَّهُ أَوْ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ : الْأَصْنَعُ خِلَافَ  
الَّذِي صَنَعَ ؟ أَوْ وَجَدُوا ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ لَكَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ : فَلَا وَرَيْكَ  
لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يَحْكُمُوا لَكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيَسْلُمُوا وَسَلَامًا  
ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : فَعَلَيْكُمْ بِالتَّسْلِيمِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر کوئی قوم خدا کے وحدہ لا شریک کی عبادت کرے نماز پڑھے زکوٰۃ دے  
حج بیت اللہ کرے اور ماہ رمضان کے روز رکھے پھر کسی چیز کے متعلق جس کو اللہ یا رسول اللہ نے بنایا ہو یہ کہہ دے کہ اس کے خلاق  
بنایا جاتا تو اچھا تھا یا ایسا خیال بھی ان کے دل میں گزرے تو وہ مشرک ہو جائیں گے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ”قسم ہے تیرے  
رب کی وہ ایمان والے نہیں ہوں گے جب تک اپنے نزاعات میں تمہارے رسول حکم نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تو نہ کرے  
اس سے اپنے نفسوں میں تشکی نہ پائیں اور تیرے فیصلے کو قبول بھی کر لیں“ حضرت نے فرمایا۔ اور تمہارے لئے ہماری بات کا  
قبول کرنا لازم ہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ مَسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ  
وَرُهَبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ» فَقَالَ : أَمَا وَاللَّهِ مَا دَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ دَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ  
لَمَّا أَجَابُوهُمْ وَلَكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ حَرَامًا وَحَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلَالَ فَعَبَدُوهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَسْتَحِقُّونَ .

۸۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا انہوں نے اپنے  
صحابیوں اور درویشوں کو خدا کی بجائے پوپ رب بنالیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ واللہ انہوں نے اپنے نفسوں کی عبادت کی طرف ان  
کو نہیں بلایا تھا اور انہیں ایسا کرتے تو وہ لوگ ان کی بات نہ مانتے بلکہ انہوں نے ان کے لئے حرام کو حلال کر دیا تھا اور حلال کو

اور ان کو اس کی خبر نہ ہوئی۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ أَطَاعَ رَجُلًا فِي مَعْصِيَةٍ فَقَدْ عَدَّهُ.

۸۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے معصیت خدا میں کسی کی اطاعت کی۔ اس نے اس کی عبادت کی۔

## دوسواٹھانویسے وال باب

شک

(بَابُ الشَّكِّ) ۲۹۸

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبِرْهُ أَنِّي شَاكٌّ وَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عَرَبِيٌّ أَرَبِيٌّ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتِي؟ وَأَنِّي أُحِبُّ أَنْ تُرِيَنِي شَيْئًا، فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ مُؤْمِنًا وَاحِبًا أَنْ يَزَادَ إِيْمَانًا وَأَنْتَ شَاكٌّ فَوَالشَّامِ لَا خَيْرَ فِيهِ، وَكَتَبَ إِنَّمَا الشَّكُّ مَا لَمْ يَأْتِ الْيَقِينَ فَإِذَا جَاءَ الْيَقِينُ لَمْ يَجْرِ الشَّكُّ، وَكَتَبَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «وَمَا جَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاقِعِينَ» قَالَ: نَزَلَتْ فِي الشَّائِئِ.

۱۔ راوی کہتے ہیں نے اہم موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا کہ میں آپ کی امامت کے بارے میں شک کرنے والا ہوں۔ ابراہیم نے کہا تھا۔ پروردگار! مجھے دکھلا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے پس میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ آپ تصدیق امامت کے لئے کوئی ایسی چیز دکھائیں جس سے میرا شک دوسرے حضرت نے جواب لکھا کہ ابراہیم علیہ السلام مومن تھے انھوں نے چاہا کہ ایمان زیادہ ہو اور تم شک کرنے والے ہو اور شک میں بہتری نہیں اور یہ بھی لکھا۔ شک اسی وقت تک رہتا ہے جب تک یقین نہ ہو اور جب یقین آجائے تو پھر شک باقی نہیں رہتا اور یہ بھی لکھا ہے کہ خدا نے عزوجل فرمایا ہے ہم نے ان میں سے اکثر کو عہد پر قائم نہ پایا اور ہم نے ان میں سے اکثر کو فاسق پایا اور فرمایا یہ آیت شک کرنے والوں کے بارے میں ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَّاسَانِيِّ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ فِي حُكْمِهِ: لَا تَرْتَابُوا فَتَشْكُوا وَلَا تَشْكُوا فَتَكْفُرُوا.

۲۔ محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں بائیں طرف تھا ذرا دروازہ دہائی طرف کہ ابوبصیر بھی آگئے کھنکے گئے۔ اے ابوعبداللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اللہ کے متعلق شک کرتا ہو۔ فرمایا وہ کافر ہے انھوں نے کہا جو رسول کے بارے میں شک کرے اس کے لئے فرمایا اے ابومحمد (کنیت ابوبصیر) وہ بھی کافر ہے پھر ذرا دروازہ کی طرف رخ کر کے فرمایا۔ ربوبیت باری تعالیٰ اور رسالت محمد مصطفیٰ کو سمجھتے ہوئے جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلْفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسًا عَنْ يَسَارِهِ وَ زُرَّادَةً عَنْ يَمِينِهِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا يَقُولُ فِيمَنْ شَكَّ فِي اللَّهِ ؟ فَقَالَ : كَافِرٌ يَا أَبَا نَجْمٍ قَالَ : فَشَكَّ فِي رَسُولِ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : كَافِرٌ ، قَالَ : ثُمَّ انْتَفَتَ إِلَى زُرَّادَةٍ فَقَالَ : إِنَّمَا يَكْفُرُ إِذَا جَحَدَ .

۴۔ ابوالاسحاق خراسانی سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا شبہ کو امور دین میں داخل نہ دو۔ ورنہ شک میں پڑ جاؤ گے اور شک میں نہ پڑو ورنہ کافر ہو جاؤ گے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ» قَالَ : يَشْكُ .

۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق۔ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ظلم سے اپنے ایمان کو نہیں ٹھکانا۔ فرمایا ظلم سے مراد یہاں شک ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ الشَّكَّ وَالْمُتَنَبِّهَةَ فِي التَّوَارِ لَبْسًا مَتَا وَلَا إِلَيْنَا .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے شک و متنبہیت کا نتیجہ دوزخ، ایسا شخص جو کہتا ہے نہ وہ ہماری بات ہے اور نہ اس کی، رجوع ہماری طرف ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ شَكَّ فِي اللَّهِ بَعْدَ مَوْلِدِهِ عَلَى الْفِطْرَةِ لَمْ يَقْبَعْ إِلَى خَيْرٍ أَبَدًا .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام جو اللہ کی ربوبیت میں شک کرے اس کے بعد بھی کہ اس کی ولادت فطرت اسلام پر ہوئی ہو تو نیکی کو کبھی نہ پائے گا

۷۔ عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يَتَّقِعْ مَعَ الشَّكِّ وَالْجُحُودِ عَمَلٌ .

۷۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شک اور انکار کے ہوتے عمل بیگار ہے ۔

۸۔ وَفِي وَصِيَّتِهِ الْمَفْضَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ شَكَّ أَوْطَنَ فَأَقَامَ عَلَى أَحَدِهِمَا أَحْبَبَ اللَّهُ عَمَلَهُ ، إِنْ حُجَّتْهُ اللَّهُ هِيَ الْحُجَّةُ الْوَاضِحَةُ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا جس نے شک یا یگانہ کیا اور ان میں سے کسی ایک پر قائم رہا تو اللہ اس کے عمل کو فسطح کر لیتا ہے اللہ ہی کی حجت و محبت واضح ہے یعنی جب عقلی و نقلی دلائل ربوبیت باری تعالیٰ پر موجود ہیں تو پھر شک یا یگانہ کیا ۔

۹۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَرْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِنَّا لَنَرَى الرَّجُلَ لَهُ عِبَادَةٌ وَاجْتِهَادٌ وَخُشُوعٌ وَلَا يَقُولُ بِالْحَقِّ قَوْلَ يَتَّقِعْ ذَلِكَ شَيْئًا : فَقَالَ : يَا أَبَانَجْمٍ إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ الْبَيْتِ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِ كَانُوا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ لَا يَجْتَنِدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً إِلَّا دَعَا فُاجِبٍ وَإِنْ رَجُلًا مِنْهُمْ اجْتَنَدَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً : ثُمَّ دَعَا فَلَمْ يَسْتَجِبْ لَهُ فَأَتَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام يَشْكُو إِلَيْهِ مَا هُوَ فِيهِ وَيَسْأَلُهُ الدُّعَاءَ قَالَ : فَظَنَّمْتُ عِيسَى وَصَلَّى ثُمَّ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَا عِيسَى إِنَّ عَبْدِي أَتَانِي مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي أُوتِي مِنْهُ ، إِنَّهُ دَعَانِي وَفِي قَلْبِهِ شَكٌّ مِنْكَ فَلَوْ دَعَانِي حَتَّى يَنْقَطِعَ عَنْقُهُ وَتَنْشُرَ أَنْفُلُهُ مَا اسْتَجَبْتُ لَهُ ، قَالَ : قَالَتْ عِيسَى عليه السلام فَقَالَ : تَدْعُو رَبَّكَ وَأَنْتَ فِي شَكٍّ مِنْ نَبِيِّهِ ؟ فَقَالَ : يَا رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ قَدْ كَانَ وَاللَّهِ مَا قُلْتُ ، فَأَدْعُ اللَّهَ [إِلَيَّ] أَنْ يَذْهَبَ بِهِ عَنِّي قَالَ : فَدَعَا لَهُ عِيسَى عليه السلام فَصَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ قَبِلَ مِنْهُ وَ صَارَ فِي حَيْدِ أَهْلِ بَيْتِهِ .

۹۔ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا ایک شخص ایسا ہو جو عبادت گزار ہو، ریاضت کرتا ہو، فروتن ہو، بیکن آپ کی امامت کا تامل نہ ہو تو اس کے متعلق کیا حکم ہے فرمایا اسے محمد اس زمانہ کے حنا ندان بھی ویسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے زمانہ میں تھے ان میں سے ایک چالیس دن کا چلہ کر کے

دعا مانگی جو قبول ہوئی۔ دوسرے نے بھی دیا ہی کیا اس کی دعا قبول نہ ہوئی اس نے حضرت سے شکایت کی اور دعا کی درخواست کی آپ نے وضو کر کے نماز پڑھی اور خدا سے دعا کی اللہ نے وحی کی۔ اے عیسیٰ یہ میرا بندہ اس دروازے سے جس سے اسے دیا جاتا۔ اس نے مجھ سے دعا کی لیکن اس کے دل میں تمہاری رسالت کے متعلق شک تھا اگر اس حالت میں وہ دعا کرتا رہتا یہاں تک کہ اس کی گردن قطع ہو جاتی اور انگلی کی پور پور جدا ہو جاتی تب بھی اس کی دعا قبول نہ ہوتی۔ حضرت عیسیٰ نے اس سے کہا۔ تو نے رب سے دعا ایسی حالت میں کی جب کہ اس کے نبی کی نبوت میں تجھے شک تھا اس نے کہا۔ اے روح اللہ کلمۃ اللہ آیا ہے تھا جیسا آپ نے کہا۔ اب آپ خدا سے دعا کریں کہ اس شک کو میرے دل سے دور کرے۔ حضرت نے دعا کی اس نے خدا سے دعا کی تو قبول ہوئی اور وہ اپنے اہل قاندان کے مرتبہ میں داخل ہوا۔

## دوسونے والے باب

### ضلال

۲۹۹ ((بَابُ الضَّلَالِ))

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ هَاشِمٍ صَاحِبِ الْبَرِيدِ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَتَحْدَبْنُ مُسْلِمٌ وَأَبُو الْخَطَّابِ مُجْتَمِعِينَ فَقَالَ لَنَا أَبُو الْخَطَّابِ : مَا تَقُولُونَ فِيمَنْ لَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ ؟ فَقُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ فَهُوَ كَافِرٌ ، فَقَالَ أَبُو الْخَطَّابِ : أَلَيْسَ بِكَافِرٍ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ ، فَإِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ فَلَمْ يَعْرِفْ فَهُوَ كَافِرٌ ، فَقَالَ لَهُ تَحْدَبْنُ مُسْلِمٌ : سُبْحَانَ اللَّهِ مَا لَهُ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ وَلَمْ يَجْعَدْ يَكْفُرْ ؟ أَلَيْسَ بِكَافِرٍ إِذَا لَمْ يَجْعَدْ ، قَالَ : فَلَمَّا حَجَّجْتُ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ : إِنَّكَ قَدْ حَصَرْتَ وَغَابَا وَلَكِنْ مَوْعِدُكُمْ اللَّيْلَةَ ، الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى بِمَنَى .

فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ اجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ وَأَبُو الْخَطَّابِ وَتَحْدَبْنُ مُسْلِمٌ فَتَنَاوَلَ وَسَادَهُ فَوَضَعَهَا فِي صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ لَنَا : مَا تَقُولُونَ فِي خَدَمِكُمْ وَبَنَاتِكُمْ وَأَهْلِيكُمْ؟ أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ يُسَلِّوْنَ وَيُصَوِّمُونَ وَيَحُجُّوْنَ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَا هُمْ عِنْدَكُمْ؟ قُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ [هَذَا الْأَمْرَ] فَهُوَ كَافِرٌ .

قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ أَمَّا رَأَيْتَ أَهْلَ الطَّرِيقِ وَأَهْلَ الْمِيَامِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ يُصَلُّونَ وَيُصُومُونَ وَيَحُجُّونَ ؟ أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَا هُمْ عِنْدَكُمْ ؟ قُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ فَهُوَ كَافِرٌ .  
قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ أَمَّا رَأَيْتَ الْكُفَّةَ وَالطَّوَافَ وَأَهْلَ الْيَمِينِ وَتَعَلَّقَهُمْ بِأَسَارِ الْكُفَّةِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُصَلُّونَ وَيُصُومُونَ وَيَحُجُّونَ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَا تَقُولُونَ فِيهِمْ ؟ قُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ فَهُوَ كَافِرٌ .  
قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا قَوْلُ الْخَوَالِجِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ شِئْتُمْ أَخْبَرْتُكُمْ ، فَقُلْتُ : أَنَا : لَا ، فَقَالَ : أَمَّا إِنَّهُ شَرُّ عَلَيْكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا بِشَيْءٍ مَا لَمْ تَسْمَعُوهُ مِنَّا ، قَالَ : فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُدِيرُنَا عَلَى قَوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں اور محمد بن مسلم اور ابوالخطاب ایک جگہ جمع ہوئے۔ ہم سے ابوالخطاب نے کہا۔ کیا کہتے ہو اس شخص کے بارے میں جو امامت کی معرفت نہیں رکھتا۔ میر نے کہا جو امامت کی معرفت نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ ابوالخطاب نے کہا وہ کافر نہیں جب تک کہ عقل اور نقل دلائل سے اس پر حجت قائم نہ ہو۔ ہاں جب حجت قائم ہو جائے پھر بھی امام کو نہ پہچانے تب کافر ہو گا۔ محمد بن مسلم نے کہا اگر نہ پہچانے اور انکار کریں نہ کرے تو کافر ہو جائے گا۔ کافر نہیں ہو گا جب تک انکار نہ کرے جب میں حج سے فارغ ہوا تو امام جعفر صادق کی خدمت میں آیا اور اس گفتگو سے آگاہ کیا فرمایا تم کیلئے آئے۔ وہ دونوں غائب ہیں اچانک سے خبر والی رات کو نماز میں ملنا۔ جب وہ رات آئی تو ہم سب جمع ہوئے حضرت نے اپنا تکیہ سینہ سے لگا کر فرمایا تم کیا کہتے ہو۔ اپنے نوکروں، عورتوں اور گھروالوں کے متعلق کیا وہ لا الہ الا اللہ نہیں کہتے میر نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا کیا وہ محمد رسول اللہ نہیں کہتے، میں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا وہ کیا نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، حج نہیں کرتے میں نے کہا کرتے ہیں کیا وہ اس عقیدہ پر بھی ہیں جس پر تم ہو۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر وہ تمہارے نزدیک کیسے ہیں۔ میں نے کہا جو امامت کی معرفت نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے راہگیروں اور ان لوگوں کو راستوں میں کنوؤں کے مالک ہیں نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دیکھا ہے۔ فرمایا کیا وہ نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، حج نہیں کرتے وہ لا الہ الا اللہ نہیں کہتے۔ میں نے کہا کہتے ہیں اور کہتے ہیں۔ فرمایا پھر وہ تمہارے نزدیک کیسے ہیں۔ میں نے کہا جو معرفت امام نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے کعبہ میں طواف کرنے والوں اور اہل یمن کو اس کے پردوں سے لپٹا نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دیکھا ہے فرمایا کیا وہ لا الہ الا اللہ نہیں کہتے۔ کیا نماز روزہ اور حج نہیں بجالاتے، میں نے کہا بجالاتے ہیں فرمایا کیا امت کے متعلق جو تمہارا عقیدہ ہے وہی ان کا ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تم انہیں کیا سمجھتے ہو میں نے جو معرفت امام نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ یہ عقیدہ خوارج

ہے کہ وہ اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے کیا میں تمہیں کچھ اور بتاؤں۔ میں نے کہا اب ضرورت نہیں۔ فرمایا یہ تمہارے لئے بُری بات ہے کہ جو تم نے ہم سے نہیں سنا وہ بیان کرو۔ راوی کہتا ہے میں نے گمان کیا کہ حضرت قول محمد بن مسلم کی طرف مجھے پھیرنا چاہتے ہیں۔

علامہ مجلس علیہ الرحمۃ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ سائل صاحب البرید کا عقیدہ یہ تھا

**توضیح:-** کہ امامت کی معرفت نہ رکھنے والا کافر ہے خواہ اس پر حجت قائم ہو یعنی اس نے ربوبیت کو دلائل عقلی و نقلی سے جان لیا ہو خواہ انکار کرے یا نہ کرے یعنی اس کے نزدیک مومن و کافر کے درمیان کوئی درجہ نہیں اور ابوالخطاب کا عقیدہ یہ تھا کہ کافر اس صورت میں ہو گا کہ حجت اس پر قائم ہو جائے انکار کرے یا نہ کرے ان دونوں کے درمیان واسطہ ہے اور غیر عارف قبل قیام حجت ہے اور محمد بن مسلم کا عقیدہ یہ تھا کہ جب انکار کرے تو کافر ہے اور نہ انکار کرے تو کافر نہیں، پس اس صورت میں بھی مومن و کافر کے درمیان ایک اور گروہ ہو گا جو نہ معرفت رکھنے والا ہو اور نہ انکار کرنے والا۔ یہ لوگ مستضعف اور ضلال کہلاتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اس باب میں ضال سے یہی مراد ہے اگرچہ اطلاق ضال کا لفظ عام معنی میں استعمال ہوتا ہے یعنی جو مسلمان متمسک بالحق نہ ہو اور کافر سے مراد یہاں وہ شخص ہے جس پر دنیا میں احکام کفر جاری ہوں مثلاً نجاست اور عدم جواز مباشرت و مناکح وغیرہ جیسا کہ ہمارے بعض اصحاب کا حکم ہے ورنہ بعض کفار کے مستحق عقوبت ہونے اور داخل جہنم ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔ خوارج کا عقیدہ یہ تھا کہ کوئی گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ، یا صغیرہ پر اصرار کرنے والا ہو تو کافر ہے اور اسلام سے خارج اور مستحق قتل، اسی لئے انھوں نے امیر المومنین کے قتل کا حکم دیا۔ کیونکہ آپ حکیم پر رافضی ہو گئے تھے حالانکہ حضرت رافضی نہ تھے آپ کو اس پر مجبور کیا گیا تھا۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ لفظ کفر مختلف معنی میں بولا جاتا ہے اور ہر ایک کے لئے جدا گانہ احکام ہیں ایمان کی مختلف صورتوں کی طرح، کفر بعض صورتوں میں اسلام کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے ایسا نہیں ہے کہ احادیث میں جہاں کہیں لفظ کفر کا اطلاق کیا گیا ہو اور وہ قتل کا مستحق ہو یا اس سے مناکحت و مباشرت حرام ہو اور نہ ایسا ہے کہ آیات و احادیث میں سلب ایمان حسب کا ذکر ہو اس کا جہنم میں ہمیشہ رہنا ضروری ہو کفر کا اطلاق ہوتا ہے اس شخص پر جو دین اسلام کی ضروریات سے انکار کرے ظاہر اُلو باطناً جیسے شہادتین اور قیامت ایسے پر احکام کفر جاری ہوں گے۔ دنیا میں اور آخرت میں اس کے لئے عذاب جہنم ہو گا اہل کتاب نے ان کی نجاست اور عدم جواز مناکحت میں اختلاف کیا ہے اور لفظ کا اطلاق اس پر بھی ہوتا ہے جس کے عقائد ایمانیہ میں خلل ہو لیکن اسلام کے لئے وہ ضروری نہ ہو۔ جیسے امامت اور شہود شیعہ علماء میں یہ ہے کہ روز آخرت وہ حکم کفار میں ہوں گے اور مخلد فی النار ہوں گے جیسے مخالفین اور تمام فرقہ شیعہ سوائے امامیہ کے اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض مخالفین

کی نجات جہنم سے ممکن ہوگی جیسے مستضعفین اور المرحوم لامل اللہ اور علامہ دیخو نے ایک قول ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مخالفین کے لئے غلو و فی النار نہ ہوگا لیکن یہ قول حد درجہ ضعیف ہے کیوں کہ شیعوں کے نزدیک اصولی دین میں ہے اور رسول کی یہ حدیث متواتر ہے من کفارت ولم یعرف اصاحہ زمانہ مات ملتہ جاحلیہ دجواس حال میں مرا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا اور ملکی تائید میں بہ کثرت احادیث ہیں اب رہے دینیوی احکام جیسے طہارت و تناکح و توارث تو مشہور یہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کا سا حکم ان پر ہوگا اور جناب سید مرتضیٰ اور ایک گروہ علمائے شیعہ کا خیال ہے کہ دینیوی معاملات میں بھی ان سے کافروں کا سا برتاؤ کیا جائے گا اور اخبار و احادیث سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے لیکن چونکہ علم الہی میں یہ بات تھی کہ مخالفین صاحبان حکومت ہوں گے اور شیعوں پر ان کو غلبہ حاصل ہوگا لہذا ان کے لئے دشمنوں سے مل جل کر رہنا لازم ہوگا لہذا ان کو اجازت دی گئی تمام دینیوی امور میں شرکت کی اور مخالفین پر نفی کے زمانہ میں اسلامی احکام جاری رہے البتہ قائم آل محمد ظہور کے بعد ان کے کفار کے درمیان کوئی فرق نہ ہوگا اور ان مختلف احادیث کا جمع کرنا اس طرح ممکن ہوگا کہ کبھی اطلاق کفر ہوتا ہے ان گناہان کبیرہ کے ارتکاب کرنے والوں پر جو توبہ نہیں کرتے اور گناہ کا دل پر کوئی اثر نہیں لیتے۔ احتمال ہے کہ ان پر طولانی مدت تک عذاب رہے لیکن جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں اور دنیا میں بجائے کفار کا حکم جاری ہونے کے بعض ایسے حقوق سے انھیں محروم کر دیا جائے جو مومنین سے مخصوص ہیں اور کبھی کافر کا لفظ اطلاق ہوتا یا معاصی کے مرتکب پر۔ مختصر کہ یہ لفظ کثیر معانی میں بولا جاتا ہے اور اس کے احکام جدا جدا ہیں شہید ثانی نے رسالہ حقائق الایمان میں تحریر فرمایا ہے کہ تمام علمائے امامیہ نے اہل خلاف کے کفر پر اتفاق فرمایا ہے اور اکثر نے حکم اسلام کا مسلک اختیار کیا ہے اور اس سے مراد ان کی یہ ہے کہ کافر ہیں نفس امر میں اور ظاہر میں یہ نزاع نفی ہے کیونکہ جو اسلام کے قائل ہیں انھوں نے اکثر احکام مسلمین کو ظاہر میں جائز رکھا ہے نہ کہ نفس الامر میں اس لئے ان کا دخول فی النار بیان کیا ہے اور جو باطناً و ظاہراً کافر ہونا بیان کرتے ہیں تو ان کے پاس دلیل نہیں کیوں کہ لا الہ الا اللہ کہنے سے ان کا اسلام ظاہر ہوتا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ  
 قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَمَا تَقُولُ فِي مَنْ كَفَرَهُ النَّاسُ فَإِنِّي قَدْ بَلَغْتُ مَا تَرَاهُ وَمَا تَرَوْا جُتَ قَعْلًا، فَقَالَ:  
 وَمَا يَمْنَعُكَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَقُلْتُ: مَا يَمْنَعُنِي إِلَّا أَنِّي أَخْشَى أَنْ لَا تَجِلَ لِي مِنْكُمْ فَمَا تَأْمُرُنِي؟  
 فَقَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ وَأَنْتَ شَابٌّ، أَتَصْبِرُ؟ قُلْتُ: أَتَحْذَرُ الْجَوَارِي قَالَ: فَهَاتِ الْآنَ فِيمَا تَسْتَحِلُّ  
 الْجَوَارِي؟ قُلْتُ: إِنَّ الْأُمَّةَ لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْحَرَّةِ إِنْ رَأَيْتَنِي بِشْيٍ يَعْنُهَا وَاعْتَزَلْتُهَا، قَالَ:



فَحَدَّثَنِي بِمَا اسْتَحْلَلْتُهَا ؟ قَالَ : فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي جَوَابٌ .

فَقُلْتُ لَهُ : فَمَا تَرَى أَتَزَوَّجُ ؟ فَقَالَ : مَا أَبَالِي أَن تَفْعَلَ ، قُلْتُ : أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ : مَا أَبَالِي أَن تَفْعَلَ ، فَإِنَّ ذَلِكَ عَلَى جَهَنِّ تَقُولُ : لَسْتُ أَبَالِي أَن تَأْتِمَّ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَمْرَكَ ، فَمَا تَأْمُرُنِي أَفْعَلُ ذَلِكَ بِأَمْرِكَ ؟ فَقَالَ لِي : قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَ وَقَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ امْرَأَةٍ نَوْجٍ وَامْرَأَةٍ لَوْطٍ مَا قَدْ كَانَ ، إِنَّهُمْ مَا قَدْ كَانُوا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحِينَ ، فَقُلْتُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِي ذَلِكَ بِمَثَرٍ لِي ، إِنَّمَا هِيَ تَحْتَ يَدِهِ وَهِيَ مَقْرُوءَةٌ بِحُكْمِهِ ، فَقَرَأَ يَدِيهِ قَالَ : فَقَالَ لِي : مَا تَرَى مِنَ الْخِيَانَةِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «فَخَانَا هُمَا» مَا يَعْنِي بِذَلِكَ إِلَّا الْفَاحِشَةَ وَقَدْ زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَلَانَا ، قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْطَلِقُ فَأَتَزَوَّجَ بِأَمْرِكَ ؟ فَقَالَ لِي : إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَعَمَلُكَ بِالْبَلَاءِ مِنَ النِّسَاءِ ، قُلْتُ : وَمَا بِالْبَلَاءِ قَالَ : ذَوَاتُ الْخُدُورِ الْعِفَافِ .

فَقُلْتُ : مَنْ هِيَ عَلَى دِينِ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ : لَا ، فَقُلْتُ : مَنْ هِيَ عَلَى دِينِ رَبِيعَةَ الرَّأْيِ ، فَقَالَ : لَا وَلَكِنَّ الْعَوَاتِقَ اللَّوَاتِي لَا يَنْصِبْنَ كُفْرًا وَلَا يَعْرِفْنَ مَا تَعْرِفُونَ ، قُلْتُ : وَهَلْ تَعُدُّوْنَ أَنْ تَكُونُوا مُؤْمِنَةً أَوْ كَافِرَةً ؟ فَقَالَ تَصُومُ وَتُصَلِّي وَتَسْعَى اللَّهُ وَلَا تَدْرِي مَا أَمْرُكُمْ ؟ فَقُلْتُ : قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْكُمْ كَافِرًا وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ» لَا وَاللَّهِ لَا يَكُونُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا كَافِرٍ .

قَالَ : فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَوْلُ اللَّهِ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ يَا ذَرَارَةُ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرًا سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ» فَلَمَّا قَالَ «عَسَى» ؟ فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ ، قَالَ : فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا» إِلَى الْإِيمَانِ ، فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي أَصْحَابِ الْأَعْرَافِ ؟ فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ ، إِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ فَهُمْ مُؤْمِنُونَ وَإِنْ دَخَلُوا النَّارَ فَهُمْ كَافِرُونَ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ ، وَلَوْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ لَدَخَلُوا الْجَنَّةَ كَمَا دَخَلَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَلَوْ كَانُوا كَافِرِينَ لَدَخَلُوا النَّارَ كَمَا دَخَلَهَا الْكَافِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدِ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ فَقَصُرَتْ بِهِمُ الْأَعْمَالُ وَإِنَّهُمْ لَكَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

فَقُلْتُ : أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هُمْ أَمْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ؟ فَقَالَ : أَنْزَلْتُهُمْ حَيْثُ تَرَاهُمْ اللَّهُ قُلْتُ : أَفَتَرَاهُمْ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَرَاهُهُمْ كَمَا أَرَاهُمْ اللَّهُ ، إِنْ شَاءَ ادْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَإِنْ شَاءَ سَاقَهُمُ إِلَى النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ .

وَلَمْ يَظْلِمْهُمْ، فَقُلْتُ: هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: (وَأَهْلُ يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا كَافِرٌ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ، يَأْذَرُهُ إِنِّي أَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنْتَ لَا تَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ، أَمَّا إِنَّكَ إِنْ كَبُرَتْ رَجَعْتَ وَتَحَلَّلْتَ عَنْكَ عَقْدُكَ.

۲۔ زرارہ کا بیان ہے میں نے امام محمد یا قرطیہ السلام سے کہا آپ غیر شیعہ امامیہ میں شادی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں میں کہ خدائی کے سن کو پہنچ گیا ہوں۔ مگر اب تک شادی نہیں کی فرمایا رکاوٹ کیا ہے جس نے کہا میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ایسے لوگوں میں شادی کرنا میرے لئے حلال نہ ہو۔ آپ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا تم جوان آدمی بغیر عورت کے کیسے صبر کرو گے میں نے کہا کنیزوں سے، فرمایا اپنی بات کو دہراؤ، بھلا اس صورت میں کنیز کیسے حلال ہو جائے گی۔ میں نے کہا کنیز آزاد عورت کی طرح تو نہیں ہوتی۔ اگر تجھے اس کے عقیدہ میں شک ہوگا تو بیچ ڈالوں گا اس سے علیحدگی اختیار کروں گا تاکہ اس سے اولاد نہ ہو۔ فرمایا یہ بناؤ وہ حلال کیسے ہوگی یہ سن کر لا جواب ہوا میں نے کہا آپ کی کیا رائے ہے کیا میں شادی کروں۔ فرمایا اگر لوگوں سے تو تجھے کیا پردا۔ میں نے کہا یہ بات تو سمجھ میں نہ آئی اس کی تو دو صورتیں ہیں ایک تو میری بلاتے اگر بغیر حکم کے گنہگار ہو۔ دوسرے یہ کہ ٹھیک ہے کرے۔ اب آپ مجھے بتائیے کہ آپ کے حکم کے مطابق کروں۔ حضرت نے فرمایا تمہیں خدا کیوں ہے جب اللہ کے رسول نے کی، نوح اور لوط کی بیٹیوں کے متعلق قرآن میں ہے وہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے تحت میں تھیں۔ میں نے کہا۔ اللہ کے رسول کو مجھ سے کیا نسبت، وہ ان کے قابو میں تھیں ان کے حکم کو مانگتی تھیں ان کے دین کا اقرار کرتی تھیں۔ فرمایا کیا تم ان کی خیانت کو نہیں ملتے حالانکہ خدا فرماتا ہے ان دونوں نے خیانت کی۔

اور خیانت سے مراد زنا یا چوری نہیں بلکہ شوہر کے دین سے برگشتہ ہونا ہے اور رسول اللہ نے بھی فلاں عورت سے شادی کی تھی۔ میں نے کہا۔ خدا آپ کی حفاظت کرے تو آپ کی اجازت ہے کہ میں شادی کر لوں، فرمایا کہ نلپے تو بے وقوف عورت سے کر، فرمایا اس سے آپ کی کیا مراد ہے فرمایا پردہ نشین اور پاک دامن، میں نے کہا کیا وہ سالم بن حفصہ (ایک زید یہ فرقہ) فرقہ والی ہو جس کی حماقت اس سے ظاہر ہے کہ ایسا لچر وچر بوز مذہب اختیار کیا ہے فرمایا نہیں۔

میں نے کہا پھر وہ ربیعہ واسلمہ حقیقہ مذہب کی ماننے والی ہو۔ فرمایا نہیں۔ میری مراد ان بانع اور پردہ نشین لڑکیوں سے ہے جنہوں نے دانستہ کفر اختیار نہ کیا ہو۔ وہ امر امانت کی معرفت تمہاری طرح نہ رکھتی ہوں۔ میں نے کہا کیا ایسا ممکن نہیں کہ کوئی مومن ہو یا کافر، فرمایا وہ روزہ رکھتی ہو نماز پڑھتی ہو۔ اللہ سے ڈرتی ہو لیکن یہ جانتی ہو کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے میں نے کہا اللہ تو فرماتا ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پس کچھ تم میں مومن ہیں اور کچھ کافر، واللہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی نہ مومن ہو نہ کافر، حضرت نے فرمایا تمہارا قول زیادہ سچلے یا خدا کا۔ اسے زرارہ کیا خدا کے اس قول پر تم نے غور نہیں کیا انھوں نے اچھے اعمال کو برے اعمال سے ملا دیا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے، میں نے کہا پس وہ یا تو مومن ہوں گے یا کافر، فرمایا اچھا تم اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہو۔ مگر مردوں، عورتوں اور لڑکوں میں جو ضعیف ایمان ہیں وہ نہ کفر سے بچنے کا جلد جانتے

ہیں اور نہ ایمان کی طرف آنے کا راستہ پاتے ہیں پھر وہ یا مومن ہوں گے یا کافر پھر مجھ سے فرمایا تم اصحاب اعراف کے متعلق کیا کہتے ہو میں نے کہاں بھی یا مومن ہوں گے یا کافر اگر جنت میں داخل ہوئے تو مومن اور دوزخ میں گئے تو کافر حضرت نے فرمایا واللہ نہ مومن ہیں نہ کافر اگر وہ مومن ہوتے تو مومن کی طرح جنت میں داخل ہوتے اور اگر کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ میں جلتے لیکن وہ گروہ ایسا ہے جس کی نیکیاں اور گناہ برابر ہیں، پس ان اعمال بد نے بہشت میں جلتے سے روکا۔ وہ ایسے ہی ہیں جیسا خدا نے فرمایا۔ میں نے کہا پھر بات وہی جوئی کیا جنتی ہیں یا دوزخی، فرمایا تم بھی ان کو اسی طرح چھوڑ دجیے خدا نے دوار کھلے ان کا بخشنا یا نہ بخشنا اس کی مرضی پر ہے۔ میں نے کہا کیا آپ حکم میں ان کے متعلق تاثیر روا رکھتے ہیں فرمایا ہاں جیسے خدا نے دوار کھا ہے اگر چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا اگر چاہے گا تو ان کے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں داخل کر دے گا میں نے کہا تو کیا خدا کافر کو جنت میں داخل کرے گا۔ فرمایا نہیں، میں نے کہا تو کیا جہنم میں صرف کافر ہی داخل ہوگا فرمایا نہیں۔ مگر جس کو اللہ چاہے۔ اسے ذرا رہ میں بار بار سمجھاتے جاتا ہوں کہ کافروں کے علاوہ بھی جس کو اللہ چاہے مگر تم یہ کہتے ہی نہیں کہ جس کو اللہ چاہے آگاہ ہو کہ جب تم بوڑھے ہو جاؤ گے اور یہ جوانی کا جوش دب جائے گا تو تم اس امر کی طرف پلٹو گے اور تمہارے دل کی گرہ کھل جائے گی ایسے تم مان لو گے کہ کافر اور مومن کے درمیان بھی درجات ہیں ان میں سے جس کو خدا چاہے گا بخشے گا جیسے بیوقوف مرد، عورت اور بڑے جن کو پوری معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

## تین سو و ا باب

مستضعف

((بَابُ الْمُسْتَضْعَفِ)) ۳۰۰

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ ذُرَّارَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْمُسْتَضْعَفِ فَقَالَ : هُوَ الَّذِي لَا يَهْتَدِي حِيلَةً إِلَى الْكُفْرِ فَيَكْفُرُ وَلَا يَهْتَدِي سَبِيلًا إِلَى الْإِيمَانِ ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُؤْمِنَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكْفُرَ ، فَهُمْ الْقَبِيحَانِ ، وَمَنْ كَانَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى مِثْلِ عَقُولِ الْقَبِيحَانِ مَرَفُوعٌ عَنْهُمْ الْقَلَمُ .

۱۔ ذرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا مستضعف کون ہے فرمایا وہ لوگ ہیں جو نہ تو اتنی قوت و استطاعت رکھتے ہیں کہ کفر کی طرف مائل ہو کر کافر بن جائیں اور نہ اس قابل ہیں کہ حکمت قرآن سے ہدایت حاصل کریں نہ ان میں ایمان میں کامل ہونے کی قوت اور نہ کفر کی طرف لوٹ جانے کی طاقت، یہ گروہ اطفال کلبہ اور ان مردوں اور عورتوں کلبہ جس کی عقل بچوں کی سی

ہے یہ لوگ مرفوع القلم ہیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْمُسْتَضْعَفُونَ الَّذِينَ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ، قَالَ : لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً إِلَى الْإِيمَانِ ، وَلَا يَكْفُرُونَ الصَّبِيَّانَ وَأَشْبَاهَ عُقُولِ الصَّبِيَّانِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ .

۲۔ زراره نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مستضعف کون ہیں فرمایا جن کی معلومات اتنی کم اور عقل اتنی کوتاہ ہے کہ نہ وہ اپنے سے کفر کو دفع کر سکتے ہیں اور نہ راہ حق کی ہدایت پاسکتے ہیں نہ ایمان والوں میں ہی ہیں نہ کافروں میں۔ وہ اطفال ہیں اور وہ مرد اور عورتیں جو کوتاہ عقلی میں لڑکوں کی مانند ہیں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْمُسْتَضْعَفِ ، فَقَالَ : هُوَ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ حِيلَةً يَدْفَعُ بِهَا عَنْهُ الْكُفْرَ وَلَا يَهْتَدِي بِهَا إِلَى سَبِيلِ الْإِيمَانِ ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُؤْمِنَ وَلَا يَكْفُرَ قَالَ : وَالصَّبِيَّانَ وَمَنْ كَانَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى مِثْلِ عُقُولِ الصَّبِيَّانِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مستضعفین وہ ہیں جو نہ کوئی حیلہ قوت رکھتے ہیں نہ راہ ہدایت پانے کی یعنی نہ وہ ایمان کے لئے کچھ کرتے ہیں نہ کفر کے لئے وہ اطفال ہیں اور اطفال جیسی عقل رکھنے والے مرد اور عورت۔

۴۔ عَمَّا بِنِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السَّمْطِ الْجَلِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا تَقُولُ فِي الْمُسْتَضْعَفِينَ فَقَالَ لِي شَبَّهَا بِالْفَرَسِ : فَتَرَكْتُمْ أَحَدًا يَكُونُ مُسْتَضْعَفًا وَأَيُّنَ الْمُسْتَضْعَفُونَ ؟ فَوَاللَّهِ لَقَدْ مَشَى بِأَمْرِكُمْ هَذَا الْعَوَاتِقُ إِلَى الْعَوَاتِقِ فِي خُدُورِهِنَّ وَتَحَدَّثُ بِهِ السَّقَايَاتُ فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ .

۴۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آپ مستضعفین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں وہ خوت و اضطراب کی صورت سے مشابہ ہے کیا تم متضعفین کو چھوڑ دو گے اور مستضعفین ہیں کہاں۔ واللہ تمہارا امر امامت آیات محکمات سے ہر ایک پہنچ چکے ہیں یہاں تک کہ نوجوان لڑکیاں گھسروں کے اندر اور پانی بھرنے والی عورتیں مدینہ کے گلی کوچوں میں اس کا تذکرہ کرتی ہیں (پس جب حجت ان پر تمام ہو گئی تو پھر مستضعف کہاں رہے۔)

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ قُصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ :

سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُسْتَظْعِقِينَ فَقَالَ : هُمْ أَهْلُ الْوَلَايَةِ ، فَقُلْتُ أَيُّ وَلَايَةٍ ؟ فَقَالَ : أَمَّا إِنَّمَا لَيْسَتْ بِالْوَلَايَةِ فِي الدِّينِ وَلَكِنَّهَا الْوَلَايَةُ فِي الْمَنَاصِكَةِ وَالْمَوَارِثَةِ وَالْمَخَالِطَةِ وَهُمْ لَيْسُوا بِالْمُؤْمِنِينَ وَلَا بِالْكَفَّارِ وَمِنْهُمْ الْآزْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں مستضعف کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وہ اپنی دوستی ہیں۔ میں نے کہا کسی دوستی فرمایا اس سے مراد دینی دوستی نہیں بلکہ یہ صرف مناکحت میراث اور ہم نشینی کا جواز ہے وہ نہ مؤمن ہیں نہ کافر، ان میں سے کچھ مروجہ امام الشریعین ان کے متعلق تاخیر کی گئی ہے قیامت تک پھر وہ چاہئے بخشے یا نہ بخشے۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجْدٍ ، عَنْ الْوُثَّاءِ ، عَنْ مُنْثَرَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ الدِّينِ الَّذِي لَا يَسَعُ الْعِبَادَ جَهْلُهُ ، فَقَالَ : الدِّينُ وَاسِعٌ وَلَكِنَّ الْأَخْوَارِجَ سَيَقْتُلُونَ أَنْفُسَهُمْ مِنْ جَهْلِهِمْ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَأَخْبَدْتُكَ بِدِينِي الَّذِي أَنَا عَلَيْهِ ؟ فَقَالَ : بَلَى ، قُلْتُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْأَقْرَبُ إِذَا مَاجَأَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَتَوَلَّاهُمْ وَأَبْرَأَ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَمَنْ رَكِبَ رِقَابَكُمْ وَتَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ وَظَلَمَكُمْ حَقَّكُمْ ، فَقَالَ : مَا جُعِلَتْ شَيْئًا ، هُوَ اللَّهُ الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ ؛ قُلْتُ : قُلْ سَلِمَ أَحَدًا لَيَعْرِفَ هَذَا الْأَمْرَ ؟ فَقَالَ : لَا إِلَّا الْمُسْتَظْعِقِينَ قُلْتُ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : نِسَاؤُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : أَرَأَيْتَ أُمُّ أَيْمَنَ ؟ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا كَانَتْ تَعْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ .

۶۔ راوی نے حضرت محمد باقر علیہ السلام سے دین کے ان مسائل کے متعلق پوچھا جن سے لوگوں کو جاہل نہ رہنا چاہیئے فرمایا دین کے مسائل میں آسانی رکھی گئی ہے لیکن خارجیوں نے مسائل مشکوکہ وضع کر کے دین کو اپنے اوپر تنگ بنا لیا ہے اپنی جہالت سے میں نے کہا میں آپ کو اپنے دینی عقائد سناؤں فرمایا ضرور، میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عہد و رسول ہیں اور جو کچھ حضرت خدا کی طرف سے لئے ہیں اس کا اقرار اور آپ سے تولا اور سب ازاری آپ کے دشمنوں سے اور آپ کی گردنوں پر سوار ہونے والوں، آپ پر حکومت کرنے والوں اور آپ کا حق غصب کرنے والوں سے فرمایا تم کسی چیز سے جاہل نہ رہو واللہ یہی ہمارا دین ہے۔ میں نے کہا جس کو امر امانت کا عرفان ہو کیا وہ جہنمی ہے فرمایا نہیں بجز مستضعف، میں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا تمہاری عورتیں اور اولاد، کیا تم نے اُم ایمن کو نہیں کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں وہ اہل جنت کے حالانکہ اس کی تمہاری ہی معرفت نہ تھی۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِسْرَٰهِيْمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بصير قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع : مَنْ عَرَفَ اخْتِلَافَ النَّاسِ فَلَيْسَ بِمُسْتَظْعَبٍ .

۷۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص لوگوں کے مذہبی خیالات کو جانتے ہو وہ مستضعفوں میں

۸۔ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمْرٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ قَالَ :  
قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنِّي رُبَّمَا ذَكَرْتُ هَؤُلَاءِ الْمُسْتَغْفِرِينَ فَأَقُولُ : نَحْنُ وَهُمْ فِي مَنَازِلِ الْجَنَّةِ ؟  
فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا يَقَعَلُ اللَّهُ ذَلِكَ بِكُمْ أَبَدًا ۱۰

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا بسا اوقات میں ان مستضعفوں کا ذکر کرتا ہوں

اور کہتا ہوں ہم اور وہ جنت کے یکساں درجات میں ہوں گے۔ فرمایا اللہ تمہارا ساتھ دے یا کسی نہ کرے گا زمین درجات مختلف ہونے لگے

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ التَّمِيمِيِّ ، عَنْ أَخَوَيْهِ مُحَمَّدٍ وَ أَحْمَدَ ابْنَيْ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
يَعْقُوبَ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْخَثَرِ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ عِنْدَهُ :  
جَعَلْتَ فِدَاكَ ، إِنَّا نَخَافُ أَنْ نَنْزِلَ بِذُنُوبِنَا مَنَازِلَ الْمُسْتَغْفِرِينَ ، قَالَ فَقَالَ : لَا وَاللَّهِ لَا يَقَعَلُ اللَّهُ ذَلِكَ  
بِكُمْ أَبَدًا ۱۱

عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ

۹۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے امام جعفر صادق سے ہماری موجودگی میں کہا میں آپ پر فدا ہوں ہم اس سے ڈرتے  
کہ ہمارے گناہوں کے باعث ہمیں مستضعفوں کا درجہ جنت میں ملے فرمایا خدا تمہارے ساتھ دے یا کسی نہ کرے گا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْعَمْرَاءِ ، عَنْ أَبِي بصير ، عَنْ  
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ عَرَفَ اخْتِلَافَ النَّاسِ فَلَيْسَ بِمُسْتَغْفِرٍ ۱۲

۱۰۔ راوی کہتا ہے جو شخص لوگوں کے مذہبی اختلافات کو جان لیا وہ مستضعف نہیں۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مَسْعُودٍ  
الْحُزَاعِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ الضُّعْفَاءِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ :  
الضُّعِيفُ مَنْ لَمْ تَرْفَعْ إِلَيْهِ حُجَّةٌ وَلَمْ يَعْرِفِ الْاِخْتِلَافَ ، فَإِذَا عَرَفَ الْاِخْتِلَافَ فَلَيْسَ بِمُسْتَغْفِرٍ ۱۳

۱۱۔ راوی کہتا ہے میرے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ضعیف کون ہے حضرت نے مجھے لکھا جس پر حجت قائم ہو  
اور وہ مذہبی اختلافات کو نہ جانتا ہو اگر اختلافات کو جان لے تو ضعیف نہیں۔

۱۲۔ عَنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَبِيبٍ الْخَثَمِيِّ ، عَنْ أَبِي سَارَةَ  
إِمَامٍ مَسْجِدٍ ، هَلَالٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَيْسَ الْيَوْمَ مُسْتَغْفِرٌ ، أَبْلَغَ الرِّجَالِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءُ ۱۴

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس زمانہ میں کوئی مستضعف نہیں رہے اور عورتیں سب حالت سے باخبر ہیں۔ ختم شد